حصّہ دوم

فسانۂ لارنس وروتھ

ترجمہ

رای ہوس پلاٹ

مُصنّفہ مسٹر جی ایم ڈبلیو رینالڈز صاحب مشہور فسانہ نگار انگلستان

جسکو

ماہر علوم مغربی و شرقی منشی محمد امیر حسن صاحب سابق ڈپٹی کلکٹر

نے بڑی لیاقت اور فصاحت کے ساتھ زبان اُردو مین ترجمہ کیا

بار دوم

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین طبع ہُوا

سنہ ۱۹۲۷ء

اطلاع

مطبع ہذا میں ہر علم و فن کی کتابوں کا ذخیرہ ہر وقت موجود رہتا ہے۔ جنکی فہرست ہر ایک
ا/ کے اطلاعی کارڈ آنے پر روانہ کیجاتی ہے اس جگہ چند ناولوں کی ایک مختصر فہرست
دیجاتی ہے تاکہ شائقین کو اُن دیگر کتب موجودہ سے جو اسی فن کی مطبع میں موجود ہیں آگاہی حاصل

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
تسخیر۔ الیور گولڈ اسمتھ کے مشہور ڈراما شی اسٹوپس کا عمدہ اور سلیس ترجمہ۔	۸/	قصہ حاجی بابا اصفہانی۔ ایرانیوں کے طرز معاشرت کا بیان ظریفانہ قصہ میں	
جذبہ عشق۔ ایک وحشی قوم کی لڑکی کی درد بھری داستان جسکی ہوشیاری اور جُرات کے بعد ایک وحشی قوم نے انسانیت کا جامہ پہنا۔ اور وہ قوم کی قوم راہ راست پر آگئی۔	۶/	کرشمہ تقدیر۔ ایک پاکباز خاتون کے سوانح زندگی	
خون ناحق۔ پولیس کی کارروائی دل سراغرسانی کے حالات دکھا کر ثابت کیا ہے کہ خون ناحق ضرور کبھی رنگ لاتا ہے۔	۱۰/	گناہ بے لذت۔ حسرت و ارمان کا دلگداز مرقع	
شاہد طرار۔ ایک فرنچ ناول کا ظریفانہ ترجمہ	۶/	لال کپتان۔ تاریخی و عشقیہ ناول	
طلسم خیالات۔ یعنی فسانہ نیگ وجنتیا	۱۱/	نیرنگ فرنگ۔ الوئی بونا پارٹ کی ۱۸۵۱ء کے کارناموں کے ساتھ حکمت عملی کی تبدیلی کے نقصان رعایا کی حق تلفی اور سلطنت کی بربادی کا ہولناک منظر۔	
فسانہ مفقود الخبر۔ ایک مہ جبین عورت کا شوہر سے جدا ہو کر ایک بدمعاش گروہ کے قبضہ میں چلا جانا اور طرح طرح کی مصیبتیں اُٹھا کر اپنی عصمت کو بچا لینا نہایت دلچسپ ہے	عہ/	شہید جفا۔ سر والٹر اسکاٹ کے ایک دلکش ناول کا ترجمہ	
		سیتا۔ ایک انگریزی ناول کا ترجمہ غدر ۱۸۵۷ء کے واقعات	
		ہنگامہ عشق۔ پاسٹورا ناول کا ترجمہ خاندانوں کی تباہی کے مہیب حالات۔ ایک ہزن لیڈی کے کرشمے	

فسانۂ لارنس و روتھ

حصۂ دوم

باب ۶۳

سر بہ مہر چٹھی

فادر پیری اُس خوش ذائقہ شراب برگنڈی کے بڑے بڑے گھونٹون کے اثر سے جو اُسنے پی تھی غافل سو گیا تھا مگر وہ بہت نہ سونے پایا تھا کیونکہ دلوبائی کو کمرہ سے گئے ہوئے بہت دیر نہ گذری تھی کہ ہوٹل والا ایک اور انگلش جنٹلمین کو وہان لایا جب وے دونون داخل ہوئے اُنھون نے فادر پیری کو لبادہ اوڑھے ہوئے پایا وہ مخمل منڈھی ہوئی بنچ پر پڑا ہوا زور سے خراٹے لے رہا تھا۔

ہوٹل والا "یہ میرے مہمانون مین سے بڈھا مہمان سو رہا ہی اور جیسا کہ مین آپ کو اطلاع دے چکا ہون دوسرا شخص ابھی ابھی باہر چلا گیا ہی شاید سیر کرنے گیا ہو گا"

انگلش نئے آنے والے نے کہا "اچھا کچھ ہرج نہین ہی تم مجھکو یہین چھوڑ دو مین اُس شخص کا اُسکے اُٹھنے تک انتظار کرونگا"

ہوٹل والے نے سلام کیا اور چلا گیا مگر انگلش آنے والے نے جو ابھی آیا تھا فادر پیری کے جاگنے کا انتظار نہ کرکے پہلے اُسکو آہستگی سے اور پھر کسی قدر سختی سے ہوش مین لانے کے لیے جگایا۔

فادر پیری (آنکھین کھولکر اور اُنکو ملتے ہوئے) "این کیا! کیا دلوبائی تم نے دوسرا شیشہ شراب کے لیے کہا؟"

انگلش "جلدی تشفی تمہاری جیسی چاہیے ابھی ہو جاویگی ذرا ہم تم چند باتین کر لین"

پادری نے یہ دیکھکر کہ وہ دلوبائی نہین ہی بلکہ کوئی اجنبی ہی کہا "اوہ! یقینا

اس مین کچھ غلطی ہوئی ہی یا بہرحال اگر تمکو کچھ کام ہی تو وہ کام ضرور اہم ہوگا کہ تم اس طرح سے ایک مقدس اور متبرک صورت شخص کو سوتے سے جگاتے ہو۔"

انگلش جنٹلمین نے بیٹھکر کہا "یہ بہت اہم معاملہ ہی تم جانتے ہو کہ تمھارا دوست مسٹر ڈلوبائی کہان گیا ہی؟"

فادر سیری کسی قدر خفگی سے کیونکہ اس خلل اندازی سے وہ بہت پریشان تھا۔ "مجھکو معلوم نہین مین یقین کرتا ہون کہ اُسنے میرے خواب غفلت سے فائدہ اُٹھایا جبسے تم نے مجھکو اس بے محابا طور پر بیدار کیا تاکہ اُسکے اشتیاق سیر و تفریح کو پورا کر دون تم انگریز لوگ (کیونکہ تمھارے لب ولہجہ کی بابت کچھ غلطی نہین ہوسکتی) بڑے مشتاق ہوتے ہو کہ ——————"

اجنبی (بات کاٹ کر) "خیر ہمارے عیوب کو جانے دو اور صرف ہماری خوبیون پر لحاظ رکھو جسمین سے ایک یہ بھی خوبی ہی کہ ہم اُس شخص کو خوب انعام دیتے ہین جو ہمارا کوئی کام کرتا ہی۔"

فادر سیری (اونگھتی ہوئی جمھائی لے کر) "تو تم مجھ سے کچھ کام لینا چاہتے ہو؟ - اصل یہ ہی کہ اگر کوئی عقد نکاح پڑھنے والا ہی یا کسی بچہ کا اصطباغ ہونا ہی یا کسی مرتے ہوے گنہگار کی تسلی و تشفی کرنا ہی تو بہتر ہوگا کہ تم اور دروازہ دیکھو کیونکہ میری حالت اس وقت ان باتون کے انجام دینے کے لائق نہین ہی۔"

فادر سیری نے صاف طور پر یہ کہنا پسند نہ کیا کہ اگر اُسکا جی بھی چاہتا تو وہ اِن باتون کو انجام نہ دیسکتا کیونکہ وہ اپنے مقدس عہدہ سے خارج ہوچکا تھا۔

اجنبی "مجھکو یہ کام نہین کرانا ہی (چند ساعت غور کرکے) مین خیال کرتا ہون کہ تم اور مسٹر ڈلوبائی سیر و تماشہ کے لیے ہم سفر ہو؟ یہ بات مجھکو بمقام کیلی تمھارے مکان پر معلوم ہوئی تھی جہان مین نے تمھاری تلاش کی تھی۔"

فادر سیری۔ "تلاش کی تھی؟ تو کیا تم میرے پیچھے پیرس تک کا فاصلہ کثیر طے کرکے آئے ہو!"

اجنبی "ہان مین پیرس سے ملنے کی غرض سے آیا ہون اگر مین بونون کے قریب سفر کے شروع ہی مین گھوڑے سے نہ گرتا جسکی وجہ سے مجھکو تین روز کا وہان توقف ہوگیا

تو مین تمھارے بیان پہونچنے سے پیشتر ہی تمکو ملتا کیونکہ راستہ مین جو کچھ دریافت حال مین نے کیا اُس سے مجھکو معلوم ہوا کہ تمنے شٹیل گاڑی مین بہت چھوٹے چھوٹے کوچ کیے ہونگے"!

فادر بیری "فی الواقع یہ ہی ہوا تھا کیونکہ ماسٹر دلوبائی نے میرے ضعف و ناتوانی کی وجہ سے میرے سفر کی تیزی کم کی مگر تم نے اب تک یہ نہین بتایا کہ تم کیون میری تلاش مین ہو۔"

اجنبی "دیکھو مین ابھی بتاتا ہون معاف کرنا مین اس بات کو جانتا ہون کہ تمکو دنیا کی ثروت حاصل نہین ہے اور یہ میرے اختیار مین ہے کہ تمکو تمھاری باقی ماندہ زندگی کے لیے نہال کر دون"!

فادر بیری "قسم ہے تمام حواریون کی کہ تقدیر نے بیری مین مجھکو نعمتین دینے کا ارادہ کر لیا ہے دیکھو ایک تو لائق ماسٹر دلوبائی ہے جس نے میری عاقلانہ گفتگو کی وجہ سے جس مین کبھی کبھی لطائف و ظرائف کے بھی نمک مرچ ہوتے تھے مجھکو اپنا رفیق سفر کیا ہے اور اطعمہ نفیسہ و اشربہ لطیفہ مجھکو کھانے کو دیتا ہے اب تم پیدا ہوے ہو معلوم نہین تم مجھپر کس قدر عنایت کروگے کیونکہ مین اُس خدمت کو نہین جانتا جو تم مجھسے چاہتے ہو"

اجنبی "دلوبائی تمکو تفریح کے لیے پیرس کو لایا ہے مگر یقیناً وہ تمکو کچھ عرصہ مین کیلی واپس لیجانے کا ارادہ رکھتا ہے اور مین تمکو ایسے وسائل بہم پہونچاؤنگا جس سے تم اسی شہر پیرس مین زندگی بھر خوشی سے گذران کرسکوگے یا اگر پیرس تمکو پسند نہو تو جو کچھ تمھارے جی مین آوے کرنا مجھکو اس سے کچھ مطلب نہین اگر تم پسند کرو تو ایک بڑی رقم اشرفیون کی حاصل کرسکتے ہو"!

فادر بیری "واللہ اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے مگر یہ تو بتاؤ کہ تم مجھسے کیا خدمت چاہتے ہو؟"

اجنبی "اب مین مطلب کی بات بیان کرتا ہون مسٹر دلوبائی کا موجود نہونا ہی اچھا ہے تم خود ہی اُسکے سامنے کچھ کہنا پسند نہ کروگے کسی زمانہ مین بہت عرصہ ہوا برنٹی مین ایک عورت رہتی تھی اور تم کسی کانونٹ (خانقاہ) مین کنفسر تھے اُس کانونٹ مین ایک عورت مسماۃ لوئیسی تھی جو اب ڈچز آف پورٹس موتھ ہے"!

فادر بیری (بیقرینگی سے) "پھر اس سے کیا مطلب؟ تمکو بحیثیت کنفسر کے

لوئسی کے خفیہ حالات معلوم ہوے ہونگے جو اُسکے ذہن مین تھے۔"

فادر پیری (اجنبی کو شبہہ کی نگاہ سے دیکھکر) "پھر اسکا کیون فکر کرتے ہو؟"

اجنبی "جواب تو بہت صاف ہی مین تم سے وہ باتین دریافت کرنا چاہتا ہون جو تم بتا سکو مین تمکو ایک ہزار اشرفی انعام دونگا"

پادری کے مُنھ مین پانی بھر آیا اور اُس نے کہا "ایکہزار اشرفی ایکہزار یہ تو بڑی رقم ہی اور چونکہ تم میرے نئے اجنبی ہو ——"

انگلکن نے جسکو ناظرین سمجھ گئے ہونگے کہ سر گرہم تھا کہا "مین سمجھا شاید تم اس بات کا اطمینان کرنا پسند کروگے کہ اشرفیان فی الواقع موجود ہین یا نہین اور یہ مقتضائے موقع بھی ہی! میرے ساتھ اس کمرہ مین چلو جو قریب ہی اور میرے سفری صندوقچہ مین اشرفیان دیکھ لو"

فادر پیری نے تامل کیا اور کرنیل نے کہا "ذرا یہان ٹھہرو! مین ابھی آتا ہون" یہ کہکر وہ صندوقچہ لانے کے لیے چلا گیا۔

فادر پیری "نہین نہین اسکی ضرورت نہین ہی! تم بڑے وجیہ جنٹلمین ہو مجھکو تمھاری بات کی بابت کچھ شبہہ نہین ہی مگر مین کس لیے باتین کرتا ہون؟"

اسکے بعد کرنیل نے اپنا نام بتایا اور بڈھے نے کہا یقیناً تم وہی ہو گے جنکا ذکر مین نے کیلی مین سُنا تھا اور جسکو ایک انگلش جہازی دفعتاً اٹھالے گیا تھا۔

گرہم "درست ہی! مگر مطلب کی بات کہو۔ روپیہ یہ موجود ہی کہو معاملہ طے ہوا"

فادر پیری کی طمع کو حرکت ہوئی اور اُس نے کہا "یہ سچ ہی مگر مین چاہون تو ایسا کرسکتا ہون —— (باآواز) مگر نہین سر ہکٹر گرہم! مین ایسا نہین کرسکتا مجھکو کیا معلوم کہ جو کچھ مین بتاؤن اُسکو تم کس کام مین لاؤ؟ اور ڈچز جسکا تمنے ذکر کیا ہی ایسی عالی مرتبت ہی کہ اُسکو ناراض و ناخوش کرنا بہتر نہین ہی۔ کیا تمکو معلوم نہین ہی کہ پادری کے لیے جو کنفشنل کے راز فاش کرے کیا سزا مقرر ہی؟ حبس دوام"

سر ہکٹر "مجھکو معلوم ہی لیکن اگر تمھارا نام نہ بتایا جاوے۔ اور اگر قسم اور سوگند کھائی جاوے کہ تمکو کچھ گزند نہ پہونچے گا تو ——"

فادر پیری دروپیہ لینے کی فکر اور دائم الحبسی کے خوف کے درمیان ڈانواں ڈول

ہو کر مجھکو کیونکر معلوم ہو کہ ایسا کیا جاویگا؟ تم اسکی کیا ذمہ داری کر سکتے ہو کہ وہی استعمال جو تم میرے افشاء راز کا کرو گے اسکے ذریعہ کے دریافت کرنے کا پتہ نہو گا؟ تمکو معلوم ہی کہ فرانس مین بہت سے ہولناک محبس ہین جنمین داخل ہوتے ہی انسان زندہ درگور ہو جاتا ہی۔"

سر ہکٹر گریہم "تو تم انگلستان کو بھاگ جا سکتے ہو اور وہان قانون سے مقابلہ اور اپنے ہموطنون پر مضحکہ کر سکتے ہو! اور وہان تم عافیت اور مسرت سے اپنی بقیہ عمر اُس روپیہ سے بسر کر سکتے ہو جو تم یہان سے لے جاؤ گے"

فادر پیری "نہین جناب یہ کارروائی ویسی ہی خطرناک ہو گی جیسے اپنے وطن کی سکونت۔ تم مجھ سے کہتے ہو کہ "ڈچز آف پورٹس مُوتھ کے افشاء راز کرون درحالیکہ ڈچز آف پورٹس مُوتھ انگلستان مین ذی اختیار ہی اگر مجھکو خطرہ ہی انگیز کرنا ہی تو جیسا یہان ہی ویسا ہی چینل (آبنائے) کی دوسری جانب کیونکہ جیسے ہمارا ملک مین ہولناک قیدخانہ ہین تمھارے یہان بھی امریکا کی نوآبادیان ہین جہان مجرم سرسری طور پر بھیجے جاتے ہین"

سر ہکٹر گریہم "خیر جہان کہین خطرہ نہ ہو اسکی بحث سے کیا فائدہ تمکو دو مین سے ایک بات پسند کر لینا چاہیے مگر یاد رکھو کہ معاوضہ نقدی ہی اور مین پھر وعدہ کرتا ہون کہ تمھارا نام کبھی ظاہر نہ کیا جائے گا مگر ذرا ٹھہرنا!"

کرنیل گریہم نے یہ دیکھکر کہ وہ لالچی پادری کو تذبذب کے اُس درجہ پر لے آیا ہی جسکے لیے صرف ایک تنکے کی ضرورت باقی ہے اپنے کمرہ کی طرف قدم بڑھایا اور جھپٹکر سفری بیگ لے آیا جسمین روپیہ رکھا تھا اور اُسکو کھولکر فادر پیری کے آگے رکھدیا۔

سر ہکٹر گریہم "دیکھو میرے پاس نقد روپیہ موجود ہی جو مین تمکو دیسکتا ہون کہو کیا منظور ہی اگر تم میری بات کو منظور کرو تو اتنا زر نقد حاضر ہین!"

فادر پیری (اپنے دل مین) "واللہ شیطان مجھکو اغوا کرتا ہی اور وہ مجھپر غالب آگیا" (بآواز) سر ہکٹر گریہم تمھارا انعام میرے استقلال کے استحکام سے زیادہ ہی ذرا اپنی کرسی قریب لاؤ اور توجہ سے سنو کیونکہ مجھکو دھیمی آواز سے بات کرنا چاہیے کیا تم نہین جانتے ہو کہ کنفشنل کے راز کا افشا کرنا ہولناک بات ہے

اور ایسے بھیدون کے لیے دیوارین بھی کان رکھتی ہین"۔

مسٹر گرہم (فادر بیری کی ہمت بڑھانے کے طور پر) "معاف کرنا یہ خوف تو واہیات ہی ہر جس چیز کا اندیشہ ہر وہ تدارک قانونی ہر اور مین قسم کھاتا ہون کہ تم اُس سے بچے رہوگے"۔

فادر بیری (دھیمی آواز اور معمول سے زیادہ سنجیدہ لہجہ سے) "مدتون تک مین نے یہ راز اپنے دل مین رکھے ہین اور سبب کیا تھا؟ نہ محض اسوجہ سے کہ مین قانون سے ڈرتا تھا نہ اس وجہ سے کہ مجھکو زبان بند رکھنے کے لیے کچھ خفیف معاوضہ ملا تھا بلکہ اسوجہ سے کہ گو انسان کیسا ہی بگڑا ہوا ہو جیسا کہ مین بگڑا ہوا ہون، اُسکے دل مین جو کسی زمانہ مین پادری رہا ہو ایک قسم کی نفرت بلکہ سنجیدہ خوف نفس کے راز افشا کرنے کی بابت رہتا ہر مگر مین تو شیطان کے ہاتھ مین ہون اور اُس کا تابع فرمان ہون!"

یہ کلمات خارج شدہ پادری نے ایک گونہ تکلیف اور تھراہٹ سے کہے وہ فی الواقع طمع سے مجادلہ کر رہا تھا مگر غالب نہ آتا تھا اور اس لغزش کی کیفیت نے اور اس وقوف نے کہ وہ ایسا کام کرنے والا ہر جسکو باعتبار رنگین کے تعلیم یا ابتدائی تعصبات اور میلان خاطر کے وہ نہایت عظیم سمجھتا ہر اُسکے تمام جسم مین ایک تکلیف کی تھرتھراہٹ پیدا کردی

کرنیل گرہم (کشمکش و پیچ کی تھرتھراہٹ سے) "کہو کہو براہ خدا جلد بولو ہمین دلو بائی واپس نہ آجاوے اور گفتگو بالکل منقطع ہو جاوے"۔

فادر بیری "مین شیطان کے ہاتھ مین ہون میرے مقدر مین یہی لکھا ہوا ہر اور مجھکو اُسکی بجا آوری ضرور ہر! (سنجیدہ دھیمی آواز سے) سترہ اٹھارہ برس کا عرصہ ہوا لوئیسی کانونٹ لنیٹ میری مین داخل ہوئی جو میرے اہتمام مین تھا جن واقعات کا اب مین ذکر کرنے والا ہون وہ سنہ ۱۷۶۶ء کے اخیر مین ظہور پذیر ہوے۔ واضح ہو کہ مانسر کرامیس فی الجملہ عزلت نشینی سے ساحل پر کانونٹ سے تھوڑی دور رہتا تھا اُسکی دو بیٹیاں تھین بڑی لڑکی کانونٹ مین نادس تھی اور چھوٹی کیپی رشتہ دار کے ملنے کے لیے پیرس گئی تھی مانسر ڈی کرولیس کے ساتھ ایک نوجوان خوشرو شخص رہتا تھا جسکا نام مجھکو اسوقت یاد نہین آتا اُسکا جہاز ساحل پر تباہ ہو گیا تھا تمام مسافران جہاز مین سے صرف وہی

جانبر ہوا تھا۔ مانسٹر گرولیس نے ترس کھاکر اُسکو اپنے مکان مین رہنے کے لیے جگہ دی
تھی اب اُن واقعات کو سُنو جنکی طرف مجھکو تمھاری خاص توجہ مائل کرنا ہے مگر نہین!
مین نہین کہہ سکتا نہین! تم اپنا روپیہ اُٹھا لیجاؤ! یہ اسرار بہت اہم ہین اُنکے افشا
کرنے مین بڑی خرابیان ہین!"

مسٹر بالٹر گرہم شش و پنج کے بیچ دتاب سے تھرتھرانے لگا کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ ایک
لمحہ قبل اُسکو نہایت اہم راز مخفی عنقریب معلوم ہونے والے تھے مگر پادری اب پھر
بتانے مین خوف کرتا ہے اُس نے کہا "براہ خدا بیان کرو سلسلہ سخن کو جاری رکھو
اشرفیون کو دیکھو میرے بیگ مین پندرہ سو اشرفیان ہین وہ سب تمھاری ہین!"

فادر بیری "پندرہ سو اشرفیان ہین!" اور اُسکی آنکھین غایت طمع سے چمک
اُٹھین پھر چند ساعت غور کرنے کے بعد جس کیساتھ ہی معلوم ہوتا تھا کہ اُسکے دل مین
اندر ہی اندر مجادلہ ہو رہا ہے اُس نے دھیمی بھرائی ہوئی آواز سے کہا "اچھا اچھا مین تمھارا
کہنا مانونگا لو مین کہتا ہون! ایک روز صبح کو ۱۸۶۶ء مین مجھکو یہ غمگین خبر سنائی دی
انسٹر ڈی گرولیس شقّارات کو مر گیا مین اُسکے مکان پر گیا اور معلوم ہوا کہ خبر سچ ہے دریافت
سے معلوم ہوا کہ وہ صبح کو اپنے معمولی وقت پر سو کر نہین اُٹھا ایک بڑھی ماما جو اُسی گھر مین
خدمت کرتے کرتے بوڑھی ہو گئی تھی اپنے آقا کے کمرہ مین گئی اور اُسکو مردہ پایا معلوم ہوتا تھا
کہ وہ کئی گھنٹہ کا مرا ہوا ہے پس ڈاکٹر کی طلبی فضول تھی نہ کوئی ڈاکٹر بلایا گیا مین نے
خیال کیا کہ وہ سکتہ کی وجہ سے فوت ہوا ہے بڑھی ماما اور ایک چھوکری خادمہ جو ملازم
تھی اور انگلش نوجوان جسکا نام مجھکو یاد نہین آتا نہایت رنجیدہ ہوئے مین کانونٹ کو
لوسی سے اُسکے باپ کے مرنے کی خبر کہنے کے لیے گیا مین اُس سے ملا اور مین نے بہت احتیاط
سے یہ اندوہناک خبر اُسکو پہونچائی وہ ایک کرسی پر گر پڑی اُسکے چہرہ پر نقاب تھی مگر
اُسکی آہ بھرنے اور ہاتھ ملنے سے مجھکو نہایت رنج ہوا مین نے اُسکی تسلی و تشفی کی کیونکہ مین
اُسوقت ایسا بگڑا ہوا نہ تھا جیسا اب ہو گیا ہون۔ مگر گو اُسوقت بھی میرا چال چلن صاف
اور بے عیب نہ تھا تاہم نیکی مجھ مین مفقود نہ تھی اور اکثر اوقات ایسے ہوتے جب مین خشوع خاطر
سے عبادت کرتا اور اُن دعاؤن سے متاثر ہوتا جو میرے مُنہ سے نکلتین میرے ایسے ہی پاک
خیالات تھے جب مین گھٹنون کے بل اُس کرسی کے پاس کھڑا ہوا اور دعا مانگنے لگا جیسا دُسی

پڑی ہوئی زار زار رو رہی تھی اب مین اِن تفصیلات کو جلد جلد کہے ڈالتا ہون کیونکہ اب مین اپنے تذکرہ کے اُس حصہ پر آتا ہون جسکا کہنا ممنوع ہی نہین اب مین آگے کا حال نہ کہونگا !"

سر ہکٹر گرہم کا اشتیاق اب بہت بڑھ گیا تھا اور تذبذب کی برداشت نہوتی تھی اُس نے کہا "نہین - تمکو ضرور کہنا ہوگا ! خدارا آگے چلو ! ایک لمحہ مین پندرہ ہزار اشرفیان تمھاری ہو جائینگی !"

فادر پیری (اپنے کانشنس سے کچھ سخت اندرونی مجادلہ کرکے) "اچھا اچھا مین کہتا ہون تجہیز و تکفین عمل مین آئی اور اُسکے ختم ہونے کے بعد وہ نوجوان جسکا نام مجھکو کسی طرح یاد نہین آتا شاید تھوڑی دیر مین یاد آجائے نہ معلوم کہان چلا گیا چند ہفتہ بعد

اب اُس کمرہ کا دروازہ جہان کرنیل گرہم فادر پیری کی باتین نہایت اشتیاق سے سُن رہا تھا کھل گیا اور ایک ہیڈ کانسٹبل مع چار کانسٹبلون کے نمودار ہوا پادری اور کرنیل دونون چونک کر کھڑے ہوگئے کیونکہ دفعتاً خوف طاری ہونے سے اُنھون نے پولیس والون کی آمد کو اپنی ناجائز کارروائی پر منسوب کیا اہالیان پولیس نے دم بھر مین دونون کو پکڑ لیا اور ہر ایک کے مُنہ مین کپڑا ٹھونس دیا اور ہتھکڑیان پہنا دین فادر پیری ایسا خوف زدہ ہوگیا تھا کہ اُسپر غشی کی سی حالت طاری تھی مگر گرہم نے جلد سنبھلکر دیکھا کہ پولیس والون کی آمد اِس امر سے متعلق نہوگی جب اُس نے پہلے خیال کیا تھا کیونکہ باہر والون کو تو ہرگز نہ سنائی دیا ہوگا کہ اندر کیا ہو رہا ہے پس اُس نے نفرت اور نخوت سے دیکھا اور اشارون سے بتایا کہ اُسکی گرفتاری مین غلطی ہوئی ہے مگر کسی نے اُسکی طرف توجہ نہ کی اور اہلکاران پولیس دونون قیدیون کو زینہ سے نیچے لے گئے اور صحن مین ہوکر ہوٹل کے باہر پہونچے جہان ایک کرایہ کی گاڑی دروازہ پر کھڑی تھی - دونون قیدی بٹھائے گئے اور گاڑی فوراً جلدی اُسکی سنا بند کردی گئی اور دونون قیدیون کے سر پر سیاہ کپڑے ڈالدیے گئے جو ایک ڈوری سے گردن تک باندھ دیے گئے نہ اسقدر سختی سے کہ سانس لینے مین دقت ہو بلکہ محض اتنی تنگی سے کہ بآسانی نکل نہ جاوین - سفر بہت لمبا نہ تھا راستہ چند منٹ مین طے ہوگیا اور اسکے اثنا مین طرح طرح کی مایوسی کے خیالات سر ہکٹر گرہم کے ذہن مین آتے رہے فادر پیری بالکل بیہوش تھا

اس سب کا کیا مطلب تھا؟ کرنیل کی کچھ سمجھ مین نہ آتا تھا کیا یہ غلطی تھی؟ کیا اُسکے ساتھ کوئی سخت دغا بازی کی گئی؟ وہ کہان جا رہا تھا؟ اور اُسکا آیندہ کیا حال ہونا تھا؟۔ ان سوالات کا کچھ بھی حل سمجھ مین نہ آتا تھا۔

ہم کہہ چکے ہین کہ سفر چھوٹا تھا اور وہ چند منٹ مین طی ہو گیا۔ سرہکٹر نے بڑے پھاٹکون کو کھلتے ہوئے سُنا اور گاڑی ایک اوپر کھینچے جانے والے پل پر گذری۔ یہ بات اُسکو پہیون کی آواز سے معلوم ہوئی۔ اسکے بعد ذرا سا ٹھہراؤ معلوم ہوا جسمین زنجیرون کی جھنجھناہٹ لوہون کی رگڑ۔ بوجھ اُٹھانے کی کلون کی چرچراہٹ اُسکو سُنائی دیتی رہی جس سے وہ سمجھا کہ شہر پناہ کے دروازہ بند کرنے کی کل اُٹھائی جاتی ہے اوہ! اب ایک ہیبت ناک جگر خراش شبہہ اُسکے دل مین پیدا ہوا۔ اوہ کیا یہ ممکن ہے کہ وہ اور اُسکا رفیق اُس زندہ قبر مین بند ہونے والے ہین جسکی طرف اُسکے رفیق نے ابھی تھرا کر اشارہ کیا تھا؟ کرنیل کی رگون مین خون خشک ہو گیا خشک کیا ہوا جم گیا بلکہ یخ ہو گیا۔ اُسکے دل پر بھی برف تھی مگر اُسکے دماغ مین جلتی ہوئی آگ تھی!۔

گاڑی برابر چلی گئی پھر ایک ساعت کے بعد ٹھہری۔ اس مرتبہ قیدیون کے اُتارنے کے لیے مز کی کرنیل گاڑی سے اُترا اور فادر سیری کو جو اب تک بیہوشی کی حالت مین تھا تھام کر اُتارا گیا دونون کو لوگ کسی عمارت مین لے گئے جس مین گنبد دار چھت سے پولیس والون کے بھاری پانون کی چاپ اور کھڑکھڑاتے ہوئے ہتھیارون کی صدا پیدا ہوتی تھی افسوس! کیسی غمناک تاریکی اور ہولناک بھنگونی سے وہ بھیانک صدائین سرہکٹر گرہم کے کان مین آتی تھین!۔

اسکے بعد ایک ساعت کے لیے سکوت ہوا اور دروازہ کھولا گیا پھر وہ بہت زور شور سے بند ہوا اور اُسکی آواز اُس تمام جگہ مین جو ظاہرا دوسرا سنگی راستہ تھا ہولناکی سے گونج گئی۔ بعد ازان ایک اور دروازہ کھلا۔ وے آگے بڑھے اور دفعتاً ٹھہرے قیدیون کے سر سے سیاہ کپڑا ہٹایا گیا۔ اور پہلی جھلک اُسکی جو سرہکٹر گرہم نے دیکھی تو اُس سے معلوم ہوا کہ وے ایک چھوٹے مگر ضروری سامان سے مرتب کمرہ مین ایک متوسط العمر شخص کے روبرو ہین جو فوجی وردی

پہنے ہی اور جسکی نگاہ نہایت سخت ہی۔
قیدیون کے مُنھ مین جو کپڑا ٹھسا تھا وہ بھی نکالا گیا اور فادر بیری بالکل بیہوش تھا مگر کرنیل پر بہت سخت مصیبت گذر رہی تھی۔
وہ دیوانہ وار چلایا "مین کہان ہون" کیونکہ وہ مضبوط دلیر شخص اپنی حالت کے ہولناک تذبذب اور بدشگون دہشت کی وجہ سے بے قوت ہو گیا تھا۔
فوجی جنٹلمین نے حاکمانہ انداز سے کہا "خاموش! یہ جگہ باآواز بات کرنے کی نہین ہی"
کرنیل کا دل ایسا سرد اور اُسکا خون ایسا منجمد ہو گیا تھا کہ اُسکو معلوم ہوا کہ وہ دفعتًا پتھر کا ہو گیا ہی اُس بھیانک سنجیدہ انداز مین جس سے اس جگہ کہا گیا تھا۔ بہت ہیبتناکی تھی اور وہ ایسی برف مثال آواز اور سرد سانس سے کہا گیا تھا جس سے ہوا ایکسنخ ہوئی جاتی تھی!۔
فوجی جنٹلمین (پیادے سے) "تمھارا پروانہ کہان ہی جس کے ذریعہ سے تم ان لوگون کو یہان لائے؟"
پیادہ (سربمہر چٹھی دے کر) "حضور یہ حاضر ہی"۔
سر ہکٹر گریہم نے آہ سرد بھری کیونکہ اُسکو معلوم ہو گیا کہ جو کچھ شبہہ اُسکے دل مین پیدا ہو گیا تھا اُسکی تصدیق ہو گئی وہ نوشتہ جو پیادے نے وردی پوش جنٹلمین کو دیا تھا سربمہر وارنٹ شاہی تھا اور بدنصیب کرنیل ٹیل نام محبس مین تھا۔

باب ۶۴

برک شایر ہوس

چندروز بعد اُن واقعات کے جو ہم لکھ چکے ہین ایک نوجوان ٹٹو دوڑ سے لندن کو سوار تیزی سے جا رہا تھا۔ اُسکے گرد آلود کپڑون۔ متردد نگاہون۔ اور گھوڑے کی پیٹھ پر خستگی اور بیچینی کی نشست سے۔ اور خود رہوار کی افسردہ چال سے معلوم ہوتا تھا کہ اُس نے بڑا لمبا سفر نہایت عجلت کے ساتھ کیا ہی۔ فی الواقع۔ یہی کیفیت تھی اور وہ نوجوان سر ہکٹر گریہم کا وفادار اور چہیتا چھوکرا ہمفری کلنٹن تھا۔
ناظرین کو اطلاع ہو چکی ہی کہ کلنٹن ایک نہایت خوش وضع چست و چالاک اور

نوجوان چھوکرا تھا اور باعتبار اُسکی عمر کے جو پوری سترہ سال کی بھی نہ تھی اُسکا تجربہ بہت بڑھا ہوا تھا۔ جب وہ اس طرح تیزی سے جا رہا تھا جہان تک اُسکا خستہ اور تھکا ہوا گھوڑا چل سکتا تھا دو کیفیتین ہمفری کلنٹن کے دل مین بالا تھین ایک اپنے آقا کے قید ہونے کا رنج دوسری ڈچز آف کلیولینڈ کے پھر دیکھنے کی خوشی جسکے محل کی طرف وہ جا رہا تھا۔ مگر کلنٹن کو خوشی کیون تھی؟ خوشی اسوجہ سے تھی کہ پُرشوق اور تیز مزاج چھوکرے کو چلبلی ڈچز کی طرف محویت کے ساتھ بے اختیار میلان پیدا ہوگیا تھا۔ فی الواقع یہ ہفت دو سالہ چھوکرا چہل دو سالہ لیڈی پر دل و جان سے شیدا ہوگیا تھا۔ مگر اُنکی عمرون کا بڑا تفاوت چھوکرے کے عشق کا سدراہ نہ تھا کیونکہ اُسکے خیالات اُسکی عمر سے بڑھکر تھے اور بر برا ایسی حسین تھی کہ امتداد زمانہ نے اپنی دست درازیون کا ذرا بھی اثر اُس پر نہ کیا تھا گو یہ تعشق مجنونانہ ہو مگر اُسکے جوشیلے ہونے مین کچھ کمی نہ تھی اُسنے چھوکرے کے دل پر چوری سے آہستہ آہستہ اور نادانستہ طور پر اثر نہ کیا تھا بلکہ آن واحد مین اُسپر قبضہ کر لیا تھا جس روز وہ اپنے آقا کا پیام نیوگیٹ سے ڈچز کے پاس لے گیا تھا۔ اُس نے اُسکو اکثر گھوڑے یا گاڑی پر سوار دیکھا تھا اور اُسکی آنکھون نے اُس سے کہدیا تھا کہ وہ نہایت حسین عورت ہے مگر اُسکے دلبر کوئی خاص اثر نہ پہونچا تھا جب تک کہ اُس روز وہ اُسکے حضور مین اُسکی چکاچوند پیدا کرنے والے حسن کے حیطہ اثر مین کھڑا ہوا تھا عشق نے اُس پر الہام کی سی برقی صفت تیزی سے اثر کر دیا تھا۔ وہ اپنی خدمات دلی کو ایک لمحہ مین سمجھ گیا وہ سراپا کے استعجاب سے اُسکے ناز و ادا کو کھڑے ہوکر دیکھتا تھا جو اب پوری نشوونما کے عروج پر کہی جاسکتی تھی اور بیس ورس کے وقفہ مین جو اُسوقت سے اب تک گذری تھی پری جمال ڈچز کی تصویر اُسکے آئینہ خاطر سے کبھی علیحدہ نہوئی تھی۔

بجاے اسکے کہ وہ تصویر کے دھیان کو دور کرتا ہمفری کلنٹن نے اُسکو ابتداے ولولۂ عشق کے سے جوش اور بیتابی سے اپنے افتاد مزاج کے موافق اور زیادہ جگہ دی بجاے اسکے کہ وہ یہ سوچنے کے لیے تامل کرتا کہ کہین وہ اپنے تئین مجنونانہ جذبہ کے لیے تو نہین چھوڑ رہا ہے جس مین کسی قسم کی امید نہین ہے اور جو جلد یا دیر مین اُسکو نہایت مصیبت مین ڈالے گا۔ اُس نے اُسکو ذریعہ خوشی بھرے ہوے تصور اور چشمہ مسرت

خیالات اور خیالی پلاؤ کا بنایا۔ اگر ایک جانب وہ حمق اور جنون کی حد تک پہونچا تھا تو دوسری جانب فریفتگی اور پرستش تک۔ اسمین رگ و پے مین مسرت پیدا کرنے والی کیفیت تھی۔ اور قریب قریب مجنونون کی سی خوشی۔ اسیوجہ سے وہ امید سے خالی نہ تھی مگر کلنٹن نے کبھی یہ نہ سوچا کہ یہ امید کیونکر پوری ہوگی۔ یہ امید خود کبھی ایسی واضح نہ تھی کہ وہ اُسکی طرف توجہ کرتا۔ وہ اُسکے جذبۂ شوق سے آمیز تھی اور وہی جذبۂ شوق اُسکو قائم رکھے تھا۔

غرضکہ جب نوجوان چھوکرا سوار چلا جاتا تھا اُسکا تصور اُسکے آقا اور "ڈچز آف کلیولینڈ" کی جانب تھا اُس نے سوچا کہ بدنصیب سر ہکٹر بسٹیل مین زندہ درگور ہوگا پھر بر براولیرس کی تصویر مع عمدہ چمکدار آنکھون سُرخ لب چمکدار دانت اور سہی قامتی کے اُسکی آنکھون کے نیچے پھر گئی اس طرح پر اُسکے دل مین ایک عجیب آمیزش درد اور مسرت کی کیفیت کی تھی۔ ایک اعتبار سے اُسکے خیالات منتشر تھے اور دوسرے اعتبار سے خوشگوار لغزش مین۔ وہ اپنے آقا کے لیے جو فرانس کے ایک ہولناک محبس مین مقید تھا متردد تھا اور اسی امید پر پھولے نہ سماتا تھا کہ تھوڑی دیر مین اپنے نوجوان دل کے صنم جادو جمال کے سامنے جلد کھڑا ہونے والا ہے۔ اگر کوئی شخص ہمسفری کلنٹن کے کان مین کہتا کہ کسی جانباز کام کرنے سے "ڈچز" اسکی طرف متبسم ہوگی تو شاید وہ خوشی سے اس بات کو قبول کرتا۔ اگر شیطان اُسکی داہنی طرف کھڑا ہو کر بعوض اُسکی لافانی روح کے ڈچز کے متبسم کرانے کا وعدہ کرتا تو شاید وہ اس خوفناک معاملت مین تامل نہ کرتا۔ کامل شیفتگی اور فریفتگی نے اس نوجوان پر قبضہ کر لیا تھا۔ وہ افسون سے بندھ گیا تھا نہ ایسا افسون جسکا اثر جلد جاتا رہتا بلکہ ایسا افسون جو اُسکے دل پر مستحکم طور پر قائم تھا اور اُسکے دماغ پر پورا طلسمی اثر رکھتا تھا۔

بلیک ہیتھ طے ہوگیا۔ ڈیٹ فورڈ داہنی جانب چھوٹ گیا۔ اب تین بجے شام کا وقت تھا اور نوجوان خیال کر رہا تھا کہ ایک گھنٹہ مین وہ منزل مقصود پر پہونچ جاویگا مگر اُسکو مجبوراً پھر لگام اپنے رہوار کی کھینچنا پڑی کیونکہ اُسکا گھوڑا قریب گرنے کے تھا اور گو خود ہمسفری مین کچھ سکت باقی نہ رہی تھی تاہم وہ توقف نہ کرتا اگر اُسکا گھوڑا جواب نہ دے دیتا۔ بہرحال اُسنے اپنے اور اپنے گھوڑے کے تئین زیادہ موقع دم لینے کا نہ دیا

وہ مہمیز اور چابک کو کام مین لایا اور سواد سوتھ وارک مین شام ہوتے ہوتے پہونچگیا وہ منٹ شمار کرتا جاتا تھا کہ اب بربرا ولیرس کے حضور مین پہونچا اور اب پہونچا اور اُس نے بیتابانہ مسرت سے اپنے دل مین کہا "اب مین پھر ایک مرتبہ پیارہ ڈچز کو دیکھونگا! اور اُسکے عشوہ و ادا سے آنکھیں سینکونگا اور اُسکے حسن ملائک فریب کا نظارہ کرونگا اور اگر وہ احیاناً ایک مرتبہ بھی میری جانب تبسم کریگی مین اُسکے قدمون پر گر پڑونگا اور اس عنایت کا بہت شکریہ ادا کرونگا!!"

غرضکہ چھوکرا سوار چلا گیا اور دریاے ٹیمس سے پار ہو کر وہ سینٹ جیمس پارک کی طرف فرا جہان برک شایر ہوس یعنی محل اُسکی محبوبہ کا تھا یہ محل اُس موقع پر تھا جو اب اسٹافورڈ ہوس کہلاتا ہی اور ملک ڈیوک آف سدرلینڈ کا ہی یہ محل بربرا ولیرس کے لیے بادشاہ چارلس نے اپنی جیب کی آمدنی سے خریدا تھا اور اسکے متصل کلیولینڈ رو اب تک ڈچز کے نام سے مشہور ہی برک شایر ہوس ایک بڑی عمارت بلکہ مجموعہ عمارتون کا تھا کیونکہ اُسکی تعمیر باقاعدہ نہ تھی نہ ایک وقت مین کسی خاص نقشہ کا تیار ہوا تھا بلکہ وقتاً فوقتاً اُس مین اضافہ ہوتے ہوتے اُسکی وہ حیثیت ہوگئی تھی جیسے ڈچز کے لیے خریدے جانے کے وقت تھی ڈچز روپیہ کو ایسا عزیز رکھتی تھی کہ اُس نے تین چار حصہ اسی مکان کے مختلف خاندانون کو کرایہ پر اٹھا دیے تھے اور بڑا اور خوبصورت حصہ اپنے خاندان کے استعمال کے واسطے رکھا تھا۔

ہم برک شایر ہوس کے اندرونی حصہ کی ایک جھلک دکھاتے ہین درحالیکہ ہمفری ہلنٹن اُسکی طرف بڑھا چلا آتا ہی ایک سجے کمرہ مین ڈچز آف کلیولینڈ لارڈ آرڈن سے جسکو حال مین درجہ ارل کا ملا تھا مصروفیت کے ساتھ ہمکلام تھی یہ ترقی اُس فہرست مین درج تھی جو بربرا نے بادشاہ کے سامنے پیش کی تھی۔ ڈچز حسب معمول عمدہ پوشاک پہنے تھی اُس زمانہ کے فیشن کے مطابق وہ ایک ایسی پوشاک پہنے تھی جس سے زیادہ حصہ اُسکے سینہ کا کھلا تھا۔ جو غیر مناسب عفت و عصمت کے تھا۔ اُسکے سیاہ گنجان بال اُسکے برہنہ شانون پر جو نہایت عمدہ ڈھلے ہوے تھے لٹکرہے تھے اور اُسکے رخسارون پر سرخی چڑھی ہوئی تھی کیونکہ اُسکے دل مین طیش تھا آؤ ذرا اُس مکالمہ کو سنین جو ڈچز اور ارل کے درمیان ہو رہا تھا اُس سے کچھ حال اُسکے غیظ و غضب کا معلوم ہو گا۔

ڈچز نے بجواب کسی بات کے جو آرڈن کہہ چکا تھا ناک بھون چڑھا کر کہا "تم یہ نہ کہو کہ مین نے اُس کام کو بُری طرح انجام دیا مین نے اُس روپیہ سے جو تم نے اور دیگر اشخاص نے مجھکو دیا تھا اچھی طرح کام کیا اور تم واقف ہو کہ ایک وقت ایسا تھا جب میری فتح کامل تھی مگر کون جان سکتا تھا کہ مکار لوئسی برلین سے سازش کر رہی ہی کہ ملکزم برگ کو بادشاہ فرانس کے ہاتھ بیچدے! اخاہ مجھکو یہ خیال کر کے جنون کی سی کیفیت پیدا ہوتی ہی کہ کمبخت فرانسیسہ کی بات بنگئی اور میری ہیٹی ہوئی! بجاے مجھکو الزام دینے کے جیسا تم نے اور دیگر اشخاص نے بجز سر ہکٹر گرہم کے مجھکو دیا ہی تمکو خیال کرنا چاہیے کہ تم سب کو میرے اور بادشاہ کی معاملہ داری سے بہت فائدہ پہونچا ہی اور مجھکو دراصل کچھ بھی نہین ملا مین تو فی الواقع خسارہ مین رہی۔"

آرڈن (دبے ہوئے طنز سے) "میڈم۔ روپیہ کی طرف سے تو تم خسارہ مین نہین رہین۔"

ڈچز (خفا ہوکر) "ہان۔ روپیہ کی طرف سے نہین!" (حقارت سے نازنین سر کو جنبش دے کر) "مین تمھاری اس نگاہ کا مطلب سمجھتی ہون مگر مجھکو یہ کہنے مین کچھ تامل نہین ہی کہ مین اپنے روپیہ کو اس قدر عزیز رکھتی ہون کہ اسکو جدا نہین کر سکتی۔ تم چاہے مجھکو کنجوس کہو چاہے حریص۔"

آرڈن "خدانخواستہ مین ایسا بدتہذیب نہین ہون کہ ایسے ثقیل الفاظ آپکی نسبت استعمال کرون!" اور آرڈن تو تبسم کر کے اُس غصہ کو فرو کرنے لگا جو اُسکے کلمات طنزیہ سے ڈچز کو پیدا ہوا تھا۔

ڈچز (دھیمی ہوکر) "اچھا۔ اچھا۔ لڑائی کی کچھ ضرورت نہین ہی۔ معاملہ بہت سنگین ہوتا جاتا ہی جن لوگون کی غرض یکسان ہی اُنکو پیشتر کی بہ نسبت اور زیادہ اتفاق سے کام کرنا چاہیے۔ مین ابھی یہ کہہ رہی تھی کہ حال کی سازشون اور تدبیرون مین مین خسارہ مین رہی کیونکہ بجاے اسکے کہ مجھکو دغاباز چارلس پر مستقل طور پر قابو حاصل ہوتا مین نے اُسکو بالکل کھو دیا۔ مین اُسکی نظرون مین پیشتر کی بہ نسبت زیادہ حقیر ہو گئی اور میری رقیبہ کا اقتدار اس وقت اُسی قدر زیادہ مستحکم ہو گیا ہی آج تم مین آکر دیکھو مین یہان دربار سے نکالی ہوئی موجود ہون! اسکی کیونکر برداشت ہو سکتی

ہی درحالیکہ مین کسی وقت وہان بااختیار تھی! واہ واہ مین اُس حلقہ سے خارج کی گئی ہون جو دراصل میرا تھا۔ واللہ! یہ نکالا جانا ایسا ہی خراب اور زبون ہی گویا مین اپنے گھر یا اپنے علاقہ سے نکال دیگئی۔ اس لیے کہ اس معصوم صورت مکار فرانسیسی قطامہ کے لیے جگہ خالی کردون! اگر میرا اختیار ہوتا تو مین اُسکو بہت سی بلند سولی پر ٹانگ دیتی!" اور بہ پرادلیرس کا خوبصورت چہرہ غصہ سے بگڑ گیا اور اُسکی آنکھون سے بجلیان گرنے لگین۔

آرڈن "بیشک آپ کو ناراض ہونے کی وجہ حاصل ہی اور آپ اپنی خدمات کی وجہ سے پیچ و تاب کھا رہی ہین"

ڈچز (طیش سے) "پیچ و تاب! اجی یہ لفظ تو ٹھیک نہین ہی یہ اُس کیفیت کے ظاہر کرنے کے لیے کچھ بھی نہین ہی جو مجھپر گذر رہی ہی۔ مین تو جان ہتھیلی پر لیے ہون! مین تین ہفتہ سے حالت جنون مین ہو رہی ہون اور اگر سخت بدلا لیتی اور اپنی رقیبہ کو جو اس وقت سر چڑھی ہو رہی ہی ایک ہی ضرب سے نیست و نابود کر دینے کی امید نہوتی تو مین اب تک مدت کی پاگل ہو گئی ہوتی!"

آرڈن (استفسار کے طور پر) "اور وہ امید کیا ہی؟"

ڈچز (آواز کو دھیما کر کے) "تم جانتے ہو کہ مین نے سر ہکٹر گرہیم کو نیوگیٹ سے رہا کر دیا ہی۔"

ارل نے جو چالاکی سے برپرادلیرس کی آتش غضب پر اور تیل ڈال رہا تھا کہا "اسی سے تو آپ کو اور خفت بادشاہ کے ہاتھ سے ہوئی"

ڈچز (غصہ سے بے کیف ہو کر) "ہان! اور خفت ہوئی! بادشاہ نے گرہیم کا نام میری فہرست سے خارج کر دیا اور اسی وجہ سے مین نے ارادہ کر لیا تھا کہ کرنیل کو جیلخانہ سے نکلوا دونگی۔ مین نے اپنے دل مین کہا چارلس مجھکو ہر بات مین روکتا ہی دیکھون مین بھی اُسکو کسی بات مین روک سکتی ہون! اور فوراً مین نے سر ہکٹر کی جیلخانہ سے بھگا دینے کی تدبیر سوچی۔ مین نیوگیٹ کو گئی اور یہ اچھا ہوا کہ مین کرنیل کی بکلی طور پر طرفدار رہی کیونکہ اُس نے مجھکو انتقام کی امید دلائی جو مین تم سے ابھی بیان کرونگی۔ وہ بھاگ گیا جیسا تمکو معلوم ہو چکا ہی۔ دوسرے روز

مین نے بادشاہ کو چٹھی لکھی اور جو کچھ کیا تھا صاف صاف تحریر کر دیا اور اس پر زور دیا کہ بطور آخری عنایت کے وہ حاکم نیوگیٹ کو کچھ نقصان نہ پہونچا دے مگر جارس غیظ و غضب مین آتا ہی گویا اُسکو اُسی بات پر جو مین کرون غصہ مین آنے کا حق حاصل ہی! اور بلا اسکے کہ وہ کچھ تحریری جواب دے اُس نے میرے قاصد کی زبانی مجھکو یہ پیام بھیجا کہ مین بادشاہ تاجدار ہون گورنر نیوگیٹ کو قیدی کے بھاگ جانے کا خمیازہ اُٹھانا پڑے گا اور سر بگمر گریہم فوجی عہدہ سے فوراً برطرف ہوگا۔"

آرڈن "اور ان سب دھمکیون کو بادشاہ نے لفظ بلفظ پورا کیا بربرا کا چہرہ پھر غصہ سے بگڑ گیا کیونکہ گو وہ ظاہرا اس بات کو قبول نہ کرتی تھی کہ بادشاہ کو اُس سے ناراض ہونے کا استحقاق ہی وہ یہ ضرور سمجھتی تھی کہ اُسکو بادشاہ کے تئین جہان تک جی مین آوے برا بھلا کہنے کا حق حاصل ہی اُس نے کہا "ہان بادشاہ نے اپنی دھمکیون کو پورا کر لیا ہی۔ اکرنیل گریہم کا درجہ توڑ دیا گیا ہی اُسکی رجمنٹ دوسرے کو دی گئی ہی اور لندن کے گنوار الڈرمین نے گورنر نیوگیٹ کو اُسکے عہدہ سے علحدہ کر دیا ہی بادشاہ ان ناگوار کارروائیون پر قانع نہیں ہی اور دربار کے لارڈ اور لیڈیون سے یہ کہتا پھرتا ہی"

آرڈن "اور تمھارے اوپر بھی خوب خندہ زنی ہوتی ہی۔ یہ تو بڑی فضیحت اور نفرت کی بات ہی بخیال اسکے کہ تم نے بادشاہ کے واسطے کیسی کیسی جفا سہی ہی اور اُس سے تمھارے چار بچے پیدا ہو چکے ہین۔"

بربرا "بیشک فضیحت اور نفرت کی بات ہی۔ یہ کارروائی اسکے لیے کافی ہی کہ ہر شخص انتقام کا پیاسا ہو جاوے مین دربار سے نکالی گئی۔ اخیر عنایت جو مین نے بادشاہ سے چاہی (یا جسکو مین نے چاہا کہ وہ اخیر عنایت سمجھے) اُس پر کچھ لحاظ نہوا۔ میری نیوگیٹ کی مہم پر محل مین مضحکہ ہوتا ہی اور عامہ خلائق اُسکی بابت سرگوشی کرتے ہین۔"

آرڈن "لیکن اگر آپ کو امید انتقام کی ہی تو بہتر ہوگا کہ ہم اپنے پرانے خیالات کو مجتمع کرین آپ نے اب تک مجھکو نہین بتایا ہی کہ یہ امید کس قسم کی ہی"

ڈچز "خدا ایسا کرے کہ .. پوری ہو جاوے! ۔ وہ امید یہ ہی۔ سر ہکٹر گریہم

اس غرض سے فرانس کو گیا ہی کہ ایک خارج شدہ پادری سے جو خانقاہ سینٹ میری واقع برطنی کا کنفسر تھا چند امور دریافت کرے"

آرڈن "وہی خانقاہ جس مین لوئسی کچھ عرصہ تک رہی تھی بیشک یہ بات اہم معلوم ہوتی ہی کیونکہ بلاشبہہ اگر پادری کو کچھ بھید کی باتین کمنا ہین تو وہ لوئسی کے لیے قابل تعریف نہونگی"

ڈچز "یہی قیاس سر ہکٹر گریہم کا تھا جب اُس نے مجھ سے یہ حال بیان کیا تھا اور یہی مرکز میری امید کا ہی۔ شاید کچھ عرصہ مین سر ہکٹر گریہم کے پاس سے کچھ خبر آتی ہوگی اور اگر حسب مراد حال دریافت ہوا تو میرا ستارہ پھر چمکیگا۔ مین تم سے یہ کہنا بھول گئی کہ یہ پادری فرانسیسیون کا وظیفہ خوار ہی"

آرڈن "یہ دوسرا ضروری امر ہی"۔

اب دروازہ کمرہ کا کھلا اور ایک خوش پوشاک بست سالہ نوجوان جو نہایت حسین تھا نمودار ہوا۔ وہ بلند قامت اور خوش ترکیب تھا اُسکا حلیہ ایسا اچھا تھا کہ وہ اصلی عمر سے زیادہ سن وسال کا معلوم ہوتا تھا اُسکی آنکھین اور بال سیاہ تھے اور اُسکا نقشہ ایسا بے عیب تھا جیسا خود ڈچز کا۔ یہ شخص بڑا بیٹا بادشاہ چارلس کا ڈچز سے تھا اور اُسکا خطاب ڈیوک آف گرافٹن تھا۔ ہمکو یہ بھی لکھنا چاہیے کہ وہ بد دماغ اور تند مزاج تھا۔ وہ شکار اور مردانہ ورزشون مین دستگاہ کامل رکھتا تھا اُسکو قوت کے کام اور پہلوانی و طاقت کے اظہار کا بہت شوق تھا وہ اعلی درجہ کا شہسوار اور بے خوف راکب تھا اور شکار کی کارگذاریون پر فخر کیا کرتا۔ گو وہ فطرتاً سمجھدار تھا اُسکی تعلیم اچھی نہوئی تھی۔ وہ کتابت سے مس نہ رکھتا تھا۔ جو کچھ تجربہ اُسکو حاصل تھا وہ صرف دنیا کا تھا اور گو اُسکی طبیعت کمینی کی طرف مائل نہ تھی بد وتیرگی کے مقامات کو حسب قول خود لطف زندگی اُٹھانے کے لیے جاتا۔ گو وہ کم عمر تھا وہ ایک جنگ منفردہ لڑ چکا تھا اور اسمین اپنے حریف کو سخت زخم کاری پہونچا چکا تھا یہ لڑائی ایک مشتبہ چلن رقاصہ کی بابت ہوئی تھی جسکو دونون چاہتے تھے اور خود دونون کی جانب برابر میلان رکھتی تھی گو ہر ایک سمجھتا تھا کہ دوسرا ناکام اور خلل انداز رقیب ہی۔ ڈیوک آف گرافٹن کا انداز بھلا۔ بے تکلف اور نا تراشیدہ تھا۔ اور

اکثر واقعی بدمزاجی کی حد تک پہونچتا وہ لڑکا تھا۔ گو بعض اعتبار سے عالی خیال تھا۔ وہ مغرور اور خود پسند تھا گو اچھے کام کرنے کی بھی قابلیت رکھتا تھا۔ خلاصہ یہ کہ وہ ایسی طبیعت کا آدمی تھا کہ اگر اُسکی تعلیم مناسب طور پر ہوتی تو قابل تعریف شخص ہوتا مگر اُسکی تمام فطرتی خوبیاں اُسکے طریقۂ پرورش کی وجہ سے خراب ہو گئی تھیں اور عیوب نے گھانس پھونس کی طرح ترقی کی تھی۔

جب یہ نوجوان کمرہ مین بے محابہ داخل ہوا ڈچز نے پوچھا "ڈیوک کیا ہی ؟ مین لارڈ آرڈن سے کچھ ضروری باتین کر رہی ہون"

ڈیوک (بھدے انداز سے) "مین تمھاری گفتگو مین خلل انداز ہونا نہین چاہتا مین نے صرف یہ سوچا تھا کہ تم سے کچھ بات کہون جس کو سُنکر تم خوش نہو گی جیسا مین خوش نہین ہوا"

ڈچز (بے صبری سے) "اور اگر کوئی خوشی کی بات ہوتی تو شاید تم اُسکے کہنے کے لیے بالکل ہی نہ آتے"

ڈیوک "تم یہ کیون کہتی ہو ؟ تم مجھ سے ہمیشہ ایک گونہ طنز سے بات کرتی ہو تمھارا مزاج کبھی درست نہین رہتا۔ ظاہر اور بارہ کی سازشین تمھارے مزاج کو اور زیادہ خراب کیے دیتی ہین"

ڈچز (خفا ہو کر) "اور تمھارا مزاج کون بہت اچھا ہی! مگر بتاؤ تم کیا کہنے آئے ہو ؟"

ڈیوک "مین صرف یہ بات کہنے آیا ہون کہ ابھی مین پارک کے اندر ہو کر چلا آتا تھا وہان پانچ چھ کمینہ شخص جمع تھے اُن مین سے ایک نے مجھکو دیکھکر اپنے رفقا سے بہ تمسخر کہا "یہ نوجوان گرافٹن ڈچز کا بیٹا ہی جو نیوگیٹ مین جاکر بدمعاشون کو چھڑالاتی ہی"

ہر برا د غصہ سے سرخ ہو کر) "اہا! اُس بدذات نے یہ کہا ؟ پھر تم نے کیا کیا ؟"

ڈیوک "مین نے کیا کیا ؟ مین اُن پاجیون کے پاس سیدھا چلا گیا اور مین نے کہا کہ مین بادشاہ انگلستان ہونا چاہتا ہون اگر مین اسوقت بادشاہ ہوتا تو مین تم مین سے ہر ایک کو چوبیس گھنٹہ کے اندر اُسی نیوگیٹ کے سامنے لٹکوا دیتا جسکی بابت اُنھون نے تمھارا نام لیا تھا"

ڈچز ”پھر اُنھون نے کیا کہا؟“
ڈیوک ”اُنھون نے زور سے قہقہہ لگایا۔ اسپر مین نے تلوار کھینچی اور وے سب بھاگ گئے۔ اوہ! کیا خوب ہوتا کہ تم اُسوقت ملکہ ہوتین جب تم نے مجھکو پیدا کیا تھا تو مجھکو کبھی نہ کبھی بادشاہ ہونے کا یقین ہوتا اور مین ایسے لوگون کو ملک سے صاف کر دیتا۔“
یہ کہکر نوجوان ڈیوک کمرہ سے اُسی طرح بے محابا چلا گیا جس طرح داخل ہوا تھا۔ واضح رہے کہ اُسکو اپنی غیر صحیح النسبی اور اپنی مان اور بادشاہ کی آشنائی کی طرف کنایہ کرتے ہوئے کچھ شرم نہ آئی نہ ڈچز کو اس سے کچھ کبیدگی ہوئی یہ تقریر معمولی سمجھی گئی اگر اُسکا شوہر ڈیوک آف کلیولینڈ بھی موجود ہوتا تو یہی گفتگو ہوتی اور اُسکی کچھ پروا نہ کیجاتی مگر اس ناپاک خلاف تہذیب مضمون کو ہم زیادہ طوالت نہ دینگے

باب ٦٥

مکالمہ جاری رہا

جب ڈیوک آف گرافٹن کے چلے جانے کے بعد دروازہ بند ہوا ارل آف آرڈن نے ایک عجیب نگاہ ڈچز آف کلیولینڈ پر ڈالی اور اپنی نظر کو اُسکے چہرہ پر جمائے رہا مگر کچھ مُنھ سے نہ بولا۔ اُس نے پھر دیکھا کہ ارل اُسکو غور سے دیکھ رہا ہے کیونکہ وہ اپنے خیالات مین ڈوبی ہوئی تھی کچھ تو وہ اُس گفتگو کی وجہ سے جو بارگ کے آدمیون نے اُسکی اور اُسکے پسر کی بابت کی تھی فکر انتقام مین تھی اور کچھ اپنے بیٹے کے دلیرانہ برتاؤ پر جو اُس نے اُن لوگون سے کیا تھا۔ اور اُسکی پرجوش تقریر پر جو کمرہ سے جانے کے قبل اُس نے کی تھی وہ فخر کر رہی تھی۔ مگر جب اُس نے بڑے استغراق کے بعد نگاہ اٹھائی اُس نے آرڈن کو اپنے اوپر نظر جمائے ہوے دیکھا۔ اور دوسری نگاہ سے اُسے معلوم ہوگیا کہ اُسکے کچھ عمیق معنی ہین اور اُسکے دل مین کچھ خفیہ غرض ہے۔
ڈچز ”تمھارا خیال کدھر ہے؟“
آرڈن ”فرض کرو کہ یہ امید جسکا تم نے بابت خارج شدہ پادری کے مجھسے ذکر کیا بے بنیاد نکلی۔ فرض کرو کہ سر ہکٹر گرہم پادری سے وہ بھید کی باتین نہ دریافت کرسکے جو

اُسکو بتانا ہین۔ یا فرض کرو کہ وہ راز معلوم ہو جاوین اور ہمارے مطلب کے نہون۔ تو اس صورت مین ——————

ڈچز آف کابیولینڈ "اوہ! اگر یہ امید ساقط ہوئی۔ تو مین نہین جانتی کہ مجھکو کیا کرنا ہوگا!"

آرڈن (چالاکی سے ڈچز کی آتش غضب کو مشتعل کرتے ہوئے اور اسکی پراگندہ کیفیات کی آگ کو بھڑکاتے ہوئے) "بیشک آپ کو نہایت سخت غم و غصہ کھانے کی ہر طرح وجہ حاصل ہی"

ڈچز "ہر طرح وجہ حاصل ہی!"

آرڈن "تمھاری رقیبہ کا نیر اقبال بلندی پر ہی اور تم بادشاہ کے الطاف و عنایت سے بہت دور ہو۔ تم دربار سے خارج کردی گئی ہو۔ تمکو اِسکا بھی موقع نہین کہ بادشاہ سے بحث کردیا اُنکی خوشامد کرو۔ ——————"

ڈچز (بات کاٹ کر سختی سے) "اوہ! اگر مین پھر اُسکے سامنے ہوپہنچ جاؤن تو خوشامد سے کام نہ لونگی بلکہ تمام محل مین طوفان بپا کردونگی!"

آرڈن "سچ ہی مگر آپ کو اس قسم کی کچھ بات کرنے کا موقع نہ ملےگا کیونکہ اگر تم وائٹ ہال کو گئین تو پہرے والے تمکو اندر نہ جانے دینگے اور یہ تمھارے لیے جو کسی وقت مین صاحب اقتدار تھین بڑی ذلت کی بات ہوگی!"

ڈچز (غرور سے تن کر) "اجی صاحب تم تو کھُلم کھُلا ناگوار بات کہتے ہو اور تمنے فراموش کر دیا ہی کہ راست گفتاری بھی بعض وقت گران گذرتی ہی"

آرڈن "لیڈی صاحبہ مین نے کچھ فراموش نہین کیا ہی تم نے مجھکو ہمارے گروہ کی حالت اور امیدون کی بابت گفتگو کرنے کے لیے بلایا پس مین نے یہ نہین خیال کیا کہ مین چکنی چپڑی باتین کرنے کے لیے آیا ہون تاکہ تمھاری جھوٹی خوشامد کرون اور تمھاری اصلی حالت کی بابت تمکو لاعلم رکھون"

ڈچز "اچھا۔ اچھا۔ آگے چلو (تلخی سے) بیشک ہمکو اپنی حالت ہر پہلو سے دیکھنا چاہیے!"

آرڈن "مین یہ فرض کر رہا تھا کہ فقط ایک امید جو باقی ہی وہ بھی نذار دہو جاوے

تو تمکو کیا کرنا ہوگا؟ ہمکو کچھ اختیار باقی نہین رہا اور تمھاری رقیبہ ذی اقتدار ہی - یہ سچ ہی کہ بادشاہ نے اپنا وعدہ تمھاری فہرست کی بابت باستثناء معاملہ سر ہکٹر گرہم کے پورا کیا مگر گو اُس نے اُسی فہرست کی عنایتون کو منظور کیا اُس نے تم پر ہزار ذلتین برسا دین جو اُن ناچیز عنایتون سے کہین زیادہ ہین - اُسنے تمکو دربار سے نکال دیا - تمھاری درخواست کو دربارہ گورنر نیوگیٹ کے نامنظور کیا - اُس نے سر ہکٹر گرہم کو برطرف کیا - اُسکی رجمنٹ دوسرے کو دے دی - اُس نے تمھارے نیوگیٹ کے جانے اور کرنیل کو رہا کرنے کا حال مشہور کر دیا اور اس قصہ کو محل مین مضحکہ بنا رکھا ہی - اُسنے پہرہ والون کو حکم دے دیا ہی کہ تمکو بار نہ دین - اُس نے تمھارے نام کو دھبا لگایا ہی - کمینہ سے کمینہ بازاری شخص تمھارے بیٹے کو گالی دیتا ہی اور تمھارے نام کو ناموس کے ساتھ یاد کرتا ہی اور اس سب سے بڑھکر غالبًا بادشاہ تمکو تمھاری جاگیر پر جانیکا حکم دے گا یا آئرلینڈ کو روانہ کریگا جو وطن تمھارے شوہر کا ہی خلاصہ یہ کہ یہ قیاس کرنا ناممکن ہی کہ معاملات کہان تک طول کھینچین گے کیونکہ لوسی کو بادشاہ پر قابو حاصل ہوگیا ہی اور وہ تمھاری جانی دشمن ہی پس مین پھر پوچھتا ہون کہ کیا کرنا چاہیے؟"

ڈچز آف کلیولینڈ (غم و غصہ سے) "مین نہین جانتی کہ کیا کرنا چاہیے ہمکو اسی ایک امید پر بھروسا کرنا چاہیے جو باقی رہ گئی ہی"

آرڈن "یہ تو کچھ عقل کی بات نہین ہی کیونکہ تمھارے دشمنون کی سازشین اور بندشین ہر وقت ہوتی رہتی ہین اور ہم کچھ نہین کرتے جیسے اُن لوگون کے پانون کے نیچے گھاس جم جاتی ہی جو تیز نہین چلتے"

"برابر اور شاید تمھارے ذہن مین کوئی تدبیر ہی؟" کیونکہ اُس نے دیکھا کہ ارل اُسکو عجیب طریقہ سے دیکھ رہا ہی جیسے بیشتر دیکھا تھا -

آرڈن (از خود) "تمھارا بیٹا ایک عمدہ نوجوان شخص ہی وہ دلیر ہی - خوف اُسکے پاس نہین پھٹکتا - اُس مین ہمت و جرأت ہی - آئین ہر طرح کی لیاقت ہی کہ وہ نام حاصل کرے - اُسنے سچ کہا کہ اگر وہ بادشاہ ہوتا تو وہ اُس ہمت و جرأت کو کام مین لاتا"

ڈچز آف کلیولینڈ کے دل مین کچھ امید پیدا ہوئی جسکو اُس نے زبان سے بیان نہین کیا - اور اُس نے پوچھا "تمھارا کیا مطلب ہی؟"

آرڈن "کچھ نہین۔ مین نے صرف یہ خیال کیا کہ اگر وہ بادشاہ ہوجاوے تو تم بطور اُسکی مان کے سب طرح کا اختیار رکھوگی اور اپنے وفادار ہواخواہون کو فراموش نہ کروگی۔"

ڈچز نے جو کچھ سُنا اُسپر اُسکو یقین نہوا اور وہ باور نہ کرسکی کہ فی الواقع ایسا مسئلہ کیا گیا ہی اور اُس نے کہا یہ تو بتاؤ کہ تمھارا اس سے کیا مطلب ہی؟"

آرڈن "میرا یہ مطلب ہی کہ تمھارا بیٹا بادشاہ کا بیٹا ہی!" اور اُس نے پھر اُسی عجیب طریقہ سے اپنی نظر ڈچز کے چہرہ پر جمائی۔

بربرا (جلدی سے) "ہان۔ وہ بادشاہ کا بیٹا ہی مگر ——"

آرڈن "مین تمھارا مطلب سمجھا یعنی یہ کہ وہ بادشاہ کا صحیح النسب بیٹا نہین ہی۔ ورنہ وہ اپنے باپ کے مرنے پر بادشاہ ہوتا مگر (دھیمی آواز سے) تاریخ سے یہ بات ثابت نہین ہی کہ دنیا کی قومون کو ہمیشہ صحیح النسب بادشاہ ملے ہون"

ڈچز (تذبذب کی گھٹی ہوئی آواز سے) "تم اپنا مطلب صاف طور پر کہو ایسے مبہم طور پر نہ بولو کیا اسکا موقع ہی؟ ذرا بھی موقع ——————"

آرڈن "اُن لوگون کے لیے جنکو کسی خاص مہم کے انجام دینے کی ہمت و جرأت ہی ہر طرح کا موقع ہی"

ڈچز "مین نا سمجھ نہین بن سکتی۔ مین تمھارا مطلب سمجھی مگر چارلس کی وفات پر ڈیوک آف یارک تخت نشین ہوگا۔"

آرڈن "ہان۔ بیشک۔ اگر کوئی شخص اُسپر سبقت نہ لیجاوے" اور اُس نے پھر ڈچز کی طرف غور سے دیکھا۔

ڈچز "اُسپر کون سبقت لیجا سکتا ہی؟" اور وہ بھیانک امیدون سے جو دل مین پیدا ہوئی تھین تھرتھرانے لگی۔

آرڈن "اُسپر کون سبقت لیجا سکتا ہی؟ تمھارا بیٹا ڈیوک آف گرافٹن سبقت لیجا سکتا ہی۔ وہ کیونکر سبقت لیجا سکتا ہی؟ - وہ اس طرح سبقت لیجا سکتا ہی کہ ایک خاص جانب سخت ضرب لگاوے جس سے بدنظمی پیدا ہو اور اس بدنظمی مین تمھارے ہواخواہ تمھارے بیٹے کو بادشاہ مقرر کردین اور وہ عنان حکومت مضبوطی سے پکڑلے

ڈچز "اضطراب سے تھرتھراتی ہوئی" "اور وہ ضرب جو ایک خاص جانب لگائی جائیگی کیا ہوگی؟"

آرڈن نے اپنی کرسی برابر کے قریب کی اور نہایت دھیمی آواز سے اُسپر نظر جماکر کہا "اُس ضرب سے مراد بادشاہ کے مارے جانے سے ہے!"

ڈچز نے بجھی ہوئی آواز سے "آہ!" کیا اور اُسکا سینہ جواب تک مذبذب سے اُبھرا ہوا تھا بیٹھنے لگا۔

پھر یہ دونوں شخص یعنی وہ نابکار ناہنجار عورت اور وہ کمینہ مکار رئیس خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے اُنکی نظروں سے اُنکے دلوں کی سیہ کاری ظاہر تھی ڈچز نے آخرکار دھیمی آواز سے قفل خاموشی شکست کرکے کہا "اور تم خیال کرتے ہو کہ یہ سب ہو سکے گا؟"

آرڈن "یہ ضرور ہونا چاہیے۔ ورنہ تمام خوفناک نتائج جو مین نے بیان کیے تمکو اور تمھارے ہواخواہوں کو بھگتنا پڑینگے مگر یہ سمجھ لو کہ میرا مطلب اُسوقت اس کام کے ہونے سے ہی جب وہ آخری امید جو تمکو ہی ساقط ہو جاوے۔"

اب دروازہ کھلا ایک خادم نے داخل ہوکر اطلاع کی کہ ہمفری گلنٹن سر ہنگرگرم کا معتمد چھوکرا ابھی آیا ہی اور ڈچز کے پاس حاضر ہونا چاہتا ہی۔

ڈچز "مین اُسکو ایک ساعت مین بلاتی ہون تم اُسکو ملاقات کے کمرہ مین بیجاؤ"

پھر جب نوکر چلا گیا ڈچز نے آرڈن سے کہا "اب ہمکو معلوم ہو جاویگا کہ ہمکو کس بات پر بھروسا کرنا ہوگا یا کیا کرنا ہوگا"

آرڈن "مین یہین آپ کا انتظار کرتا ہون" یہ کہکر اُس نے ڈچز کے جانے کے لیے دروازہ کھولدیا۔

اِس درمیان مین ہمفری گلنٹن کمرہ ملاقات مین پہونچایا گیا جو ایک وسیع سجا ہوا کمرہ تھا جسکی دیوارون پر تصویرین آویزان تھین منجملہ ان تصویرون کے ایک خود ڈچز آف کلیولینڈ کی تصویر تھی جو مصور نے چابکدستی سے بالکل مثل اصل کے کھینچی تھی نوجوان چھوکرے نے کمرہ مین داخل ہوکر فوراً اُسی تصویر کو اپنے نظارہ کے لیے منتخب کرلیا کیونکہ وہ اِس کمرہ سے واقف تھا اور تین ہفتہ ہوئے ڈچز کے پاس پیشتر

آچکا تھا اور اُسوقت اُس تصویر کو دیکھ چکا تھا پس کچھ تعجب کی بات نہین ہی کہ چونکہ وہ ڈچز پر دل وجان سے شیدا تھا اُسنے کمرہ مین قدم رکھتے ہی تصویر پر نظر جمائی اور وہ اُسکے نظارہ مین ایسا مصروف تھا کہ اُسکو دروازہ کے کھلنے۔ آتے ہوئے پاؤن کی چاپ اور پوشاک کی کھڑکھڑاہٹ معلوم نہوئی یہان تک کہ ڈچز اُسکے قریب پہونچ گئی تب دفعتاً چونک کر وہ مڑا ایک ساعت کے لیے وہ گھبراگیا اُسکے رخسارون پر سُرخی آگئی اور وہ تھرتھرانے لگا مگر اُسکی نظر اصل پر اُسی طرح جمی رہی جیسے تصویر پر بر ابر اُسکو نوجوان کے عاشق ہونے کا گمان بھی نہ تھا۔ اُسنے خیال کیا کہ وہ محض اسوجہ سے گھبرا گیا کہ نظارہ تصویر مین خلل پڑا اور اُس نے جرأت دلانے والے لہجہ سے کہا "کہو ماسٹر کلنٹن تم میرے معتمد دوست یعنی اپنے آقا کے پاس سے کیا خبر لائے ہو؟"

چھوکرا ڈچز کے قدمون کے پاس گھٹنے ٹیک کر کھڑا ہو گیا اور اپنی معشوقہ کی حضوری حاصل ہونے کی وجہ سے اُسکے خیالات مین ایسا جوش انبساط تھا کہ وہ فوراً کچھ بول نہ سکا۔

ڈچز اب تک یہی خیال کرتی ہوئی کہ چھوکرا گھبراگیا ہی اور اُسکے عشق کا گمان بھی نہ کرکے "وہ ماسٹر کلنٹن اُٹھو۔ مین تمھارے اِس اظہار فرمان برداری کو قبول کرتی ہون اور اُسکا شکریہ ادا کرتی ہون اور جو کچھ خبر وہ لایا تھا اُسکے معلوم کرنے کے اشتیاق سے بیقرار ہو کر اُسنے اُسکو اُٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔

اگر چھوکرے کی جان کا مدار اسی پر ہوتا اور اگر اُسکی جان اُسکے فعل سے نہایت خطرہ مین پڑجاتی تو بھی سرشار چھوکرا اُس ہاتھ کو تھامنے اور چوم لینے سے اپنے تئین نہ روک سکتا۔ یہ اظہار فرمان برداری منجانب کسی کم رتبہ شخص کے کسی معزز لیڈی کی طرف غیر معمولی نہ تھا یہ امر ایسا ہی تھا جیسا کوئی رنگیلا شہسوار اپنے اظہار گرویدگی وتحسین باادب کے لیے کرتا۔ مگر کلنٹن نے اُس ہاتھ کو ایسی خوشی سے دبایا کہ ڈچز کو تعجب ہوا۔ تاہم اُسکو چھوکرے کے تعشق کا گمان نہ تھا اور وہ سمجھی کہ یہ امر بوجہ اُسکی بدسلیقگی کے واقع ہوا کلنٹن کھڑا ہو گیا اُسکے رخسارے سُرخی سے دمک رہے تھے اور اُسکا جسم نازنین گرم ہاتھ کی برق صفت مس سے لرزان تھا۔

ڈچز اشتیاق سے "کہو اچھے ماسٹر کلنٹن کیا خبر ہی؟" اور یہ کلمہ اُس نے نہایت مہربانی کے لہجہ سے کہا تاکہ چھوکرے کی ہمت بڑھے اور وہ صاف جواب دے

جس سے ڈچز کا تذبذب رفع ہو۔

چھوکرا (بڑبڑاتی آواز سے) "افسوس مجھکو بُری خبر سنانا ہی بہت دردناک اور غمناک خبر۔ میرا بدنصیب آقا۔ ——"

ڈچز (شش و پنج سے بیقرار ہوکر) "این! تمھارے آقا کو کیا ہوا؟ کیا وہ خیریت سے نہین ہی؟"

چھوکرا "نہین۔ وہ ——"

ڈچز "وہ کہان ہی؟"

چھوکرا "وہ بسٹیل مین ہی!"

بربرا "بسٹیل مین؟ ۔ خدایا!" اور اُسکی امید زائل ہونے لگی۔ مگر وہ پادری جس سے وہ ملنے گیا تھا۔ فادر پیری۔ ——"

کلنسٹن "وہ بھی بسٹیل مین ہی"

ڈچز آف کلیولینڈ پر مردنی چھاگئی اُسکے دل مین شبہہ پیدا ہوا کہ شاید لوئی کو سب حال معلوم ہوگیا اور بوجہ اپنے رسوخ دربار فرانس کے اُسنے برلین کے ذریعہ سے گرہم اور فادر پیری کو گرفتار کرا دیا۔ بربرا وارنٹ شاہی کی قوت کو خوب جانتی تھی کہ اُسکے ذریعہ سے جو شخص قید ہوتا ہی وہ ہمیشہ کو جاتا ہی اگر ملزمون کو پکڑنے کے لیے خاص وارنٹ ہوتا ہی پس اُسکی یہ امید کہ فادر پیری سے بھید کی باتین معلوم ہونگی بالکل خاک مین ملگئی اب اُس پر غیظ و غضب کی کیفیت طاری نہ تھی بلکہ مایوسی کی مردنی چھائی ہوئی تھی!۔

نوجوان چھوکرے نے جب دیکھا کہ ڈچز رنجیدہ ہوگئی وہ اپنی کیفیات او جذبات کو روک نہ سکا اور اُس نے کہا "لیڈی صاحبہ! اگر کوئی بات میرے امکان کی ہو جس سے مین آپ کی خدمت کرسکون تو آپ حکم دیجیے مین بطور غلام کے اسکی تعمیل کرونگا! ۔ میری جان آپ کے کام کے لیے حاضر ہی! وہ آپ پر نثار ہونے کے لیے موجود ہی! میرا جان و جسم بطور غلام کے آپ پر فدا ہی!"

بربرا ان جملون سے جو نہایت جوش کے ساتھ ادا کیے گئے تھے چونکی اور حیرت سے ہمفری کلنسٹن کو دیکھنے لگی اُس کی پچھلی گھبراہٹ۔ اُسکے گرم جوش ہاتھ کے دباؤ

اور اِن سب باتون نے ملکر نوجوان کے دل کے راز کو بطور الہام کے اُسپر افشا کر دیا
ہنوز نوجوان نے اپنے جملون کو ختم نہ کیا تھا کہ لیڈی کو اپنے شبہہ کی پوری تصدیق
ہوگئی اُس نے دیکھا کہ نوجوان اُس پر بالکل شیفتہ ہی باوجود اپنے تلخ خیالات کے
جو آخری امید کے ضایع ہونے سے پیدا ہوے تھے لیڈی پُرنخوت حقارت سے اُسپر
قہقہہ لگانے کی طرف مائل ہوئی مگر فوراً ہی اُسکے ذہن مین ایک اور خیال آیا
اور اُس نے ہنسی کو ضبط کیا۔

آخرکار اُس نے نہایت دھیمی آواز سے اپنی بڑی سیاہ آنکھون کو چھوکرے
کی طرف پھیر کر نرگسین نزاکت سے آنکھون کو تاب دے کر کہا "وہ ہمسفری کلنٹن تم
مجھپر عاشق ہو!"

سرشار چھوکرے نے جواب دیا "ہان۔ مین تمھاری پرستش کرتا ہون اور تمپر
مرتا ہون!" اور پھر اُسکے قدمون پر گرکر اُسنے اُسکا ہاتھ تھام لیا اور نہایت
جوش سے لبون کے پاس لیجاکر دیوانہ وار چومنے لگا۔

باب ۶۶

ڈچز اور چھوکرا

نوجوان چھوکرے نے اُن الفاظ کو جو ڈچز نے اُسکی جانب خطاب کرکے کہے تھے
اور اُسی انداز نگاہ کو جس سے وہ ادا کیے گئے تھے اقرار محبت تصور کیا۔ حالت
سرشاری عشق مین اُسکی یہ سمجھ مین آیا کہ جیسا مین ڈچز پر فریفتہ ہون ویسی ہی وہ بھی
مجھپر مائل ہی۔ اُسکو غور کرنے کی مہلت نہ تھی نہ اسکی مہلت تھی کہ اس بات کے واقعی
ہونے کا اندازہ کر سکے جو کچھ وہ چاہتا تھا کہ ہو جاوے وہ یقین کرتا تھا کہ ہوگیا اور اپنے
اس خیال کو ایک قسم کی مجنونانہ رغبت سے مضبوط پکڑ لیا وہ مہ پارہ ڈچز کے قدمون
کے پاس گھٹنے ٹیکے کھڑا تھا اور اُسکا ہاتھ تھامے ہوے تھا جسکو ڈچز نے نہ ہٹایا تھا اور
محض اس امر سے کہ ہاتھ نہین ہٹایا گیا اُسکو پورے طور پر یقین ہوگیا کہ ڈچز بھی اُسکو چاہتی
ہی۔ اُسکی خوشی مجنونانہ مسرت کی حد تک پہونچ گئی۔ اُسکے دماغ مین نشہ کی سی کیفیت
تھی۔ ایسا نشہ جو عمدہ سے عمدہ شراب سے پیدا ہو سکتا ہی۔ اُسکی حالت اختلال

دماغ اور شادی مرگ کی سی تھی۔

ڈچز "ہمفری۔ اُٹھو۔ پیارے ہمفری اُٹھو! کیونکہ اگر کوئی شخص فجأۃً آگیا تو"! ہمفری "یہ سچ ہی! مین کسی طرح پر تمھاری بدنامی کا روادار نہین ہوسکتا"! اور کھڑے ہوکر اُسنے جوش اشتیاق سے ڈچز کے چہرہ کی طرف دیکھا جس پر تبسم تھا۔ برابر او "آؤ بیٹھ جاوین اور بات چیت کرین"! یہ کہکر وہ اُسکو ایک مسند کیطرف لے گئی اور دونون برابر بیٹھ گئے "تمکو میری جانب میلان کیونکر ہوا۔ تم تو ایسے کم عمر ہوکہ عشق کی حقیقت ہی نہ جانتے ہوگے"!

جھجکر او "اوہ! یہی وجہ اس گرویدگی کے ساتھ عاشق ہونے کی ہی کہ مین کم عمر ہون اور میرا دل بیشتر کسی پر نہین آیا۔ مین عمدہ خیالی کے ساتھ جو میرے دل مین ہی تمکو چاہتا ہون اور نہایت گرویدگی کے ساتھ جو تمھاری تصویر نے مجھ مین پیدا کی ہی اوہ! تم مجھ سے اس طرح محبت کرنے پر ناخوش تو نہین ہو۔ تم اسکو جرم مبادرت یا گستاخی تو نہین سمجھین ——————"

ڈچز نے معشوقانہ نگاہ سے ہمفری کلنٹن کے گرمائے ہوے چہرہ کی طرف دیکھ کے بات کاٹ دی اور کہا "نہین پیارے بھلا ایسا کہین ہوسکتا ہی؟ کیا تم نہین سمجھتے کہ مجھکو اس طرح اپنا محبت کیا جانا خوشگوار ہی۔ کیونکہ سچ تو یہ ہی کہ مین بھی تم سے بے پروانہ تھی"!

سرشار چھوکرے نے پھر ڈچز کا ہاتھ تھانبا اور ہونٹون سے لگایا۔ ڈچز نے اُسکو علیحدہ نہین کیا بلکہ اُسکے اختیار مین چھوڑ دیا نہ اُس نے اب یہ کہا کہ کوئی آنہ جاوے کیونکہ وہ جانتی تھی کہ کسی کے مخل ہونے کا گمان نہین ہی۔

ڈچز نے بہت نازنین نغمہ صفت آواز سے کہا "ہمفری تم مجھپر عاشق ہو لیکن اگر مین تم سے محبت کا ثبوت مانگون تو کیا دوگے"؟

ہمفری "اوہ! تم ضرور ثبوت طلب کرو! کوئی بات ایسی نہین ہی جو مین اختیار نہ کرون تاکہ تمکو میری محبت کی راستی کا یقین ہوجاوے اور مین اپنے تئین تمھارے تبسم کا سزاوار کرسکون"!

برابر او "جلدی نہ کرو۔ کیونکہ ممکن ہی کہ مین ایسی بات تجویز کرون جسکے انجام

دینے مین تمکو تامل ہو"!

ہمفری "نہین۔ کوئی بات ایسی نہین ہی جسکے کرنے مین مجھکو تامل ہوا"!

ڈچز "کیا تمکو خوب یقین ہی؟" اور اُسنے اپنا سر اُسکے کندھے پر رکھدیا گویا ان اقرارات محبت کا اُسپر غلبہ ہوا۔

کلنٹن نے جو ڈچز کے اپنے رخسارہ کے پاس سر رکھدینے سے پھولا نہ سماتا تھا کہا "مجھکو خوب یقین ہی مین تو تم سے ابھی کہہ چکا ہون کہ میرا جسم و جان سب تمھارا ہی؟ اگر مین نے یہ الفاظ استعمال نہین کیے تو میری غرض یہی کہنے سے تھی اور مین پھر اسکا اعادہ کرتا ہون! میری جان تمھارے لیے حاضر ہی اگر اُسکے نثار کرنے سے تمکو کچھ فائدہ پہونچے۔ کوئی شہادت او رجان جوکھون ایسی نہین ہی جو مین اپنے تئین اُس تبسم کے سزاوار کرنے کے لیے گوارا نہ کرون جو تم نے میری طرف کیا ہی!"

ڈچز "کیا یہ سچ ہی؟ یا تم عارضی خوشی سے کہ رہے ہو؟" یہ کہتے ہوے ڈچز نے اپنا سر اُٹھایا اور پھر نوجوان کے گرمائے ہوے چہرہ کی طرف دیکھا۔

ہمفری "اگر مین جوش سے بات کر رہا ہون تو یہ ایسی کیفیت ہی جو کبھی زائل نہوگی جب مین یہان سے چلا جاؤنگا اُس مین ذرا بھی فرق نہ آئیگا۔ مین تم پر شیدا ہون۔ اور پھر کہتا ہون کہ وہ بات بتاؤ جس سے تمکو میرے عشق کی عمق خلوص اور استحکام کا اطمینان ہو جو تمھاری پری جمالی نے مجھ مین پیدا کر دیا ہی۔ اوہ! اگر تم میری جانب تبسم کرو تو یہ کشتۂ ناز ہونا ہی میرے لیے جنت ہو گا۔ اور اُسکی اذیتین تمھاری چشم نرگسین کی نگاہ کی خوشی مین غائب ہو جاوینگی۔ جہنم کی کوئی آگ ایسی نہین ہی جو تمھاری جنتی نگاہ کے اثر سے ٹھنڈی نہو جاوے"!

ڈچز بدستور نازنین آواز سے جو خوشگوار نغمہ کی طرح جھوکرے کی روح مین اُترتی جاتی تھی "اور اگر مین تم سے یہ کہون کہ تم اپنے تئین میری محبت کے لائق بنانے کے لیے کوئی جرم کرو ——"

سرشار چھوکرا فوراً بول اُٹھا "مین اُسکا ارتکاب کرونگا کیسا ہی سیہ کار اور سفاکی کا جرم ہو وہ ایسے شخص کے لیے جان دینے مین مجھکو صواب معلوم ہوگا"!

ڈچز "ہمفری پہلے تو مین تمکو بے پروائی سے نہ دیکھتی تھی۔ چند منٹ ہوے

مین تم پر عاشق ہوئی اور اب مین تمپر مرنے لگی! یہ ممکن ہی نہین ہی کہ تمکو ایسی گرویدگی ہوا اور مجھپر اُسکا اثر نہ پہونچے مگر تم مجھکو اچھی طرح جانتے ہو؟ تمام جذبات جو میرے دل مین بھرے ہوے ہین سخت اور مستحکم ہین۔ میرے دل کا کوئی ریشہ کمزور نہین ہی ہر تار نہایت سخت جنبش سے حرکت کرتا ہی! بس اگر تم مجھکو سکھاتے ہو کہ مین تم سے محبت کرون تو وہ محبت ایسی ہی ہیجان سے ہوگی جیسی کیفیات تم نے میری طرف ظاہر کی ہین مین تم سے پھر پوچھتی ہون کہ کیا تم مجھکو اچھی طرح جانتے ہو؟ کیا تم کوئی اندازہ میرے مزاج کا کرسکتے ہو؟ کیا تم سمجھتے ہو کہ مین ایسی شخص ہون جسمین تمام نرم۔ نازک اور نسوانی کیفیات ہین؟ اگر تمھین ایسا خیال ہی تو تم غلطی پر ہو شاید تم نے یہ خیال کیا ہو کہ میری روح ایسی ہیکل ہی جو پاک اور صاف نور سے منور ہی؟ اگر تم نے یہ خیال کیا تو تم سخت غلطی پر ہو۔ میری بات نہ کاٹو یہ بہتر ہی کہ تم مجھکو ایک مرتبہ پورے طور پر سمجھ لو بجاے اسکے کہ رفتہ رفتہ مجھ سے واقفیت حاصل کرو"!

چھوکرے نے جسکے خیالات اُسکی جوش مسرت مین سراسیمہ ہو رہے تھے اور وہ اور سراسیمگی ڈچز کی اس عجیب غریب گفتگو سے قبول نہ کرسکتا تھا کہا "میرے لیے صرف اسی قدر جاننا کافی ہی کہ تم نہایت حسین ہو۔ مین تم پر شیدا ہون اور تم بھی مجھپر عاشق ہو۔ مین تمھارا غلام ہون! بولو۔ مین اپنا عشق ثابت کرنے کے لیے کیا کرون"!

بربرا "ہ تمھارے سامنے مین ایک نہایت بدنصیب عورت کھڑی ہون!"!

ہمفری (متحیر ہوکر) "بدنصیب؟ تم بدنصیب ہو؟" اور اُسکی آنکھون سے آنسو روان ہوگئے "کیا خوب ہوتا کہ تمکو بامسرت کرنا میرے اختیار مین ہوتا اور مین تمکو خوش و خرم کردیتا۔ مین ضرور ایسا کرتا! مگر یہ تو بتاؤ کہ تم بدنصیب کیون ہو"

ڈچز "پیارے نوجوان مین تم سے یہ کہنے والی تھی کہ مین نہایت سخت تحریکون بلند خیالون اور نہایت طاقتور قوتون کی عورت ہون۔ مین کمزور جھکنے والی عورت نہین ہون جو آسانی سے اپنے گرد و پیش کے معاملات پر قانع ہو جاتی ہو جب مین اپنے دل مین کوئی راے جما لیتی ہون مین اُسکو ضرور پورا کرتی ہون چاہے کتنی ہی دقتین اُسمین حائل ہون۔ میرے تمام خیالات تحت مین وسطی حالت کو نہین جانتے وے فوراً انتہا کو پہونچ جاتے ہین یہی وجہ ہی کہ مین تم پر ایسے جوش اشتیاق سے دفعتاً عاشق ہوگئی

مگر مین تم سے کہہ چکی ہون کہ مین بدنصیب ہون۔ کیا تمکو نہین معلوم ہی کہ میری تمناؤن پر پالا پڑگیا۔ میرے مقاصد کا انسداد ہوا۔ اور میری آرزو برباد ہو گئی؟ کیا تمکو نہین معلوم کہ مین دربار سے نکالدیگئی ہون۔ میری بہت بے عزتی ہوئی ہی۔ حالانکہ مین مستوجب عنایت و مہربانی کی تھی۔ یہ خبر جو تم پیرس سے لائے ہو اُسنے مجھکو اور صدمہ پہونچایا۔ تمھارا آقا جو میرا باوفا ہوا خواہ ہی ایک ہولناک محبس مین مقید ہی اور اُسکے بانی کا دربار انگلستان مین پتہ لگانا مشکل نہین ہی۔ غرض کیا تم اپنے آقا سے اُلفت رکھتے ہو؟"

چھوکرا "میری الفت میرے آقا کی جانب صرف اُس محبت سے اتر کر ہی جو مجھکو تمھاری جانب ہی"

ڈچز (چھوکرے کی طرف غور سے دیکھکر) "اور میری محبت کے سزاوار ہونے کے لیے اور اپنے آقا کو رہا کرانے کی غرض سے کیا تم کسی جرم کے کرنے مین تامل کروگے؟"

چھوکرا (جوش سے) "نہین۔ دس ہزار مرتبہ نہین"

بربرا "مگر ایک سخت ہولناک جرم کرنا ہوگا"

ہمفری "مجھکو بتائیے تو۔ مین اُس سے کبھی خائف نہونگا جب ایسے اغراض حاصل کرنا ہین"

ڈچز (ہمفری کے داہنے ہاتھ کو اپنے دونون ہاتھون کے درمیان لیکر) "کیا تمھارا یہ ہاتھ خنجر چلا سکتا ہی اور اُس شخص کے دل مین گھر ابھوک سکتا ہی جو میری سخت الوالعزمیون۔ بلند آرزؤن اور نہ رُکنے والی تمناؤن کا سد راہ ہی؟"

ہمفری (سرشاری عشق کے جنون مین) "یہ بتائیے کہ وہ شخص کون ہی مجھکو جون ہی موقع ملا۔ مین اُسکو آپ کے راستہ سے ندارد کر دونگا؟"

ڈچز "پیارے نوجوان فی الواقع یہ سچا جوش عشق ہی جو تم مجھ مین پیدا کررہے ہو! اوہ! مین تم سے اس طرح محبت کرونگی کہ کسی عورت نے کبھی کسی مرد سے بیشتر ایسی محبت کی ہوگی تم میرے سرمایہ مسرت و فخر ہوگے! مگر وہ شخص جسکا مین نے ذکر کیا ہی۔ وہ شخص جو میرا سد راہ ہی نہایت عالی مرتبت ہی!"

کلنٹن "اُسکی کچھ پروا نہین۔ اُسکا جاہے جو مرتبہ ہو اگر تم حکم دوگی تو مین اُسکا خاتمہ کر دونگا۔ چاہے وہ بادشاہ بھی کیون نہو۔ اُسکی زندگی کے دن اور گھنٹہ شماری سمجھنا"

ڈچز آف کلیولینڈ ہمفری کی یہ بات بیجا با کہنے پر چونک پڑی کیونکہ یہی خیال اُسوقت

اُسکے دل مین تھا اور اُسنے اُسکو ایسی عجیب نگاہ سے دیکھا کہ چھوکرا اُسکا مطلب سمجھ گیا ڈچز نے چند ساعت تک تامل کرنے کے بعد کہا "پیارے نوجوان تم یہ کہتے ہو کہ تم بادشاہ کی جان کا بھی پاس نہ کروگے اگر مین تمکو اُسکے مار ڈالنے کا حکم دون؟"

نشۂ عشق سے سرشار چھوکرے نے جواب دیا "مین دس ہزار بادشاہون کی جان کی کچھ حقیقت نہین سمجھتا۔ اگر تم اپنے لب لعلین سے اُنکے قتل کرنے کا حکم دو"

ڈچز "وہ ہمفری مین تیرا شیدا ہون!" اور یہ کہکر اُسنے اپنی باہین نوجوان کے گلے مین ڈالدین "مین ذرا دیر کے لیے جاتی ہون تم ٹھہرو مین ابھی آئی"

برابر کمرہ سے چلی گئی اور قبل اسکے کہ اس کمرہ میں پہونچے جہان لارڈ آرڈن بیٹھا تھا اُسنے حکم دیا کہ ہمفری کلنٹن کو ملاقات کے کمرہ مین عمدہ کھانا کھلایا جاوے اور نفیس شراب پلائی جاوے اور اُسنے داروغہ مطبخ سے یہ بھی اشارتاً کہا کہ شاید نوجوان کھانے مین تکلف کرے تم اُسکو اصرار کرکے اغذیہ لطیفہ واشربۂ نفیس کھلانا پلانا۔

اُسنے برسبیل تذکرہ یہ بھی کہدیا کہ "ماسٹر کلنٹن میرے ایک وفادار دوست کا ملازم ہے اُسنے مجھکو کچھ خبر پہونچانے کے لیے بہت لمبا سفر کیا ہے اور اُسکی بہت خاطر و مدارات ہونا مناسب ہے" داروغۂ مطبخ نے اپنی مخدومہ کی تعمیل ارشاد کا وعدہ کیا اور وہ پھر اُسی کمرہ کو چلی گئی جہان اُسنے لارڈ آرڈن کو چھوڑا تھا۔

وہ ایسی بشاش تھی کہ لارڈ آرڈن فوراً سمجھ گیا کہ چھوکرا تشفی بخش خبر درباب کارروائی سرہکٹر گریہم متعلقہ فادر بیری کے لایا ہے۔

لارڈ آرڈن ڈچز کو آتے ہوے دیکھکر استادہ ہوگے اور فوراً بڑھکر "مین خیال کرتا ہون کہ مجھے آپ کو مبارکباد دینا چاہیے ——"

ڈچز بات کاٹ کر "گریہم کی کارروائیات بابت فرانس کی بابت کوئی وجہ مبارکباد کی نہین ہے کیونکہ سرہکٹر اور فادر بیری بسٹیل مین قید ہین"

لارڈ آرڈن (گھبراکر) "وہ بسٹیل مین قید ہین؟ این؟ کیا یہ ممکن ہے؟ یہ الفاظ تو نہایت ہولناک ہین مگر کیا وجہ ہے کہ یہ الفاظ مطابق آپ کے بشاش چہرہ کے نہین ہین؟"

ڈچز "کیا ابھی آپ نے تجویز نہین کی تھی کہ مکار ہردم خیانی چارلس کو ندارد کردینا چاہیے اور میرے لڑکے کو تخت پر بٹھانا چاہیے؟"

لارڈ آرڈن "ہان ہان مین سمجھتا ہون کہ آپ نے ایسی تجویز کو اپنے اور اپنے وفادار ہواخواہون کی بربادی سے بچانے کے لیے مستحکم پکڑا ہے"

بربرا "ہان - مین نے اپنی راے مستحکم کر لی ہے نہین اسی پر قائم ہون - میری قیبہ بوسی ظاہرا ادھورا کام نہین کر رہی ہے ضرور سہی - نیبد نصیب گرہم اور خارج شدہ پادری کو مقید کرا یا ہے"

لارڈ آرڈن "ضرور یہ بربرین کے ذریعہ سے ہوا ہے بیشک فرانسیسیہ نے اپنے تمام دشمنون سے راستہ صاف کرنے کا ارادہ کر لیا ہے شاید چند کو قید کرا دیگی چند کو خارج البلد ہونا ہوگا - شاید کوئی گردن بھی مارا جاوے - خدا جانے کیا ہوگا ہمکو ہر گھڑی بھاری معلوم ہوتی ہے"

ڈچز "بس استقلال اور پختگی سے ضرب لگانا چاہیے مگر کیا تم ہمارے ہواخواہون پر بھروسہ کر سکتے ہو کیا تم اُسکا اطمینان کر سکتے ہو کہ جب بادشاہ کے قتل کیے جانے کی خبر آتش زدگی کی طرح محل مین اور وہان سے تمام دار السلطنت مین پھیلے گی تو اس عام بدنظمی کا فائدہ اُٹھایا جائیگا اور فوراً ہی ڈچز کا بیٹا اِسلطنت کا بادشاہ ہو جائیگا ؟"

آرڈن "اسکی بابت کچھ شک نہین ہو سکتا اصل یہ ہے کہ ہم لوگون نے آپس مین ایسی بحث کر لی ہے اور آپ اس بارہ مین ہمارے تذبذب اور بزدلی کا اندیشہ نہ کرین - لارڈ ہارلی ہمارا پکا رفیق ہے آپ نے اُسکو ارل کرایا ہے اور مین اُس سے ڈیوک ڈم کا وعدہ کر دونگا اور اُسکے بڑے لڑکے کو مارکوئسی کو کہدونگا بشرطیکہ ہمکو کامیابی ہو - ہز یوس بائی بھی ہمارا ہواخواہ ہے تم نے اُسکو سفارت اسپین کی کرا دی ہے جس پر وہ ابھی روانہ نہین ہوا ہے مین اُس سے عہدہ سکرٹری فارن آفس کے دلا دینے کا وعدہ کرونگا جسکی اُسکو بہت تمنا ہے لارڈ ٹرنسی بھی جسکو آپ نے پیر کرا دیا ہے دل و جان سے ہمارا طرفدار ہے - مین اُسکے حسب بخواہ باتون کے کرنے کا اقرار کرکے اُسکی ہواخواہی کو اور زیادہ پختہ کر دونگا تاکہ اُسپر اور زیادہ بھروسہ ہو جاوے - غرضکہ آپ کا ہر ہواخواہ جسکا نام آپ کی فہرست مین تھا آپ پر جان نثاری کریگا اور تابعدار نوجا ضر رہی ہے -"

بربرا "تمکو تو مین بہت کچھ انعام دونگی جب میرا بیٹا بادشاہ انگلستان ہو جاوئیگا - مگر جب تم نے اور میرے دیگر ہواخواہون نے باہم مشورہ کیا تھا اور اُس سازش پر غور کیا تھا جواب تک مستقل صورت پکڑتی جاتی ہے - تم نے کسی اچھے کارکن کی بھی تجویز کی ——"

آرڈن "قاتل کا کام کرنے کے لیے؟ نہیں اس امر کی بابت ہنوز بحث کرنا باقی ہی۔ اصل دقت تو اسی مین ہی۔"

بربرا (آرڈن کی طرف ایک پرمطلب نگاہ ڈالکر اور بات کاٹ کے): "تو یہ دقت رفع ہو گئی۔"

آرڈن (اشتیاق سے) "مین آپ کا مطلب نہین سمجھا۔"

ڈچز "میرا یہ مطلب ہی کہ وہ شخص جو قاتل کا کام کرے گا ملگیا ہی!"

آرڈن "ملگیا؟ کہان؟ کون؟"

ڈچز "یہ تو عجیب دل لگی کا معاملہ ہی! اگر یہ مضمون جس پر ہم بحث کر رہے ہین سنگین نہوتا تو مین اُن واقعات پر جو پیش آئے زور سے قہقہہ لگاتی۔ وہ سرہکٹر ڈگرہم کا چھوکرا ہمفری کلنٹن نام ہی جسکی عمر صرف سترہ برس کی ہی اور جو مجھپر دل و جان سے شیدا ہو گیا ہی۔"

لارڈ آرڈن نے رنگیلے تبسم اور درباری تپاک سے کہا "اسمین تو کچھ تعجب کی بات نہین ہی آپ ایسی ہی حسین ہین گو چھوکرے نے فی الجملہ بیبا کی اور دلیری کی ہو۔"

ڈچز "مگر یہ بات تو حسن اتفاق سے پیدا ہو گئی ہی مجھکو اسکی سرشاری عشق کا یقین نہوتا اگر مین خود نہ دیکھتی مگر تم یقین مانو کہ جب مجھکو چھوکرے کے دل کا حال معلوم ہوا فوراً میرے ذہن مین یہ بات آئی کہ اُسکو اپنے کام کیلئے اس مطلب پر لانا چاہیے۔"

لارڈ آرڈن "اسی وجہ سے آپ نے اُسکو جرأت دلائی؟"

بربرا "مین نے اس سے بھی زیادہ کیا۔ مین نے اُسیر الفت کی نگاہ ڈالی اُس سے ٹھنک کر معشوقانہ انداز سے بولی۔ اُسکو اپنا ہاتھ دیا۔ اور مجھکو یہ اقرار کرنے مین بھی تامل نہین ہی کہ مین نے اُسکو اپنے تئین بغلگیر کرنے دیا۔"

لارڈ آرڈن "تم اُسکے بالون پر الفت سے ہاتھ بھی پھیرنے مین مضائقہ نہ سمجھو اگر وہ ہماری طرف خونی کا کام کرے۔ مگر کیا اُسپر بھروسہ ہو سکتا ہی کیا ایسا بڑا راز اُسکے تفویض ہو سکتا ہی؟ کیا اُسکا دل سہم نہ جاویگا جب قتل کرنے کا وقت آوے گا؟"

بر برادر مجھکو پورا یقین ہی کہ ہمفری کلنٹن اس کام کو پورے طور پر انجام دیگا جسکا وہ ارادہ کریگا۔ مگر اُسکو ٹھنڈا نہونے دینا چاہیے۔ دیر کرنا اچھا نہین ہی عشق کا بخار اُسکو خوب چڑھا ہوا ہی شیفتگی کا جنون اُسکے دماغ مین جوش زن ہی اور اس خلل دماغ کو قائم رکھنے کے لیے مین نے حکم دیا ہی کہ عمدہ کھانے اور نفیس شراب سے اُسکی مدارات کی جاوے دلارڈ آرڈن یہ نظر جاکر کہو لارڈ آرڈن آفتاب نکلنے سے پیشتر ضرب لگائی جا سکتی ہی؟"

لارڈ آرڈن "ضرور ایسا ہونا چاہیے۔ مین ابھی جاتا ہون اور آپ کے ہوا خواہون سے یکے بعد دیگرے ملاقات کرتا ہون۔ آج شام کو وے سب وائٹ ہال کے قریب جمع ہو جاوینگے۔ ہان بعض کو تیار رہنا چاہیے کہ ڈیوک آف یارک کو پکڑ کر مخفی طور پر زیر حراست رکھین جب تک تمھارا بیٹا تخت سلطنت پر مستقل نہو جاوے"

ڈچز کا خوبصورت چہرہ اس خوشی سے دمک اُٹھا کہ چند گھنٹہ مین وہ شاید مان بادشاہ وقت کی ہوگی اور اُس نے کہا "صحبت اچھا! مگر ایک امر قابل غور اب تک باقی ہی اور وہ بھی کم ضروری نہین ہی۔ ہمفری کلنٹن کو کیونکر موقع اپنا کام انجام دینے کا ملے گا؟ اور اس بات کو بھی خوب ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ یہ نہایت بے عقلی اور حماقت کی بات ہوگی کہ اُسکو موقع پر گرفتار ہو جانے کے خطرہ مین ڈالا جاوے خوف اور تاسف اُسپر قبضہ کرینگے دہشت اُسکی ہمت کو دور کردیگی اور اسوجہ سے شاید وہ کہدے کہ اصل بانی اسکا کون ہی اس صورت مین مجھپر ایسی لعنت و ملامت کی بوچھار ہوگی کہ وہ میرے ہوا خواہون کے نعرون پر جنکے ذریعہ سے وہ میرے بیٹے کو بطور بادشاہ کے مشتہر کرینگے غالب آویگی ——"

لارڈ آرڈن (بات کاٹ کر) "آپ کا فرمانا بجا ہی یہ کسی طرح پر نہ کھلنا چاہیے کہ بادشاہ کے قتل کا خیال کہان سے پیدا ہوا کل کارروائی کو اس طرح پر ظاہر کرنا چاہیے کہ یہ معلوم ہو کہ گویا آپ کے بیٹے کو تخت نشین کرنے کی سازش پہلے سے نہین ہوئی بلکہ محض اُسی وقت اُس سے فائدہ اُٹھایا گیا! کوئی پتہ ایسا نہ چلنا چاہیے جس سے ہمارے اور قاتل کے درمیان واسطہ اور تعلق ظاہر ہووے پس ہمفری کلنٹن کو یہ سمجھا دینا چاہیے کہ وہ چلدے اور آپ اُسکو اپنے مکان کے اندر رکھیے تاکہ اُسکے دل کی پوری نگرانی کرین مگر میرے ذہن مین ایک اور بات آتی ہی!"

ڈجز (خواہش سے) "وہ کیا؟"

آرڈن "مجھکو معلوم ہوا ہی کہ آج شام کو بادشاہ اپنے کمرہ مین نصف درجن لارڈ اور جنٹلمین متعلقہ دربار کی دعوت کریگا یہ بات مجھکو بادشاہی مودی سے معلوم ہوئی ہی جو میرے یہان بھی جنس دیتا ہی کیونکہ ابھی جب مین اُسکی دوکان پر چند چیزون کی فرمایش کرنے کے واسطے گیا تو وہ ایک فہرست کے سامان مین مصروف تھا جو محل سے گئی تھی"

ڈجز (بے صبری سے) "اچھا - اچھا پھر؟"

لارڈ آرڈن "دیکھیے مین عرض کرتا ہون - اس بات کو ملاحظہ کیجیے کہ یہ مہمان سب ناکتخدا ہین اور شراب سے گریز نہ کرینگے مین کچھ عرصہ تک بادشاہ کی خوابگاہ کا مہتمم رہا ہون اور اُسکی عادتون کو جانتا ہون اور آپ بھی خوب واقف ہین بس آپکو یقین کرنا چاہیے کہ بعد ختم ہونے دعوت کے بادشاہ اپنے کمرہ مین گھنٹہ دو گھنٹہ سونے کے واسطے جاویگا تاکہ شراب کی کیفیت کم ہو قبل اسکے کہ وہ فرانسیسیہ کے کمرہ کو جاوے یا ملکہ کی ملاقات کے کمرہ کو اگر ملکہ کے یہان بھی مہمان مدعو ہون"

ڈجز (بے صبری سے) "اچھا - اچھا آگے چلو"

آرڈن "میرے پاس کنجی اُس چور دروازہ کی ہی جو بادشاہ کے کمرہ کی پشت کے زینہ سے لگا ہی پر منتظم خوابگاہ شاہی کے پاس کنجی رہتی ہی (کنجی سے) اور جب بادشاہ نے مجھکو اس عہدہ سے علیحدہ کیا کیونکہ مین نے اپنی موجودہ زوجہ سے شادی کرلی تو وہ کنجی مجھ سے واپس نہین لیگئی - مین شام کو کنجی آپ کے پاس لاؤنگا اور اُن مراتب کی اطلاع آپ کے ہواخواہون کو کردونگا جو ہماری اغراض کے پورے ہونے کے لیے ضروری ہین جنکی اب مستقل صورت ہوگئی ہی - اب اُس کنجی کے ذریعہ ہمفری کلنٹن محل مین اسطرح پر داخل ہو سکتا ہی کہ اُسکو کوئی نہ دیکھے اور شاہی بالاخانہ پر پہونچ سکتا ہی -"

بربرا (بات کاٹ کر) "اور اگر بادشاہ جاگتا ہوا؟ یا اُسکے پاس اور لوگ ہوے؟"

آرڈن "تو پھر کلنٹن کو بادشاہ کے قدمون پر گرنا چاہیے اور اپنے آقا سر کریم کی بابت منت وسماجت کرنا چاہیے جو باوجود انگلش رعایا ہونے کے مستحق ہوگا

مجلس مین قید ہو۔ ظاہر ہی کہ بادشاہ اُسکو سرسری طور پر نکلوا دیگا اور اُسکی گرہیم کی بابت اس طرح سفارش کرنے پر ناخوش ہوگا کیونکہ وہ گرہیم سے نفرت کرتا ہی اور یہ امر دریافت کرنے کی پروانہ کریگا کہ جھیرا کیونکر کمرہ مین داخل ہوا لیکن فرض کرو کہ بادشاہ جاگتا ہوا اور تنہا بھی ہوا تو کیا تم نہین خیال کرتی ہو کہ۔"

ڈچز "دی کلنٹن بادشاہ کو قتل کرڈالے گا؟ مجھکو تو اُسپر پورا بھروسہ ہو"

آرڈن "تو پھر صرف اسی بات کا خیال ہی کہ شاید اور لوگ بادشاہ کے پاس ہون تو اس صورت مین ہماری تدبیر ملتوی ہوجاویگی بیکار نہ جاویگی ہمکو دوسرے اور عمدہ موقع کا انتظار کرنا پڑے گا۔ اور مین خیال کرتا ہون کہ اب سب امور طی ہوگئے ہین اور ہمکو کچھ اور مشورہ کرنا نہین ہی؟"

بربرا "ہان اب تو کچھ نہین معلوم ہوتا مین جھوکرے کے پاس پھر جاتی ہون مین اُسکو خوب چمکارونگی اُسپر سیم الفت کی نگاہین ڈالونگی اور معشوقانہ انداز سے اقرار محبت کرونگی اور اُس سرشار بادۂ محبت کو اس ہولناک مہم سے آگاہ کرونگی جو اُسکو انجام دینا ہی۔ تم شام کو کنجی ضرور لے آنا"

لارڈ آرڈن نے کنجی لانے کا وعدہ کیا اور رخصت ہوا اور ڈچز ملاقات کے کمرہ کو گئی جہان ہمفری کلنٹن کے لیے عمدہ کھانا چنا گیا تھا۔

باب ۶۷

صفحہ پر ایک چھینٹ

رات کے آٹھ بجے تھے کہ ایک شخص بوجہ شدت سردی کے لبادہ چارون طرف لپیٹے محلہ اسٹرنڈ کی سرائے موسومہ انجل سے نکلا اور محلہ وائٹ ہال کی جانب روانہ ہوا۔ یہ شخص مسٹر دلوبائی تھا وہ ایک گھنٹہ ہوا لنڈن مین پہونچا تھا اور تھوڑی ہی دیر ٹھیرا تھا کہ اُس نے کچھ کھا پی لیا تھا اور اپنے گرد آلود مسافرت کے کپڑے اُتار کر ایک صاف ستھرا جوڑا پہن لیا تھا اور بادشاہ سے ملنے پر تلا ہوا تھا۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہم نے مسٹر دلوبائی کو لفٹنٹ پولیس بیرین کے ساتھ

اُسکی ملاقات ہونے کے بعد اخیر مرتبہ رخصت کیا تھا اُس اعلیٰ عہدہ دار سے رخصت ہونے کے بعد دلوبائی ہوٹل اجنبیان کو جارہا تھا (جہان اُس نے فادر پیری کو غافل سوتا ہوا چھوڑا تھا) کہ اُسکو ایک ہموطن ملگیا جو شہر کیلی مین اُسکا بڑا یار غار تھا وے دونون اس ملاقات سے جو دار السلطنت فرانس مین ہوئی بہت خوش ہوئے اور سڑک پر کچھ بات چیت کرنے کے بعد ایک قریب کے میخانہ مین شراب پینے کے واسطے گئے اگر دلوبائی کا دوست راستہ مین نہ ملجاتا تو وہ ہوٹل مین اُسوقت پہونچ جاتا جب سر ہکٹر گریہم اور فادر پیری باتین کر رہے تھے یعنی انکی گرفتاری کے قبل پہونچتا۔ مگر وہ ایک گھنٹہ تک اپنے دوست کے ساتھ شراب کی دوکان مین ٹھہرا اور اس اثنا مین گرفتاریان ہوگئین۔ ہوٹل اجنبیان مین پہونچنے پر اُسکو یہ معلوم کرکے سکتہ سا ہوگیا کہ اہلکاران لفٹنٹ پولیس فادر پیری اور سر ہکٹر گریہم کو گرفتار کرنے کے واسطے آئے تھے یہ پہلا مرتبہ تھا کہ اُسکو گریہم کے پیرس مین موجود ہونے کی خبر ملی تھی اسکے دل مین شبہہ پیدا ہوا اور اُس نے ہوٹل والے سے پوچھا کہ پولیس والے ہوٹل مین داخل ہونے پر کیا کہتے تھے ہوٹل والے نے اُسکو اطلاع دی کہ اُنھون نے کوئی بات نہین کہی اور صحن مین ہوکر سیدھے اُس پہلو کے زینہ پر چڑھ گئے جو نقرئی شیر کے نشان والے کمرون سے لگا ہی اور وہان انگریز اور فرانسیسی کو بیٹھا پایا گر انھون نے فوراً گرفتار کرلیا۔ اس خبر سے دلوبائی کو اپنے شبہہ کی تصدیق ہوئی اور اسکو معلوم ہوگیا کہ فادر پیری کے ساتھ میری گرفتاری مقصود تھی اور سپاہیون سخت غلطی ہوئی ہی کہ بجاے میرے سر ہکٹر گریہم گرفتار کرلیا گیا ہی مگر اُس نے ہوٹل والے سے اس غلطی کا ذکر نہین کیا اور اپنے بل کا دام چکا کر اُس نے ایک گھوڑا بہم پہونچایا اور پیرس کے باہر چلدیا۔

اب جان دلوبائی کو لوئیسی کی مکاری عیان ہوگئی وہ اُسکی عمیق تدبیرون کو ایسی جھی اور پوری طرح پر سمجھ گیا کہ گویا اُس سے کسی نے زبان سے بیان کردیا۔ یہ ظاہر تھا کہ لوئیسی کو یہ اندیشہ تھا کہ کہین دلوبائی کو فادر پیری سے اُسکے راز کی باتین نہ معلوم ہوجاوین اور وہ اُنکو اپنے نفع کے لیے بغرض استحصال ناجائز کام مین نہ لاوے پس اُس نے ایسی تدبیرین کی تھین کہ دلوبائی اور فادر پیری کنسٹبل کے محبس مین مقید ہوجاوین۔ لفٹنٹ پولیس کا بے انتہا تپاک اور بظاہر کار آلا کفہ نا

انجام دہی پر مستعدی ظاہر کرتا اب پورے طور پر ظاہر ہو گیا۔ ظاہرا اُس نے یہ برتاؤ اِس وجہ سے کیا تھا کہ دلوبائی غافل ہو جاوے اور اپنے تئین بالکل محفوظ سمجھے اور اُس دام مین پھنس جاوے جو اُسکے واسطے پھیلایا گیا تھا۔

ڈچز آف پورٹس موتھ کی مکاری نے جو اس طرح دلوبائی کو ظاہر ہو گئی اُسکو غیظ و غضب سے برافروختہ کر دیا اور اُس نے اپنے دل مین ٹھان لیا کہ اس کا ہولناک انتقام لیگا۔ اب فرانس مین تو ایک منٹ رہنے کا ذکر بھی نہ تھا کیونکہ وہ یہ سمجھتا تھا کہ جب یہ بات معلوم ہو گئی کہ فادر پیری کے ساتھ غلط شخص گرفتار ہو گیا ہی تو اسمین کوئی شک نہین ہی کہ اصل شخص کی تلاش ہو گی اور وہ اصل شخص وہ خود ہی تھا اِسمین مسٹر دلوبائی کے لیے یہ بدرجہا بہتر تھا کہ انگلستان مین محبس دیوانی کے خطرہ کو گوارا کرے بجاے اسکے کہ بسٹیل کے ہولناک زندان مین مقید ہو مگر جب وہ ان باتون کو سوچ رہا تھا اُسکے ذہن مین آیا کہ ڈچز آف پورٹس موتھ سے بدلا تو لینا ہی ہی ایسی تدبیر کرنا چاہیے کہ کچھ روپیہ بھی ہاتھ آوے غرضکہ اُسنے اپنے ذہن مین اپنی تجویز کو جلد قائم کر لیا۔

پیرس سے کیلے کو جاتے ہوے اُس نے اپنے دل مین کہا "مین فوراً لندن کو جاؤن گا اور بادشاہ کی حضوری حاصل کرونگا مین اس سے یہ کہونگا کہ مین اُسکو ایسی تدبیر بتا سکتا ہون کہ جس سے اُسکو ڈچز آف پورٹس موتھ کے پچھلے حالات معلوم ہو جاوین اور چونکہ بادشاہ اپنی مدخولہ عورتون کی بابت بہت متجسس حالات اور توہم مین گرفتار رہتا ہی گو حالات کتنے ہی پرانے ہون مین اُس سے انعام کا طالب ہونگا اگر میری اطلاع صحیح نکلے پھر مین اُس سے کہونگا کہ ایک شخص مسمی فادر پیری ہی جو لوئیس کی بابت اہم باتین بتا سکتا ہی اور افشاء راز کے انسداد کی غرض سے خود ڈچز نے اسکو بسٹیل مین قید کرا دیا ہی ضرور مین ایسا قصہ گڑھونگا جس سے بادشاہ کا اشتیاق بڑھیگا اور وہ فادر پیری کو آزاد کر دیگا اور لندن مین طلب کرا دیگا مین سخت غلطی کرونگا اگر اُن باتون سے جو خارج شدہ بادری نے اکثر کنایتاً کہی ہین اور اس امر سے کہ وہ ڈچز آف پورٹس موتھ سے پنشن پاتا رہا ہی اور نیز اس امر سے کہ اب اسکا بسٹیل مین قید کرا دیا جانا مناسب سمجھا گیا ہی اور بلحاظ ڈچز کے برتاؤ کے جو اُس نے از ابتدا تا انتہا میرے ساتھ کیا مین یہ سمجھون کہ جو امور فادر پیری افشا کرنے والا ہی وہ ایسے بدنام کنندہ نہ ثابت ہونگے کہ لوئیس بادشاہ کی نظرون سے گر جاوے

اخاہ اُس نے خوب تدبیر کی کہ مین باقی زندگی جیلخانہ مین بھگتون - واہ - وا! اگر دیکھو تو مین بھی اُسکو کیسا نیچا دکھاتا ہون!"
یہ خیالات جو اِس شخص کے دماغ مین گونج رہے تھے اُنسے ناظرین کو ظاہر معلوم ہو گیا ہوگا کہ وہ کن امیدون اور خیالون کے ساتھ بادشاہ کی حضوری حاصل کرنے کے لیے لندن کو جارہا ہے - اب ہم پھر سلسلۂ قصہ کی طرف متوجہ ہوتے ہین اور اُس جگہ سے پھر مسٹر دلو بائی کا حال بیان کرتے ہین جب وہ حسب متذکرہ صدر ہوائے اخیل سے محل وائٹ ہال کو جارہا تھا - یہ بھی واضح رہے کہ اُسی روز آٹھ بجے رات کو واقعہ متذکرہ سابق برک شائر ہوس مین ظہور پذیر ہوا تھا موسم نہایت سرد تھا دریائے ٹیمس سے ہوا نہایت سخت آرہی تھی اور دلو بائی اپنا لبادہ خوب سکوڑتا جاتا تھا جب وہ وائٹ ہال کو جارہا تھا چند ساعت مین وہ محل کے پھاٹک پر پہونچ گیا -
اُس نے دربان سے مخاطب ہوکر کہا کہ مجھکو بادشاہ کے حضور مین ایک نہایت ضروری کام کے واسطے حاضر ہونا ہے دربان نے اُسکو ایک ٹھہرنے کے کمرے مین بٹھا لا اور چند ساعت مین ایک نوجوان چھوکرا جو خدمتگار خاص بادشاہ کا تھا نمودار ہوا اس نوجوان سے بھی دلو بائی نے اپنی درخواست حضوری بادشاہ کی بیان کی مگر چھوکرے نے کہا کہ بادشاہ اپنے تخلیہ کے کمرہ مین احباب سے گرم صحبت ہے اور اُسمین خلل اندازی نہین ہوسکتی - دلو بائی کے چہرہ سے نہایت کبیدگی کے آثار نمودار ہوے اور اُس نے اپنی درخواست کو اپنے زور کے الفاظ سے بیان کیا تھا کہ چھوکرا خیال کرنے لگا کہ غالباً یہ بہتر ہوگا کہ بادشاہ کے حضور مین اطلاع کر دیجاوے پھر بادشاہ کو اختیار ہے کہ چاہے مستدعی کو اسی وقت شرف حضوری بخشے یا دوسرا وقت ملاقات کا مقرر کرے اُس نے مسٹر دلو بائی سے کہا کہ ذرا دیر ٹھہرو مین اطلاع کرنے کی فکر کرتا ہون -
دس منٹ کے بعد چھوکرا واپس آیا اور دلو بائی سے کہا چلو - وہ اُسکو اصل زینہ پر لیچلا اور بہت سے برآمدون اور غلام گردشون مین ہوتا ہوا آخرکار بادشاہ کے تخلیہ کے کمرہ کو پہونچا -
چھوکرا "تم ذرا یہان ٹھہرو بادشاہ ابھی تم سے ملاقات کرینگے"!

یہ کہکر چھوکرا چلا گیا اور دلوبائی شاہی کمرے مین تنہا رہ گیا وہان ایک چاندی کا چراغ جل رہا تھا جو چھت سے لٹکا تھا مگر کسی کی غفلت سے خاموش ہو گیا تھا جسکی طرف یا تو چھوکرے نے خیال نہین کیا یا عذر خواہی کی ضرورت نہین سمجھی۔ کمرا نہایت سرد تھا اور ہوا جو دریاے ٹمیس کی طرف سے آتی تھی خراب طور پر بند کی ہوئی کھڑکیون سے برف کے تیرون کی طرح آتی تھی کیونکہ اُس زمانہ مین معماری و نجاری اُس درجہ تکمیل کو نہ پہونچی تھی جیسے آج کل ہی اور اُسکے ناقص ہونے کی وجہ سے بادشاہ کے محل تک بے آرامی سے خالی نہ تھے۔ دلوبائی عمارت مین داخل ہونے سے پہلے ہی تھرتھرا رہا تھا اب اس سرد کمرہ مین وہ نیم مردہ سا ہو گیا اُسکے دانت کٹکٹاتے تھے اور اگر اُسکو اُس مکان مین ذرا بھی آزادی ہوتی تو وہ اپنے نیم فسردہ جسم مین گرمی پیدا کرنے کے لیے اِدھر اُدھر ٹہلتا۔

مگر وہ بہت عرصہ تک منتظر نہین رہا کیونکہ چند ساعت مین دروازہ کھلا اور بادشاہ چارلس نمودار ہوا۔ وہ تنہا آیا اور اُس نے دروازہ بند کر لیا مگر وہ کمرہ کی وسط کیجانب ایسا ڈگمگاتا ہوا بڑھا کہ اُسکی اصلی حالت کو معلوم کرنا دشوار نہ تھا۔ اصل یہ ہی کہ وہ نہایت مخمور تھا اور مشکل سے کھڑا رہ سکتا تھا مگر اُسکو ایسا زیادہ نشہ نہ تھا کہ جو کچھ ہو رہا تھا اُسکی خبر نہوتی اُسکی مخموری اُس درجہ پر تھی جب شرابی کو معلوم ہوتا ہی کہ وہ نشہ کی وجہ سے بری حالت مین ہی اور وہ اپنے تئین غیر مخمور ظاہر کرنے کی نہایت کوشش کرتا ہی۔ اسی وجہ سے چارلس نے بیٹھنے کے لیے کرسی نہین سرکائی وہ سمجھا کہ کرسی پر بیٹھنے سے اُسکی مخموری ظاہر ہو جاویگی پس وہ میز پر ہاتھ ٹیک کر کھڑا رہا اور حتی الامکان غیر مخمورون کی سی باتمکنت لہجہ سے ہچکی لے لے کر دلوبائی سے پوچھا کہ تمھارا مطلب کیا ہے

دلوبائی "وہ یہ کسی قدر ناگوار کام ہی جو مین نے اپنے ذمہ لیا ہی۔ مگر تاہم وہ ایسا ہی کہ مین نے اُسکو انجام دینا اپنا فرض تصور کیا۔ مین پیرس سے آتا ہون ——"

بادشاہ (پھر ہچکی لیتے ہوے۔ بات کاٹ کر) "ہِش! مجھکو اس سے کیا مطلب ہی کہ تم کہان سے آتے ہو۔ تم کس غرض سے آئے ہو؟" اور اگر بادشاہ تکیہ ایک بھاری وزنی کرسی کا جو قریب تھا نہ پکڑ لیتا تو وہ نہایت بدتمیزی سے فرش پر گرتا۔

دلوبائی "وہ حضور میرا کام ایک لیڈی کی بابت ہی۔ ایسی لیڈی جسکو حضور نے

نہایت مرتبہ عالی دیا ہی۔ یعنی ایک ڈچز ———————"

بادشاہ (پھر ہچکی لیکر) "اوہ! مین خیال کرتا ہون کہ تم نے خدا زیادہ غریب پی لی ہی یا مین زیادہ پی گیا ہون۔ مگر سنو ماسٹر دل۔ دل۔ خدا جانے تمھارا نام کیا ہی؟"

دلو بائی "جہان پناہ مجھکو دلو بائی کہتے ہین"

بادشاہ "اچھا مسٹر دِل۔ دِلبی۔ دلبر شائر۔ اصل یہ ہی کہ مجھکو ایک دو گھنٹہ اور فرصت نہین ہی۔ مگر چونکہ تمھارا کام ضروری ہی تمکو ٹھہرنا ہوگا اس صفہ پر بیٹھ جاؤ بلکہ اگر تمھارا جی چاہے لیٹ جاؤ۔ اور جب تک مین پھر آؤن تم ٹھہرے رہو مین خیال کرتا ہون کہ مسٹر دل۔ دلبر شائر۔ تمھارے لیے سو رہنا ہی بہتر ہوگا تاکہ تمھارا نشہ کم ہو جاوے بس تم تعظیم کے لیے نہ کھڑے ہو۔ اور وہان ایک نیند سو لو اور میرے پھر آنے تک ٹھہرے رہو"

یہ باتین نہایت دقت سے ہچکیان لے لے کے بادشاہ ڈگمگاتا ہوا کمرے سے چلا گیا۔ اصل یہ ہی کہ اُسکو اس قدر ہوش تھا کہ وہ اس بات کو سمجھ گیا کہ دلو بائی کسی نہایت ضروری کام کے لیے آیا ہی اور چند الفاظ نے جو اُس نے اشارتاً کسی ڈچز کی بابت کہے بادشاہ کے اشتیاق کو بڑھا یا۔ مگر بادشاہ نے دیکھا کہ وہ خود ہوش و حواس سے سر دست اس معاملہ کی طرف توجہ نہین کر سکتا ہی۔ پس اُس نے ارادہ کیا کہ اُسکو ایک گھنٹہ کو جا کر سو رہنا چاہیے مگر اختلال حواس کی وجہ سے اُسنے دلو بائی کو سو رہنے کی فہمایش کی حالانکہ در اصل خود اُسکا ارادہ سو رہنے کا تھا۔

اس طرح پر دلو بائی پھر شاہی کمرہ مین تنہا رہ گیا اور اُسکو بادشاہ کے با حواس ہو کر پھر آنے تک ایک گھنٹہ ٹھہرنا تھا۔ وہ سر سے پانون تک تھرتھرا رہا تھا۔ اب اُس نے اپنے تئین گرم کرنے کے لیے ادھر اُدھر ٹہلنے مین کچھ تامل نہین کیا۔ مگر اُسکے لنبے سفر نے جو بعجلت طی کیا گیا تھا اُسکو بالکل خستہ کر دیا تھا۔ اور وہ اخیر کار ماندگی سفر کی وجہ سے اس صفہ پر لیٹ گیا جسکی طرف بادشاہ نے اشارہ کیا تھا۔ اُسنے اپنا لبادہ خوب اوڑھ لیا مگر اُسکے پانون کھلے ہوے تھے اور کمرہ مثل تہ گنوان کے سرد تھا۔ اس صفہ پر ایک مخمل کی چادر بادشاہ کے اوڑھنے کے واسطے پڑی تھی کیونکہ وہ شام کو وہان ایک دو گھنٹہ سو یا کرتا تھا جسکی ضرورت شراب خواری کی وجہ سے ہوا کرتی تھی۔

دلوبائی سردی سے مرا جاتا تھا اور اُسکو اتنی جرأت نہوتی تھی کہ کسی ملازم کو بلا دے اور تاپنے کے لیے آگ روشن کرا دے اُسکو اونگھ آنے لگی۔ جس کو وہ روک نہ سکا اور وہ جلد غافل ہونے لگا۔ تھوڑی دیر مین اُسکو خبر نہ رہی کہ وہ کہان ہی۔ اُسکے خیالات بڑھتی ہوئی نیند کی وجہ سے دور ہونے لگے اور کمرہ کی سخت سردی کی وجہ سے نیند کی حالت مین اُسنے مخملی چادر اپنے پانون پر ڈال لی۔ مگر تاہم وہ سردی سے ٹھٹھر رہا تھا اور بار بار چادر کو اوپر گھسیٹتا تھا یہانتک کہ اُسنے چادر پورے طور پر اوڑھ لی۔

بادشاہ کو گئے ہوئے قریب ایک گھنٹہ کے گذر چکا تھا۔ اور دلوبائی خوب غافل ہوکر سویا۔ لمپ کی روشنی دھندلی ہوگئی تھی تیل ختم ہوچکا تھا اور ایک کمزور شعلہ بتی پر جھلملا رہا تھا۔ دروازہ آہستگی۔ احتیاط۔ اور بے آوازی کے ساتھ کھلا اور ہمفری کلنٹن انگوٹھون کے بل داخل ہوا۔ اُسکے چہرہ پر مردنی چھائی ہوئی تھی۔ مگر خونخوار بدخواستقلال کی چمک اُسکی آنکھون مین تھی۔ اُسکے لب جو سفید ہو رہے تھے ایک دوسرے سے جُدا تھے اور اُسکی سانس رُکی ہوئی تھی صفہ کی طرف نگاہ اُٹھاکر اُسنے سونے والے کو بیش بہا چادر اوڑھے دراز دیکھا۔ اب لمپ کی روشنی ایسی قریب گل ہونے کے تھی کہ کمرہ مین نصف سے زیادہ تاریکی تھی۔ کلنٹن صفہ کے قریب گیا اور ایک ساعت تک شامل رہا۔ ایک جانب ہٹا اور اپنے بائین ہاتھ سے ابرو کو دبایا تاکہ اپنے خیالات کو مجتمع کرے یا اُس یاس کو روکے جو اُسکے دماغ کو چکر دے رہی تھی پھر دفعتاً اپنے داہنے بازو کو اُٹھاکر اُس نے نہایت زور سے خنجر سونے والے کے پیٹ مین بھونک دیا۔ ــــــــ"

ایک دبی ہوئی چیخ دلوبائی کے مُنھ سے نکلی۔ پھر ایک ساعت کے لیے اُسکا لاشہ تڑپا اور اُسکے بعد ساکت ہوگیا۔ اُسی وقت لمپ بھی بالکل ٹھنڈا ہوگیا نوجوان قاتل بعجلت راستہ ٹٹولتا دروازہ تک پہونچ گیا۔ اور وہان سے نکلکر بلا اسکے کہ اسکو کوئی دیکھے خفیہ زینہ مین پہونچا اور بخیریت محل سے نکلا۔

پاؤ گھنٹہ بعد بادشاہ چارلس ایک جھپک لینے کے بعد جس سے اُسکو کسی قدر فرحت ہوئی گو ہنوز کچھ خمار شراب کا باقی تھا اس کمرہ کو واپس آیا اسکو تاریک پاکر وہ اس خیال سے لوٹنے والا ہی تھا کہ دلوبائی چلا گیا ہوگا کہ اُسکو خواب خیال سا

یاد آیا کہ اُسنے اُسکو لیٹ رہنے اور آرام کرنے کو کہا تھا۔ اس لیے وہ صفہ کی طرف بڑھا اور ہاتھ سے ٹٹول کر معلوم کیا کہ ایک آدمی لیٹا ہے۔

چارلس (دل میں) واہ! سبحان اللہ! کیا آرام لیا ہے! بدمعاش نے چادر مخملی اوڑھی ہے اور اس طرح آرام سے سو رہا ہے جیسے بلی رزائی میں سوتی ہے"

یہ سوچتا ہوا بادشاہ برآمدہ میں گیا اور وہاں سے ایک جلتی شمع اُٹھا لایا مگر جب صفہ کے پاس پہونچا وہ ایک تن بیجان میں خنجر بھُکا ہوا دیکھکر جھجک گیا۔

باب ۶۸

قیدی

بادشاہ کے حواس اُس جھپک سے جو اُس نے لی تھی کچھ ہی درست ہوئے تھے مگر نعش کے ہولناک نظارہ نے ایک ساعت میں اُسکا رہا سہا نشہ ہرن کر دیا چند لمحہ تک وہ بوجہ یاس و سراسیمگی کے وہیں کھڑا رہا۔ مگر اُسکے دل میں کچھ خیال پیدا ہوا اور اُسکا سارا جسم تھرا گیا۔ اُس نے خیال کیا کہ قاتل کا ارادہ میرے قتل کرنے کا تھا اور بیچارہ ڈلو بابی غلطی کی وجہ سے مفت مارا گیا۔ وہ غل کرنے کے لیے کمرہ سے جا رہا تھا اور نیز یہ حکم دینے کے لیے کہ محل کے سب پھاٹک فوراً بند کر لیے جاویں اور سرگرمی سے قاتل کی تلاش کیجاوے کہ باہر نکلتے ہی اُسکو سنائی دیا کہ ایک قریب کی غلام گردش میں کوئی شخص کسی کو چلا چلا کر خفا ہو رہا ہے۔ بادشاہ جو اُس طرف بڑھا تو اُس نے دیکھا کہ ایک بلند قامت خوش صورت شخص کو جسکی صورت سے آثار پیری کچھ زیادہ نمایاں نہ تھے چند مسلح جوان اور پیادہ گھیرے ہوئے ہیں جنکے نرغہ سے وہ نکل جانا چاہتا ہے۔

یہ شخص نہایت ندامتانہ کبیدگی سے کہہ رہا تھا "میرا ہاتھ چھوڑ دو! کیا تم مجھکو قاتل سمجھتے ہو؟"

بادشاہ نے "قاتل!" کا لفظ سُنا اور اُسکو زبان سے ادا کیا کیونکہ اُس سے وہ سین ظاہر تھا جو خوفناکی کے ساتھ اُسکے خیالات میں سب پر بالا تھا۔ اور وہ نہایت متوحش اور گھبرایا ہوا آگے کو بڑھا۔

شخص بلند قامت نے جب بادشاہ کو دیکھا اُسنے "اوہ!" کہا اور ظاہراً بیصبر

ایک بیقراری کی کیفیت طاری ہوئی جسکو بادشاہ نے بھی دیکھا۔

چارلس "او ناہنجار!۔ تو مجھکو زندہ دیکھکر سراسیمہ اور ہراسان ہوا ہی!۔ اسکو خوب مضبوط پکڑے رہو۔ اُسکا ہاتھ ہرگز نہ چھوڑنا۔ گارد کو بلاؤ! قتل کی واردات ہوگئی ہی!"

خدمتگارون نے کہا "ارے قتل ہوگیا ہو!" اور اپنے آقا کے کلام کے اعتبار پر قیاس کیا کہ مجرم یہی شخص ہی جسکو ہم پکڑے ہین۔

چارلس۔ (بدستور گھبراہٹ سے) "ہان ہان قتل کا وقوعہ ہوا ہی۔ خبردار اسکو مضبوط پکڑے رہنا!"

بلند قامت شخص نے خشونت آمیز کبیدگی سے کہا "تم بادشاہ سہی مگر یہ الزام بالکل جھوٹا ہی!"

بادشاہ "اخوہ رے نابکار!۔ دغابازی پر دغابازی!۔ (نوکرون سے) تمکو یہ حرامزادہ کہان ملا؟"

ایک چھوکرا "جہان پناہ ہم نے اُسکو محل کے اس حصہ مین مشتبہ طور پر جاتے ہوئے پکڑا"

دوسرا "اور چونکہ اُسنے اپنا حال بتانے سے انکار کیا ہمنے اُسپر ہاتھ رکھا"

قیدی نے نہایت بدمغانہ کبیدگی سے بات کاٹ کر کہا "یہ سب جھوٹ ہی! مین تم سے کہہ چکا ہون کہ مین ایک شخص کی تلاش مین تھا جسکو مانے کا مین نے مصمم ارادہ کر لیا تھا"

بادشاہ "بدمعاش! وہ شخص مین ہی تھا جسکی تو تلاش مین تھا!"

قیدی (درشتی سے) "ہان بیشک آپ ہی تھے مین اسکا اقرار کرتا ہون اور اقرار نہ کرنے کی کیا وجہ؟ اگر یہ لفرے مجھکو مہلت دیتے تو مین اسقدر بیان کر دیتا"

بادشاہ "مہلت! تجھکو اتنی مہلت ملگئی کہ تو نے قتل کا ارتکاب کیا!"

قیدی (دلیری سے) "مین اب پھر کہتا ہون کہ یہ الزام جھوٹا ہی!"

چارلس (نہایت غصہ ہو کر) "اوہ! یہ نابکار اپنی سیہ کاری کو جانچ کرانا چاہتا ہی! ادھر آؤ! اسکو لے آؤ! اور اس مقتول کو دکھاؤ جسکو ضرب کاری لگائی گئی جو درحقیقت میرے واسطے مقصود تھی!"

یہ کہتا ہوا بادشاہ کمرہ کی طرف لوٹا اور خوف زدہ متوحش خدمتگار اور

چھوکرے اپنے قیدی کو اُدھر کی طرف دیکھتے ہوے لے گئے قیدی کچھ نہ بولا۔ظاہرا اُسکی کیفیات اندرونی کو ہیجان تھا جسکی نسبت گمان ہو سکتا تھا کہ بوجہ علم اپنے جرم کے ہی چند ساعت مین سب لوگ کمرہ مین پہونچ گئے اور نوکر جا کر مقتول کو وہان پڑا دیکھکر خوف دہراس سے چیخ اُٹھے۔

بادشاہ (مقتول دلوبائی کی طرف اشارہ کرکے) "کیون بدذات اب بھی تو انکار کیے جائیگا؟"

قیدی نے استقلال کی آواز مگر متوحش صورت سے کہا "خدا گواہ ہی کہ مین اس فعل کے کرنے سے بالکل مبرا ہون!"

چارلس "ہان تو یہ کہو دروغ اور کفر دغا اور قتل پر مستزاد کیا گیا!"

پائیک چھوکرے نے اپنے مقتول دلوبائی کی صورت دیکھکر اُسکو پہچانا اور کہا "یہ تو وہی شخص ہی جسکو ایک گھنٹہ سے زیادہ ہوا مین یہان لایا تھا (قیدی کی طرف دیکھکر) مگر یہ شخص محل مین کیونکر داخل ہوا ——————"

قیدی (بات کاٹ کر) "میرے داخل ہونے کا حال صاف ہی مین نے سامنے کے پھاٹک سے داخل ہونے کی اجازت چاہی مگر اُس سے انکار کیا گیا مین ایک کام کے لیے آیا تھا اور اُسکے انجام دینے کا مصمم ارادہ رکھتا تھا۔مین محل کے باہر پھرنے لگا اور مجھکو ایک کھلا ہوا دروازہ ملگیا اُسی دروازہ سے ایک زینہ لگا ہوا تھا جس سے مین چڑھا اور جیسے ہی برآمدہ مین پہونچا ان نوکرون نے مجھکو پکڑ لیا"

بادشاہ "ناہکار۔قاتل!۔اس گزشت سے کچھ فائدہ نہین (نوکرون کی طرف مخاطب ہوکر) ضرور یہ خفیہ زینہ سے اوپر آیا۔جاؤ تم مین سے کوئی گارڈ کو بلا لاؤ!"

اب ڈچز آف پورٹس ہوتھ کمرہ مین نمودار ہوئی۔غلام گردش مین زور زور سے باتین کرنے کی آواز اُسکی ایک خادمہ کے کان مین پہونچی جو قریب کے برآمدہ مین جارہی تھی اور اس نے اپنی مخدومہ سے اطلاع کی کہ کمرہ شاہی کے قریب بڑی جھگڑ جھگڑ ہورہی ہی اور بادشاہ قاتل قاتل کہ رہا ہی اس خبر سے خائف ہوکر لوئسی اُس طرف گئی جدھر اسکی خادمہ نے اشارہ کیا تھا اور شاہی کمرہ مین آوازین سنکر وہ اُسکے اندر داخل ہوئی مگر اُسکو ایک ہولناک سمان نظر آیا اور وہ صفحہ پر مقتول

کو پڑا دیکھکر ایسی گھبرائی کہ اُس نے اُسکو فوراً نہ پہچانا نہ اُس نے قیدی کی طرف نگاہ پھیری۔

بادشاہ (لوئسی کے کان مین) "پیاری لوئسی دیکھو مین کیسا بال بال بچا ہون میرا ہی قتل کیا جانا مقصود تھا"

لوئسی (تھرا کر) "خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہی۔ مگر یہ صورت۔ این؟" یہ کہکر وہ تھرتھراتی ہوئی نعش کے زیادہ قریب گئی تاکہ اطمینان کرے کہ جو خیال اُسکے ذہن مین پیدا ہوا ہی وہ غلط تو نہین ہی۔

بادشاہ (جلدی سے) "کیا تم اسکو جانتی ہو؟"

ڈچز (لڑکھڑاتی آواز سے) "ہان مین نے اسکو ایک مرتبہ پیشتر دیکھا ہی۔ مگر یہ یہان کیونکر آیا؟"

چارلس "اُس نے کہا تھا کہ وہ ایک خاص کام کے لیے میرے پاس آیا تھا۔ مگر وہ خاص کام کیا تھا۔ بدنصیب مقتول کو بتانے کی نوبت نہین آئی مین نے اُسکو آرام کرنے کے لیے کہدیا تھا اور اُسکا انجام کار تمھارے روبرو ہی"

لوئسی کے دل کا خوف جو اس خیال سے پیدا ہوا تھا کہ دلو بائی محبس سینٹیل واقع پیرس سے بھاگ آیا ہی اور اُس نے میرے فریب کا حال بادشاہ سے کہدیا ہوگا دور ہوا اور اُسنے کہا "اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہی کہ تم بچ گئے! مگر قاتل"

چارلس (قیدی کی طرف اشارہ کر کے) "قاتل یہ ہی"

لوئسی نے پھر خوف و گھبراہٹ سے کہا "این! یہ؟ کرنیل رمبالڈ!"

بادشاہ "کرنیل رمبالڈ" کا نام سُنکر حیرت سے اُچھل پڑا کیونکہ اُسکے قاتل ہونے مین جو کچھ رہا سہا شک باقی تھا وہ اُسکے نام کے ظاہر ہونے سے رفع ہو گیا۔

یہی حال نوکرون کا بھی تھا کیونکہ کرنیل رمبالڈ حامی سلطنت جمہوری مشہور تھا اور سب کو اُسکے قاتل ہونے کا یقین کامل ہو گیا۔

رمبالڈ (استقلال سے) "ڈچز صاحبہ یہ الزام بالکل جھوٹا ہی۔ میرے داہنے ہاتھ نے لڑائی کی رستخیز مین اپنا کام کیا ہی مگر کبھی کمینہ قاتل کی طرح ضرب

نہین لگائی!"

اب گارد والے کمرہ مین داخل ہوے اور بادشاہ نے اُنکو حکم دیا کہ قیدی کو اپنی حراست مین لے لین۔

رمبالڈ (بلا کسی قسم کے ہراس کے) "وہ بہت اچھا مین آپ کے اختیار مین ہون۔ اور مجھیر فرمانبرداری لازمی ہے۔ مگر خدا وقت مناسب پر میری بیگناہی خود ظاہر کردیگا۔ بادشاہ انگلستان جیسا لوگ انکو کہتے ہین"

چارلس (ہاتھ سے اشارہ کرکے) "وہ لے جاؤ اس مکار بدمعاش کو۔ جاؤ اور (محبس کا نام ہے) مین داخل کردو۔ اُسکے مُنھ مین کپڑا ٹھونس دو! - اسکو کوئی بات زبان سے نہ نکالنے دو جب تک کہ محبس کے کنج قفس مین نہ داخل ہوجاوے!"

رمبالڈ (سختی سے) "وہ کپڑا ٹھسوانا معاف رکھیے۔ کیونکہ ایسی بے توقیری کتے کی بھی نہین ہوتی ہے۔ مین خود ہی اپنی زبان بند رکھونگا"

گارد والے اُسکو جلد جلد لے گئے۔ اور بادشاہ یہ حکم دے کر کہ کارونر شاہی (یعنی وجہ مرگ کا تفتیش کرنے والا) صبح کو ٹرکے ولوبائی مقتول کی بابت تفتیش کرے لوئسی کے ساتھ اُسکے کمرہ کو چلا گیا۔ اور یہ خبر کہ کرنیل رمبالڈ نے بادشاہ کے دھوکے مین ایک اجنبی کو مارڈالا آتش زدگی کی طرح محل مین پھیل گئی اور ایک تہلکہ سا پڑ گیا مگر اب دیکھنا چاہیے کہ اور جگہ کیا ہورہا تھا۔ ڈچز آف کلیولینڈ کے دس بارہ طرفدار بشمول لارڈ آرڈن کے لارڈ ہارلی کے محل مین متصل محلسرائے شاہی کے جمع تھے ظاہرا وے لطف صحبت کے واسطے جمع تھے۔ تاکہ اگر سازش مین ناکامی ہو تو نوکر چاکر کچھ تعجب نہ کرین کہ یہ لوگ کیون جمع تھے۔ مگر گو شیشہ و ساغر گردش مین تھے ہر شخص کے دل مین جو موجود تھا سخت تردد اور تشویش تھا مقولۂ عام "دیوار ہم گوش دارد" پر عمل کرکے اُنھون نے اُس غرض کی بابت جسکے لیے وے جمع ہوے تھے۔ اور نیز اپنے ارادون۔ امیدون۔ اور تدبیرون کی بابت زبانی بحث کرنے سے اجتناب کیا۔ مگر اُنکی نگاہین صورت حال سے سب کچھ ظاہر کررہی تھین کیا کیا بلند پروازیان ہر شخص کے ذہن مین تھین! کیا کیا خیالی پلاؤ پک رہے تھے! تاہم تذبذب اور بے اطمینانی پھیلی ہوئی تھی! - لارڈ آرڈن کو معلوم تھا کہ قاتلانہ حملہ کس وقت کیا جاوے گا۔

اور جب وہ وقت گذر گیا اُسکی بیچینی قابل برداشت نہ رہی۔ اب دروازہ دفعتًا کھلا اور ایک خدمتگار گھبرایا ہوا داخل ہوا اور کہنے لگا "حضور۔ خداوندان نعمت محل شاہی مین ابھی کچھ ہولناک واقعہ ہوا ہی!"

سازش کرنے والے گھبراہٹ سے جسکی اصلی نوعیت کو ملازم نہین سمجھا بلکہ اُس نے اُسکو اپنی اطلاع پر محمول کیا اپنی اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوے۔ اور سب پوچھنے لگے "کیا ہی؟۔ کیا واقعہ ہوا؟"

خدمتگار "قتل کی واردات ہوگئی! قاتل نے بادشاہ کی جان لینا چاہی تھی مگر بجاے اسکے کوئی عجیب شخص قتل ہوگیا ہی"

کئی آدمی بول اُٹھے "خدا خیر کرے" اور متحیر اور ہزیمت خوردہ سازش کرنے والون نے بھیانک گھبرائی ہوئی نگاہین ایک دوسرے پر ڈالین "مگر یہ تو بتاؤ قاتل کون ہی؟۔ اُسکا بھی پتہ چلا؟۔ وہ پکڑا گیا؟ یا بھاگ گیا؟"

خدمتگار "وہ پکڑا گیا ہی اور حراست مین ہی"

سازش کرنے والے "پکڑا گیا؟۔ حراست مین ہی؟"

اور اب جو نگاہین اُنھون نے ایک دوسرے پر ڈالین خوف و ہراس کی تھین

خدمتگار "ہان حراست مین ہی۔ وہ کرنیل رمبالڈ ہی"

اب سازش کرنے والون کی گھبراہٹ کی کچھ انتہا نہ تھی۔ اُنکی سمجھ مین نہ آتا تھا کہ یہ کیا بات ہی اور کیا کرنا چاہیے۔ لارڈ ہاربی نے خدمتگار سے کہا جاؤ اور خبر لاؤ اور جب وہ چلا گیا۔ اُنھون نے گھبرائی ہوئی سرگوشی اور خوف زدہ نگاہون سے مشورہ کرنا شروع کیا۔ یہ ظاہر تھا کہ یا تو خدمتگار کے بیان مین کچھ فرق ہی یا محل کے واقعہ مین کچھ غلطی ہوئی ہی۔ ایک بات کا البتہ یقین ہوگیا اور وہ یہ کہ بادشاہ بچ گیا۔ اس بات کے علم نے اُنکی تدبیرون پر بجلی سی گرادی۔ اس سے کچھ بحث نہین کہ دیگر تفصیل واقعہ کے بالآخر کچھ ہی ثابت ہون۔ بعد مستعجل اور کسی قدر گھبرائی ہوئی مشورت کے ایک مشورہ کرنے والا اپنے دوستون کو جو دوسرے مکان مین جمع تھے۔ سازش کی ناکامی کی اطلاع دینے کے لیے روانہ ہوا تاکہ اُنکو روک دے کہ وہ اپنے حصہ کا کام انجام نہ دین یعنے ڈیوک آف یارک کو نہ پکڑین جیسے ہی یہ شخص گیا خدمتگار واپس آیا

اور اُس نے اُن تمام واقعات کی تصدیق کی جو پہلے بیان کیے تھے۔ وہ محل شاہی کو گیا تھا اور اُس نے ایک ملازم شاہی سے جس سے وہ واقف تھا دریافت حال کیا تھا اُس خدمتگار ساطامی نے بیان کیا کہ ایک شخص مسمی دلوبائی کمرۂ شاہی مین مار اگیا جہان وہ بادشاہ کی چادر اوڑھکر صفہ پر سورہا تھا۔ اور کرنیل رمبالڈ گرفتار ہوا۔ وہ خفیہ زینہ سے داخل ہوا تھا۔ اور ٹاور مین قید کر دیا گیا ہی۔ ایک سازش کنندہ نے پوچھا کہ تم نے یہ بھی کچھ سُنا کہ قاتل کا کوئی شریک جرم تھا؟ مگر اُس نے نفی مین جواب دیا۔ اب ڈچز آف کلیولینڈ کے ہوا خواہون کی جان مین جان آئی اور اُنھون نے سمجھا کہ ہم بچگئے گو سازش مین ناکامی ہوئی۔ مگر یہ امر اب تک اُنکی سمجھ مین نہ آیا تھا کہ کرنیل رمبالڈ کیونکر ایسے جرم کے لیے گرفتار ہوا جسکو دوسرے شخص نے کیا ہی۔ اب لارڈ آرڈن نے برک شائر ہوس کو جانے اور ڈچز آف کلیولینڈ سے ملاقات کرنے کا ارادہ کیا۔

اس اثنا مین ہمفری کلنٹن ڈچز کے پاس واپس آیا۔ ناظرین نے دیکھ لیا کہ با وجہ تعشق سے سرشار ہمفری کلنٹن نابکار نے اُن امیدون کے لحاظ سے جو جوش عشق نے اسکے دل مین پیدا کی تھین اور جنکا خود ڈچز نے حوصلہ دلایا تھا یہان تک دلیری کی کہ ایک نہایت سیہ کار جرم کیا محل سے نکلنے پر وہ اُس فعل سے جو اُس نے کیا تھا ایسا سراسیمہ اور حواس باختہ تھا کہ وہ چور دروازہ کھلا چھوڑ گیا جس سے کرنیل رمبالڈ داخل ہوا تھا۔ مگر چھوکرے کو کیا معلوم تھا کہ ایک بیگناہ شخص اُس جرم کے لیے گرفتار ہو جاویگا جسکا خود اُس نے ارتکاب کیا ہی۔ مگر گو کلنٹن اس جرم سے جو اُس نے کیا تھا سراسیمہ و حواس باختہ تھا اُسکے خیالات مین کسی قسم کا تاسف نہ تھا جب وہ ماہ جنوری کی غمگین رات کی تاریکی مین چلا جاتا تھا اُسکی سراسیمگی و گھبراہٹ طرح طرح کی امیدون سے مبدل ہونے لگی اور جب وہ برک شائر ہوس کے قریب پہونچا وہ اپنے دل مین اس فعل پر جو اُس نے کیا تھا فخر کرنے لگا۔ اسکو یقین کامل تھا کہ اُس نے بادشاہی کو مار ڈالا ہی اور اسکے خلاف شبہہ کرنے کی اُسکو کوئی وجہ بھی نہ تھی۔

ڈچز آف کلیولینڈ نے اُسکو برک شائر ہوس سے ایک چور دروازہ کی راہ سے نکال دیا تھا جسکی کنجی وہ اپنے پاس رکھا کرتی تھی۔ اور اُس نے کلنٹن سے کہدیا تھا کہ اسی دروازہ سے پھر آنا مین آہسٹ لیے رہونگی محل کے نوکر جاکر اس درمیان مین

یہ سمجھتے رہے کہ نوجوان چھوکرا پیرس کے سفر سے خستہ ہوکر اُس کمرہ مین جاکر سویرے ہی سے سو رہا ہی جو اُسکو ٹھہرنے کے واسطے بتایا گیا ہی۔ کیونکہ ڈچز نے چھوکرہ کو قتل بادشاہ کی سازش مین بچانے کی ہر ممکن فکر کرتی تھی تاکہ اُسکی شرکت نہ پائی جاوے۔"

یہ چور دروازہ جسکا ہم نے ذکر کیا ہی ایک غلام گردش کے سرے پر تھا اور اُس پائین باغ سے جو کلیولینڈ ہوؤ کی پشت پر تھا لگا ہوا تھا۔ ایک کمرہ مین جو غلام گردش سے کھلتا تھا ڈچز چھوکرے کی واپسی کی منتظر تھی۔ وہ اُس کمرہ مین تنہا تھی اور نہایت تشویش و پیچ و تردد مین تھی جو اُسکی صورت دیکھنے والے کو ظاہر ہوجاتا اگر وہان کوئی موجود ہوتا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ تنہا تھی مگر ڈچز نے ہزارون مرتبہ ہمفری کلنٹن کی قاتلانہ مہم کی غیر حاضری مین اپنے آپ سے پوچھا کہ اُس رات مین جو موسم سرما کی شام کی تاریکی کے بعد بڑھتی جاتی تھی اُسکو اپنے بیٹے کو بادشاہ انگلستان دیکھنے کی بہت جلد خوشی حاصل ہوگی کلنٹن ایک گھنٹہ تک غیر حاضر رہا وہ گھنٹہ ڈچز کو بارہ گھنٹے کے برابر معلوم ہوا۔ اُسکی بیقرار کیفیات نے جو باوجود اُسکے استقلال مزاج کے اُسکی صورت سے عیان تھین اُسکے چہرہ کو ایک خوفناک حسن بخشا جھوٹی غیر طبعی آگ اُسکی بڑی سیاہ آنکھون مین چمکتی تھی اور دونون رخسارون پر غایت ہیجان کیفیات اندرونی سے تپ دق کے سے نمایان دھبے تھے اُسکا حلق ایسا خشک تھا کہ گویا وہ خاک پھانک آئی ہی وہ باربار بڑے بڑے گھونٹ پانی کے پیتی تھی مگر بجائے تسکین دینے کے مار نعیم اُسکی جھلستی ہوئی زبان کی شدید حرارت کو اور بڑھاتا جاتا تھا۔

آخرکار غلام گردش کے سرے پر دروازہ کھلنے کی آواز اُسکے کان مین آئی وہ کلنٹن کے کمرہ تک آنے کا انتظار بے صبری کی وجہ سے نہ کرسکی بلکہ نکلکر برآمدہ مین آدھی دور تک چلی گئی۔ وہان ایک لمپ جل رہا تھا اور قبل اسکے کہ وہ کوئی بات پوچھے اسکو یقین ہوگیا کہ ارتکاب قتل ہوگیا۔ ہمفری کلنٹن کی بھیانک اور خونخوار نگاہین خون آشام فتحمندی اور جگرسوز شعلہ عشق کے ساتھ اسپر پڑین اُسکا چہرہ ہیبت ناکی کے ساتھ زرد تھا۔ ڈچز نے اُسکا ہاتھ تھام لیا اور اُسکو جلد کمرہ کے اندر لیگئی اور دروازہ بند کرکے دھیمی گھبرائی ہوئی آواز سے کہنے لگی "کیون ہمفری کام ہوگیا؟"

ہمفری "ہان۔ ہوگیا! تمھارا دشمن یعنی بادشاہ تمھارے راستہ سے علیحدہ ہوگیا!"

ڈچز آف کلیولینڈ نے اپنی باہین اُسکے گلے مین ڈال دین اور اُسکو سینہ سے لگا کر اُسکے مُنھ کو چوم لیا اوہ! سرشار- دیوانہ مست بادہ عشق چھوکرے کو اُس کے ہولناک جرم کا صلہ ملگیا! پھر جلدی سے اُس سے علحدہ ہو کر بربرا نے کہا "اور تم صاف نکل آئے؟ تمکو کسی نے نہین دیکھا؟"

کلنٹن نے جوش سے کہا "نہین - میری پیاری محبوبہ مجھکو کسی نے نہین دیکھا!"

ڈچز کے بوسون کی گرمی اُسکے رخسارون پر اب تک تھی جہان ایک گلابی جھلک نے پچھلی بھیانک زردی کے بجاے جگہ پکڑی تھی -

ڈچز نے بوجہ ناقابل البیان کیفیات مسرت- تذبذب- امید اور ٹھہرتی ہوئی دہشت کے بدستور بھرائی ہوئی آواز سے پوچھا "اور تمکو یقین ہی کہ ضرب کاری لگی؟" کیونکہ یہ ممکن تھا کہ بالآخر عملی مقصود سازش کا فوت ہو وے اور ناراضی عام خلائق کیوجہ سے اُسکا بیٹا بطور بادشاہ کے نہ تسلیم کیا جاوے-

کلنٹن "مجھکو یقین ہی کہ چارلس زندہ نہین بچا"

بربرا "پیارے نوجوان اب تم اپنے کمرہ کو جاؤ مجھکو تنہائی کی ضرورت ہی اور بہت کچھ کرنا ہی - تم نے میری محبت حاصل کی اور وہ تمھارے قبضہ مین ہی!" اور پھر اُسکو سینہ سے لگا کر اُسنے اُسکے کان مین محبت کی باتین کہین -

ہمفری کلنٹن نشۂ عشق سے سرشار اور بوس و کنار اور راز و نیاز کی باتون سے مست و مخمور بربرا کا بالکل مطیع و تابع فرمان اپنے کمرہ کو گیا تاکہ اگر اُسکے برانگیختہ خیالات اُسکو اجازت دیوین تو کچھ دیر سو رہے!-

باب ۶۹

چھوکرے کی نئی مہم

ہم کہہ چکے ہین کہ ڈچز آف کلیولینڈ طرح طرح کے خیالات سے بیقرار تھی- اس دنیا کا بہت کم ایسا قاعدہ ہی کہ کوئی خاص مقصد اُس پوری مقدار خوشی کے ساتھ جسکی اُمید کی گئی ہو پورا ہووے! ابھی تھوڑی دیر ہوئی بربرا یہ خیال کر رہی تھی کہ اگر ہمفری کلنٹن کی مہم دربارۂ قتل بادشاہ کے پوری ہوئی تو کوئی امر اُسکے بیٹے فٹزرای کے بادشاہ انگلستان

ہو جانے مین ہارج نہو گا۔ مگر اب گو اُسکو پورا یقین تھا کہ بادشاہ چارلس زندہ نہین ہی وہ ہزارون دہشتون سے جن مین اُسکی بلند پرواز امیدین ملی ہوئی تھین بیقرار تھی حتے کہ تذبذب کی تکلیف نے اُس خوشی کو کرکرا کر دیا جو ہمفری کلنٹن کے یہ یقین دلانے سے ہوئی تھی کہ بادشاہ مر گیا ہی وہ کیسی خواہشمند تھی کہ لارڈ آرڈن اُسکو بلاوے یا اُسکے پاس آوے!۔ اُسکے دل مین رہ رہ کر آتا تھا کہ ایک لبادہ سے اپنا بھیس بدلکر محل کے حوالی مین جاوے اور دریافت کرے کہ کیا ہو رہا ہی!۔ غالباً ہر بات مین کامیابی ہوئی یا ہر بات مین ناکامی ہوئی۔ بجز بادشاہ کے مرنے کے جو فقط ان تناقص خیالات سے مستثنےٰ تھا۔ شاید اُسکے ہوا خواہ اُسکے بیٹے فریڈرک کو بطور جدید بادشاہ برطانیہ کے شہرت دے رہے ہون ؟۔ کچھ بعید نہین ہی کہ جمہور رعایا گھبراہٹ کی وجہ سے ساکت اور یاس کی وجہ سے بحیس ہو کر سازش کنندون کو بلا مزاحمت اُنکی تدبیرین عمل مین لانے دی ہون۔ مگر کیا عجب ہی کہ میرے دوستون کی چیخ پکار کے جواب مین لوگ گالیان دے رہے ہون؟ کبھی وہ اپنے بیٹے سے چال کہنے کے لیے اُسکے پاس جانے کا قصد کرتی مگر پھر دور اندیشی کے خیالات سے اپنے تئین روکتی اور دل مین کہتی کہ جو کچھ ہونا ہی ہونے دو تاکہ کل معاملہ واقعات اتفاقی کا سلسلہ سمجھا جاوے اور میری ہیشتر سے شرکت نہ پائی جاوے۔ کیونکہ گو وہ نہایت نابکار اور بیباک تھی وہ اس خیال کو گوارہ نہ کر سکتی تھی کہ اُسکا بیٹا اُسکا مُنھ دیکھے اور یہ شبہہ کرے کہ وہ ہی باعث قتل اُسکے باپ کی ہی۔

ان تمام تناقص خیالات اور توہمات امید و بیم تحریکات اور موانع مین ہمفری کلنٹن کے واپس ہونے کے بعد ایک گھنٹہ گذر گیا کہ دفعتاً ایک نوکر نے آکر لارڈ آرڈن کی اطلاع کی۔ لارڈ آرڈن آیا اور ملازم چلا گیا۔ ڈچز نے ایک تیز جانچنے والی نگاہ آرڈن پر ڈالی اور اُسکے بشرہ سے سمجھی کہ جو کچھ وہ کہنا چاہتا ہی وہ موافق اُسکی امیدون کے نہین ہی گو وہ ٹھیک طور پر نہین سمجھی کہ وہ کیا کہے گا۔

ڈچز آف کلیولینڈ (بے صبری سے تھرتھراتی ہوئی) "کہو کیا کہتے ہو جلدی کرو"

آرڈن (ہانپتے ہوے ایک کرسی پر بیٹھکر) "تو معلوم ہوتا ہی کہ تمنے کچھ نہین سنا ہی"

ڈچز آف کلیولینڈ "ہان کلنٹن نے تو خنجر مارا

آرڈن "ہان یہ تو سچ ہی اُسنے ضرور وار کیا مگر یہ قتل بے کار ہی!"
ڈچز (زرد ہو کر اور اپنی جگہہ پر ڈگمگا کر) "خدایا! یہ کیا بات ہی؟ تو سازش مین ناکامی ہوئی۔ میرا بیٹا بادشاہ نہین ہی۔ بولو۔ بولو!"
آرڈن (جلدی سے) "بادشاہ چارلس زندہ ہی ایک بڑی سخت غلطی ہوئی یعنی بجاے اُسکے دوسرا کوئی شخص قتل کر دیا گیا!" اس کے بعد لارڈ آرڈن نے متحیر ڈچز کو وہ سب حالات بتاے جو اُس نے لارڈ ہارلی کے نوکر سے سُنے تھے اور یہ بھی کہا کہ کرنیل رمبالڈ بطور قاتل کے پکڑا گیا ہی۔
بربرا کے مُنھ سے کچھ بات نہ نکلی تھی وہ مورت کی طرح زرد اور بےحس و حرکت بیٹھی تھی اُسکی بھیانک آنکھین آرڈن کی طرف تھین اُسکے لب وا تھے اور اُسکی سانس رُکی ہوئی تھی۔
آرڈن "ہان محض بیکار قتل ہوا اور کل سازش مین ناکامی ہوئی جسکی پھر تجدید نہین ہو سکتی ہی!"
ڈچز "پھر تجدید نہین ہو سکتی؟" اس بات نے اُسکی رہی سہی امید کو بھی پامال کر دیا۔
آرڈن "ہان ہمارے دوستون کو ایسا صدمہ پہونچا۔ وہ ایسے تذبذب مین ہین اور اُن پر ایسا خوف طاری ہو گیا ہی اور نا امیدی نے ایسا گھیر لیا ہی کہ اُنکے حوصلے پست ہو گئے ہین۔ آپ یقین باور کیجیے کہ آپ کا غول بالکل ٹوٹ گیا!"
سراسیمہ اور دردمند ڈچز نے کہا "پھر سب کا نتیجہ کیا ہو گا؟"
آرڈن "مین خیال کرتا ہون کہ کوئی خوف کی بات نہین ہی بشرطیکہ کلنٹن اپنی زبان بند رکھے ایک نتیجہ تو یقیناً یہ ہو گا کہ کل صبح کو تمھارے دوستون مین سے ہر شخص محل مین جاویگا اور شد و مد سے بادشاہ کو انگلی معجزہ صفت جان بری پر مبارکباد دے گا!"
بربرا (غضبناک تلخی سے) "اور غالباً میری نابکار رقیبہ یعنی فرانسیسہ کو بھی سلام کریگا!"
آرڈن (خشکی سے) "ہان۔ اغلب تو ہی۔ مگر کیا تم خیال کرتی ہو کہ ہمفری کلنٹن

خاموش رہیگا؟ کیا تم خیال کرتی ہو کہ اُسکو کچھ تاسف نہوگا جب وہ یہ سُنیگا کہ ایک بیگناہ شخص پھانسی پر چڑھایا جاتا ہی۔ نوجوان کی سرشاری عشق پر بہت بھروسا نہ کرو وہ رفتہ رفتہ کم ہو جائیگی۔ ممکن ہی کہ تاسف اُسکے دل مین جگہ پکڑے اگر ایسا ہوا تو تمھارے سرتن پر نہ رہینگے بس یہی خطرہ ہی۔"

ڈچز "مین اُسکو کچھ خطرہ نہین سمجھتی۔ میرا اختیار چھوکرے پر کامل ہی۔ مگر اب مین اُسکے ساتھ کیا کرون؟ بجاے اسکے کہ اُس سے محبت کرون مین اُسکی موجودگی کو ناگوار سمجھونگی کسی شخص کو بطور آلہ کے کام مین لانا آسان ہی۔ مگر خون آلود ہاتھون سے جنھون نے اپنے ہی اغوا سے کسی کی جان لی ہو دل نفرت کرتا ہی۔"

آرڈن "چونکہ تمکو سازش کے نتائج سے زیادہ فائدہ پہونچتا اگر اُس مین کامیابی ہوتی۔ تم ہی کو اُسکی تلخیان جو ناکامی کی وجہ سے ہوئی ہین انگیز کرنا چاہیے تم خطرہ خوب دیکھ رہی ہو اگر چھوکرے کو راضی نہ رکھا گیا۔ یا اُسیر و باو قائم نہ رہا یعنی یہ کہ اُسکی سرشاری عشق برقرار نہ رکھی گئی تو تم جانتی ہو کہ کیا نتائج ہونگے۔ رہا مین چند روز مین انگلستان سے چلدونگا یہانتک کہ کل واقعہ پر خاک پڑجاوے۔ مجھکو بادشاہ سے سخت عداوت تھی اور اسکا بدلا لینا تھا کیونکہ اُس نے مجھکو میرے عہدہ سے برخاست کردیا اور دربار سے خارج کردیا اس لیے کہ مین نے شادی کی ——"

بربرا۔ (غصہ سے مُنھ بگاڑکر) "اوہ! تو تمکو اپنی غرض ہی نکالنا تھی اسی واسطے تم نے مجھکو برانگیختہ کیا اور حرص دلائی۔ تمھین نے میرے ذہن مین میرے بیٹے کے بادشاہ ہونے کا خیال ڈالا۔ تم نے مجھکو اغوا کنندہ ایک ایسے جرم کا کیا جس سے میرے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین!"

آرڈن "ہم ایک دوسرے پر خوب طعن و تشنیع کر رہے ہین لعنت ملامت ہماری حالت کو درست نہ کرینگے تم نوجوان چھوکرے کی خوب خبرگیری کرو مین سچ کہتا ہون کہ اگر تم نے اُسکے خلاف کیا تو نتیجہ بہت ہولناک ہوگا۔ اچھا اب مین رخصت ہوتا ہون کیونکہ دن بھر کی تکلیف دہ فکرون کے بعد مجھکو آرام کرنے کی ضرورت ہی۔"

آرڈن نے سلام کیا اور رخصت ہوا اور بربرا کو شکار تلخ اور خشمگین خیالات کا چھوڑا جو شکست خوردہ امیدون۔ بالازدہ ہوس بیسود قتل اور فضول خطرہ سے پیدا

ہوے تھے اور نیز اس وجہ سے کہ اسکے گھر مین ایک ایسا شخص ہی جس سے وہ نفرت کرتی ہی مگر جسکو وہ ناراض نہین کر سکتی بلکہ جسپر نظر الفت ڈالنے پر مجبور ہی ہمفری کلنٹن کو کیا کرنا چاہیے؟ اسکے دل مین کچھ خیال آیا اس نے اسپر غور کیا اور امیبھر عملی تدبیر کرنے کا ارادہ کیا۔ اور اس سے جو امید اسکے دل مین پیدا ہوئی اس سے اسکو کسیقدر ڈھارس ہوئی۔ وہ اپنے کمرے کو گئی مگر یہ رات اسکے لیے باوجود ڈچز ہونے کے ایسی مصیبت کی تھی کہ خدا اُٹری سے ٹری فقیر کو جو بے مکانی کی وجہ سے سڑک پر پڑا پھرتا ہو نصیب نہ کرے!۔

ناظرین نے دیکھا ہوگا کہ تمام سازشون اور بندشون مین جو برانے بخلاف اپنی رقیبہ ڈچز آف پورٹس مؤتھ کے بڑھے چڑھے ہونے کے کین انھین اسنے زک اٹھائی اور اسکی بدی سے ڈچز آف پورٹس مؤتھ کے لیے فی الجملہ بہتری پیدا ہوئی اصر عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔ اسکی حال کی سازشین اسکی ذلت کو پورا کرنے اور لوئسی کے اقتدار کو زیادہ مضبوط کرنے کی طرف منجر تھین۔ اس اخیر سازش مین نتیجہ یہ ہونا تھا کہ ڈلوبائی ڈچز آف پورٹس مؤتھ کے راستہ سے علٰحدہ ہو جاوے اور وہی قتل کیا جاوے جو لوئسی کو برباد کرنے کی غرض سے انگلستان کو آیا تھا۔ مگر ڈچز آف کلیولینڈ کو یہ بات معلوم نہ تھی اور اسی وجہ سے علاوہ اُن تمام زبون خیالات اور تناقض کیفیات کے جو اسکے شرر افشان سینہ مین جوش زن تھے۔ اسکے لیے یہ امر باعث جدید خفت اور تلخ غیظ و غضب کا نہین ہوا۔

صبح کو بہت سویرے ڈچز آف کلیولینڈ ہمفری کلنٹن کے کمرہ مین گئی وہ سو اٹھا تھا اور کپڑے پہین چکا تھا اسکا چہرہ نہایت زرد تھا آنکھین بیٹھی ہوئی تھین نیلگون رنگ انکے گرد تھا۔ اسکے رخسارہ بے رونق اور لب سفید تھے اس نے نہایت بدخوابی سے چونک چونک کر رات کاٹی اور اسکو طرح طرح کے ہولناک خواب دکھائی دیے۔ باعتبار صورت ظاہری کے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ چند گھنٹہ مین بہت سے برس عمر کے طے کر گیا مگر جب ڈچز اسکے کمرہ مین داخل ہوئی ایک مدقوقی گلابی جھلک اسکے رخسارون پر آگئی اور آتشی بھڑک اسکی آنکھون مین تھی وہ اسکو بغلگیر ہونے کے لیے بڑھا اور ڈچز نے مجبوراً اس سے الفت کا برتاؤ کیا۔

اُس نے اُس سے کہا کہ رات کے واقعہ مین بڑی سخت غلطی ہوئی اور ہمفری کلنٹن کو سخت حیرت ہوئی کہ اُسکے خنجر نے بجاے بادشاہ کے دوسرے شخص کو ہلاک کیا۔ اُسپر کیفیت ہراس کی طاری ہوئی کیونکہ اُس نے یہی خیال کیا کہ اُس نے ایک بے فائدہ قتل کا ارتکاب کیا اور بلا پوری کرنے غرض اپنی پیاری اغوا کرنے والی کے قاتل ہوا۔

ڈچز محبوبانہ انداز سے بولی "پیارے نوجوان کچھ فکر نہ کرو اس واقعہ سے میری محبت مین کچھ کمی نہین ہوئی مگر ابھی تمکو اور کام کرنا باقی ہے تمھارا آقا ایک ہولناک محبس مین پڑا سڑ رہا ہے اور تمکو اُسکی رہائی کی تدبیر کرنا ہے گو مجبس سٹیل کی دیوارین موٹی ہون اور پھاٹکون پر پہرہ چوکی ہو گو اُس مین خندق فصیل اور توپون کی قطار ہوتا ہم ایک ایسا طلسم ہے جو ان سب کو طے کر سکتا ہے وہ طلسم روپیہ ہے! لو یہ ایک بھاری تھیلی ہے آج دن بھر تم اپنے کمرہ مین آرام کرو رات کو پھر سفر پر چلدینا تجھکو غمگینی کی نگاہ سے نہ دیکھو یقین مانو کہ مجھکو تم سے اس قدر جلد جدا ہونے کا ویسا ہی رنج ہے جیسا تمکو میری مفارقت کا۔ مگر اسکی بہت ضرورت ہے اور کوئی چارہ نہین لامحالہ ہمکو ایسا کرنا پڑیگا۔ سنو! تم پیرس کو جلد جاؤ اور اگر تم اپنے آقا اور اُس پادری کو رہا کرانے مین کامیاب ہو جو وہان بند ہین تو تمھارا مجھپر ایسا احسان ہوگا کہ واپسی پر جو کچھ تم مجھ سے کہوگے مین کرونگی۔ مین وطن شوہر بچے دولت۔ احباب سب کچھ تمھارے واسطے چھوڑ دونگی اور تمھارے ساتھ بھاگ چلونگی ہم تم کسی دور دراز گوشہ عافیت کو چل دینگے اور وہان تمام دُنیا کو فراموش کر کے محبت والفت سے خوش خوش رہینگے کہو ہمفری! تم یہ کام کروگے جو مین تم سے کہتی ہون؟ تم بانکے شہسوار کی طرح اپنی سپہگری سے عشق و محبت کا انعام حاصل کروگے؟"

یہ کہتی ہوئی مکار بر برانے نوجوان چھوکرے پر معشوقانہ ناز و کرشمہ کی بوچھار کی اور اس نے جو اُسکے ناز و کرشمہ پر مفتون اور عشوہ و ادا پر گرویدہ اور بادۂ عشق سے سرشار تھا قدمون پر گر کر اُسکی بجا آوری ارشاد کا وعدہ کیا۔

جب رات ہوئی ہمفری کلنٹن ڈچز کے اصطبل کا ایک عمدہ گھوڑا اور کیسہ مین ہزار اشرفیان لیکر برک شائر ہوس سے رخصت ہوا۔ اُسکے دل مین پر جوش امیدین بھری تھین مگر رخسارون پر آنسو روان تھے۔ اُس مجنون بیوقوف چھوکرے نے ہر بات کا یقین کر لیا جو مکار ڈچز نے ناز و ادا سے اُسکے کان مین کہی!-

قبل اسکے کہ ہم اس باب کو ختم کرین یہ کہدینا ضرور ہے کہ ہمفری کلنٹن کو ایسی مہم پر بھیجنے سے بربرا کی دو خاص اغراض تھین اوّل تو یہ کہ وہ اُسکو علیحدہ کردینا چاہتی تھی وہ چاہتی تھی کہ کلنٹن بہت دور چلا جاوے اور وہان کچھ عرصہ تک مصروف رہے تاکہ اُسکو یہ معلوم نہو کہ انگلستان مین کیا ہورہا ہے اور اپنے ارتکاب کیے ہوے جرم کی علت مین دوسرے بیگناہ شخص کو پھانسی پر چڑھا ہوا دیکھکر خیالات تاسف اسکے دل مین نہ پیدا ہوون دوسرے بربرا کو پھر یہ فکر پیدا ہوئی کہ فادر پیری کو بطور آلۂ انہدام اقتدار اپنی رقیبہ لوئسی کے کام مین لانا چاہیے اور اُسکو ہولناک نمایان ثبوت ہمفری کی دلیری اور استقلال کا ملچکا تھا۔ اور وہ سمجھتی تھی کہ ہمفری ضرور اسکے کہنے کو پورا کریگا۔ اُسنے چالاکی سے فادر پیری کی رہائی گو ضمن سرہکٹر گرہم کی رہائی کا بیان کیا کیونکہ وہ خوب جانتی تھی کہ جیوکر اپنے آقا سے بہت محبت رکھتا ہے اور اُسکے ساتھ مین فادر پیری کو بھی نکال لادیگا جسکا رہا کرانا دراصل ڈچز کو مقصود تھا۔

اس طرح پر ہمفری کلنٹن برک شائر ہوس سے رخصت ہوا اور جب وہ چلا گیا ڈچز زیادہ آزادی سے سانس لینے لگی خصوصًا اس وجہ سے کہ دن مین جو بعد شب کے واقعہ وائٹ ہال کے ہوا کوئی افواہ اس قسم کی مشہور نہین ہوئی جس سے سمجھا جاتا کہ اس حادثہ نے بہ نسبت اُسکے جو عام طور پر ظاہر تھا کوئی اور صورت پکڑی مگر یہ امر کہ صورت حال واقعات کی ایسی ہی رہنا تھی اور ایک بیگناہ کو پھانسی پانا تھا یا نہین اس قصہ کے اگلے بابون مین معلوم ہوگا۔

باب ۱۰۷

تحقیقات قتل

کرنیل رمبالڈ اُسی روز رائی ہوس سے لندن کو آیا تھا جس روز رات کو محل مین قتل کا واقعہ ہوا اُس نے اپنا ارادہ دارالسلطنت کو جانے کا دفعتًا قائم کیا اور یہ ارادہ ایک خاص وجہ سے تھا جو بعد ازین بیان کیجاویگی۔ اور اسی تحریک سے جسکو کرنیل روک نہ سکا۔ تین بجے سہ پہر کو وہ اُس محل مین پہونچا تھا جسمین لارنس ورودتھ محلہ لنکنس انفیلڈس مین رہتے تھے اور جو ملکیت جنرل اور لیفٹنٹ [illegible]

کرنیل نے اپنے داماد اور بیٹی سے اس سفر کی غرض بیان کی اور وہ غرض ایسی شریفانہ قسم کی تھی کہ دونون نے کچھ چون وچرا نہ کی لیکن اگرچہ انھون نے کچھ تعرض نہین کیا دونون نے کہا کہ احتیاط کی بہت ضرورت ہی۔ کیونکہ وے جانتے تھے کہ کرنیل بادشاہ کو بالعموم اور چارلس کو بالخصوص پسند نہ کرتا تھا پس اُنکو اندیشہ ہوا کہ مبادا کرنیل ایسا برتاؤ نہ کرے جس سے اُس پر عتاب بادشاہی نازل ہو۔ کرنیل رمبالڈ نے اِس بارہ مین اُنکا اطمینان کیا اور کہا کہ مجھکو ایک خاص غرض حاصل کرنا ہی پس مین ویسا ہی طریق عمل اختیار کرونگا جس سے اُس مین کامیابی ہو۔

کچھ کھانا کھا کر اور لارنس اور روتھ سے تھوڑے عرصہ تک باتین کرنے کے بعد کرنیل رمبالڈ شام کو تنہا محل بادشاہی کی طرف روانہ ہوا کیونکہ اُس نے خیال کیا تھا کہ اُسی وقت زیادہ عمدہ موقع بادشاہ سے ملاقات ہونے کا ہی۔ وقت گذرتا گیا اور دو گھنٹہ ہو چکے مگر کرنیل واپس نہین آیا تب لارنس اور روتھ کو تردد پیدا ہوا اور اور دیر مین ایک ملازم دوڑتا ہوا اُس کمرہ مین آیا جہان دونون بیٹھے تھے اور یہ اطلاع کی کہ شہر مین بڑی شہرت ہو رہی ہی کہ محل شاہی مین قتل کی واردات ہو گئی اور غلطی سے بجاے بادشاہ کے ایک اور عجیب شخص ہلاک ہوا اور کرنیل بطور قاتل کے گرفتار ہوا ہی اور ٹاور کو بھیجدیا گیا ہی۔

اِس خبر وحشت اثر نے لارنس اور روتھ پر سکتہ کا عالم پیدا کیا۔ روتھ بالکل بدحواس ہو گئی اور لارنس بوجہ اِس تذبذب کے کہ اصلیت اسکی کیا ہی اُسکو تسلی نہ دے سکتا تاہم دونون کو ہرگز یہ یقین نہ آیا کہ یہ ہولناک روایت جو کرنیل کی بابت مشہور ہوئی ہی صحیح ہی جب دونون کے حواس ذرا درست ہوے گو یہ سکون عارضی تھا اور رنج و تذبذب شامل ہوتا جاتا تھا اُنھون نے صلاح کی کہ کیا کرنا چاہیے روتھ کی یہ راے تھی کہ مجھکو ٹاور جانا چاہیے اور اپنے باپ تک رسائی حاصل کرکے حتی المقدور اُسکو تسلی دینا چاہیے مگر لارنس خوب جانتا تھا کہ ایسے ناوقت موقع پر کیونکہ اب آدھی رات ہو گئی تھی ٹاور کے ہولناک محبس مین رسائی پانے کی ذرا بھی امید نہین ہی پس صبح ہونے کا انتظار کرنا ضروری تھا قبل اسکے کہ کچھ کیا جاوے اور بقیہ وقت لارنس اور اسکی بیچارہ زوجہ نے ایسی تکلیف مین گذرا نا جو ناظرین خود

خیال کر سکتے ہین) قابل بیان نہین۔
جب صبح ہوئی لارنس بہت تڑکے نواح وائٹ ہال کو گیا تاکہ دریافت حال کرے اسکو ایک ملازم شاہی ملگیا۔ اسکو اُسنے ایک اشرفی دی اور ملازم نے رات کے واقعہ جانکاہ کا سب حال بتایا اُسکے بیان سے بھی تصدیق اُس خبر کی ہوئی جو قبل آدھی رات کے لارنس نے پائی تھی۔ مگر پھر بھی اُسکو کامل یقین تھا کہ کوئی سخت غلطی ہوئی ہی اور اتفاقات کی خوفناک پیچیدگی نے جرم کا الزام کرنیل رمبالڈ کے سر پر رکھکر اصل قاتل کو بچا دیا ہی۔ ملازم بادشاہی نے لارنس سے یہ بھی کہا کہ جان دلو بائی متوفی کی وجہ مرگ کی بابت دنش انکے تفتیش ہوگی مگر کرنیل رمبالڈ اُسوقت اظہار دینے کے واسطے نہ لایا جاویگا۔
اب اُس صبح کے آٹھ بجے تھے جبکا ہم ذکر کر رہے ہین لارنس اپنے مکان کو واپس گیا جہان روتھ تردد کے ساتھ اُسکی منتظر تھی۔ افسوس!۔ اُسکو تسکین دینے کے لائق کوئی خبر نہ ملی مگر اُسنے اُسکو یہ کہکر ڈھارس دی کہ تم ابھی ڈاور جانا اور اپنے باپ سے ملنا وہ خود روتھ کے ساتھ نہ جا سکتا تھا کیونکہ وہ اپنا وقت ایسے کام مین صرف کرنے والا تھا جو کرنیل رمبالڈ کی اغراض کے زیادہ مفید تھا پس اس نے روتھ کو مع اُسکی خادمہ کے ایک گاڑی پر روانہ کیا اور اُس سے کہا کہ اپنے باپ سے کہدینا کہ مین خود فلان طریق عمل اختیار کرنے والا ہون۔
روتھ کو بالفت گلے سے لگا کر اور اُسکو گاڑی مین سوار کر کے لارنس نے ایک قاصد مع ایک عجلت سے لکھے ہوے رقعہ کے رائی ہوس کو روانہ کیا اور اُسمین رمبالڈ کی زوجہ اور مسز پاٹا کو اُن واقعات کی اطلاع لکھی جو ظہور پذیر ہوئے تھے تاکہ اُسکو افواہی طور پر یہ خبرین ہونے سے دفعتاً صدمہ نہ پہونچے بعد ازان ہمارا ہیرو مسٹر مویرے کے پاس جو ٹمپل کا ایک بیرسٹر تھا اور جس نے وہ خفیف شناسائی رکھتا تھا گیا مسٹر مویرے ایک مسن شخص تھا اور بحیثیت وکیل فوجداری کے اُسکی بہت شہرت تھی یہ بھی مشہور تھا کہ وہ سرد دیدہ مسن شخص ہی اور عدالت کی دھمکیون یا جج کے ظلمون سے اپنے موکل کا مطلب فوت نہین ہونے دیتا باعتبار صورت ظاہری وہ ایک منحنی شخص تھا اور اُسکا چہرہ زرد تھا۔ کتاب بینی

اور خوض و فکر کی عادت نے اُسکے بشرہ پر امتداد مدت کی بہ نسبت زیادہ جھریان ڈالدی تھین مگر گو وہ سخنی اور کمزور معلوم ہوتا تھا اُسکی آواز قوی اور پرزور تھی۔ وہ اپنی خوش بیانی کو مناسب حال اس مقدمہ کے کام مین لاتا جسمین بحث کرتا جب اُسکا فریق مخالف کسی ملکی مقدمہ کو زور کے ساتھ اُٹھاتا وہ اُسکی ہجو بلیغ کرتا جہان کیفیت انسانی کا ذکر آتا وہ خود مجسم تصویر بن جاتا اگر بیگناہ پر ظلم ہوا ہوتا تو وہ دھوان دھار آتش بیانی سے بحث کرتا اور جب نفرت کینہ کی وغیرہ کی کیفیت موکل کی طرف سے ظاہر کرنا ہوتا تو وہ اُسکی صورت بنا دیتا تجمیع الوجوہ وہ ایک نہایت زیرک اور مشہور شخص تھا اور لارنس نے سمجھا کہ اس سے زیادہ لائق وکیل خسر کے لیے اور کوئی نہ ملے گا۔

دس بجے کے کچھ منٹ بعد محل وائٹ ہال کے کمرہ کونسل مین جان دلوبائی کی وجہ مرگ کی تحقیقات کی تیاریان کی گئین کارونر شاہی ٹھیک دس بجے آگیا اور ایک درجن شاہی سودی وغیرہ بطور اہل جوری کے طلب کیے گئے۔ دلوبائی کی لاش بادشاہ کے کمرہ مین صفہ پر اسی طرح پڑی تھی جیسی شب گذشتہ کو بادشاہ نے پائی تھی حتے کہ وہ خنجر بھی جو نوجوان قاتل نے گھرا بھو کا تھا نہ نکالا گیا تھا مخملی چادر مع سنہری جھالر کے جسمین دلوبائی کا تن بجان لپٹا ہوا تھا خنجر کی وجہ سے لاش مین چپک گئی تھی اور خون جو زخم سے نکلا تھا اُسکے سیاہ دھبے ارغوانی رنگ کی چادر پر جو تمام لیباہی تھی موجود تھے۔

کارونر اور اہل جوری نے کمرہ شاہی مین لاش کو معائنہ کیا اور وہان سے واپس آکر کونسل کے کمرہ مین میز کرسی پر نشست کی۔ تھوڑے فاصلہ پر عہدہ داران ملکی و قانونی کے لیے کرسیان بچھی تھین جنکو اس کارروائی کی نگرانی کی ہدایت تھی۔ یہ عہدہ دار مارکوئس آف ٹیلبنکس۔ ارل آف سدرلینڈ۔ ارل آف رچھسٹر ممبران کونسل اور چیف جسٹس ہربرٹن اور سر رابرٹ سائر اٹرنی جنرل تھے بادشاہ موجود نہ تھا مگر گواہ لوگ جنکا اظہار ہونا تھا ایک قریب کے کمرہ مین حاضر تھے۔

ہنوز کارونر نے کارروائی تفتیش شروع نہ کی تھی کہ ایک ملازم نے اُسکو ایک رقعہ دیا جسکو اُس نے پڑھا۔

کارونر (رقعہ پڑھنے کے بعد) "یہ رقعہ منجانب ایک شخص کے ہے جسکا نام لارنس بی ہے اور وہ لکھتا ہے کہ مین وارث درجہ دوم مبالڈ کا ہون جو قاتل خیال کیا جاتا ہے بوجہ اس قرابت مندی کے مسٹر بی چاہتا ہے کہ دوران تفتیش ہذا مین موجود رہے تاکہ مقدمہ کو دیکھے اور اظہارون کا خلاصہ بطور یادداشت کے لکھے اور وقت مکان پر مسٹر مبالڈ کے جواب کو تیار کرسکے یہ استدعا رقعہ مین ہے مگر مین نہین سمجھتا کہ کیا جواب دینا چاہیے" یہ کہکر کارونر نے عہدہ داران منصبی و قانونی کی طرف دیکھا تاکہ انکا استمزاج معلوم ہو۔

ان لوگون نے کچھ دیر تک مشورہ کیا بعدہ اٹرنی جنرل نے کہا "مسٹر بی کی درخواست منظور ہونے مین کوئی ہرج نہین معلوم ہوتا"

اسپر کارونر نے اُس ملازم سے جو رقعہ لایا تھا کہا کہ لارنس اور اُسکے وکیل کو آنے دو چنانچہ ایک ساعت مین لارنس بی اور وکیل جسکو حاضرین مین سے بہت سے لوگ جانتے تھے داخل ہوے۔ ہمارے ہیرو کا چہرہ نہایت زرد تھا۔ اور اُسکے انداز سے نہ صرف گھبراہٹ اور غمگینی عیان تھی بلکہ ایک قسم کی نمایان کبیدگی اور بے اطمینانی اُس سخت الزام کی بابت تھی جو اُسکے خسر پر قائم تھا کارونر نے مسٹر موبرے اور لارنس کو اُس جانب کرسی کے بیٹھنے کا اشارہ کیا جو مقابل عہدہ داران مذکورہ صدر کے تھا اور ایک ملازم نے جو موجود تھا ایک چھوٹی میز موبرے کے آگے بڑھا دی اور قلم دوات رکھدیا تاکہ وہ یادداشت لکھ سکے۔

اسکے بعد کارروائی مقدمہ گواہون کے اظہار سے شروع ہوئی اولاً ایک چھوکرے نے بیان کیا کہ مسٹر دلوبائی بادشاہ کے سلام کے لیے محل کو آیا تھا۔ اور شاہی کمرہ مین بٹھالا گیا تھا اور بادشاہ نے اُس سے گفتگو کی تھی بعدازان بہت سے چھوکرون اور خدمتگارون نے اظہار دیا کہ کرنیل مبالڈ ہمکو اسی کمرہ کے متصل غلام گردش مین ملا اور اُس نے بدمعاملہ اور مشکوک طریقہ سے جواب دیا جب ہمنے اُس سے پوچھا تو کون ہے اور کیون آیا ہے اُس نے کہا کہ "مین ایک شخص کی تلاش مین آیا ہون جسکے پانے کا مین نے مصمم ارادہ کرلیا ہے" جب بادشاہ دفعتاً کمرہ سے باہر آیا وہ چونک پڑا اور اُسکی صورت سے گھبراہٹ ظاہر ہوئی۔

اٹرنی جنرل ”یہ کچھ تعجب کی بات نہین ہو! کیونکہ نابکار قاتل کو بادشاہ کے زندہ دیکھنے پر بلا شبہہ گھبراہٹ ہوئی اس لیے کہ وہ سمجھتا تھا کہ بادشاہ اُسکے خونی ہاتھون سے ہلاک ہوگیا“

مسٹر موبرے ”مجھکو ایسے شخص کی بابت قاتل کا لفظ استعمال ہونے پر عذر ہی جسکا جرم اب تک پایۂ ثبوت کو نہین پہونچا ہو بلکہ اُسکی بیگناہی پر مجھکو اصرار ہی“

چیف جسٹس ہیبرٹن ”صاحب اٹرنی جنرل ذی علم کی گرم جوشی کو وہ سب لوگ سمجھ سکتے ہین اور اُسکی قدر کر سکتے ہین جنکو مناسب خیال قابل نفرت قتل سلطانی کے نیت کا ہو جس سے خدائے تعالیٰ نے جہان پناہ کو محفوظ رکھا“

لارنس لی (حقارت سے) ”قیدی کی بابت اس طرح پہلے ہی سے رائے قائم کر لینا ہولناک بات ہو اور وہ قیدی بھی ایسا جو تحقیقات کے وقت موجود نہو“

کارونر (سختی سے) ”بس خاموش رہنا ورنہ مین تمکو کمرہ سے باہر کرا دونگا“

مسٹر موبرے (سرگوشی سے) ”تم خاموش رہو اور اپنی کیفیات پر قابو رکھو اور کل معاملہ میرے ہاتھ مین رہنے دو“

اٹرنی جنرل ”اب یہ میرا فرض ہو کہ مین منجانب بادشاہ کے جو بطور گواہ کے حاضر نہین ہو سکتا چند مراتب بیان کرون اور اُس اظہار کو جو میرے ذریعہ سے ہو اہل جوری کو اسی طرح قبول کرنا چاہیے کہ گویا معمولی طور پر بحلف ہوا ہو بادشاہ نے حسب متذکرہ صدر مسٹر دلوبائی کو باز دیگر مگر یہ دیکھکر کہ وہ بدنصیب نہ صرف ماندگی سفر سے خستہ ہو بلکہ اسکو کچھ نشہ شراب کا بھی ہو بادشاہ نے ازراہ عنایت خسروانہ جو انکے مزاج مین ہو مقتول کو ایک گھنٹہ آرام کرنے کی اجازت دی یہ ظاہر ہو کہ وہ بدنصیب محل کی چادر اوڑھے ہوئے تھا اسی وجہ سے قاتل نے اُسکو بادشاہ خیال کیا جب بادشاہ کمرہ مین آیا کمرہ تاریک تھا بادشاہ ایک شمع غلام گردش سے اُٹھا لے گیا اور دیکھا کہ لاش پڑی ہو وہ خائف ہوکر باہر آیا اور رچرڈ میالڈ ملزم سے دوچار ہوا جیسا کہ بیان ہو چکا ہو“

دوسرا گواہ بلایا گیا اُس نے بیان کیا کہ کرنیل میالڈ کے گرفتار ہونے کے تھوڑی دیر بعد محل مین اُسکی تلاش کی گئی کہ وہ کیونکر داخل ہوا اور حالانکہ صدر پھاٹک پر

اُسکو بار دیجانے سے انکار کیا گیا تھا اور یہ معلوم ہوا کہ خفیہ زینہ کا دروازہ جو معمولاً مقفل رہتا تھا کھلا ہوا ہی یہ بھی بیان کیا گیا کہ کرنیل ہنہ مبالڈ نے خود قبول کیا تھا کہ اُسی چور دروازہ کے ذریعہ سے داخل ہوا تھا۔

موبرے (کھڑے ہو کر) "میری یہ غرض ہی کہ وہ خنجر دیکھا جاوے جس سے قاتلانہ حملہ کیا گیا ہی"

کاروزنر "بہت اچھا" اور خنجر منگایا گیا جو ملازم اُسکے لینے کے واسطے بھیجا گیا تھا اُس نے آلۂ قتل سے خون پونچھا کاروزنر نے اُسکو لیا اور سب طرف دیکھا مگر اُسکے دستہ یا پھل پر کچھ کندہ نہ تھا مسٹر موبرے نے آلۂ قتل کے دیکھنے کی اجازت چاہی اور معاینہ کے بعد کہا "مین خیال کرتا ہون کہ یہ خنجر باعتبار وضع اور قطع کے ایسا ہی جو خدمتگار چھوکرون کے پاس رہتا ہی نہ پرائیوٹ جنٹلمینون کے پاس"

اٹرنی جنرل (درشت لہجہ سے) "وہ ہاتھ جو قتل کا کام کرنے کا ارادہ کرتا ہی اسی ہتھیار کو کام مین لاتا ہی جو اُسکو بسہولت اول ہی مرتبہ ملجاوے خواہ وہ خریدا ہوا ہو یا عاریتاً لیا گیا ہو یا کہین سے اُٹھا لیا گیا ہو"

موبرے (سہولت سے) "واضح رہے کہ یہ امر ممکن ہی کہ وہی دروازہ جو کھلا ہوا پایا گیا اور جسمین ہو کر مسٹر رمبالڈ نے داخل ہونے کا صاف طور پر اقرار کیا اُسمین ہو کر اصل قاتل آیا اور گیا ہو یہ ظاہر نہین ہوتا کہ کوئی قفل توڑا گیا اسمین کوئی شک نہین کہ دروازہ اتفاقاً کھلا چھوڑ دیا گیا یہ بیان کیا گیا ہی کہ جب بادشاہ نے دلوبائی کو کمرہ مین زندہ چھوڑا اور جب اُسکو پھر مردہ پایا دونون کے درمیان ایک گھنٹہ کا عرصہ گذرا سوائے خدا اور اصل قاتل کے کوئی نہین کہہ سکتا کہ اس گھنٹہ کے ساٹھ منٹون مین سے کس ٹھیک منٹ پر قتل کا وقوع ہوا"

کاروزنر "مسٹر موبرے کیا تم ملزم کی طرف سے جوابدہی کر رہے ہو"

موبرے "مین امید کرتا ہون کہ مین اُن چند امور کی بابت جو مجھکو اس نوعیت مقدمہ پر بیان کرنا ہی بولنے سے روکا نہ جاؤنگا میرا یہ فرض ہی کہ اہالیان جوری کو مطلع کر دون کہ مسٹر رمبالڈ ایک پرائیوٹ معاملہ کی بابت بادشاہ کی ملاقات کو آیا تھا جسکو مین اسوقت بیان کرنا نہین چاہتا مگر عنقریب سے پورے طور پر ظاہر

کرونگا اگر اس عدالت سے یہ حکم ہوا کہ ریمبالڈ کی تجویز ثبوت جرم دوسری عدالت سے ہو۔ بجاے کمینہ نیت قتل بادشاہ کے جو مسٹر ریمبالڈ کی طرف منسوب کی جاتی ہی اسکو ایک خاص اور نازک معاملہ کی بابت دریافت حال کرنا منظور تھا جسکے لیے وہ بادشاہ کے پاس آیا تھا۔ یہ امر کہ وہ در اصل اُسی بات کے معلوم کرنے کے لیے آیا تھا اور وہ بات صرف بادشاہ ہی کو معلوم ہو سکتی تھی مسٹر لی ملزم کا داماد ثابت کر سکتا ہی کیونکہ مسٹر ریمبالڈ نے کل سہ پہر اور شام کا وقت محل کے آنے سے قبل مسٹر لی کے ساتھ گذارا تھا۔ یہ بیان کیا گیا ہی کہ مسٹر ریمبالڈ تحیر آمیز گھبراہٹ سے چونک پڑا جب کل رات کو وہ بادشاہ سے دوچار ہوا مگر کون کہہ سکتا ہی کہ اُسکے دل کی فی الواقع یہی کیفیت تھی؟ اگر وہ نازک معاملہ جسکی طرف مین اشارہ کر چکا ہون زیادہ توضیح کے ساتھ بیان کیا جاوے تو یہ امر پوشیدہ نہ رہیگا کہ مسٹر ریمبالڈ نے کیون مدمخانہ اصرار سے کہا کہ وہ محل کو ایک شخص کی تلاش مین آیا ہی جسکے پانے کا اُسنے مصمم ارادہ کر لیا ہی اور یہ بھی بہت آسانی سے سمجھ مین آجائیگا کہ کیون اُسکے خیالات سخت تھے اور نوعیت بلینہ مختلف قسم کی تھی جب وہ دفعتہً بادشاہ سے دوبدو ہوا۔ بحالت موجودہ میرے لیے یہ کہنا مناسب نہین ہی کہ شہادت واقعاتی کس قدر خلاف بدنصیب ملزم کے ہی مگر اُسکے جواب مین مین صرف اُن بیانات کو پیش نہ کرونگا جو مین کر چکا ہون بلکہ مسٹر ریمبالڈ کے اعلےٰ درجہ کے چال چلن کو بحیثیت ماہر نبرد آزما کے پیش کرتا ہون۔ کیونکہ مین امید کرتا ہون کہ بحالات موجودہ اہالیان جوری پولٹیکل تعصبات کو بالکل برطرف رکھین گے مین چند الفاظ اور کہنا چاہتا ہون اور التماس کرتا ہون کہ یہ نہ سمجھا جاوے کہ مین اُنکو بطور دبی ہوئی دھمکی کے کہتا ہون مگر مین یہ ضرور کہونگا کہ اگر نتیجہ اس کارروائی کا خلاف مسٹر ریمبالڈ کے ہوا یعنی یہ کہ مقدمہ واسطے تجویز کے دوسری عدالت کو بھیجا گیا تو یہ ضرور ہوگا کہ مسٹر ریمبالڈ کے کل رات کو محل مین جانے کی بابت ایسے پورے کُھلے کُھلے بیانات کرنا ضروری ہونگے جو ایک نازک اور تکلیف دہ قسم کے معاملات کے متعلق ہونگے جنکو معاملات خاندانی کہا جاسکتا ہی اور اُن مین اس سلطنت کے سب سے اعلےٰ شخص کی نمایان شرکت اور غیر شریفانہ برتاؤ ظاہر ہوگا!!

عہدہ داران ملکی و قانونی نے مسٹر موبرے کی تقریر کے اخیر جملہ پر بہت ناک بھون سکوڑی اور بڑبڑائے مگر وکیل ذی علم جو خود سہولت اور بغیر غصہ کے بول رہا تھا) گو ذراسی علامت حقارت کی اُسکے لبون پر تھی، اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔
کارونر نے طرفداری کے انداز سے خلاصہ مقدمہ کا بیان کیا اور کہا کہ رمبالڈ مشہور و معروف حامی سلطنت جمہوری اور متنفر گورنمنٹ شاہی ہے اور جوری نے ایک دوسرے کی طرف دیکھکر یہ رائے دی کہ رمبالڈ نے دیدہ و دانستہ نہایت نابکاری و بدخواہی کی نیت سے بادشاہ کے قتل کا ارادہ کیا۔
لارنس لی کو جوری کی یہ رائے سُنکر سخت صدمہ ہوا گو وہ پہلے ہی سے اس نتیجہ کو سمجھے ہوئے تھا اور وہ مردہ کی طرح زرد مسٹر موبرے کے پیچھے کونسل کے کمرہ سے چلا گیا۔

باب ۱۷

محبس

ہمارا ہیرو اور اُسکا وکیل محل سے چلے اور ان تمام حالات کی اطلاع کرنے کے واسطے کرنیل رمبالڈ کے پاس ٹاور (نام محبس) کو ایک گاڑی کرایہ کرکے جانے والے ہی تھے کہ لارنس کے ذہن مین ایک بات آئی اور آس نے دفعتًا بارسٹر کا بازو پکڑکر پوچھا "کتنے عرصہ کے بعد پھر سماعت مقدمہ ہوگی؟"
مسٹر موبرے "اس مین کچھ دیر ہوگی۔ فرد جرم صرف قتل کی بابت نہو گی بلکہ یقینًا بدخواہی سلطان کا بھی الزام ہوگا" اور شاہی عاملان قانون اسکے بتانے مین تعویق کرینگے علاوہ برین عدالت کی ہمیشہ یہ مصلحت رہتی ہی کہ سربرآوردہ حامیان حکومت جمہوری کی گرفتاری پر جو جوش پیدا ہوتا ہی وہ کسی قدر فرو ہو جاوے تب"
لارنس (قطع کلام کرکے) "مگر یہ بتاؤ کہ آخر کتنا وقفہ ہوگا؟"
موبرے "دو تین مہینہ۔ اور ہم بھی بلا کسی قسم کے حیلہ کے توقف کرا سکتے ہین"
لارنس کا چہرہ امید سے دمک گیا اور اُس نے کہا "تین مہینہ! تمکو خوب یقین ہی کہ تین مہینہ کا وقفہ ہوگا؟ کیا تم ذمہ داری کر سکتے ہو کہ سماعت مقدمہ

تین مہینہ تک ملتوی ہو جاویگی ؟"

موبرے (اطمینان کے انداز سے) "ہان۔ مین اسکا وعدہ کر سکتا ہون۔ مگر تم یہ کیون پوچھتے ہو ؟"

لارنس "مشفق۔ یہ تو بتاؤ کہ نتیجہ کی بابت تمھاری کیا رائے ہے ؟"

مسٹر موبرے نے فوراً کچھ جواب نہین دیا۔ وہ کچھ سوچ مین ہو گیا اور ایسے شخص کی طرح لارنس کی جانب دیکھنے لگا جو یہ چاہتا ہو کہ غمگین جواب اُسکے چہرہ سے سمجھ لیا جاوے بجائے اسکے کہ زبان سے ادا کیا جاوے۔ مگر یہ دیکھکر کہ ہمارے ہیرو کے بشرہ سے امید و بیم کی عجیب آمیزش عیان ہے اُس نے سنجیدہ آواز سے کہا "مین نہین سمجھتا کہ تمھارے دل مین کیا خیالات گذر رہے ہین۔ لیکن اگر تمھارے دل مین کچھ امید کسی قسم کی ہے تو وہ تمھارے ہی خیالات سے پیدا ہوئی ہوگی۔ کیونکہ میرے دل مین کسی قسم کی امید نہین ہے !"

لارنس "مگر تم میرے خسر کو مجرم نہین سمجھتے ؟"

موبرے "نہین۔ تمھارے بیان سے تو وہ مجرم نہین معلوم ہوتا۔ مگر کسی عدالت انصاف کو رمبالڈ کی بیگناہی کا یقین دلانا مشکل ہوگا۔ وہی وجہ جسکی سبب سے وہ مخل کو گیا۔ بغرض انتقام سمجھی جاویگی۔ اور یہی سبب تھا کہ مین نے تحقیقات وجہ مرگ مین اُسکی طرف زیادہ تخصیص کے ساتھ اشارہ کرنے سے احتراز کیا"

لارنس نے غمگینی سے کہا "مین اس خطرہ کو ضرور سمجھتا ہون جو میرے خسر پر آ پڑا ہے۔ البتہ ایک امید ہے اور وہ متقاضی ہے کہ مین ایک دور و دراز سفر بحری اختیار کرون۔ اور وہ مین ضرور اختیار کرونگا"

موبرے (متعجب ہو کر) "سفر بحری ؟"

لارنس "ہان۔ تم نے وعدہ کیا ہے کہ سماعت مقدمہ تین مہینہ تک ملتوی ہو جاویگی۔ اب شروع جنوری ہے اور تم وسط اپریل تک التوائے مقدمہ کرا سکتے ہو۔ کیون !"

موبرے بارسٹر "مین ایسا کر سکتا ہون۔ اور ضرور ایسا کرونگا۔ مین تو وعدہ بھی کر چکا ہون۔ مگر تمھاری امید کیا ہے۔ وہ تو بتاؤ ؟"

لارنس۔ چلو ٹا در کو چلیں۔ راستہ میں میں تم سے کہدونگا۔"

اس اثنار میں روتھ اپنے باپ کے پاس گئی اور اُسکو ہاتھ باندھے بستر پر نہایت غمگین بیٹھا ہوا پایا۔ اُسکے پانوٗن میں بیڑیاں تھین۔ وہ اُس سے لپٹنے کے واسطے دوڑنے والی تھی۔ مگر بیڑیاں دیکھکر وہ سرد ہو کہ ٹھٹھک گئی۔ رمبالڈ اپنی جگہہ سے اٹھا اور اُس نے اپنا ہاتھ اپنی بیٹی کی طرف بڑھایا۔ اور وہ اُس سے لپٹ کر زار زار رونے لگی۔ چند ساعت تک سوا رونے کے اور کوئی آواز اُسکے مُنھ سے نہ نکلی وہ کلمات تسلی و تشفی جو اُس نے راستہ میں سوچے تھے کچھ نہ ادا کرسکی۔ اُسکا دل نہایت بھرا ہوا تھا اور اشک باری و آہ وزاری کی وجہ سے آواز نہ نکلتی تھی۔ رمبالڈ اُلٹے اُسکی تسلی و تشفی کرنے لگا۔

رمبالڈ (روتھ کو سینہ سے لگاکر) "پیاری روتھ۔ اس طرح نہ روؤ۔ ہر آنسو جو تمھاری آنکھوں سے گرتا ہی۔ میرے دل پر پگھلے ہوے سیسہ کا کام کرتا ہی۔ اور ہر ہچکی جو تم لیتی ہو مجھکو بیقرار کیے دیتی ہی!"

روتھ (اکھڑے ہوے جملوں سے) "پیارے باپ مجھکو معاف کرنا۔ تمھارا یہ حال دیکھکر میری چھاتی پھٹی جاتی ہی۔ خدایا! یہ بیڑیاں! اور یہ جھوٹھا الزام! میرے باپ پر؟"

رمبالڈ۔ بیٹی۔ خدا نے بہت سی لڑائیوں کے طوفان میں میری جان رکھلی۔ اور اگر اُسکی مشیت ہی تو وہی مجھکو موجودہ خطرہ اور کلنگ کے ٹیکہ سے بچا دیگا

روتھ۔ ہان! اُسی کا بھروسا ہی! لارنس نے کہا تھا کہ میری طرف سے بھی تشفی کر دینا اور کہدینا کہ مین ہر طرح پیروی کر رہا ہون ——"

رمبالڈ (بات کاٹ کر) "ہان ہان میں جانتا ہون۔ وہ ضرور کوشش کر رہے ہونگے ورنہ یہان آتے۔ وہ بہت شریف دل شخص ہی اُس سے اچھا شوہر تمکو نہ مل سکتا تھا۔ مگر تمھاری مان اور میری بیچاری بہن ——"

روتھ (روکر) "لارنس نے اسکی فکر کی ہی کہ اُنسے دفعتًا ایسی خبر جانکاہ نہ کہی جاوے۔ آج صبح کو تحقیقات وجہ مرگ ہونے والی ہی اور لارنس نے مسٹر مودبرے کو پیروی کے واسطے وکیل کرلیا ہوگا۔

رمبالڈ "پیاری روتھ۔ تم روزبد دیکھنے کے واسطے اپنا دل مضبوط رکھو"

روتھ "روزبد! نہین نہین! کیا تم نے ابھی نہین کہا کہ خدا خود تمھاری بیگناہی کو ظاہر کر دیگا؟"

رمبالڈ۔ ہان۔ اگر خدا کی ایسی ہی مرضی ہی تو یہی ہو گا۔ مگر خدا اپنی نامعلوم مصلحتون سے کبھی کبھی ایسا بھی کرتا ہی کہ بیگناہ پھانسی پا جاتے ہین اور گنہگار صاف بچ جاتے ہین۔ کل شام کو جب مجھپر یہ ہولناک الزام لگایا گیا۔ مین خود خیال کرتا تھا کہ مجھکو اپنی بیگناہی ظاہر کرنا آسان ہو گا۔ کیونکہ ایسے لوگون کا جو بیجا طور پر مجرم ٹھہرائے جاتے ہین اسی قسم کا خیال ہوتا ہی۔ مگر اسوقت سے اسوقت تک جو وقت اس غمناک محبس مین گذرا ہی مین نے اپنی حالت پر سکوت سے غور کیا ہی۔ مین نے بہادرون کیطرح اسکا سامنا کیا ہی اور اسکو اسطرح دیکھا ہی کہ گویا موت سے مواجہ کیا ہی!

روتھ نے بیقرار ہو کر کہا "پیارے باپ خدارا ایسی باتین نہ کرو!" اور وہ اپنے باپ سے اس طرح چمٹ گئی کہ گویا قانون کے آمد عامل اسکے باپ کو اس سے چھڑانے اور دار پر کھینچنے کے واسطے چلے آ رہے ہین۔

رمبالڈ "روتھ زیادہ پریشان نہو یاد رکھو۔ جس قدر تم پریشان ہوگی اسی قدر میرا استقلال کمزور ہوتا جاویگا اور جتنا تم تقدیر پر شاکر رہوگی اتنی ہی مجھکو قوت ہوگی۔ خدا جانتا ہی کہ اس طرح سنجیدگی کیساتھ گفتگو کرنے سے میرا مقصد یہ نہ تھا کہ خنجر الم تمھارے دل مین زیادہ گہرا چبھوؤن۔ مگر یہ میرا فرض ہی کہ تمکو روزبد کے واسطے تیار کرون ٹھہرو۔ ٹھہرو۔ میری بات نہ کاٹو۔ کل رات کے سین سے جو کچھ قدرے قلیل میری سمجھ مین آیا ہی مین سمجھتا ہون کہ عجیب و غریب عقدہ صفت مشتبہ حالات کے جال نے مجھکو گھیر کر اپنے اندر بند کر لیا ہی۔ یہ سب آن واحد مین ہو گیا ہی۔ میری طرح کوئی شخص عافیت اور عزت کی حالت سے اس طرح فوراً خطرہ اور بدنامی کے قعر مین نہین گرا ہی۔ اگر نتیجہ تفتیش مرگ میرے خلاف ہو تو خدارا پیاری روتھ تم اپنے دل کو مضبوط رکھنا"

روتھ "مین ایسا ہی کرونگی۔ سوا اسکے کیا چارہ ہی" یہ کہتے ہوئے اسکا سارا جسم تھرا گیا۔ اور اسنے سمجھا کہ اس وعدہ کا پورا کرنا فی الجملہ

دشوار ہی گو ناممکن نہین ۔

کئی گھنٹے گذر گئے۔ اور روتھ اپنے باپ کے پاس بیٹھی رہی - اور اُسکی خادمہ برآمدہ مین رہی جہان جیلر بیٹھا تھا - آخرکار دروازہ کھلا اور لارنس مع مسٹر سوبر کے نمودار ہوا - روتھ نے اپنے شوہر کے داخل ہونے پر تذبذب اور انتشار کی نگاہ ڈالی - مگر اُسکی کچھ سمجھ مین نہ آیا کیونکہ اُسکے غمگین بشرہ پر ایک جھلملاتی ہوئی شعاع امید کی تھی اور اُسکے ساتھ ہی ایک گونہ استقلال تھا - گویا اُس نے کسی خاص اور اہم طریق عمل اختیار کرنے کا عزم مصمم کرلیا تھا - ہمارے ہیرو کے چہرہ پر ایسی کشادگی اور صاف باطنی عیان تھی کہ ہر مبصر اُسکے دل کی بات کا اندازہ کر سکتا تھا - پس زوجہ کے لیے اُس صاف اور راست باز ذریعہ سے اُسکے دل کا حال معلوم کرلینا اور بھی آسان تھا۔

لارنس اپنے خسر سے لپٹ گیا - بعد ازان اُس نے اس طرح سلسلہ سخن شروع کیا کہ نتیجہ تفتیش مرگ بسہولت رفتہ رفتہ اُسکے گوش گذار ہو ۔

رمبالڈ داماد کی بات کاٹ کر "پیاری روتھ کہو تم اپنا دل مضبوط کیے ہوئے ہو! میرے واسطے - اپنے شریف شوہر کے واسطے دلکو مضبوط کیے رہو - کیونکہ جو کچھ مین نے سوچا تھا وہی ہوا"

لارنس اور رمبالڈ نے روتھ کو سنبھالا اور لارنس نے کہا "افسوس ! - وہی ہوا جو آپ نے سوچا تھا - مگر ابھی امید باقی ہے - ابھی امید ہے!"

روتھ (حواس باختہ ہوکر) "وہ کیا ہے - جلد جلد کہو! مین سمجھ گئی جو کچھ ہوا ہے! کمبختون نے میرے باپ کو کلنگ کا ٹیکا لگایا ہے - وہ قید مین رہیگا - بیڑیان اُسکے پانوٴن پر رہینگی - خدایا!"

اِسکے بعد ایک دردناک رقت خیز سین ہوا - روتھ نے بیقراری سے رونا اور ہچکیان لینا شروع کیا - ایک طرف باپ دوسری طرف شوہر اُسکو تھامے تھے - دونون اُسکو تسکین دیتے تھے - مگر دونون کی آواز بھرائی ہوئی تھی - اور آنکھون سے سیل اشک روان تھا - مسٹر سوبر پرے ہٹ گیا اور یہ رقت دیکھکر رونے لگا ۔

پھر لارنس نے جلدی سے وہ تجویز بیان کی جو اُسنے سوچی تھی - روتھ کو ذرا

ڈھارس ہوئی اُسکا سسکنا موقوف ہوا۔ وہ سانس روکے ہوے اپنے شوہر کی گفتگو سُنتی رہی۔ امید کی روشنی رفتہ رفتہ اُسکی آنکھون مین جھلکنے لگی یہانتک کہ وہ اُسکے آنسوؤن مین چمکی۔ اور جب لارنس تقریر ختم کر چکا اُسنے اُسکے گلے مین بانہین ڈالکر کہا "میرے پیارے شریف شوہر تم ضرور جاؤ! اور سب سے عمدہ ثبوت میری الفت و محبت کا یہ ہی کہ مین دل پر پتھر رکھکر صدمہ مفارقت کو سہونگی کیونکہ وہ میرے جیتے باپ کے واسطے ہی!"

اب مجلس کی دیوارون کے اندر بجاے دردناک آہ و نالہ کے سنجیدہ سکوت تھا رمبالڈ۔ روتھ اور لارنس سنجیدگی سے بحث کرنے لگے جس مین مسٹر موبرے بھی بیچ بیچ مین بولتا جاتا تھا۔

لارنس "مجھکو دو خیال پیدا ہوے۔ اول یہ کہ تمھاری بہن مس رمبالڈ بادشاہ کے پاس جاوے۔ اور اُسکے قدمون پر گر کر التجا کرے کہ میرے بھائی کو مجھ سے جدا کرکے مجھکو اور زیادہ مصیبت مین نہ ڈالو۔ مگر پھر مجھکو یہ خیال آیا کہ چارلس اپنے غصہ اور خود غرضی مین بلاشبہہ اس ہولناک الزام کو پورے طور پر یقین کریگا جسکو ہم سچا نہین سمجھتے ـــــــ"

رمبالڈ نے لارنس کا مطلب سمجھکر قطع کلام کرکے کہا "لارنس تم ٹھیک کہتے ہو۔ میری بہن کا بادشاہ کے پاس میری سفارش کے لیے جانا بے سود ہوگا۔"

مسٹر موبرے "اور باعتبار تقریر لارنس کے میری بھی یہی راے ہی۔ یہ حالات موجودہ اغلب ہی کہ بادشاہ مس رمبالڈ سے ملاقات ہی نہ کریگا۔ اور کچھ عجب نہیں بادشاہ کے پاس کوئی شخص بغیر نہایت احتیاط کے پہونچنے ہی نہ پاویگا"

روتھ (استقلال کے لہجہ سے) "وہان دوسرے خیال مین کچھ امید ہی اُس سے مجھکو فی الجملہ تقویت ہوتی ہی پیارے لارنس اگرچہ تمھاری جدائی مجھکو نہایت شاق گذرے گی تاہم مین یہ سختی اپنے اوپر گوارا کرونگی محض یہ خیال کرکے کہ مین اس سختی کو گوارا کرکے مین تامل کرون تجھپر مصیبت ڈھائیگا۔ جاؤ ورنہ کرو خدا حافظ۔ میری باالفت اور پاکباز دعاؤن کا بوجھ اپنے ساتھ لیجاؤ۔ تمھاری مفارقت مین امید مجھکو ڈھارس دیگی۔ اور اگر تمکو کامیابی ہوئی تو تمھاری واپسی پر کیسی مسرت ہوگی!"

لارنس (اپنی جگہ سے اٹھکر) "تو مین رخصت ہوتا ہون۔ روتھ تم سردست اپنے باپ کے پاس رہو۔ تمھارے رہنے سے ایک دوسرے کو تسکین ہوگی۔ اچھا۔ پیاری خدا حافظ!"

نوجوان شوہر و زوجہ گلے ملے۔ اُنکی بغلگیری دیر تک جوش کے ساتھ رہی۔ اور گو دونون کی آنکھ سے آنسو روان تھے۔ دونون کے دل کو فی الجملہ دھارس تھی۔ دونون نے ایک ضروری کام کے انصرام کے واسطے اپنے اوپر صدمۂ مفارقت انگیز کیا۔ اور دونون کے دل امید سے بھرے تھے۔

رمبالڈ (داماد کو گلے لگاکر) "لارنس۔ جو کچھہ نتیجہ تمھارے سفر کا ہو مین تمھارا مشکور رہونگا۔ اور میرا دل تمھاری طرف کھنچا جاتا ہی۔ مین تم پر تحسین و آفرین کرتا ہون۔"

نبرد آزما کرنیل اپنی تقریر ختم نہ کرسکا۔ جوش کیفیات اندرونی سے اُسکی آواز گھٹ گئی۔ اور لارنس نے اپنی زوجہ کو پھر جوش محبت سے گلے لگاکر جلدی سے لایق بارسٹر سے ہاتھ ملایا اور مجلس سے نکلا۔

رمبالڈ (بیقرار اور اشکبار ہوکر) "روتھ۔ پیاری روتھ یہ نہوگا۔ اپنے شوہر کو واپس بلاؤ۔ تم دونون کو جدا کرنا بڑا ظلم ہی!"

روتھ (بلند خیال شریفانہ استقلال سے) "نہین نہین۔ اُنکو جانے دو۔ میرا دل بولتا ہی کہ اُنکو کامیابی ہوگی!"

باپ نے بیٹی کو چھاتی سے لگالیا اور بارسٹر کے زعفرانی متفکر رخسارون پر موٹے موٹے آنسو تیز روان ہوئے۔

باب ۲۷

قلعہ رسشن

مابین ساحل کونٹی (صوبہ) کمبرلینڈ و کونٹی ڈوُن کے جنگلے کنارون پر بحر آیرلینڈ موجین مارتا ہی ایک چھوٹا جزیرہ ہی جو جزیرۂ مین کہلاتا ہی۔ اس زمانہ میں جبکا ذکر ہم لکھ رہے ہین یہ جزیرہ خاندان اسٹنلی کے ڈیوک کی جاگیر مین تھا بلکہ اسکو خودسر ریاست کہنا چاہیے۔ وہ فرمانروائے جزیرۂ مین کہلاتا تھا۔ اور اپنی چھوٹی

جاگیر مین تمام حقوق شاہی عمل مین لاتا تھا اور ایسا ہی خودسر حاکم تھا جیسا زمانہ حال کے ڈیوک ملک جرمنی ہوتے ہین۔ اس جزیرہ مین اُسکے خاص قوانین و دستور جاری تھے۔ وہ کچھ خراج خزانۂ انگلستان کو نہ دیتا۔ نہ کسی اعتبار سے باجگزار گورنمنٹ شاہی انگلستان کا تھا۔ ہمارے قصہ کے زمانہ سے پیشتر خاندان ڈرلی کے لوگ اُسکے فرمانروا تھے اور اب حسب تذکرہ صدر خاندان آتھل بر سر حکومت تھا۔ ان دونون خاندانون کے سرداران کا ہمیشہ یہ مقصود رہا کہ اپنی ریاست سے جہانتک ہوسکے روپیہ حاصل کرین۔ وے خود حکومت کرتے یا نائبون سے کام کراتے۔ ہر طرح پر ڈرلی اور آتھل کے اشخاص فرمانروا کی لوٹ کھسوٹ کی کچھ انتہا نہ تھی اور اُنھون نے اپنا کیسہ بھرنے مین مروت۔ عزت۔ اور اوصاف حمیدہ سے ہرگز کام نہین لیا۔

چونکہ جزیرہ مین۔ انگلینڈ۔ اسکاٹ لینڈ۔ آئرلینڈ کے قریب ہے اور اُسکے آئین و قوانین مخصوص تھے اور وہ باجگزار شہنشاہی گورنمنٹ کا نہ تھا تینون سلطنتون کے بدمعاش جو قانون کے پنجہ سے بچ جاتے وہان جاکر پناہ لیتے۔ اس طرح پر بہت سی آبادی اس جزیرہ کی شہرہ مجرمون۔ مقروضون۔ اور خفیہ مال بیچنے والون سے مشتمل تھی ان لوگون نے شادی اور دیگر تعلقات جزیرہ مین مین پیدا کر لیے تھے اور اس ذریعہ سے بدکرداری کو اپنی نسل کے ساتھ بڑھایا تھا۔ ایک خاص باب آمدنی والے جزیرہ مین کے لیے سالانہ ٹکس تھا جو وہ ہر غیر ملک کے باشندہ سے جو اُسکی ریاست مین پناہ لیتا وصول کرتا تھا۔ مگر چونکہ وہ بدمعاش جو بھاگ جاتے تھے اکثر مفلس و نادار ہوتے اُنکو اپنا دماغ اور ہاتھ نہ صرف وجہ معاش پیدا کرنیکے لیے کام مین لانا پڑتا بلکہ والی ملک کو ٹکس دینے کے لیے بھی جب وے اپنے دماغ کو کام مین لاتے ناظرین خیال کر سکتے ہین کہ وہ بے ایمانی اور پاجی پن کے لیے ہوتا۔ اور جب ہاتھ کام مین لاتے وہ ایماندار محنت کے لیے نہوتا بلکہ زمین یا سمندر پر لوٹ مار کی جھڈون مین قاتل آلہ پکڑنے کے لیے ہوتا۔ غرضکہ یہ جزیرہ مامن نہایت سخت بدذاتون کا تھا اور ایسے بحری ڈاکوؤن کا جو اپنی لوٹ مار نہایت شمالی جزائر اسکاٹ لینڈ تک پہونچاتے اور ایسے رہزنون اور سفاکون کا جو ہر قسم کی بدعت و زیادتی کو روپیہ پیدا کرنے کے لیے روا رکھتے۔ ایسی خلاف قانون حالت جزیرہ اور سخت بدکردار کیفیت اسکے

باشندون کی بابت عرصہ سے چیخ پکار مچی ہوئی تھی مگر بہت سے وجوہ سے جو تاریخ مین درج ہین برٹش گورنمنٹ نے آشتی اور اصلاح کے ڈھنگ سے بھی دست اندازی کرنا پسند نہ کیا تھا۔

اُس زمانہ مین جسکا ذکر ہم لکھ رہے ہین ڈیوک آف آتھل فرمانروائے جزیرہ مین ایک نہایت بڈھا شخص تھا۔ اور پیرانہ سالی کی وجہ سے ایسا کمزور تھا۔ کہ اپنے گھر سے باہر نہ نکلتا تھا۔ گو اُسکی ایسی ردی حالت نہ تھی کہ چارپائی سے نہ اُٹھتا۔ اُسکی زوجہ مرگئی تھی اور اُسکے ایک بیٹا اور تین بیٹیان تھین۔ اُنکا بیٹا شوقین طبیعت کا تھا وہ جزیرہ مین کی نیم وحشی یکسان حالت کی بہ نسبت دار السلطنت اسکاٹ لینڈ یا دربار انگلستان کی سکونت کو پسند کرتا اسی وجہ سے وہ (جسکا خطاب مارکوئیس تھا) ایک وقت مین چند ہفتہ سے زیادہ جزیرہ مین نہ رہتا۔ برسون تک باہر رہا کرتا مگر ڈیوک کی تینون بیٹیان اپنے باپ کے ساتھ قلعہ رشن مین رہتین۔ اُنکا نام کلاڈیہ۔ سبینہ۔ اور ڈلیہ۔ تھا معلوم نہین کہ یہ رومی نام اُنکے کیونکر رکھے گئے کیونکہ اُنکا باپ پرانے رومی مضمون کی کتابون سے نابلد محض تھا غالبًا خاندان کے کنفسر پادری نے یہ نام رکھدیے تھے

اُس وقت مین جسکا ذکر ہم لکھ رہے ہین جزیرہ مین کا دار الحکومت کاسل ٹون تھا جو جنوب مشرقی سرے پر ایک ندی کے دہانہ پر واقع تھا۔ قلعہ رشن جو ساحل بحر پر واقع تھا اور شہر سے بلندی پر دکھائی دیتا تھا۔ جاگیردارون کی گڑھی کی سی قطع رکھتا تھا اُسکے گرد ایک نہایت مستحکم سنگی ڈھالو پشتہ تھا جو غالبًا اب تک موجود ہی یہ عمارت قلعہ جس مین کئی قسم کی طرز ساخت کی آمیزش تھی اپنی دیوارون کی موٹائی کے واسطے مشہور تھی اور اسی وجہ سے بہت مضبوط سمجھی جاتی تھی۔ اسمین بہت سے کمرے تھے مگر عرض و طول مین چھوٹے بہت سی سیڑھیان تھین جنمین سے اکثر پتھر کی تھین اور بہت سے چکر دار راستے اور غلام گردشین تھین۔ قلب گاہ (یعنی جائے محفوظ جس مین سردار رہتا ہی) کا مکان دوسری عمارتون کے درمیان بھیانک صورت سے سر اُٹھائے ہوئے تھا۔ اور باعتبار چھوٹی مضبوط دیوار مین جڑی ہوئی کھڑکیون کے غمناک محبس سا معلوم ہوتا تھا۔ اس قلبگاہ مین ایک تخصیص بھی تھی جسکا ذکر کیا جاتا ہی ایک گوشہ پر ایک چکر دار سنگی زینہ سے ہوکر ایک مسطح چھت پر رسائی ہوتی تھی جسکے

چارون طرف فصیل دو گز اونچی تھی۔ دوسرے گوشہ پر ایک مضبوط کل ہمشکل اُس کل کے تھی جس سے پانی کنوین سے نکالا جاتا ہی۔ اس کل کی رسی نہایت مضبوط تھی مگر سرے پر بجاے اسکے کہ چمڑے کا ترسہ لگا ہوا ہو اُسمین ایک بڑی کرسی بندھی تھی جس مین بیٹھنے والے کے پانون رکھنے کے لیے ایک نکلا ہوا تختہ بھی جڑا تھا۔ اس کرسی کی پشت اور ہتھون مین اور نیز ان دونون پایون مین جہان سامنے کی طرف پانون رکھنے کا تختہ جڑا تھا مضبوط چمڑے کے تسمے لگے ہوے تھے اُسکو ایک نظر دیکھنے سے فوراً معلوم ہو سکتا تھا کہ اگر کوئی شخص اُس کرسی مین بٹھایا جاوے اور اُسکے جسم اور بازو پر تسمے باندھ دیے جادین تو وہ بالکل بے اختیار ہو جاویگا مگر اس کرسی اور کھینچنے والی رسی کا کیا مقصود تھا؟ یہ حال قلعہ رشن کے چند ہی لوگون کو معلوم تھا اور اس کل کی موجودگی سے باشندگان کاسل ٹون اگرچہ بالکل ناواقف نہ تھے تاہم اسکا حال مبہم اور مشتبہ طور پر جانتے تھے۔ واضح رہے کہ یہ گورکھ دھندا ایک لکڑی کے چور دروازہ پر رکھا تھا جو قلبگاہ کی چھت مین تھا۔ اور عمارت کے اُس گوشہ مین ایک چھجہ کے نیچے کرسی رکھی تھی تاکہ بارش سے نہ سڑے۔

برج قلبگاہ کی فصیل کی بلندی اور چھجہ کی اونچائی سے جو کل کے اوپر تھا ناظرین کو صاف واضح ہو گیا ہوگا کہ جو کچھ غرض اسکی ہو شہر کے باشندون اور قلعہ کی دیوار کے آدمیون کی نظر وہان تک نہ پہنچ سکتی تھی۔ جو کچھ دکھائی دے سکتا تھا صرف اُس شخص کو نظر آسکتا تھا جو کل کے کام مین آنے کے وقت قلبگاہ کی چھت پر ہو۔ مگر کاسل ٹون کے باشندے اکثر کہا کرتے تھے کہ کبھی کبھی اندھیری رات مین برج کی چوٹی سے اس طرح کی روشنی نکلتی نظر آتی ہی جیسے متحرک مشعلون کی لو اوپر کی طرف اٹھتی ہوئی ہوتی ہی۔ کبھی کبھی عجیب طرح کی بند بندسہ گوشیان اور اُن کامون کی بابت ہوتی تھین جو روشنی دیکھے جانے کے وقت ہوتی تھی اور یہ بھی بیان کیا جاتا تھا کہ چیخنے چلانے کی آوازین کبھی کبھی سُنی جاتی تھین جب مشعلون کی روشنی دھندلے ہالہ کی طرح قلبگاہ کی چوٹی پر ہوتی۔ لیکن اگر کوئی اجنبی جو شہر کاسل ٹون کو آتا ان بیانات کی بابت ٹٹولنے کے طور سے دریافت کرتا تو باشندے اُسکی بابت کبھی زبان کھولنے کی طرف مائل ہوتے یا اگر وے کچھ کہتے بھی تو سواے گھڑے قیاسات اور تمنا قصہ اور غیر طمانیت بخش

گمانات کے کچھ نہ کہتے۔ اصل یہ ہے کہ قلعہ مین جو کچھ ہوتا اُسکی بابت گفت و شنید کرنے مین شہر والے ڈرتے تھے۔ والی جزیرہ مَیَن خود اختیار افسر تھا اور باشندون کی زندگی اُسکے اشارۂ چشم پر منحصر تھی چونکہ وہ کسی حاکم بالادست کا ماتحت نہ تھا اُسکی حکومت کامل تھی مگر ظاہرا یہ باہمی فہمید تھی کہ وہ بلا ضرورت اپنی رعایا کے کامون مین دست انداز نہوگا اگر رعایا اُسکے کامون مین خلل اندازی کرنے سے پرہیز کریگی۔ اور بشرط اسکے کہ قوانین جزیرہ جو کچھ تھے اُنکی پابندی ہو اور اصل باشندے اپنا ٹکس برابر دیے جاوین اور اجنبی بعوض پناہ یابی سالانہ فیس ادا کرتے جاوین باشندے اور خاندان حکمران باآشتی گذر کرتے جاوینگے۔ کاسل ٹون کے باشندے جو کچھ لوٹ مار جزیرہ کے اندرونی حصہ مین کرتے اُنکو سزا ہوتی اگر وے پکڑے جاتے۔ مگر اُسکی بہت کم نوبت آتی۔ ورنہ اُنکے افعال کی بہت کم پرسش ہوتی۔ کبھی کبھی احتیاطاً سے یہ اُنکو سرگوشی کرتے کہ لوٹ مار کا قرار واقعی حصہ اگر حاکم وقت کو دے دیا جاوے تو لوٹ مار کی بابت تکلیف دہ تفتیش سے بچ سکتے ہین۔ رہی بحری رہزنی جو جہازون کے ذریعہ سے ہوتی۔ اُسکی تحریص خود گورنمنٹ کرتی۔ کیونکہ مال الغنیمة کا ایک معقول حصہ ڈیوک کے خزانہ مین پہونچتا۔ خلاصہ یہ کہ والی جزیرہ مَیَن ایک غیر پابند قانون حاکم تھا جو غیر پابند قانون اور بدطینت لوگون پر حکومت کرتا جو ہر طرح کی نالائقی۔ بدکرداری۔ اور بدوضعی مین بسر کرتے اُسکی مرضی خودسرانہ تھی۔ اور وہ زر کثیر کے خود غرضانہ اغراض کے لیے کام مین لائی جاتی۔

اِن جملہ حالات سے جو اوپر بیان ہوے ناظرین نے خیال کیا ہوگا کہ قلعہ رشن اُس زمانہ مین جسکا ہم ذکر کر رہے ہین باشندگان شہر کے لیے جنکی آنکھون کے سامنے وہ واقع تھا ایک عقدہ صفت خوف کی چیز تھا۔ مگر کوئی شخص اپنے ہمسایہ یا مستفسر اجنبی سے ٹھیک طور پر وجہ خوف کی نہ بیان کرسکتا جو اس قلعہ سے لوگون کے دل مین بیٹھا ہوا تھا۔ بعض وقت وہ اشخاص جنسے فرمانروا ے وقت ناراض ہوتا دفعتاً غائب ہوجاتے۔ اور یہ عام طور پر خیال کیا جاتا تھا کہ وے جہاز پر سوار کرکے انگلینڈ یا آیرلینڈ کے ساحل پر اُتار دیے جاتے ہین اور اُنکو صاف حکم دے دیا جاتا ہے کہ اگر اپنی جان کی خیر منظور ہے تو پھر جزیرہ مَیَن مین نہ آنا۔ مگر شہر کاسل ٹون کے معمر باشندہ چپ چپ اخفاء

سے سر ہلاتے جب لوگ اس طرح دفعتًا غائب ہو جاتے اور آنکھین لرزان تشویش کے ساتھ قلعہ کی طرف اُٹھ جاتین گویا یہ مقصود ہوتا کہ غائب شدہ اشخاص کی قسمت کا عقدہ اُن دُھندھلی دیوارون کے اندر حل ہو سکتا ہے نہ مرکب تری کے ذریعہ سے جو ساحل برٹن یا آیرلینڈ کو جایا کرتے ہین۔ بہرحال مبہم اشارات جو سر کے ہلانے اور قلعہ رشن کی جانب خوف زدہ نگاہین ڈالنے سے ہوتے محض قیاس پر مبنی تھے۔ کیونکہ یہ یقینی تھا کہ وہ اشخاص جو کبھی کبھی غائب ہو جاتے پھر شہر مین نمودار ہوتے کہ اپنا حال کسی سے کہین اور راز سربستہ کو پورے طور پر منکشف کرین۔

اب ہم قلعہ کا تھوڑا سا حال اور بیان کرتے ہین اُسکے اندر ساٹھ جوانون کی ایک فوج رہتی تھی جسمین سے بیشتر رذیل قوم کے بھاگے ہوے مجرم اور پردیسی تھے جنھون نے جزیرے مین پناہ لی تھی۔ اور جنھون نے بوجہ نہ ادا کرسکنے فیس محافظت کے فوج مین نوکری اختیار کر لی تھی نتیجہ یہ تھا کہ وے ایسے بدقوارہ مہیب صورت وحشی باڈی گارڈ کے جوان تھے جیسا کوئی سردار اپنے گرد جمع کر سکتا تھا۔ مگر اُنکو معقول تنخواہ اور خوراک ملتی تھی۔ اور ظاہرا ایک شرط اُنکی ملازمت کی یہ بھی کہ وے اہل شہر سے بجز اشد ضروری تعلق کے کسی قسم کا واسطہ نہ رکھین۔ اگر اُنکو شراب کی ضرورت ہوتی تو اُنکے لیے قلعہ کے اندر ایک میخانہ تھا جہان وے بدمستیان اور جی بھر کے شراب خواری۔ قماربازی۔ دنگا۔ فساد کر سکتے تھے لیکن وے میخانہ واقع قلعہ کے باہر اپنی بے اعتدالیون اور فساد کو وسعت نہ دیتے۔

مگر منجملہ فوج کے ساٹھ جوانون کے۔ ایک درجن ایسے تھے۔ جو بقیہ نفر سے علیحدہ رکھے جاتے اور جنکو صرف قلبگاہ مین کام کرنا ہوتا۔ قلبگاہ مین اُنکی کوٹھریان جدا تھین اور ایک نوکر اُنکی خدمت کے لیے تھا اور راتب معینہ کے علاوہ شراب وکباب کی قسم سے جو چیز اُنکو مطلوب ہوتی وہ اُنکا خدمتگار اُنکے لیے لاتا۔ اس طرح پر کل فوج قلعہ تو اہل شہر سے بے واسطہ تھی مگر یہ بارہ جوان اپنے بقیہ نفرہ سے فی الجملہ علیحدہ تھے۔ رہے قلعہ کے شاگرد پیشہ یہ لوگ تعداد مین کم تھے۔ بیشتر پیر مرد اور اُنکی عورتین تھین۔ جو عقلمندی سے اپنی زبان ہمیشہ بند رکھتے۔ اور بہ مصلحت وقت اپنی آنکھین بھی بند کر لیتے اور اس کٹھ پتلی کی سی حالت

کے معاوضہ مین وے آرام دہ مکان نفیس لباس۔ اچھی خوراک پر جو انکو ملتی قانع تھے یہ کیفیت قلعہ رشن کی تھی جس سے بآسانی خیال کیا جاسکتا ہی کہ اندرونی حصہ قلعہ کا باعتبار حالات ویسا ہی غمگین تھا جیسا بیرونی۔ معمولا مردنی کی سی خاموشی چھائی رہتی جسمین صرف دیوار پر کے سنتری کے نیچے ہوے قدم کی آواز آتی۔ یا فوج اور خاندان حاکم کے طعام خوری کا گھنٹہ بجتا۔ یا شام کی بدمستیون کی آوازین آتین۔ مگر سپاہیون کی بے اعتدالیون کی آوازین بھی بہت کم میخانہ کی موٹی دیوارون اور دروازون سے باہر جاتین پس قلعہ رشن مین ایک غمناک روح فرسا خاموشی چھائی رہتی۔ شاید ناظرین یہ سوال کرینگے کہ قلعہ مین فوج رکھنے ہی کی کیا ضرورت تھی؟ اور سنتری دیوارون پر کیون پہرا دیا کرتے تھے۔ اسکے کئی وجوہ تھے۔ اول تو یہ کہ باشندگان جزیرہ مین اپنے ظالم سردار سے کئی مرتبہ بغاوت کر چکے تھے۔ دوسرے یہ کہ حاکم وقت کو نمائش قوت اور سطوت کی منظور تھی تاکہ وے بدمعاش جو پناہ گزین ہوتے اُتھے دبے رہین۔ تیسرے یہ کہ جزائر اسکاٹلینڈ کے لوگ اکثر بحری لوٹ مار کے جملہ باشندگان جزیرہ ئیش پر کرتے تاکہ باشندگان جزیرہ ئیش کے حملون کا عوض لین۔ علاوہ برین فوج کے سپاہی فرمانروایان ئیش کے لیے پولیس کا کام بھی کرتے۔ جب اُن مجرمون کی گرفتاری کی ضرورت ہوتی جو اپنی معافی سزا نہ خرید سکتے یا جنکا جرم ایسا سنگین ہوتا کہ اُس سے درگذر نہو سکتے تو یہی فوجی سپاہی اس کام کو انجام دیتے۔ لغرضکہ یہ ظاہر ہی کہ ایک غیر پابند قانون حاکم کے لیے جو بد دستیرہ رعایا پر شخصی حکومت رکھتا تھا کسی نہ کسی قدر فوجی قوت کی ضرورت تھی۔ یہ بھی واضح رہے کہ جزیرہ ئیش مین ایک قسم کی کونسل بھی تھی مگر اُسکے ممبر سب فرمانروائے ئیش کی ساختہ پرداختہ اور ہان مین ہان ملانے والے تھے۔

اب صرف ڈیوک آف آتھل اور اُسکے خاندان کا حال بیان کرنا رہ گیا تاکہ ہمارا تذکرہ جو اس قصہ کے لیے ضروری ہی مکمل ہو جاوے جب متذکرہ صدر ڈیوک کہن سال تھا۔ اور بوجہ پیرانہ سالی اُسکے قوائے جسمانی و دماغی مین ضعف آگیا تھا وہ بالکل اپنی تینون دختران کلاڈیہ۔ ربیبہ۔ ٹلیہ کے اختیار مین تھا جو اسکی بہت خبرگیری کرتی تھین۔ یہ بات کچھ بوجہ محبت پدری کے نہ تھی بلکہ زیادہ تر اسوجہ سے

کہ اُسکے زندہ رہنے پر اُنکے اقتدار اور حکومت کا انحصار تھا۔ اُنکا بھائی رونلڈ حسب مذکورہ بالا بہت کم وطن کو آتا اور آتا بھی تو چند ہفتہ سے زیادہ ایک وقت مین نہ رہتا۔ پس بھائی کی موجودگی سے بہنون کے امور مین کچھ خلل نہ پڑتا۔ مگر وے خوب جانتی تھین کہ جب اُنکا باپ مرے گا اُنکا بھائی بوجہ مصروفیت عیش و نشاط کے جزیرہ کے معاملات کے انصرام کے لیے کوئی نائب مقرر کریگا۔ اور اُنکا اختیار و تحکم اپنی مرضی کے موافق انصرام معاملات کرنے کی بابت ختم ہو جاویگا۔ اس امر کا یقین اُنکو اسوجہ سے اور بھی زیادہ تھا کہ باہم اُنکے اور اُنکے بھائی کے اتفاق نہ تھا۔ رونلڈ اُنسے چند سال بڑا تھا اور گو وہ قلعہ مین کم رہتا تھا اُسنے اُنکے مزاج اور مشاغل کو کافی طور پر دیکھا تھا جس سے وہ کبیدہ ہوتا۔ اُسنے اُنکو تنبیہ کی تھی مگر بے سود۔ اُنکا اعتبار ڈیوک پر پورا تھا۔ پس اپنے باپ کی زندگی مین اُنکو کوئی اندیشہ اپنے مشاغل مین خلل پڑنے کا نہ تھا۔ جو کہ کچھ بھی مشاغل اُنکے تھے۔ یہ بات اُسی نفرت کی وجہ سے تھی جو مارکوئس رونلڈ کو اپنی بہنون کی جانب تھی کہ وہ ابتدائے قلعہ سے دوسری جگہ چلا گیا تھا۔ ایک نوجوان رئیس زادہ کا مشغلہ جسکے پاس زر خطیر تھا کیونکہ مارکوئس اپنے باپ کے کیسہ زر سے فی الجملہ بے تعلق تھا عیش و نشاط کے سوا اور کیا ہو سکتا تھا یہی وجہ تھی کہ اڈنبرا اور لندن کے چمکدار سنہرے کمرے قلعہ رشن کی تیرہ و تار غمگین دیوارون کے بہ نسبت رونلڈ کو زیادہ کھینچتے تھے۔

کلاڈیہ۔ بینہ۔ ٹلیہ تینون نہایت حسین عورتین تھین جس زمانہ کا ہم حال لکھ رہے ہین اسوقت کلاڈیہ کی عمر تقریباً تیس ۳۰ سال اور ٹلیہ کی چھبیس ۲۶ سال کی تھی۔ وے تینون ایک ہی قطع کی بلند بالا۔ پوری جوان عورتین تھین۔ اُنکی بکثرت سیاہ زلفین بیضاوی چہرون پر چھٹکی رہتین جو نک سک سے درست تھین۔ اُنکی آنکھین بڑی سیاہ اور چمکدار تھین۔ جو کبھی بجلیان ڈھاتین۔ اور کبھی مستقل نور سے روشن رہتین۔ اُنکی غزالین چشم کا ایک عجیب و غریب کرشمہ تھا۔ جس سے نہایت سخت جذبات اور تند کیفیات عیان تھین اور جس سے دوچار ہونے والے کے دل مین نامعلوم ہیبت پیدا ہوتی گویا اُنکی نگاہین دیکھنے والے کو مائل تو کرتین مگر ڈرانے اور خائف کرنے کے لیے۔ اُنکی ایسی آنکھین تھین کہ جو شخص ایک مرتبہ دیکھ لیتا پھر کبھی نہ بھولتا کیونکہ اُنکی نگاہین دیکھنے

والے کے دل پر ایک افسون مثال طلسم صفت اثر پیدا کرتین جسکو دیکھنے والا دل سے
نکال نہ سکتا۔ وہ ایسا غیر طبعی اثر ہوتا جو نوشتہ تقدیر کی طرح گلے کا ہار ہو جاتا۔
غالبًا ناظرین کو کبھی اُس بڑی تصویر کے دیکھنے کا تجربہ ہوا ہوگا جسکی آنکھون سے یہ
معلوم ہوتا ہو کہ دیکھنے والے کے اوپر جمی ہوئی ہین چاہے وہ کمرہ کے کسی حصہ مین کھڑا ہو
اور اپنی جاے قرار کتنی ہی مرتبہ بدلے۔ اسی قسم کا اثر اُن تینون عورتون کی نگاہون
کا اُس شخص پر ہوتا جو پہلی مرتبہ اُنسے دوچار ہوتا۔ خلاصہ یہ کہ اُنکی نگاہ ایسی تھی
جس سے بچنا محال معلوم ہوتا تھا؟۔

اِن تینون بہنون مین بجز پر شوکت اور نفس پرست حسن کے اور کوئی بات
ایسی نہ تھی جسکو چاہنے کے قابل کہہ سکین مگر یہ بات احساس سے تعلق رکھتی ہے نہ دل سے
اگر اُنکی آنکھون سے کچھ اشتیاق ہویدا ہوتا تو اُسکا جوش ہیجان نفس کی حد تک پہونچتا
اُنکے لب لعلگون اور دندان در مثال تھے مگر اُنکا تبسم ایسے عشوہ و ادا ے نسوانی
کی قطع کا نہ تھا جیسا معمولاً حسین و لفریب عورتون کا ہوا کرتا ہے بلکہ اُس مین ایک
عجیب قسم کی آمیزش نخوت۔ تجبر اور نفس امارہ کی تھی جس سے کیفیت نامعلوم خوف
کی جو آنکھون سے پیدا ہوتی اور زیادہ قوی ہوتی تھی۔ رہا بے تصنع کشادہ خاطری
اور سچی راست طبعی کا تینون مین سے کسی کی آنکھ۔ لب۔ یا چہرہ سے ہویدا ہونا اُسکا
کچھ نشان ہی نہ تھا۔ اُن صورتون کے دیکھنے سے خواہ مخواہ یہ خیال پیدا ہوتا تھا کہ
گو یہ چہرے حجاب دلی خیالات کے ہین تاہم دل کے اغراض کی کچھ جھلک نظر آتی ہے
جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خود دل جاے قیام مستقل رموز سربستہ کا ہے۔ ایک صاف
بے ریا روح حسین عورت کے چہرہ کو حور کی صورت کی سی رونق بخشتی ہے۔ مگر ایسی روح
جو خاص وجوہ سے اپنے مقاصد کو مخفی رکھتی ہے صورت کو ایسا کر دیتی ہے جس سے
اعتبار مفقود۔ دوستی ساقط۔ اور اُنس و محبت کے چشمہ مسدود ہوتے ہین۔

تاہم آپس مین باہم تینون بہنون کے خوب رازداری تھی۔ اور ایک کا بھید
دوسری پر مخفی نہ تھا۔ مگر یہ بات بوجہ صاف اور پاک الفت خواہری کے نہ تھی جو
روزمرہ کی زندگی مین ہزارون طرح سے مستحکم ہوتی ہے۔ اُنکی سرشت اس سے مبرا تھی
مگر چونکہ اُنکے مشغلہ۔ فوائد۔ اغراض۔ آرزو ایک ہی قسم کے تھے وے خود غرضی کے

مضبوط رشتہ سے باہم منسلک تھین۔

ڈیوک آف آتھل صاحب اقتدار اور صاحب ثروت تھا۔ ناظرین دریافت کرینگے کہ پھر کیا وجہ تھی کہ اُسکی بیٹیان اتنی عمر کو پہونچ گئی تھین۔ اور کسی کی شادی نہوئی تھی؟ وجہ یہ تھی کہ چند سال ہوے جب وے اپنے باپ کے ساتھ اوٹبرا کو اور وہان سے اپنے باپ کے ایک پیارے قلعہ کو گئی تھین تینون بہنون کا چال چلن نہ صرف ایسا تھا کہ لوگ سرگوشی کرتے بلکہ اُنکی بدچلنی کا یقین کامل ہوگیا تھا غرضکہ اُنکے لچھین کی ایسی شہرت ہوگئی تھی کہ اُنکا کوئی ہم حیثیت اُنسے شادی کرنیکا خواہشمند نہوتا تھا۔ اُسوقت وے سب برابر جزیرہ ٹیمٹ مین یکجا رہا کرتی تھین اور اُس پرانی گدّھی کے غمگین عمق سے وے بڑی دُنیا کی اُس سوسائٹی کو نظر حقارت سے دیکھنے کے لیے نکلین جس سے اُنکی بدچلنی نے اُنکو خارج کردیا تھا۔

باب ۳۷

تین بہنین

کرنیل رمبالڈ کے ٹماور مین قید ہونے کے چند روز بعد شام کو نو دس بجے کا وقت تھا اور قلعہ رشن کی عمارتون کے گرد ہوا بہت تندی سے چل رہی تھی کبھی چند ساعت کے لیے ٹھہر جاتی پھر زور کے جھوکے آتے بعض وقت آندھی سی ہوجاتی اور لمحون تک زور شور رہتا گویا شور و شغب اور بربادی کا کوئی پہلے سے ٹھہرایا ہوا کام انجام دینے کے لیے اپنی تمام طاقت کو کام مین لاتی۔ مگر پرانی گدّھی پر اسکا کچھ اثر نہوتا اُسکی موٹی دیوارون پر وہ اس طرح آکر ٹوٹتی جیسے سمندر کی لہرین ساحل کی چٹانون پر ٹوٹتی ہین اور باشندگان قلعہ کو اُسکی ذرا بھی حرکت محسوس نہوتی سال کے اس حصہ کے اعتبار سے ایک غیر معمولی ساکن روز کے بعد وہ ایک طوفان خیز شام تھی۔ دن کا سکون ایسا تھا کہ باعتبار صورت آسمان کے شاید نہایت تجربہ کار جہازی بھی سفر بحری پر آمادہ ہوجاتا اور کچھ خیال نہ کرتا کہ صورت آسمان جو دھوکا دینے والی ثابت ہوگی۔ اور دن کے سکون کے بعد رات ایسی طوفان خیز ہوگی۔

تینون بہنین ایک چھوٹے کمرے مین بیٹھی تھین جو اچھی طرح سجا ہوا تھا مگر جسکا منظر

غمگین تھا و زری پردے چھوٹی مضبوط جڑی ہوئی کھڑکیون پر آویزان تھے اور کرسی میز اور دیگر سامان بھدا اور پرانی قطع کا تھا۔ ایک میز پر شراب اور خشک میوے چنے ہوئے تھے اور تینون بہنین نقرئی جام سے اس طرح شراب پی رہی تھین گرگویا وہ تین مرد ہین جو دل کھول کے مے ناب سے بدمست ہوتے نظر آتا وہ ہین اُنکے چہرے سرخ تھے اور اُنکی آنکھین معجز نما نور سے منور تھین جب وے کوئی بات کرتین وہ نہایت احتیاط عمل مین لاتین جو ظاہرا اُنکی عادت مین داخل ہو گئی تھی اور جو بات زیر لب دبی رہ جاتی وہ آنکھ کے اشارہ سے سمجھ جاتین اُنکی باہم ایسی رازداری تھی کہ اگر ایک ذرا بھی اشارہ کرتی یا چند الفاظ کسی ناتمام بات کے کہتی تو بقیہ دو اُسکو فوراً سمجھ جاتین۔ یہ کمرہ جسمین وے اسوقت بیٹھی تھین اور جو اُنکا معمولی نشست کا کمرہ تھا درجہ زیرین ایک سلسلہ عمارت کا تھا جو قلعگاہ سے ملی ہوئی تھی اور اُسکے اور غلام گردش کے سرے کے درمیان جس مین دروازے کھلتے تھے آمد و رفت کا راستہ تھا۔ غلام گردش کے دوسرے سرے پر ڈیوک آف آکفل کا ذاتی کمرہ تھا اُسکے آگے والے کمرہ مین ایک پلنگ بچھا تھا۔ تینون بہنین باری باری سے رات کو اُسپر سوتین تاکہ ایک ہر وقت باپ کی خدمت کے واسطے حاضر رہے کیونکہ حسب تذکرہ بالا کلاڈیہ سبینہ اور ژلیہ کو ہر طرح یہ منظور تھا کہ اُنکے باپ کی زندگی زیادہ ہو اور جہانتک اُنکی خدمت سے ہو سکے کبرسنی کی کمزوریان کم ہو وین۔

تینون بہنین ایک ہی سی پوشاک پہنے تھین جو سیاہ مخمل کی تھی جس سے اُنکی موزونی قد اور سڈول اعضا خوب نمایان تھی وے ایک ہی قسم کے زیورات بھی پہنے تھین جو گران بہا تھے تاہم اُنکے پاس کوئی ملاقاتی آنے والا نہ تھا نہ کسی مہمان کا انتظار تھا یہ امر عورتون کی سرشت مین داخل ہے کہ وے کبھی کبھی اپنے تئین خوب آراستہ و پیراستہ کرتی ہین حالانکہ اُنکو معلوم رہتا ہے کہ کوئی شخص اُنکے دیکھنے اور تحسین کرنے کے لیے آنے والا نہین ہے وے اپنے غرور حسن اور عشوے و غمزے کے لیے بھی کبھی کبھی ایسی آراستگی کیا کرتی ہین اور ڈیوک آف آکفل کی تینون بیٹیان جو کئی اعتبار سے نہایت قوی دل تھین اس بارہ مین خیال نسوانی سے مبرا نہ تھین۔

پچھلی گفتگو کے بعد جو کچھ ہو رہی تھی دیر تک سکوت رہا اور اُس سکوت کو کلاڈیہ نے

شکست کرکے یون گفتگو شروع کی "یہ ایسی رات ہی جیسے وہ تھی جس روز"

سبینہ "ہان وہ نہینہ ہوے جب وہ ہمکو بھیج گئے تھے"

ٹلیہ "وہی وہ نہ جنکو تم نے بوجہ ترجیح عمر اور اقرار سابق کے تختہ مشق بنانا چاہا تھا۔"

یہ کہکر ٹلیہ اپنی چمکدار سیاہ آنکھون سے ایک پرمعنی نگاہ ڈالکر چپ ہوگئی اور کلاڈیہ نے کہا "ہان ایسی رات جیسی یہ ہی وہ بھی تھی ہوا نہایت تند چل رہی تھی اور لہرون کے ٹکرانے کی آواز اسی طرح آرہی تھی جیسی اسوقت آرہی ہی"

سبینہ "تمکو یاد ہوگا کہ اُس روز بھی ہم میز کے پاس بیٹھے تھے میوے ہمارے آگے رکھے تھے اور شراب ناب سے جام لبریز تھا یہ مصیبت کا اشارہ"

ٹلیہ کا چہرہ امید سے جو اُسکے دل مین دفعتاً پیدا ہوئی ومک اُٹھا اور اُسنے کہا "مگر کون جانتا ہی ممکن ہی کہ یہ طوفان ایک اور کو بھیجدے یہ تیسرا ہوگا جسکی ضرورت ہی اور وہ میرے لیے ہوگا!"

یہ کہتی ہوئی سب سے چھوٹی بہن اپنی پرتکلف کرسی سے اُٹھی اور ایک کھڑکی کے پاس پہونچکر اُس نے پردے کو اُٹھایا اُس کھڑکی مین آئینہ نہ تھے بلکہ دبیے پتلے سینگ کے تھے جو ایک خاص طرز کے بنے ہوے تھے اور پرانی گڈھیون اور غربا کے مکانات مین بجاے آئینہ کے کام مین لائے جاتے تھے۔ چونکہ ان سینگ کے دلہون کے اندر سے دیکھا نہ جا سکتا تھا باہر کا حال معلوم کرنے کے لیے کھڑکی کھولنے کی ضرورت تھی اگر کسی کی نظر سینگ کے دیکھنے کے پار بھی ہو سکتی تو ٹلیہ کی غیر طبعی چمکدار آنکھین یقیناً اپنی برق صفت نگاہین اُنکے پار کرتین کھڑکی کھولنے سے ایسے زور کا جھونکا آیا کہ وزنی پردہ بھی جسمین بھاری جھالر مین ٹکی تھلین اُڑنے لگا اور نقرئی چراغ جھلملانے لگے ٹلیہ چند ساعت تک کھڑکی کھولے رہی کیونکہ معاً اُسکی نظر ایک روشنی پر جمی جو تقریباً دو میل کے فاصلہ پر سمندر مین رقصان تھی اُسنے کھڑکی بند کردی اور اپنی جگہہ کو لوٹ آئی۔

اُس نے پرمعنی نظرون سے کہا "آج رات کو کوئی جہاز ضرور تباہی مین پڑے گا یا مین غلطی کرتی ہون۔

کلاڈیہ نے خوفناک پرمعنی تبسم سے جسکو وہ ہی تینون بہنین سمجھ سکتی تھین کہا "تو تم اُسکی دعا مانگ رہی ہو؟"۔

ٹلمیہ (جام شراب مُنھ سے لگا کر) "ضرور! کیا تمکو مشہور مثل نہین معلوم ہو کہ وہ ہوا بُری ہو جو کسی کو فائدہ نہ پہونچاوے"

سبینیہ "شروع نومبر سے یعنی اُسوقت سے جسکا ہم ابھی ذکر کر رہے تھے کبھی ایسا طوفان نہین آیا اُسوقت بُری ہوا نے فائدہ پہونچایا تھا"

ٹلمیہ "ہمکو امید کرنا چاہیے کہ آج رات کو بھی ویسا ہی ہوگا مگر حکم دینا چاہیے"

کلاڈیہ "ہان ضرور!" یہ کہکر اُسنے ایک چاندی کی گھنٹی زور سے بجائی جسکی آواز موٹی دیوارون کے بھی پار ہو گئی۔

چند ساعت مین ایک مُسن عورت جسکے چہرہ پر منحوس سکوت تھا اور جوان کٹھ پتلی کی مخلوق مین سے تھی جسکا ذکر ہم نے ایک پچھلے باب مین کیا ہو نمودار ہوئی۔

کلاڈیہ "مورنا کپتان راتھول کو یہان بھیجدو!"

مورنا مُنھ سے کچھ نہ بولی اور سر تسلیم خم کر کے چلی گئی چند ساعت مین کپتان راتھول حاضر ہوا وہ قلعہ کی فوج کا افسر تھا اور قلعگاہ کے جوانون پر جو قلعہ کے تخلیہ کے کمرے پر پہرہ دیتے تھے حکومت رکھتا تھا وہ ایک پہلوان صورت قوی الجثہ شخص تھا اُسکی عمر چالیس ہی سال سے زیادہ نہ تھی مگر کھچڑی بالون اور بدو تیرگی کے علامات سے وہ اور دس سال زیادہ عمر کا معلوم ہوتا تھا وہ از سرتا پا مسلح تھا اور اُسکی نظرین جو خوفناک لچہ کی سی تھین دیکھنے والا ایک نظر سے سمجھ سکتا تھا کہ اُسکو کسی کام کے کرنے مین ذرا بھی پس و پیش نہو گا جسکو وہ انجام دینا چاہے اور وہ ہر طرح پر مناسب اُس شخص کے واسطے سرداری فوج ایسے قلعہ کے تھا۔

کلاڈیہ "راتھول کچھ فاصلہ پر سمندر مین روشنی ہو!"

راتھول "مین نے بھی اُسکو دیکھا ہو پھر کیا حکم ہو؟"

کلاڈیہ۔ اگر جہاز ساحل کی طرف بہ آوے تو کوشش کر کے اہل جہاز کو بچانا اور اُن مین سے ——————"

ٹلمیہ (پُر معنی نگاہ سے راتھول کی طرف دیکھکر) "اُنمین سے ایک کو پسند کر لینا"

کپتان "میں سمجھا - اور کچھ ارشاد ہوتا ہی؟"

کلاڈیہ "قبل اسکے کہ تم روانہ ہو بہتر ہوگا کہ ایک جام شراب سے تازہ دم ہولو" یہ کہتے ہوے اُسنے ایک جام لبالب بھرا -

راتھول نے کلاڈیہ کے ہاتھ سے جام لیکر کہا "خدا کرے آپ اپنے تمام مقاصد مین کامیاب ہون"

کلاڈیہ کپتان کی طرف پر معنی نگاہ سے دیکھکر "اگر تم اپنا اقرار پورا کرو جب وقت آ دے تو کوئی شک نہین ہی کہ ہم کامیاب ہونگے"

کپتان "حضور تابعدار اور کمترین اُکے ماتحتون کی جان نثاری پر بھروسہ کرین"

کلاڈیہ "تو تم اپنے آدمیون کو اس بارہ مین ٹٹول چکے ہو اور اُنسے ایسے اشارے اور کنایہ کیے ہین کہ وہ اپنی راے ظاہر کرین"

راتھول "آپنے تو مجھکو ایسا کرنے کا حکم ہی دیا تھا مجھکو جو کچھ ہدایت ملتی ہی اُسکی پوری تعمیل کرتا ہون -

کلاڈیہ "ہان یہ تو مین جانتی ہون" یہ کہکر اُسنے ایک بیش قیمت انگشتری اپنی انگلی سے نکالی اور کہا "اسکو قبول کرو"

سبینہ نے بھی اپنی انگشتری بڑھا کر کہا "اور یہ بھی لو"

ٹلیہ نے بھی اپنی انگشتری نکالی اور کہا "میری طرف سے بھی یہ تحفہ قبول کرو"

راتھول کا چہرہ لالچی شخص کی طرح دمک اُٹھا اور اُس نے بہت کچھ لن ترانی اپنی خیر خواہی اور خدمتگذاری کی کرکے کہا "اگر گستاخی معاف ہو تو مین ایک بات عرض کرون ——"

کلاڈیہ "ہان ہان اچھے راتھول کہو"

راتھول "میرا مقصود یہ نہین ہی کہ مین آپ کی کارروائیون مین بجا آوری ارشاد سے زیادہ دست اندازی کرون مگر میرے ذہن مین یہ بات آئی ہی کہ اگر چند امور واقع ہوے تو آپ اپنا اقتدار اور اختیار کو خطرہ مین ڈالینگی ——"

کلاڈیہ نے مدبرانہ تبسم سے بات کاٹ کر کہا "بس بس! ہم اس بات کو بخوبی سوچ سمجھ چکے ہین - اگر وہ امور واقع ہوے جنکی طرف تم اشارہ کرتے ہو تو ہم اپنے

اقتدار کو اور زیادہ مضبوط کر لینگے بلا اسکے کہ ہماری حکومت مین ایک ذرہ برابر کمی آوے۔ یہ ناممکن ہی کہ مین اُس شخص کی بابت بھی ضعیف دل ہون جو ظاہرا بر نخوت اور خود سر مزاج رکھتا ہی جسکو ہموار اور تابع کرنا میرا کام ہی اور جس سے مجھکو فی الواقع خوشی ہوگی!"

سبینہ "میرا کام اس بارہ مین زیادہ آسان ہوگا!"

ٹلیہ۔ "اور میرے کام کو ہنوز امتحان کرنے کے موقع کی حاجت ہی!"

رانھول "اگر آپ لوگون کو اس طرح اطمینان ہی تو مجھکو بھی دلجمعی ہی آپ میرے اوپر بھروسہ کر سکتی ہین اور مین قلعہ کی فوج پر اور فوج والے اہل شہر کو دبا سکتے ہین۔ اور ایک دن مین تمام جزیرہ سے چندہ وصول ہو سکتا ہی!"

کلاڈیہ کی آنکھین کبھی الیہ کی ہوئی فتحمندی سے چمک اٹھین اور اُسکی دونون بہنون کی پُر معنی نگاہون سے بھی ویسی ہی کیفیت منعکس ہوئی اور اُس نے کہا کہ "وہ ہماری ہی تجویز ہی!"

ٹلیہ "اچھا رانھول لو اب جاؤ طوفان ترقی پر ہی کوئی جہاز ضرور تباہ ہوگا کیونکہ امواج بحر پر ایک روشنی رقصان ہی!"

کپتان فوج نے سر خم کیا اور چلا گیا وہ غلام گردش مین ہو کر قلبگاہ مین پہونچا اور اُس کمرہ مین گیا جہان اُسکے دس جوان نشۂ شراب اور جگتین سے مشغلہ کر رہے تھے بقیہ دو قلبگاہ کے مختلف حصون مین پہرہ پر تھے۔ اُس نے اپنے دس سپاہیون کو مختصر الفاظ مین ہدایت دی جسکی اُنھون نے خاموشی سے بجا آوری کی وے اپنے کپتان کے ساتھ قلبگاہ سے باہر نکلے اور صحن مین ہو کر کھینچنے والے پل کو گئے اسکو نیچا کیا اور قلعہ سے باہر نکلے۔

اس اثناء مین تھوڑے فاصلہ پر ایک جہاز گرداب بلا مین پھنسا تھا جیسا ٹلیہ نے بیان کیا تھا۔ رات بہت اندھیری تھی اور غلیظ بادل آسمان پر چھائے ہوئے تھے پس اُس روشنی کا جو سطح سمندر پر گھوم رہی تھی دیکھنا اور بھی آسان تھا۔ اب ایک توپ کی دندناہٹ جسکی آواز لہرون پر ہوئی مگر بوجہ تندی ہوا کے کمزور ہو گئی رانھول اور اُسکے ہمراہیون کے کان مین پہونچی جو ساحل پر کھڑے تھے

اس علامت مصیبت کے جواب مین کسی کشتی کا مدد کے لیے روانہ کرنا خارج از بحث تھا
انکو سمندر کے جزر و مد ہوا کے جھوکون اور ساحل کی نوعیت سے یقین تھا کہ جہاز
ضرور کنارہ پر ٹکر کھاویگا بجز اسکے کہ سمندر مین ڈوب جاوے۔

روشنی اور زیادہ قریب ہوئی۔ توپ پر توپ چھوٹی اور شہر کے چند باشندہ
منحوس چڑیون کی طرح شکار کے انتظار مین تاریکی سے نکلنے لگے ہوا کی تندی بڑھتی
جاتی تھی۔ موجین جوش و خروش کے ساتھ ساحل سے ٹکراتی تھین۔ اور سفید جھاگ
ساحل کے دندانون مین ایک قسم کی ذاتی روشنی پیدا کرتا تھا۔ بعض وقت جہاز
کی روشنی ایک ساعت کے لیے موج کی آڑ مین چھپ جاتی تھی اور ساحل کے امیدوار
اندیشہ کرتے تھے کہ جہاز ڈوب گیا پھر روشنی دوسری موج پر نمودار ہوتی اور ہر مرتبہ
ساحل سے قریب تر ہوتی جاتی۔

اس طرح پر آدھ گھنٹہ گذر گیا۔ یہانتک کہ جہاز اسقدر قریب آیا کہ تاریکی مین
بھی اُسکا سیاہ کول اور ٹوٹے ہوے مستول کچھ دُھندلے سے معلوم ہونے لگے۔
پھر ایک بڑے موجہ نے جو اورون سے بڑا تھا ایک پہاڑ پانی کا ساحل کی طرف
لنڈھکایا۔ اُسکے ساتھ جہاز بھی آیا اور کسی قدر صاف طور پر دکھائی دینے لگا۔
اُس نے چٹان پر ٹکر کھائی اور بہت زور سے چرچرا کر ٹوٹا اور اُسکے ٹکڑے تاریکی
مین لہرون پر بہنے لگے۔

راتھول رو جوالزاب تمھارے کام کا وقت ہے!!

یہ کہکر وہ اور اُسکے رفیق دلیری سے تباہ شدہ جہاز کے آدمیون کو جو بہ کر ساحل
پر پہونچے بچانے کے لیے دوڑے

سمندر اور ہوا کی شورش اور ٹکراتی ہوئی موجون اور طوفان کے جھونکون
کی یورش کی آوازون مین جو چند ساعت کے لیے اور تمام آوازون پر بالا تھین
گرفتار بلا جہازیون کے رونے چلانے کی آوازین جوش زن پانی پر سُنائی دیتی تھین
ایک ساعت کے لیے کوئی جہازی جہاز کے موسلے سے چمٹا ہوا نظر آتا پھر ایک ساعت
مین وہ بدنصیب غائب ہوتا اور صرف موسلا سمندر پر بہتا نظر آتا کہین کوئی مضبوط
شنا ور ساحل نجات کے قریب پہونچتا نظر آتا کہ ایک موج شکاری سانپ کی طرح

اسکے پیچھے جھپٹتی اور اُسکو اپنے پنجون مین لیکر پانی مین غرق کر دیتی تباہی جہاز کے بعد پہلے چند ساعت تک اسی قسم کے کئی واقعہ کنارہ والون کو نظر آئے اور باوجود راتھول اور اُسکے آدمیون اور اہل شہر کی کوشش کے صرف ایک شخص بچا۔ یہ ایک نوجوان شخص تھا جس نے بوجہ کمال فن شناوری اور قوت تیراکی نے خشمگین موجون پر فتح پائی تھی مگر ساحل تک پہونچکر وہ ماندگی کی وجہ سے بیہوش ہوگیا۔ قریب تھا کہ بڑی موجین اُسکو ہضم کر جاوین مگر راتھول اور اُسکے رفیق جان پر کھیل کر کود پڑے اور اُسکو موجون کی رسائی سے دور کھینچ لیا۔ یہ فقط ایک شخص تھا جو بدنصیب اہل جہاز مین سے جانبر ہوا تھا۔

راتھول نے اجنبی کے حلق مین کچھ شراب ڈالکر کہا "اس مین جان باقی ہے!"

ایک شہری نے مستعدی سے آگے بڑھکر پوچھا "کپتان کیا اسکو سرائے مین لے چلین؟"

راتھول "سرائے والے ٹھہرو تم سمجھے ہو کہ اُسکی صورت ایسی ہے کہ شاید اسکی جیب مین روپیہ ہوا ور وہ تمھارے نوچنے کے لائق کبوتر ہو نہین نہین وہ ایسا شخص ہے جو قلعہ کی مہمان نوازی کے لائق ہے!"

سرائے والا کپتان کی ڈانٹ سے ہٹ گیا۔ اور راتھول کے آدمی جانبر جہازی کو جو ہنوز بیہوش تھا قلعہ کے پھاٹک کی طرف لے چلے۔

باب ۴۷

مہمان قلعہ رشن

اجنبی کو جو تباہی جہاز سے بچا تھا پورے طور پر ہوش نہین آیا جب تک کہ راتھول اور اسکے دو جوان اُسکو ایک آرام دہ خوابگاہ مین نہین لیگئے جو اسی غلام گردش مین کھلتی تھی جسمین ڈیوک کے خاندان والون کے کمرون کے دروازے تھے وہان انھون نے اُسکے تر البور کپڑے اُتارے اور اُسکے کپڑے بدلواکر اُس کو پلنگ پر لٹایا۔ جب اُسکو لٹانے لگے وہ کچھ کچھ ہوشیار ہوا۔ مگر پھر اُسکی سانس دھیمی چلنے لگی۔ اور اس مین کچھ شک نہین کہ اگر راتھول اُسکے حلق مین مقوی شراب نہ ڈالتا

تو مرغ روح اُسکا قالب عنصری سے پرواز کر جاتا۔
جب جابز اجنبی کا سر بچھونے کے آرام دہ تکیہ پر تھا اُس نے کمزوری سے آنکھیں کھولکر مریضون کی دھیمی آواز سے کہا "مین کہان ہون؟ اور میرے بچانے والے کون ہین؟" راتھول نے نہایت مہربانی کے لہجہ سے کہا "نوجوان شریف زادے بہتر ہوگا کہ تم بات کرنے سے اپنے تئین تکلیف نہ دو مناسب ہوگا کہ یہ پیالہ شیر گرم میٹھی شراب کا پی لو تاکہ کچھ قوت آوے"
جب کپتان یہ کہہ رہا تھا مسماۃ مورنہ شراب مفرح لے کر کمرہ مین داخل ہوئی اور سب نے اجنبی کو سہارا دے کر تکیہ سے اُٹھایا اور اُسنے چند گھونٹ پیے۔
اجنبی (از سرتاپا تھراکر) "اوہ! وہ ہولناک سین ابتک میری آنکھون مین پھر رہا ہی خوفناک آوازین میرے کان مین گونج رہی ہین۔ بتاؤ تو کتنے آدمی بچے؟"
راتھول "سوائے تمھارے کوئی بھی جانبر نہین ہوا"
اجنبی نے کہا "سب غرق ہو گئے؟ افسوس بیچارے بدنصیب جہازی!" یہ کہتے ہوے اُسکی آنکھون مین آنسو بھر آئے۔
راتھول "تم اپنے تئین پریشان نہ کرو ورنہ اس پریشانی سے شاید تمکو بخار آجاوے تم اطمینان رکھو کہ ہم سب تمھارے ہی خواہ ہین"
اجنبی "مین سمجھتا ہون دیکھتا ہون کہ ضرور یہی بات ہی یہ مشفقانہ برتاؤ اسکا کافی ثبوت ہی خدا تمکو اجر نیک دیگا!"
راتھول نے اسی طرح شفقت آمیز لہجہ اور کشادہ روئی اور راحت باطنی کے انداز سے جہان تک اُسکی ناتراشیدہ سرشت اور ہیبتناک صورت نے اجازت دی کہا "اب سو رہو اور زیادہ باتین نہ کرو"
فی الواقع اجنبی کی سانس اتنی ہی باتین کرنے سے پھول گئی تھی اور اُسکو اور زیادہ گفتگو کرنے کی قوت نہ تھی اور اسی نقاہت کی وجہ سے وہ اپنے لانے والون کی زشت صورت اور مسلح حالت کو تمیز نہ کر سکا مگر اُس نے سمجھا کہ وہ ایک آرام کمرہ مین ہی۔ باوجود ضعف نظر کے اُسکو اتنی بات ضرور سمجھ مین آئی۔ اُسکو یہ بھی معلوم ہوا کہ سب لوگ مہربانی کے ساتھ اُسکی تیارداری مین مصروف ہین پس اُسکو ایک گونہ

اطمینان خاطر ہوا جہانتک کہ اُسکی قوت خیالی کام دے سکی۔ علاوہ برین اُسکے دل مین خیال شکر گزاری اور احسانمندی کا تھا نہ صرف خدا کی جانب بلکہ اپنے بنی نوع انسان کی جانب بھی جنھون نے اُسکو گرفتاری بلا سے خلاصی دی تھی پس اُسکی حالت دل و دماغ کی ایسی نہ تھی کہ وہ کسی مشتبہ کیفیت کو محسوس کر سکتا بخلاف اسکے فطرتاً اُسکا دھیان صرف ایسی باتون پر جما جو قابل احسانمندی موجب مسرت تھین۔ غرضکہ اُسکو لٹا کر سب لوگ ہٹ گئے اور وہ آرام دہ خواب کے ہم آغوش ہو گیا راتھول اُس کمرہ کو گیا جسمین تینون بہنین بیٹھی تھین اُس نے مورنہ کی زبانی پیام کہلا بھیجا تھا جس سے اُنکو تباہی جہاز کا حال معلوم ہو گیا تھا اور یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ فقط ایک شخص اُس بڑے جہاز کے مسافرون مین سے جانبر ہوا ہی۔

ٹلیہ کی بڑی سیاہ آنکھین بیتاب امید اور تذبذب آمیز تردد سے چمک اُٹھین اور اُسنے پوچھا "کہو اجنبی کا کیا حال ہی؟"

راتھول "اُسکی جان کا کچھ خطرہ نہین ہی۔"

ٹلیہ (جلدی سے) "اُسکی عمر کیا ہو گی اور اُسکا ناک نقشہ کیسا ہی؟"

راتھول "عمر کی بابت مین ٹھیک نہین کہہ سکتا کیونکہ مین اس بارہ مین زیادہ دخل نہین رکھتا اور پھر ایسے شخص کی عمر تشخیص کرنا ہی جسکے غرق دریا ہونے مین کچھ باقی نہ رہا تھا۔ میری رائے مین اُسکی عمر تیئیس ۲۳ چوبیس ۲۴ برس کی ہو گی۔ رہی صورت اُسکی بابت مین کہہ سکتا ہون کہ اُس سے زیادہ خوشرو نوجوان ملنا مشکل ہی۔"

ٹلیہ نے کلاڈیہ اور سبینہ کی طرف دیکھکر نہایت اطمینان کے انداز سے کہا "بہت اچھا! راتھول دیکھو کل سنتری مقرر کر دینا —— —— "

راتھول "مین آپ کا مطلب سمجھا۔ چڑیا پھنس گئی ہی اور بغیر آپ کی اجازت کے نہ اُڑنے پاویگی۔"

ٹلیہ "ہان راتھول تم خوب مطلب سمجھے خدمتگارون مین سے جسکی صورت سب سے زیادہ اچھی ہو اُسکو کل صبح اجنبی کے یہان متعین کر دینا۔ ہان یہ تو بتاؤ کہ اُسکا قد کتنا ہی۔ تمکو یاد ہو گا کہ ایک چھوٹا صندوق کپڑون کا ہی۔"

راتھول (بات کاٹ کر) "ہان ہان وہی چھوٹا صندوق نہ جو بار کوئس نے

یہان پچھلی مرتبہ قیام کے وقت چھوڑ دیا تھا۔ مارکوئس کے کپڑے نہ صرف اجنبی کے بدن پر ٹھیک ہونگے بلکہ قریب اور خوشنما معلوم ہونگے"۔

ٹلمیہ "تم میرا مطلب سمجھ گئے۔ یہ تو بتاؤ کہ اجنبی صورت سے بھی شریف زادہ معلوم ہوتا ہی؟"

کپتان "ضرور شریف زادہ ہی بہر حال اُسکی صورت شکل بہت اچھی ہی جہانتک کہ بلحاظ اُن سوء اتفاقات کے مین کہہ سکتا ہون جسکی حالت مین مین نے آپ کے مہمان دیکھے مین"۔

ٹلمیہ "اچھا۔ تو اب جاؤ رخصت"۔

دوسرے روز تینون بہنین معمولی وقت سے کسی قدر پہلے اُٹھین اور ٹلمیہ نے ظاہرا عمدہ جوڑا پہنا تا کہ اُسکا حُسن دوبالا ہووے اُسکے رخسارون پر میخواری کی سُرخی نہ تھی بلکہ امید اور فتحمندی کی دمک نے اصلی ہلکا گلابی رنگ اُسکے چہرہ پر پیدا کیا اُسنے کھانے کی میز کی طرف دیکھا اور یہ معلوم کرکے متبسم ہوئی کہ اُسپر طرح طرح کے اغذیۂ لطیفہ چنے ہوے ہین۔ کلاڈیا اور سینہ بھی جنھون نے اس موقع پر اپنی چھوٹی بہن کی بہ نسبت کم بناؤ سنگھار کیا تھا نہایت حسین معلوم ہوتی تھین اور گویا بفہمید باہمی تینون نے اپنی نظرون کی درشتی کو دور کیا اور بجاے کرختگی کے جو انکی فطرتی یا بہر کیف عادتی تھی ایک گونہ نسوانی نزاکت اور ملائمت اختیار کی۔

اسکے بعد تینون بہنین گول کمرہ مین جمع ہوئین۔ وہی کمرہ جسمین ہم نے اُنکو کل رات کو دیکھا تھا۔ دروازہ کھلا اور تباہ شدہ جہاز کا اجنبی مسافر داخل کیا گیا تینون بہنین رالفول سے پیشتر ہی سن چکی تھین کہ اجنبی ایک خوش رو سلیم الطبع نوجوان شخص ہی۔ مگر اُسکی بے انتہا ذاتی خوبصورتی نے جو بالکل مردانہ تھی اور کچھ ذرا بھی مماثلت جمال نسوانی سے نہ رکھتی تھی ان تینون کو دفعتاً متحیر کر دیا گویہ کیفیت تحیر کی عارضی تھی۔ اجنبی کا چہرہ رات کی تکلیف کی وجہ سے زرد تھا۔ اور اس زردی و نقاہت کی وجہ سے اُسکی طرف اور زیادہ توجہ ہوئی اُسکے سیاہی مائل بھورے بال جنمین بہت چمک تھی اُسکے عمدہ گول سر کے چارون طرف زلفون کی شکل پھیلے ہوے تھے۔ اور اُسکی سیاہ آنکھون سے فہم و فراست اور جوانانہ نیک سرشتی عیان تھی اُسکا نقشہ نہایت

درست تھا اور اُسکا قد و قامت اور اکہرا سڈول جسم خوشنما اور مزیب تھا اُسکے داڑھی نہ تھی۔ مگر اُسکے گُلچھے چکر دار اور چکدار تھے۔ اور اُسکی ملیاہ موچھین جو اُسکے دندان کو متضاد رنگ ہونے کے سبب سے خوب چمکاتی تھین یہ مُطلع اُس جنٹلمین کی تھی۔ جو غیر حاضر رونلڈ کے کپڑے پہن کر جو اُسکے جسم پر ٹھیک اور مزتیب تھے۔ تینون ہنون کے سامنے حاضر ہوا تھا۔ اُسنے تربیت یافتہ تہذیب تپاک سے سر تسلیم خم کیا۔ اُسکی نظرون سے وہ مشکوری ٹپکتی تھی جو اُسکے لب عنقریب ادا کرنے والے تھے۔

واضح رہے کہ جوان کو معلوم تھا۔ کہ تینون لیڈیان کون ہین۔ اُس ملازم نے جو اُسکی خدمت کے لیے متعین کیا گیا تھا اُسکو اطلاع دی تھی کہ وہ قلعہ رشن مین مسکن گزین ہی اور ضعیف ڈیوک اپنے کمرہ مین رہتا ہی۔ باہر نہین نکلتا اور اُسکی ملاقات ڈیوک موصوف کی دختران۔ کلاڈیہ۔ یبینہ۔ ٹلیمہ۔ سے ہو جاویگی مگر یہ واضح رہے کہ اجنبی کو ان تینون لیڈیون کے پرایوٹ چال چلن کی بابت کچھ معلوم نہ تھا۔ اُس نے اپنی تمام عمر مین اُنکا نام کبھی نہ سُنا تھا اُنکی بدنامی کی خبر اُسکے کان تک پہونچنے کا تو کچھ ذکر ہی نہ تھا وہ سوائے اسکے کچھ نہ جانتا تھا کہ ڈیوک آف آٹھل فرمانروائے جزیرہ مین ہی بس اُس نے خیال کیا کہ اِن لوگون نے از راہ شریف پروری میری خاطر دلتواضع کی ہی اور مین اپنے فعل کا پورا مختار ہون مگر یہ امر کہ وہ اپنے فعل کا کس قدر مختار تھا آگے چلکر معلوم ہوگا۔

اجنبی نے تکلفانہ سلام کر کے کہا "مجھکو الفاظ نہین ملتے کہ مین اُنسے اس بے پایان مشکوری کا آپ سے اظہار کرون جو مجھکو آپ کی جانب ہی۔ کیونکہ آپ کے دلیر وابستگان نے مجھکو گرداب بلا سے نجات دی۔ اور آپ نے اپنی محلسرا مین میری مہمان نوازی کی"۔

کلاڈیہ نے جواب دیا "اس مین کچھ شکر گزاری کی بات نہین ہی ہم نے اور ہمارے لوگون نے محض وہ کام کیا ہی جو ہر سچے عیسائی کو کرنا لازم ہی"۔

اجنبی۔ (خوشی سے) "تاہم میرا دل احسانمندی سے بھرا ہی کیا خوب ہوتا کہ خدائے تعالیٰ کل جہازیون اور مسافرون کو نجات دیتا مگر اُسکی مرضی ایسی نہ تھی اس سانحۂ دردناک کو خیال کر کے دل پھٹتا ہی"۔

اب کلاڈیہ نے اجنبی کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور بلا اسکے کہ اُسکی طرف سے عمداً یہ بات معلوم ہو اُس نے اجنبی کو وہ جگہ بتائی۔ جو مقابل ٹلیمہ کے تھی۔

کلاڈیہ (دیگمانہ تکلفی تپاک سے) "یہ تو فرمائیے آپ کا اسم مبارک کیا ہی؟"

اجنبی "میرا نام لارنس لی ہی مین حال مین رجمنٹ ہرٹ فورڈ شائر مین میجر کا عہدہ رکھتا تھا۔ مگر تھوڑے عرصہ سے مین نے بادشاہ کی ملازمت چھوڑ دی ہی"

ٹلمیہ "اور یہ جہاز کہان کو جاتا تھا۔ جو کل رات کو تباہ ہو گیا؟"

ہمارے ہیرو نے جواب دیا "جہاز لیورپول سے عازم نوآباد ورجینیا امریکا تھا"

کلاڈیہ "درست ہی!" پھر تینون بہنون نے ایک دوسری پر پُر معنے نگاہین ڈالین مگر یہ نظرین ایسی برق صفت تیزی کی تھین کہ لارنس لی نے اُنکو نہین دیکھا۔

لارنس نے نہایت غمگین لہجہ سے کہا "اب مین خیال کرتا ہون کہ مجھکو اس سفر سے بالکل دست کش ہونا چاہیے"

ٹلمیہ نے نہایت نرمی سے گویا لارنس کے افسوس پر ہمدردی کر کے کہا "کیون؟" گو اُسکو وجہ لارنس کے تاسف کی معلوم نہ تھی۔ اُس نے اپنی بہنون کی طرف آنکھ اُٹھائی گویا صورت حال سے یہ کہا کہ مین بھی یہی خیال کرتی تھی۔ کہ غالبًا خوش رو نوجوان اجنبی کو سفر دریا ترک کرنا ہوگا۔

لارنس "مین ایک خاص کام کے واسطے صوبہ ورجینیا واقع امریکا کو جاتا تھا۔ (زیادہ غمگینی سے) مگر اب وقت ایسا کم رہ گیا ہی کہ مین وہان جا کر جلد واپس نہین آسکتا تین مہینہ کی مہلت کچھ بھی نہین ہی یہ ایک تیز رفتار جہاز تھا جسمین مین بیٹھا ہوا تھا اور وہ مجھکو واپس لاسکتا تھا۔ مگر اب ضرور توقف ہوگا قبل اسکے کہ مجھکو دوسرا جانے والا جہاز ملے یا مین خاص جہاز کرایہ کر سکون اور اُسکے لیے سامان ضروری بہم پہونچا سکون اب جانا فضول ہی تقدیر میرے خلاف ہی مجھکو لندن واپس جانا پڑے گا"

ٹلمیہ نے نازک اور نازنین انداز سے پوچھا "میری گستاخی کو معاف کیجیے گا میری غرض یہ نہین ہی کہ آپ خواہ مخواہ میری طرف سے اشتیاق دریافت حال تصور کرین یہ تو بتائیے کہ ایسا کیا ضروری کام ہی جو ایسے قلیل وقفہ مین انجام ہونا چاہیے؟"

لارنس نے اس سوال کو نہین سنا۔ وہ اندوہ والم مین ڈوبا ہوا تھا کیونکہ وہ دیکھتا تھا کہ اب اُس کام کا انجام دینا بالکل ناممکن ہی جسکے ارادہ سے وہ چند روز ہوے لندن سے روانہ ہوا تھا۔ پھر کرنیل رمبالڈ کا کیا ہوگا کیا شہادت واقعاتی

اُسکا خون کر دیگی۔؟ افسوس میری پیاری زوجہ محبت والی روتھ کو کیسا صدمۂ عظیم پہونچے گا جس نے ایسے لمبے خطرناک سفر کے لیے جو اُسکے بے سبب پھنسے ہوئے باپ کے لیے تھا مجھ سے مفارقت گوارا کی تھی! ان سب حالات نے آن واحد میں لارنس بلی کے دل پر ہجوم کیا اسی وجہ سے اُسنے ٹلیہ کی بات جو اُس نے نہایت ترحم سے کہی تھی نہیں سنی لیکن اگر وہ اسکے سوال کو سُن بھی لیتا تو شاید پورا اظہار حال نہ کرتا کیونکہ اُن لوگون سے جو اظہار اصلی واقعات سے ناواقف تھے۔ یہ کہنا خوشگوار نہ تھا کہ خود اُسکا خسر یاور مین ڈلو بائی کے قتل اور بادشاہ کی جان لینے کی سازش کی علت مین مقید ہے مثل بہت سے امراے اسکاٹ لینڈ کے ڈیوک آف آتھل بھی خاندان اسٹوارٹ کے فرمانروایان انگلستان کا بیکا ہوا خواہ تھا پس لارنس کو یہ بیان کرنا بےموقع ہوتا کہ وہ ایسے شخص کے بچانے کی فکر مین نوآبادیہاے امریکا کو جاتا تھا جسپر تدبیر قتل بادشاہ کا الزام قائم ہی۔ ٹلیہ نے یہ دیکھکر کہ لارنس اپنے تفکرات مین محو ہی اُس سے پھر کچھ نہ پوچھا اُسکو کچھ پروا بھی نہ تھی کہ لارنس کس کام کے لیے جاتا تھا۔ اُسکے لیے یہی معلوم کرنا کافی تھا۔ کہ لارنس کی مہم اس طرح منقطع ہوگئی گو یہ امر اسکو ناخوش ہی مگر میری اغراض کے مفید ہی بہرکیف اُسکو ایسی ہی امید تھی۔

اُس نے اُسی طرح کی عنایت آمیز ہمدردی کے لہجہ سے جو بحالات موجودہ کوئی لیڈی بطور مناسب کسی جنٹلمین کی جانب استعمال کر سکتی ہی بغیر اسکے کہ کسی بدارادہ کا ذرا بھی شبہہ پیدا ہو کہا وہ مسٹر بلی تم کچھ کھانا نہین کھاتے؟!

اس جملہ سے لارنس اپنے استغراق سے چونکا اور اُس نے خیال کیا کہ اُسکا سکوت غالبًا بے رخی پر محمول ہوگا اور جو کچھ اُسکے ذاتی رنج و آلام ہون اُنکی وجہ سے اُسکو اُن عنایتون سے تغافل یا بدنما بے پروائی نہ کرنا چاہیے جنکا وہ مرکز ہو رہا ہی پس اُسنے جہان تک ہوسکا بشاشت اختیار کی حالانکہ اُسکے دل مین اسقدر فرحت نہ تھی۔ اور اُسنے ایک گونہ آزادی کے ساتھ گفتگو کرنے کی کوشش کی۔

لارنس وہ یہ تو فرمائیے کہ یہان کوئی ذریعہ ایسا ہی کہ دن بھر مین مجھکو ایک جہاز بہم پہونچ جاوے؟!

ٹلیہ اوہ مسٹر بلی تمکو ہمارے یہان سے رخصت ہونے کا خیال دلمین نہ لانا چاہیے

جب تک کہ تم شب گذشتہ کے ہولناک حادثہ کے اثر سے بالکل چنگے نہو جاؤ۔"

لارنس۔ مین آپ کی تلطف آمیز فہمائش کا شکریہ ادا کرتا ہون مگر فی الواقع مجھکو لندن واپس جانے کی بہت فکر ہی۔"

ٹلمیہ "اگر یہ کیفیت ہی تو عامل کو حکم دے دیا جاویگا کہ کل صبح تمھارے واسطے جہاز تیار رکھے ہوا کم ہو گئی ہی مگر ابھی ساکت نہین ہوئی ہی اور سمندر ابھی تک متموج ہین ہی بس اگر تمکو جہاز مل ابھی جاوے تو ایسی حالت متموج مین اپنے تئین پھر خطرہ مین ڈالنا مناسب نہین ہی لیکن اگر تم جان پر کھیل کر ایسی جرائت بھی کرو تو (مبسم سے جس سے چمکدار دانت کھل گئے) ہمارے یہان ایسا سامان نہین ہی کہ ہمارا غریب بندرگاہ جو بنیں گھنٹہ کی اطلاع پر جہاز مہیا کر دیوے۔"

کلاڈیہ "ٹلمیہ ٹھیک کہتی ہی۔ مگر مین تم سے پورا وعدہ کر سکتی ہون کہ تمکو کل جہاز ملجاویگا۔"

لارنس نے اس اطمینان دلانے پر شکریہ ادا کیا اور مطمئن ہو گیا کیونکہ باوجود فکر اس امر کے کہ وہ لندن مین پہونچ جاوے اور اپنے خسر کی مدد کی کوئی اور تدبیر نکالے اُس نے بوجہ مہمان ہونے کے یہ مناسب موقع نہین سمجھا کہ میزبان کو اپنی ضروریات کی بابت اصرار کرنے سے تنگ کرے۔

ٹلمیہ "شاید تمھارے رشتہ دار اور دوست ہونگے جس سے ملنے کے تم خواہشمند ہو کیون یہی بات ہی نا؟"

لارنس۔ ہان میرے بہت سے دوست ہین جنکو میری بابت بہت تردد ہو گا اگر اُنھون نے تباہی جہاز کا حال سُنا ہو گا۔"

ٹلمیہ "تم اس بارہ مین تردد نہ کرو کیونکہ اس قسم کی خبرین یہان سے لندن کو بہت دیر مین پہونچتی ہین تم ہی تباہی جہاز کی داستان کہنے کے لیے بچ گئے ہو اور تم ہی اس خبر کو سب سے پہلے لندن پہونچاؤ گے۔"

لارنس۔ ٹلمیہ کی گفتگو سے کسی قدر خوش ہو کر "بجا ہی!"

ٹلمیہ (بدستور نرمی اور نزاکت سے) "تمھارے مان باپ ہین جن سے تم مصیبت سے نجات پانے کے بعد بغلگیر ہونے کے متمنی ہو۔؟" یا شاید بی بی ——"

لارنس "ہان مین زوجہ رکھتا ہون یہ کہتے ہوے اُسکو اپنی بیاری مصیبت زدہ

روتھ یاد آگئی اور اسپر ایسا غم و الم طاری ہوا کہ اُسنے غایت اندوہ سے اپنا سر جھکا لیا!!
ٹلمیہ اس جواب سے جسکی اُسکو امید نہ تھی چونک پڑی۔ کیونکہ اُسکو یہ گمان نہ تھا کہ ایسا کم عمر شخص کدخدا ہوگا خصوصاً اس وجہ سے کہ اُس نے ایسا لمبا اور خطرناک سفر بحری اختیار کیا تھا جسکا اُس نے ابھی ذکر کیا تھا اور جس مین بوجہ طوفان کے خلل پڑا۔ لارنس نے ٹلمیہ کو چونکتے ہوے نہین دیکھا۔ کیونکہ رنج کی وجہ سے اُسکا سر سینہ کی طرف جھکا ہوا تھا۔ اور وہ اپنے غمگین خیالات مین پھر غرق ہوگیا تھا۔ مگر کلاڈیہ اور سبینہ نے دیکھا کہ دفعتاً کبیدگی اور نا امیدی کی کیفیت نے ٹلمیہ پر قبضہ کیا۔ مگر انکی تیز برق صفت آنکھون نے پر معنی نظرون سے ٹلمیہ کو بتایا کہ بددل نہووے اور اس سے اُسکی کچھ ہمت بندھی اور وہ سمجھ گئی کہ کلاڈیہ اور سبینہ کے دل مین کیا گذر رہا ہے۔ ہم پہلے کہہ چکے ہین کہ توحّد اغراض نے ایک قسم کی عجیب روشنضمیری۔ ان تینون بہنون کے درمیان پیدا کردی تھی اور ایسا بہت کم ہوتا کہ ایک کے دل مین کوئی خیال پیدا ہوتا اور بقیہ دو اُسکی نظرون سے اِس خیال کو فوراً نہ سمجھ جاتین قبل اسکے کہ الفاظ کے ذریعہ سے اُسکو ادا کرنے کی نوبت پہونچے۔

کھانا ختم ہوا اور لارنس لی نے استغراق سے بیدار ہوکر اپنے کمرہ کو جانے کا ارادہ کیا۔ اور اس خیال سے کہ میری موجودگی سے ان تینون کے مشاغل خانگی مین ہرج نہو کہ اتنے مین کلاڈیہ نے کہا "مسٹر لی تم اس مکان کو خانۂ بے تکلف سمجھو آج میری باری میرے باپ کی خدمتگذاری کی ہے اور سبینہ کی باری گھر کے کام کاج کرنے کی ہے ہم لوگون نے (تبسم سے) آپسمین تقسیم کام کی کر رکھی ہے پس لیڈی ٹلمیہ کو آج کچھ کام نہین ہے۔ وہ میزبانیہ کی خدمت انجام دیگی اور تمکو قلعہ کی عمارت کی سیر کرا دیگی۔"

لارنس لی کا جی تو یہ چاہتا تھا کہ اپنے کمرہ مین جاکر کواڑ بند کرکے پڑرہے اور سوچے کہ اپنے خسر کے واسطے کیا کرنا چاہیے اب کہ مہم ورجینیا مین بدقسمتی سے اس طرح خلل پڑگیا ہے۔ مگر اس نے بخیال بدتہذیبی کلاڈیہ کے ارشاد سے انکار کرنا مناسب نہ سمجھا۔ کلاڈیہ نے یہ بات ایسے سیدھے طور پر کہی تھی جو بالکل مطابق محل اور موقع اُس خوش دلی اور کشادہ خاطر مہمان نوازی کے ہے۔ جو لارنس کی ہورہی تھی اور اُسکے کسی طرح ذہن مین نہ آسکتا تھا کہ کلاڈیہ کی تجویز مین کسی قسم کی بدی ہوگی پس اس نے

سر تسلیم خم کیا۔ اور یہ کہکر کہ مین لیڈی ٹلیہ کی ہمراہی کے لیے چند منٹ مین آتا ہون کمرہ سے باہر نکلا۔

باب ۷۵

قلعہ پر چہل قدمی

اب تینون بہنین تنہا تھین اور جب دروازہ لارنس لی کے پیچھے بند ہوا اُنکی موتی چور سیاہ آنکھون نے ایک دوسری پر پُر معنی نگاہین ڈالین جنسے ہزارون باتین نگاہون مین طے ہوگئین قبل اسکے کہ وے ایک لفظ بھی زبان سے ادا کرین

کلاڈیہ "وہ تو نہایت ہی خوبصورت ہی"

سبینہ "ہان اُسکا جسم نہایت خوش ترکیب۔ خوشنما۔ اور موزون ہی"

ٹلیہ "وہ تو بجنسہ ویسا ہی ہی جسکو مین عالم تصور مین خیال کرکے سوچا کرتی تھی کہ مین ایسے شخص کو دل دیسکتی ہون۔ اور اُس سے محبت کرسکتی ہون"

کلاڈیہ (تمکنت اور حقارت کے انداز سے) "مگر نہ ایسی محبت جو تمکو کمزور کردے؟"

سبینہ (کلاڈیہ کے سے انداز سے) "ہان نہ ایسی محبت جو تمکو رام کردے؟"

ٹلیہ نے تن کر تعجب اور کبیدگی کے انداز سے کہا "بہنو تم مجھپر بڑا ستم کرتی ہو۔ اور مجھکو تمھاری باتون پر حیرت ہوتی ہی!"

کلاڈیہ اور سبینہ نے ایک زبان ہوکر کہا "بیشک ہم نے ضرور تمھارا دل دکھایا"

پھر تینون نے ایک دوسری کی طرف دیکھا۔ اور گویا سب مین راز دارِ مصالحت ہوگئی اس لیے کہ اُنکے دل نہایت قوی تھے اور سب کو غرض مشترک کا ایسا لحاظ تھا کہ وے فضول ٹک ٹک جھک جھک کو روا نہ رکھتی تھین اور معمولی عورتون کی طرح مُنھ پھلانے ترش ہونے۔ بد دماغی کرنے کا تو کچھ ذکر ہی نہین ہی۔ اِسکی تو وے کبھی نوبت ہی نہ ہونے دیتی تھین۔

ٹلیہ "کلاڈیہ تمکو ذرا مشکل کام درپیش ہی اور اُس عالی دماغ اور خودسر مزاج شخص کو دھمکیون اور فریب سے رام کرنا ہی۔ سبینہ تمھارا کام فی الجملہ آسان ہی کیونکہ وہ شخص جسکے جذبات اور اوہام پر تمکو مشق کرنا ہی کم سخت دل اور بات ماننے والی

سرشت رکھتا ہی بحالت ظاہری معلوم ہوتا ہی کہ کلاڈیہ میرا کام ویسا ہی مشکل ہوگا جیسا تمھارا ہی۔ اور سبینہ تمھارے کام کی بہ نسبت تو بہر حال زیادہ مشکل ہوگا کیونکہ ظاہرا لارنس لی اپنی زوجہ سے بہت اُلفت رکھتا ہی اور اُسکے پاس واپس جانے کا متمنی ہی"

کلاڈیہ "ٹلیہ چند ہفتہ کے بعد تمکو اُسکے مزاج کا اور زیادہ حال معلوم ہوگا"

سبینہ "اس وقت تم انداز کر سکتی ہو کہ تمھارے کام کی دقت کس حد تک پہونچے گی"

کلاڈیہ "رہا یہ امر کہ اُسکی شادی ہوچکی ہی کچھ نہین ہی"

ٹلیہ۔ ہان کچھ نہین۔ کیونکہ وہ خیال جو تمھارے اور سبینہ کے دل مین پیدا ہوا جب اُس نے اپنی زوجہ کا ذکر کیا میرے ذہن مین نہین گذرا۔ تاہم مین نے تمھاری نظرون کو دیکھا اور فوراً انکا مطلب سمجھ گئی"

کلاڈیہ "یقیناً باشندگان جزیرہ مین برٹش عملداری کے رسم ورواج سے ہر طرح نابلد ہین۔ ہمارا باپ والی جزیرہ مین قلم کی ذراسی کشش سے طلاق نامہ پر دستخط کر سکتا ہی۔ اور گو وہ ایسے نکاح کے واسطے جو ابتدائً عملداری برٹش مین منعقد ہوا ہو اثر پذیر نہو ——"

سبینہ (بات پوری کرنے کے طور پر) "تاہم ہمارے اس چھوٹے جزیرہ مین اثر پذیر ہوگا۔ ضرور لارنس لی اپنے نکاح سابق سے پاک ہوکر جزیرہ مین دوسرا نکاح کر سکتا ہی ——"

ٹلیہ "اور وہ ہمارے جزیرہ مین ہمیشہ جائز اور برقرار رہیگا (پرمعنی نگاہ سے) بجز اسکے کہ مین خود اُسکو سرسری طور پر فسخ کردون"

کلاڈیہ نے اپنے داہنے ہاتھ کی انگشت سبابہ سے نیچے کی طرف اشارہ کرکے کہا۔ "کیونکہ وہان سے کوئی اپنی رام کہانی نہین کہہ سکتا!" اسکے بعد تینون بہنون نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا جس سے دیکھنے والا اگر کوئی وہان موجود ہوتا ضرور سمجھ جاتا کہ اس مین کچھ شیطنت آمیز بھید ہی۔

ٹلیہ (ذرا سکوت کے بعد) "کلاڈیہ تم ایک معمولی طلاق نامہ کی خانہ پری کر رکھو اور دن مین پاپا (باپ) کا ہاتھ پکڑکر دستخط بنوا دینا تاکہ وہ۔ اُسوقت

تیار رہے جب ہمارا جابر مہمان اُن شرائط کو قبول کرنے کے لیے تیار ہو ۔۔۔۔۔"

سبینہ "ٹلمیہ تم خوب جانتی ہو کہ کس طرح اُس سے معاملہ چھیڑنا چاہیے اس طرح کہ"

ٹلمیہ "وہ ایک بات قبول کرے!"

سبینہ "اور اب کہ تینوں ہو گئی ہین - ایسے تین شخص جنکو اپنے قبضہ مین لانے کی ہم بہت عرصہ سے کوشش کر رہے تھے - ہمکو جلد کارروائی شروع کرنا چاہیے ہمارے باپ کی کمزوری بڑھتی جاتی ہی - اور اگر ایسا ہوا کہ اُنھون نے ہمیشہ کے لیے آنکھ بند کرلی قبل اسکے کہ ہم امر مجوزہ کی بابت کوئی قطعی عمل کر سکین"

کلاڈیہ (غمگینی سے) "تو ہماری سب امیدین خاک مین ملجاوینگی"

ٹلمیہ (زبون تلخی سے) "اور ہمارا نفرت کیا گیا بھائی فوراً اپنے حاکمانہ اختیار کو نافذ کریگا مگر سنو! - یا نون کی چاپ معلوم ہوتی ہی!"

ایک لمحہ قبل تینون بہنین سیہ کار بدشگون نگاہین ایک دوسری پر ڈال رہی تھین - مگر آن واحد مین اُنکا رنگ رُخ بدل گیا - سیہ کاری کی کرختگی اُنکے بشرہ سے خواب بد کی طرح اُڑ گئی - صاف باطنی کے تبسم چہرہ پر نمودار ہوے - اور جب لارنس کمرہ مین داخل ہوا اُسکو اسکے سوا کوئی خیال پیدا نہین ہوا کہ اُسکی مہمان نواز نازنین خود تین صاف دلی سے مصروف مکالمہ تھین جنمین مکاری چھو بھی نہ گئی تھی - ٹلمیہ جلدی سے ٹوپی اور سرپائی پہننے کو چلی گئی اور ذرا دیر مین واپس آئی - لارنس لی نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیا اور دونون جہل قدمی کو گئے -

کشادہ ہوا مین نکلنے پر ٹلمیہ کو ادھر اُدھر دیکھنے پر معلوم ہوا کہ دو سنتریون نے جو موڈیرے فاصلہ پر پہرے پر تھے اپنا پتھر کلا اُٹھا لیا - اور اُسکے اور اُسکے رفیق کے پیچھے چلنے کو تیار تھے - لارنس کو معلوم بھی نہوا اور ٹلمیہ نے اشارہ سے اُنسے کہدیا کہ ایسی سخت نگرانی کی ضرورت نہین ہی - اُس نے پچھلی رات کوراتھول کو اس قسم کی احتیاط کرنے کی ہدایت کر دی تھی - اس صورت کے لیے کہ اجنبی کو کسی طرح کا شبہہ پیدا ہو یا وہ بعد صبح کے کھانے کے قلعہ سے رخصت ہونے پر آمادہ ہو - مگر گو ظاہرا کسی قسم کا شبہہ نہ تھا - بلکہ وہ تینون بہنون کے اس کہنے سے مطمئن تھا کہ کل تک اُسکا جہاز بیروانہ ہونا ناممکن ہی - یہان تک ٹلمیہ نے دیکھا کہ وہ اُسکے اختیار مین ہی - اُسکے بیباک مزاج کے

اختیار پر وہ سمجھتی تھی کہ لارنس قلعہ کی دیواروں کے باہر قدم نہ رکھیگا اگر وہ باہر جانے کو ناپسند کریگی۔ اور اگر وہ باہر جانے پر آمادہ بھی ہوا اور اُسکا ظاہری حیاک اُسکے مشکوکی اور مفروری کا پردہ پوش ہوا تو پھاٹک پر سنتری ہونگے جو اُسکی ایک بات کہنے پر لارنس کو روک دینگے۔

ہوا ابتک تند چل رہی تھی سمندر سیاہ موجین چلا رہا تھا اور آسمان پر طوفانی بادل چھائے ہوئے تھے۔ لارنس نے ٹلیہ سے کہا کہ شاید آپ کو تندی ہوا ناگوار ہو مگر اُسنے تبسم سے کہا کہ آپ کچھ تردد نہ کرین مین اسکی عادی ہون۔ اُسکا مطلب یہ تھا کہ وہ چند گھنٹہ تک اُسکو چہل قدمی مین مصروف رکھے تاکہ اُسکا دل ذرا بہلا رہے اور وقت گھر مین بیٹھے رہنے سے گران نہ گزرے۔ علاوہ برین اُسکے ہاتھ مین ہاتھ دیے ہوے چہل قدمی کی حالت مین وہ اپنے مکر و فریب کو بہ نسبت کمرہ کی نشست کے زیادہ آسانی سے عمل پذیر کر سکتی تھی۔ مگر اُسنے دیکھا کہ لارنس بی اُسکے کرشمہ و ادا کی طرف جو وہ اپنی نگاہون اور باتون سے کرتی ہے کچھ توجہ نہین کرتا۔ اُسکے دل کی حالت ایسی نہ تھی کہ وہ اپنی مہ پارہ رفیقہ کی طرف پوری توجہ کرتا۔ پس اُسکی ضعف جالا کی کی کارروائیان لارنس کی نظر سے بچ گئین اور بقیہ کو اُس نے معمولی عنایت آمیز صاف باطن ہمدردی پر محمول کیا جیسے مصیبت زدہ شخص کے ساتھ کی جاتی ہے جسکو آفت ناگہانی نے رفیقہ کا جہان کر دیا ہو۔ علاوہ برین ٹلیہ جب لارنس کے خیال کو اُسکی غیر حاضر زوجہ سے علیحدہ اور اپنی طرف مائل کر رہی تھی وہ اس احتیاط کو بھی ملحوظ رکھے ہوے تھی کہ اُسکو بہت زیادہ مبادرت نہ کرنا چاہیے نہ لارنس کو اپنی اغراض مابعد کی صریحی شہادت سے دفعتاً خائف کرنا چاہیے۔ پس کچھ تعجب کی بات نہین ہے کہ کچھ تو اپنے استغراق کی وجہ سے اور کچھ ٹلیہ کی احتیاط کی وجہ سے جو وہ لارنس کو اپنی جانب مائل کرنے مین کرتی تھی اور کچھ اُسکی باتون کو دوسرے معنی پر محمول کرنے کے سبب سے اُسکو ذرا بھی شبہہ اُس موہنی کے فریبون اور اُن خطرون کا نہین ہوا جنسے وہ گھرا ہوا تھا

قلعہ کی فصیل پر وہ چند منٹ اُس سمندر کو دیکھنے کے لیے کھڑا ہوا جس نے چند گھنٹہ قبل اُس ٹرنے جہاز کو ہضم کر لیا تھا جو اُسکے سطح پر روان تھا اور اُس نے مغروقین اور اُنکے اہل خاندان کا جنکو اس مصیبت پر رونا تھا خیال کر کے ایک

گہری ٹھنڈی سانس لی۔ ٹلیہ نے اُسکے دل کا حال سمجھ کر تسلی و تشفی کے کلمات کہے اور اُنین اصلی رقت بھردی جیسا کہ خاصۂ نسوانی ہی اور جو فی الواقع نہایت عمدہ ہوتی ہی جب فرشتہ خصال صاف باطنی سے ہو۔ مگر یہ رقت اُسکی جانب سے مصنوعی تھی نہ اصلی۔ لارنس نے نگاہ سے اُسکا شکریۂ ہمدردی ادا کیا اور آگے بڑھا۔ اُنھون نے قلعہ کی دیوارون کا چکر لگایا ٹلیہ ہر جگہ کے متعلق واقعات تاریخی بتاتی جاتی تھی کہین محاصرہ کی حالت مین گولہ سے رخنہ ہو گیا تھا لیکن حملہ آورون کا حملہ کامیابی سے پسپا ہوا تھا۔ یہ برج زمانۂ سابق مین مشہور قیدیون کا محبس تھا۔ اس برج کے متعلق بھی ایسی ہی دلچسپ باتین تھین۔ ٹلیہ کی طلاقت لسانی کم نہوتی تھی اور اُسکی قوت گفتار ہمارے ہیرو کا دل بہلانے کے واسطے محدود نہ تھی گو لارنس کا دل اور ہی کہین تھا تاہم وہ اُسکی باتون کو سنتا جاتا تھا اور اپنی گل رخسار میزبانیہ کے اس برتاؤ کو مہربانی۔ صاف باطنی۔ اور ہمدردی کی غرض پر محمول کر کے اُس نے اپنی نظرون سے اُسکا پھر شکریہ ادا کیا۔

قلعہ کی دیوارون پر نصف گھنٹہ تک گھومنے کے بعد لارنس ٹلیہ کے ساتھ صحن مین آنے والا ہی تھا کہ دفعتاً اُسکی۔ توجہ ایک نوجوان شخص کی طرف مائل ہوئی جو خندق کے دوسری جانب کے سنگی پشتہ پر جا رہا تھا۔ اس جگہ سے جہان لارنس اور ٹلیہ دیوار پر کھڑے فصیل پر سے دیکھ رہے تھے وہ جگہ جہان وہ شخص جا رہا تھا قریب پچاس گز کے تھی اور یہ اتنا فاصلہ ہی کہ آدمی صورت کو اس طرح صفائی سے پہچان نہین سکتا کہ غلطی نکرے گو اتنے فاصلہ سے قد و قامت۔ انداز اور روش کسی شخص کی سمجھ سکتا ہی معاً لارنس کے دل مین خیال گذرا کہ مین اس نوجوان شخص کو ضرور جانتا ہون جسکے اکہرے بدن چست قدم اور داڑھی کی عدم موجودگی سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ جوان ہی۔ لارنس کو اس خیال سے جو اُسکے ذہن مین پیدا ہوا سخت حیرت تھی اُسنے اپنی آنکھین گڑ گڑ کر دیکھا اور اُس نوجوان صورت پر اُنکو جمایا پھر متناقض خیالات کی وجہ سے وہ از خود کہنے لگا ”نہین نہین یہ ناممکن ہی ایسا نہین ہو سکتا!“

ٹلیہ نے بلا اسکے کہ ذرا بھی تردد جو اُسکو دفعتاً لاحق ہو گیا تھا ظاہر ہونے پاوے جلدی سے پوچھا ”تم کیا کہہ رہے ہو؟“

لارنس نے ناوابستگی اور از خود رفتگی کے انداز سے اُس نوجوان کی طرف جو پشتہ پر

آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔ پھر نظر جما کر کہا "مجھکو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مین نے کسی ایسے شخص کو پہچانا ہی جسکو مین جانتا ہون۔ مگر نہین۔ یہ ناممکن ہی۔ یہ واہمہ غلط معلوم ہوتا ہی! غالبًا نظر کا دھوکہ ہی۔ وہ جسکو مین سمجھا تھا بہت دور ہوگا تاہم وہ صورت لیڈی ٹلیہ ذرا مجھکو دوڑ کر دیکھ تو آنے دو کہ میرا خیال درست ہی یا غلط!"

ٹلیہ نے نہایت اطمینان سے اپنے تئین سنبھالے ہوے جواب دیا "مین اس نوجوان کو خوب جانتی ہون وہ شہر کے ایک شریف آدمی کا بیٹا ہی اور مین خیال کرتی ہون کہ وہ کبھی جزیرہ بکین سے باہر نہین گیا۔ شاید ہی عارضی طور پر کبھی سفر دریا کو گیا ہو"

لارنس "تو یہ وہ شخص نہین ہی" اور اُس نے اپنی مہ جبین رفیقہ کے کہنے کو منظور کر لیا کہ صحن مین اُترنے کی ضرورت نہین ہی وہان پر تھوڑے عرصہ پھرنے کے بعد ٹلیہ نے کہا کہ چلو چند عمارتون کا اندرونی حصہ مین تمکو دکھاؤن وہ اُسکو سلح خانہ مین لیگئی جہان بہت سے عجیب قسم کے پُرانے ہتھیار رکھے تھے اور لارنس نے یہ خیال کر کے کہ ٹلیہ کی ہمدردی اور تکلیف کا کچھ صلہ اور شکریہ ہونا چاہیے اُس نے ضرورتاً ہر چیز کی بابت کچھ نہ کچھ پوچھنا شروع کیا اس طرح پر ایک گھنٹہ سلح خانہ مین گذر گیا اور دوسرا عمارت کے دیگر حصص کے معائنہ مین صرف ہوا مگر ٹلیہ نے چند وجو■ سے جو اُسکو مقتضائے مصلحت معلوم ہوئے لارنس کو چکر دار زینہ سے قلعہ گاہ کی چھت پر چڑھنے کو نہین کہا جہان ناظرین کو یاد ہوگا کہ اوپر کھینچنے والی کل ایک بند چور دروازہ پر رکھی تھی اور ایک بازو دار کرسی اسی کے سرے سے بندھی تھی!۔

اس طرح پر تین گھنٹہ ختم ہو گئے اور تقریبًا دوپہر پر دو بجے ٹلیہ اور لارنس مکان کو واپس آئے۔ کھانا چنا گیا اُسمین طرح طرح کی اغذیۂ لطیفہ تھین اور تینون بہنون نے بالخصوص ٹلیہ نے لارنس کو مرکز ایسے توجہات کا بنا لیا جنکو وہ ازراہ مہمان نوازی تصور کرتا تھا۔ جب کھانا ختم ہوا موسم سرما کی شام کی دھندلاہٹ چھلکنے لگی پس اگر لارنس چاہتا بھی کہ پھر ٹہلنے کے لیے چلنے کو کہے تو ناممکن تھا کلاڈیہ نے اُسکو اطلاع دی کہ فوجدار قلعہ نے ایک جہاز کا بندوبست کر لیا ہی وہ کل صبح تمکو لیورپول پہونچا دیگا ہمارے ہیرو نے اس مزید عنایت کا شکریہ ادا کیا۔ خلاصہ یہ کہ شام بھی گذر گئی اور رات آئی نو اور دس بجے کے درمیان لارنس تینون بہنون سے رخصت ہوا اور خدمتگار اُسکو خوابگاہ بتانے کے لیے

ساتھ ہوا۔

ڈیوک آف آکفل کی بٹییان پھر تنہا یکجا ہوئین اور لارنس کے چلے جانے پر بہت منٹ نہ گذرے تھے کہ چاندی کی گھنٹی بجی۔ مورنہ حاضر ہوئی اور اُسکو حکم دیا گیا کہ راتھول کو بلا لاوے۔

ٹلیہ نے مورنہ کے چلے جانے کے بعد کہا کہ "مین سمجھتی ہون کہ میرا کام کسی قدر مشکل ہوگا"

کلاڈیہ "ہان۔ لارنس بظاہر ایسا مزاج رکھتا ہی جسکو دنیا عمدہ اور عالی نژاد کہتی ہی" یہ کہتے ہوے اُسکے لب مدمغانہ حقارت سے سکڑ گئے "

سبینہ "تاہم تم اُسکو رام کرو۔ تم اُسکو اپنے مطلب کے لایق سیدھا اور ہموار کرو"

ٹلیہ (فتحمندی کے اطمینان سے) ہان! مردون کی عالی دماغی کو سیدھا کرنے کی بہت سی ترکیبین ہین"

تینون بہنون نے منحوس راز داری کی تیز نگاہین ایک دوسری پر ڈالین اور اسکے بعد فوراً راتھول کمرہ مین داخل ہوا۔

ٹلیہ "کیا تمکو اُس نوجوان شخص کی بابت کچھ حال معلوم ہوا جسکا حلیہ مین نے تم سے بیان کیا تھا؟"

راتھول "ہان معلوم تو ہوا ہی مگر بہت کم۔ صرف اسی قدر معلوم ہوا ہی کہ شہر کاسل ٹون مین اس حلیہ کا ایک نوجوان شخص ہی۔ وہ ملک غیر کا رہنے والا ہی اور اُسنے بابت اپنی محفوظی کے فیس ادا کردی ہی"

کلاڈیہ "اُسکا کیا نام ہی؟"

راتھول "وہ ہنری سلٹن کے نام سے مشہور ہی مگر یہ امر کہ وہ کون ہی کس طرح رہتا ہی اور کاسل ٹون مین کیا کرتا ہی اور اس قسم کے دیگر حالات دریافت کرنے کی مجھکو اتنک نوبت نہین آئی"

ٹلیہ "خیر اسکی کچھ زیادہ ضرورت نہین اس مین کچھ شک نہین کہ مسٹر لی نے اسکو پہچان لیا۔ مگر اُس نے مسٹر لی کو نہین پہچانا ہی۔ پس ہمکو اس بارہ مین زیادہ

تردد کرنے کی ضرورت نہین ہی"
کلاڈیہ (پرمعنی انداز سے) "ہان - کچھ ضرورت نہین - مسٹرلی فرادیرمین - "
سبینہ (بدفال زبون نگاہ سے فقرہ ختم کرنے کے طور پر) "کسی دوست کی مدد کی حد رسائی سے باہر ہوجاویگا"
راتھول نے ایسے شخص کے انداز سے جو تمام باتون کو پیشتر سے جانتا ہی مگر بلا صاف وصریح حکم پاے ہوے کچھ عمل نہین کرسکتا پوچھا "تو اب کیا ارشاد ہی؟"
ٹلیہ کے چہرے سے ایک لمحہ کے لیے شیطانی استقلال نمودار ہوا اور اُس نے کہا "اپنا کام کرو!"
بقیہ دو بہنون نے بھی معاً اُسکی نظر کی تائید کی اور تینون لیڈیان ایک ساعت کے لیے خوفناک حسن سے بہرہ ور نظر آئین جو ظاہراً کسی نیکی کے واسطے اُنکو عطا نہوا تھا بلکہ سیہ کاری کے اغراض پورا کرنے کے لیے قاتل ذریعہ تھا۔
راتھول نے سرتسلیم خم کیا اور بجاآوری احکام کے لیے جنکو وہ بخوبی سمجھ گیا تھا رخصت ہوا۔ گو وہ احکام ناظرین کے لیے اب تک مبہم ہین۔ اور جب اُسکے چلے جانے کے بعد دروازہ بند ہوگیا ٹلیہ نے اپنی بہنون سے کہا "یہ میرا عمدہ خیال تھا کہ مین نے ہنری ہیٹن کی بابت پوری واقف کاری جھوٹ بیان کردی۔ ورنہ لارنس فوراً اُسکے پاس چلا جاتا"
کلاڈیہ " اور اُسوقت وہ جوابات جواب وقوع مین آنے والی ہی دن دہاڑے کرنا پڑتی"
سبینہ "حالانکہ ہمارے اغراض کے یہ زیادہ مناسب ہی کہ اس قسم کے کام رات کی تاریکی مین کیے جاوین"

باب ۷۶

ہنری ہیٹن

قبل اسکے کہ ہم اسکی تصریح کرین کہ کپتان راتھول نے کس طرح ان ہدایات کی تعمیل کی جو اُسکو اُس طرح بھید بھرے طرز سے دی گئین تھین ہم اس جوان

کی طرف متوجہ ہوتے ہین جسکو لارنس نے سنگی دھس پر جاتے دیکھا تھا۔ اور جسکو اُس نے خیال کیا تھا کہ وہ پہلے سے پہچانتا ہی۔ یہ جوان جسکا نام حسب قول راتھول ہنری سیٹن تھا اُس ابر و باد کے روز محض ہوا خوری کی غرض سے سنگی دھس پر نہ ٹہل رہا تھا۔ بلا شبہہ اُسکو بھی مثل دیگر اشخاص کے جو اُس قلعہ کو دیکھتے تھے کافی خوف دامنگیر تھا اور وہ جانتا تھا کہ اندر والون کی بابت کسی قسم کی جاسوسی کا خیال رکھنا خطرناک ہی پس وہ بصورت ظاہر اس طرح ٹہل رہا تھا کہ گویا تفریح طبع کے لیے چہل قدمی کر رہا ہی تاہم وہ اپنی جھکی ہوئی ٹوپی کے نیچے سے غائر نظرون سے اُس گڑھی کو دیکھ رہا تھا۔ اُسکے بشرہ پر آثار اندوہ و الم نمایان تھے تاہم اسکی آنکھون سے اگر کوئی دیکھنے والا قریب ہوتا تو دیکھ سکتا تھا کہ اُنمین استقلال اور مستحکم ارادہ کی بھڑک موجود ہی وہ ایک خوش صورت سلیم المزاج نوجوان شخص تھا۔ اُسکا بدن خوش ترکیب تھا اور گو وہ فی الجملہ لاغر اندام تھا اُسکے اعضا سڈول اور مضبوط تھے۔ ہر دیکھنے والے کو ایک نظر سے معلوم ہو سکتا تھا کہ تلوار جو اُسکے پہلو مین لٹکتی ہی محض نمائش کے لیے نہین ہی اور گو اُسکی عمر صرف اٹھارہ سال کی تھی وہ بلاشرط ضرورت اپنی شمشیر آبدار دلیری سے استعمال کر سکتا تھا۔ اُسکی لچکدار رفتار سے ارادہ کا استحکام اور اُسکے زنانہ بشرہ سے استقلال عیان تھا۔ اسکی پوشاک سے اُسکے رتبہ کا معلوم کرنا آسان نہ تھا۔ کیونکہ باعتبار اُسکی شریف صورتی کے وہ ویسا لباس فاخرہ نہ پہنے تھا جیسا معمولاً اُسکی نسبت زیب بر کیا جانا خیال کیا جاتا تھا نہ اُسکے لباس سے معلوم ہو سکتا تھا کہ یہ کپڑے جو وہ پہنے ہی اُسی کے ہین۔

جب وہ دھس پر ٹہل رہا تھا وہ برابر قلعہ کی طرف دیکھے جاتا تھا۔ اُسکی طرف سے نظر نہ پھیرتا تھا۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ اُسکی نظرین اندر پہونچ جانا چاہتی ہین گو موٹی دیوارون کے پار نہون اُن کھڑکیون ہی کے اندر سہی جو اوپر کی عمارتون مین تھین۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شاید اُسکا کوئی پیارا دوست یا رشتہ دار وہان مقید ہی جسکی صورت کی ایک جھلک وہ اُن گہری جڑی ہوئی چھوٹی کھڑکیون سے دیکھ پانا چاہتا ہی۔ یہ تو خیال مین نہ آتا تھا کہ اس طرح ٹکٹکی باندھکر قلعہ کو دیکھنے سے اُسکی اور کچھ غرض ہوگی اور بڈھے ڈیوک کی کسی دختر کے عشق نے اُسکو وہان

بلا کستان محبت کی طرح آوارہ گرد کر رکھا ہو گا۔ کیونکہ اُسکی نظروں مین اُس قسم کی پُر مسرت امید نہ تھی جیسی عشاق کی صورت سے ظاہر ہوتی ہی جو اپنی محبوبہ کی جھلک دیکھ پانے کی فکر مین ہوتے ہین۔ پھر یہ نوجوان کون تھا؟ اور اس طرح قلعہ کی طرف ٹکٹکی باندھے دُھس پر کیون پھر رہا تھا؟۔

اب اُس نے ایک لیڈی اور ایک جنٹلمین کو دیوار پر دیکھا اور اپنے دل مین کہا

"یہ تو لیڈی ٹلیہ ہی"

مگر اُس نے غور سے نظر کو زور دے کر اُس جنٹلمین کی طرف دیکھا جو اُسکے ساتھ تھا مگر دیوار والون کو یہ معلوم نہوا کہ وہ اُنکی طرف دیکھ رہا ہی۔ اگر وے ذرا اور قریب ہوتے تو اُنکو معلوم ہوتا کہ ہنری بٹین دفعتاً چونکا۔ پھر اپنی کیفیت کو فوراً ضبط کر کے اُس نے ٹلیہ کے رفیق کی طرف اور زیادہ غور سے دیکھا مگر اس طرح کہ اُنکو اُسکا بغور دیکھنا معلوم نہووے۔

جب اُسکو اُسکے خیال کی تصدیق ہوئی وہ پھر چونکا اور اُس نے اپنے دل مین کہا "اوہو! - یہ تو ضرور لارنس لی ہی!"

پھر ہنری بیٹن بحالت تحیر یہی سوچتا ہوا آگے بڑھا اور دُھس سے اتر کے شہر مین داخل ہوا۔ اسی خیال مین غرق نوجوان سرائے آتھل آرمس کی طرف مڑا مگر قبل اسکے کہ اُسمین داخل ہو اس نے بہ مجبوری اپنے چہرہ کو بشاش کیا تا کہ اُسکے چہرہ کی پژمردگی ظاہر نہووے۔

سرائے والا "مسٹر بیٹن تم ٹھیک وقت پر نہین آئے۔ ابھی ذرا سویرا ہی"

مسٹر بیٹن "نہین۔ اچھے بانی فیس مین نے وقت کے شمار مین غلطی نہین کی ہی مین جانتا ہون کہ ابھی تمھارے چرٹ اور عمدہ ہل شراب کے شیشہ تمھارے گاہکون کے استعمال کے واسطے میز پر رکھنے کے لیے ڈیڑھ گھنٹہ باقی ہی ———"

سرائے والے نے اپنے الفاظ پر زور دے کر کہا "کوئی بھی دام نہین دیتا - قرضہ ادا کرنا تو میری سرائے مین کوئی جانتا ہی نہین ———"

بعدہ سرائے والے کی زوجہ نے ایک گاہ گداز لہجہ سے جس سے بہ معیت اُسکے مثلث نقشہ اور سر کسان صورت کے اُسکی عیاری ظاہر تھی کہا "اللہ ہمارے اوپر رحم کرے

نقد دام دینا تو کوئی جانتا ہی نہین۔ یہ لاف زن شہدے۔ کلہ دراز لچے نکمے کپتان اور بے مصرف لقے جو ہمارے شہر مین کثرت سے جمع ہوگئے ہین ہمکو بالکل چاٹ جاوینگے ہنری ہیٹن (کسی قدر کبیدگی سے) "تم یہ گفتگو اُنھین کے واسطے رکھو چھوڑو جنکے وہ متعلق ہو۔ مین نے تمھارے یہان بلادام ویسے کبھی روٹی نہین توڑی جام شراب کا" سرائے والی (زیادہ تہذیب سے) "آپ خفا نہون" کیونکہ جیسی وہ چالاک اور طرار تھی ویسی ہی ہوشیار اور لالچی بھی تھی اور اپنے عمدہ گاہک کو ہاتھ سے نہ دینا چاہتی تھی۔ اُسنے کہا "اب کیا مرضی مبارک ہو؟"۔

ہنری ہیٹن "سمندر کی تیز ہوا نے مجھکو بھوکا اور پیاسا کردیا ہے۔ مگر بھوک کو مین کھانے کے وقت تک ضبط کرسکتا ہون۔ سردست تم مجھکو ایک شیشہ شراب حلق کی خشکی مٹانے کے واسطے دو۔ اور ماسٹر بانی فیس تم بھی شراب نوشی مین میری مدد کرو کیونکہ مین بوتل کی بوتل صاف کرنے مین ذرا کچا ہون"

سرائے والا جو اپنی دُکان کی شراب کو بہت پسند کرتا تھا خصوصًا جب دوسرے کے دام سے اُسکا دلمی جھپٹ کر ایک شیشہ اور دو گلاس لے آیا اور وہ اور ہنری ہیٹن شراب پینے کو بیٹھے۔ اُسوقت سوائے اُن دونون کے اور کوئی کمرہ مین نہ تھا۔ اور یہی ہیٹن چاہتا تھا۔ چنانچہ جب اُس نے ہجون کو خالی دیکھا اُسکے بشرہ پر اطمینان کا تبسم نمایان ہوا۔ بس ناظرین خیال کرسکتے ہین کہ در اصل ہیٹن کا مطلب شرابخواری سے نہ تھا نہ اُسکو اپنی پیاس فی الواقع بجھانا تھی۔ بلکہ اُسکی اصل غرض سرائے والے سے تخلیہ مین گفتگو کرنے کی تھی۔

سرائے والے نے ایک جرعہ پی کر اور پسندیدگی کے انداز سے چٹخارا لگا کر کہا۔ "کہیے یہ شیری (نام شراب) کیسی ہو؟"

ہیٹن "یہ شراب مثل دیگر اغذیہ و اشربہ اس سرائے کے عمدہ ہو"

سرائے والا "مین خوش ہون کہ آپ نے میری چیزون کی تعریف کی" کیونکہ اس سے مجھکو ایک بات پوچھنے کا موقع ملا جسکو مین اب تک یہ خیال کرکے نہ پوچھ سکا تھا کہ داخل غیر واجبی مبادرت کے سمجھا جاویگا"

ہیٹن نے سرائے والے کا جام شراب سے بھر کر کہا "نہین۔ ماسٹر بانی فیس صاف

صاف کہو۔ اور خوب مشغلہ شراب سے کیے جاؤ کیونکہ اسکے بعد اور شیشہ آویگا"

سرائے والا "ہان۔ کوئی وجہ نہین ہی کہ دوسرا شیشہ نہ آوے۔ مگر مین جو بات پوچھنے والا تھا وہ صرف یہ ہی کہ جب آپ کھانا یہان کھاتے ہین تو یہین سوتے بھی کیون نہین میری سرائے کے کمرے صاف اور آرام دہ ہین۔ پلنگ عمدہ ہین بستر تکیہ موجود ہین خلاصہ یہ کہ بستر ہر طرح پر نفیس ہین"

بیٹن ۔ بیشک یہ سب باتین ہین۔ مین خیال کرتا ہون کہ تمھارے یہان کے کھانے والے گاہک سب تمھاری سرائے مین رہتے بھی ہین"

سرائے والا "نہین ایسا تو نہین ہی۔ کیونکہ وے اکثر بے فکرے ہین جنکی عادات کے مناسب حال ایسی عمدہ چلن کی سرائے نہین۔ مگر آپ کہ بظاہر ایک خوش اطوار اور عمدہ نوجوان شخص ہین"

بیٹن (سوچ سمجھکر سرائے والے کو راضی کرنے کی غرض سے) "ہان تم سچ کہتے ہو مین کل پرسون تک یہان اٹھ آؤنگا۔ مگر مین اپنے موجودہ مسکن کو بلا کم میعاد نوٹس دیے نہین چھوڑ سکتا"

سرائے والا "درست ہی! مین آپ کے اصول کو پسند کرتا ہون۔ مگر یہ تو بتائیے کہ آپ کہان رہتے ہین؟"

ہنری بیٹن نے اپنے جواب کی واقعی گریز کو بے پروائی کے پردہ مین چھپا کر کہا۔ میرا مکان شہر کے اُس سرے پر ہی" اور یہ کہتے ہوے سرائے والے کا جام پھر بھرا

سرائے والا "مگر تم خود شراب پیتے ہی نہین"

ہنری بیٹن نے اپنا جام پی کر کہا "نہین نہین۔ مین تو خوب پی رہا ہون اب ماسٹر بانی فیس دوسرا شیشہ لاؤ۔ (ایک اشرفی بڑھا کر) اور لو یہ قیمت دونون کی ہی"

سرائے والا اپنے گاہک کے لیے دوسرا شیشہ لینے کو گیا اور وہ جوان کی فیاضی اور خوش معاملگی سے نہایت محظوظ ہوا پھر واپس آکر اُسنے دوسرا شیشہ کھولا اور جب اپنے جام کی شراب پی چکا اُسنے خوش ہوکر چٹکارا لگایا۔

بیٹن "ہان شراب تو عمدہ ہی" پھر اُسنے بے پروائی کے انداز سے کہا۔

"ہان یہ تو بتاؤ کل رات کو تو سُنا ہی کہ جہاز کا سخت حادثہ ہوا؟"
سرائے والا "بیشک بہت سخت تھا اور بہت ہی جانکاہ کیونکہ مجھکو اُس سے
بہت نقصان پہونچا۔"
بنٹن (حیرت سے) "تمکو کیونکر بہت نقصان پہونچا؟"
سرائے والا "مجھکو یون نقصان پہونچا کہ اگر مسافران جہاز مین سے ایک
یا دو درجن یا صرف نصف ہی درجن بچ جاتے تو انمین سے بعض میرے بھی مہمان
ہوتے اور گو اُنکے بیگ اور بکس جاتے رہتے یقیناً اُنکے کیسہ انکی جیب مین ہوتے۔"
بنٹن نے اسی طرح کی بے پروائی کے انداز سے کہ گویا محض مکالمہ کے واسطے گفتگو
کرتا ہی کہا "مجھکو یاد پڑتا ہی کہ تم نے صبح کے کھانے کے وقت کہا تھا کہ تم جہاز کے
تباہ ہونے کے وقت موجود تھے اور ایک شخص جانبر ہوا؟"
سرائے والا "ہان درست ہی۔" پھر اس نے آواز دھیمی کر کے کہا "مگر اُسکو
کپتان ارتھول نے قلعہ کے لائق مہمان سمجھا اور یہ اسوجہ سے ہوا کہ جہازی باعتبار
پوشاک شریف معلوم ہوتا تھا اگر وہ کوئی غریب یا بکیس ہوتا تو راتھول اُسکو
مرنے یا بھیک مانگنے کے لیے چھوڑ دیتا۔ مگر مین کیا کہ رہا ہون؟" سرائے والے کا رنگ
یکایک فق ہو گیا "یقیناً شراب نے میری بک کو زیادہ کر دیا ہی! مگر ماسٹر بنٹن تم کہین
اسکا ذکر نہ کرنا کہ مین نے عمدہ نیک دل اور قابل وقعت کپتان راتھول کے خلاف
کہنے کی جرائت کی ہی۔"
ہنری بنٹن (مثل سابق بے پرواہی سے) "مین نہین سمجھا اس سے کیا مطلب ہی
کہ تم نے راتھول کی بابت کیا کہا ہی؟ تاہم ماسٹر بانی فیس مین تمھاری نظرون سے
سمجھ سکتا ہون کہ راتھول نیکی اور عمدگی کا پتلہ نہین ہی جیسا تم نے اُسکو بیان کیا ہی
اور یہ بالکل برعکس اُس تصویر کے ہی جو تم نے اُسکی پہلے کھینچی تھی۔ اب اصلیت
معلوم ہوتی ہی کہ تم اپنے دل مین راتھول سے ناراض ہو کہ اُس نے تمکو اُس شخص سے
محروم رکھا جو اس سرائے مین غالباً عمدہ مہمان ثابت ہوتا۔ مگر تم شراب تو پیتے ہی نہین۔"
سرائے والا "ہان ہان پیتا ہون۔" یہ کہکر وہ اپنا جام چڑھا گیا جسکو بنٹن نے
پھر بھر دیا۔ اس نے اپنے گلاس مین بہت کم شراب ڈالی گو بظاہر شراب بھرنے مین

اُس نے بہت دیر کی یہ دکھانے کو کہ وہ بھی قرار واقعی حصہ شیشہ کا لے رہا ہی "ہان اصلیت یہ ہی۔ کیونکہ ماسٹر بیٹن تم ایک عمدہ مہربان اور معزز نوجوان شخص ہوا ور لنترانی کرنے والے بدمعاشون کے ہجوم مین جو اس شہر مین بکثرت ہین تمھارے سے شخص کا ملنا غنیمت ہی۔ ہان تو مین یہ کہتا تھا کہ مجھکو راتھول سے کل رات کے معاملہ کی بابت ناراض ہونے کا حق ہی کیونکہ وہ مجھ سے معزز شخص سے بہ الفاظ نالائق ہم کلام ہوا"

بیٹن "ہان" اُس نے بہت بیجا کیا۔ اور نہایت بُرا ہوا۔ کیونکہ تم بیشک ایک نہایت معزز شخص ہو مگر تم نے آج عنبج کو یہ بھی تو کہا تھا کہ جہانتک کہ رات کی تاریکی نے تمکو اجازت دی تم نے ایک جھلک نوجوان کے چہرہ کی دیکھی اور وہ نہایت خوش رو معلوم ہوا۔ تم یہ بھی تو کہتے تھے کہ اُسکے بال سیاہی مائل بھورے ہین۔ اُسکے داڑھی نہین ہی۔ صرف چکردار گل مچھے اور موچھین ہین"

سرائے والے نے متعجب ہوکر کہا "این! کیا مین نے یہ سب کہا تھا، مجھکو تو یاد نہین ہی! تاہم یہ بالکل سچ ہی اگر مین نے ایسا کہا"

بیٹن نے جواب دیا "بیشک تم نے کہا تھا" اور اُس نے اپنے دل مین سوچا "اسمین کوئی شک نہین اور مجھکو ذرا بھی دھوکا نہین ہوا ہی وہ ضرور لارنس لی ہی!"

سرائے والے نے ساکت حیرت سے کہا "تعجب ہی کہ مین بالکل بھول گیا ہون کہ مین نے اس بارہ مین اتنی گفتگو کی تھی۔ بہرحال یہ صاف ظاہر ہی کہ مین نے ضرور اتنی باتین کہین ورنہ تمکو یہ سب باتین معلوم نہوتین جنکی واقف کاری تم نے ظاہر کی ہی"

ہنری بیٹن نے پوچھا "مگر یہ تو بتاؤ کہ کپتان راتھول نے کیون ایسی کارروائی کی کہ تمھارے ہاتھ سے ایک گاہک چھین لیا؟ گویا مہمان نوازی کے پنجہ سے نکال لیا ہی؟"

سرائے والے نے بہت تیز نظر سے نوجوان کی طرف دیکھا جہانتک کہ اُسکی مخمور حالت اجازت دسکتی تھی اور کہا "نہین"

جوان نے سرائے والے کا جام پھر بھر کر کہا "جو کچھ کہ مین نے قلعہ والون کا
حال سُنا ہی اُسکے اعتبار سے مین بھی خیال کرتا ہون کہ نہین"
سرائے والے نے دھیمی آواز سے اِدھر اُدھر خائف نگاہین ڈالکر کہا "ہم
جس قدر کم گفتگو اس بارہ مین کرین اُس قدر بہتر ہی ممکن ہو کہ یہان کان لگانے
والے ہون گو وہ ہمکو دکھائی نہین دیتے"
ہیٹن نے پوچھا "تو کیا باشندگان قلعہ کی بابت کوئی بات کہنا گناہ کبیرہ ہی؟"
سرائے والا "اگر گناہ کبیرہ نہین ہی تو بہرحال خطرناک ہی اس قدر تو تمکو
بھی معلوم ہوا ہوگا جب سے تم جزیرہ مین آئے ہو- ہان پھر تمکو یہان آئے کتنا
عرصہ ہوا میری سمجھ مین دو مہینہ یا اُس سے زیادہ ہوا ہوگا"
ہیٹن بے پروائی سے "ہان اور کیا"
سرائے والا "ہان ابھی تباہی جہاز کا ذکر ہو رہا تھا مجھکو خوب یاد آیا تم تو
اُسوقت نہ تھے جب وہ حادثہ جانکاہ وقوع مین آیا"
ہنری ہیٹن نے شراب کا چٹخارہ لگا کر نہایت بے پروائی کے انداز سے
پوچھا "کون حادثہ؟"
سرائے والے نے جواب دیا "وہی حادثہ وہ بھی ایسا ہی سخت تھا جیسا
کل رات والا"
نو جوان "نہین مین اُسوقت یہان نہ تھا مین تھوڑے عرصہ بعد پہونچا تھا
مگر مجھکو یاد ہی کہ تم دو اشخاص کا ذکر کرتے تھے جو طوفان سے بچے تھے اور تباہی
جہاز کا ذکر بھی ایک روز میرے سامنے کر رہے تھے بہرحال جہانتک مجھکو یاد ہی
تم نے اُسوقت کی بابت کہا تھا کہ کپتان راتھول ایسی ہی بری طرح پیش آیا تھا جیسا
کل رات کو"
سرائے والے نے گھونسا بنا کر اور ابرو سکوڑ کر کبیدگی کے لہجہ سے جسکو وہ روک
نہ سکا یا اور جسکو بوجہ نشہ شراب چھپا نہ سکا جیسا کہ وہ دوسری حالت مین کرتا کہا
"بیشک راتھول نے ایسا ہی کیا - وے دو شخص تھے"
ہیٹن "مین خیال کرتا ہون کہ تم یہ بھی کہتے تھے کہ اُنمین سے ایک شریف آدمی تھا"

سرائے والے نے دفعتاً یہ خیال کرکے کہ احتیاط کرنا چاہیے جو اُس نے فروگذاشت کی ہر بات کاٹ کر کہا "بس اب اس بارہ مین کچھ نہ کہو شراب بھی ختم ہوگئی"

نوجوان "نہین ایک شیشہ اور لاؤ"

سرائے والا "نہین نہین ابھی بہت سویرا ہی بعد کھانے کے مین نہ صرف ایک شیشہ ختم کردونگا بلکہ ایک درجن۔ اگر تمھاری فیاضی اُسکے دینے کی مقتضی ہوگی" یہ کہکر اُس نے قہقہہ لگایا۔

اب دروازہ کھلا اور ایک جنٹلمین جو بڑا لمبا چوڑا لبادہ اوڑھے تھا کمرہ مین داخل ہوا اُسکے پیچھے ایک خدمتگار چھوکرا بیگ لیے ہوے تھا سرائے والا فوراً تہذیب اور متانت کی صورت بناکر بیگ لینے کے لیے بڑھا اور جنٹلمین کو ادب سے سلام کرکے کہا "جناب والا مین آپ کا خیر مقدم کہتا ہون یہان آپ کو ہر طرح کا آرام ملے گا اور دام معقول دینا پڑینگے کیونکہ نقد سودے کا معاملہ ہی۔

اجنبی نے تمکنت سے جواب دیا "مین ہمیشہ اپنی آسایش کا معاوضہ دینے کا عادی ہون مگر اس طرح بدتمیزی سے مجھکو کبھی پیشتر سے فہمایش نہین ہوئی"

سرائے والا "مین دیکھتا ہون کہ آپ جزیرہ مین مین اجنبی ہین اور بلا شبہہ ابھی پہونچے ہین؟ (کھڑکی سے دیکھکر) یقیناً ایک جہاز ابھی پہونچا ہی لاحول ولاقوۃ بجائے اسکے کہ مین ساحل پر آپ کا خیر مقدم کرتا مین نے اپنا وقت شرابخواری مین صرف کردیا! معلوم ہوتا ہی کہ آپ کا سفر بہ آرام نہین ہوا۔ آپ کے کپڑے تر مین کیا آپ تھوڑی دیر اس سرائے مین ٹھہرینگے؟ اگر ارادہ ہو تو سب سے عمدہ کمرہ درست کردیا جاوے اُسمین ایک برآمدہ آپ کے خدمتگارون کے لیے موجود ہی"

اجنبی جنٹلمین نے جواب دیا "مین یہان ایک یا دو دن یا غالباً کچھ زیادہ ٹھہرونگا میرا ٹھہرنا چند تحقیقاتون کے نتائج پر مبنی ہی جو مجھکو کرنا ہین"

سرائے والا "کہیے حضور ایک پیالہ دو آتشہ شیرے کا حاضر کرون جو بعد اس ٹھنڈے سفر کے آپ کو پینا چاہیے؟ جب آپ شراب پینے مین مصروف ہونگے مین ان سوالات کا جواب دونگا جو آپ کو پوچھنا ہون (جلدی سے) بجز ایسے سوالات کے جو خواہ مخواہ واسطے پورا کرنے گستاخانہ اشتیاق کے ہون"

اجنبی نے اُسوقت کی بہ نسبت جب سرائے والے نے نقد دام کا ذکر کیا تھا اور زیادہ بدمغانہ طرز سے تن کر کہا "گستاخانہ اشتیاق؟ کیا تم جان بوجھکر مجھسے ایسی بدکلامی کر رہے ہو؟ یا کچھ ہوش درست نہین ہین اور عقل و تہذیب جام شراب کی دردین رہ گئی ہی؟"

سرائے والے نے نرمی سے جواب دیا "جناب خفا نہو جیے دیکھیے یہ ماسٹر ہنری ہیٹن ایک عمدہ نوجوان شخص بیٹھے ہین جو آپ کو بتائینگے کہ اُسکی بابت سوال پوچھنا محفوظ بات نہین ہی" اور یہ کہکر اُسنے قلعہ رفنن کی طرف اشارہ کیا۔

ظاہرا ہنری ہیٹن کا نام سُنکر اجنبی کو تعجب ہوا اور اُسنے اول مرتبہ نوجوان ہیٹن کی طرف آنکھ اُٹھائی جواب تک خاموش بیٹھا تھا۔

اجنبی "خیر۔ خیر میرے خدمتگار کو وہ کمرہ دکھاؤ جو ہمکو استعمال کرنا ہی تاکہ وہ میری جامدانی کھو سلے اور تم بھی ایک پیالہ شیرے کا لے آؤ جسکا تمنے ذکر کیا ہی"

سرائے والا "بہت خوب ابھی تعمیل ارشاد کرتا ہون" یہ کہکر وہ کمرہ سے چلا گیا اور اجنبی جنٹلمین کا خدمتگار بھی جامدانی لیے ہوئے اُسکے پیچھے ہو لیا۔

ان دونون کے چلے جانے کے بعد جب دروازہ بند ہوا اجنبی نوجوان کیطرف بڑھا اور کہنے لگا "برائے خدا ایک بات کا جواب دو"۔ پھر نہایت متردد صورت سے اُس نے کہا "کیا میرا بھائی میجر ہیٹن زندہ ہی؟ یا وہ اخبار جو میرے کان تک پہونچے ہین سچ ہین۔ ——"

ہنری ہیٹن نے جواب دیا "وہ زندہ ہی" مگر پھر فوراً اپنے لبون پر اُنگلی رکھکر اُسنے اشارہ سے اُس اظہار مسرت و مشکوری کو روکا جو اجنبی کرنے والا تھا۔ اور دھیمی آواز سے کہا "خبردار۔ یہان مجھ سے اور کوئی بات نہ کرنا مناسب ہی کہ ہم دونون یہان بالکل اجنبی رہین تم مجھسے نو بجے رات کو دریا کے کنارہ ملاقات کرنا تم مجھکو اُس نوکدار چٹان کے قریب پاؤگے جو گھاٹ کے نزدیک ہی جہان تم ابھی اترے ہوگے"

مسٹر لمبٹن (اجنبی کا نام ہی) پہلے تو ہنری ہیٹن کے بھید بھرے برتاؤ اور نہایت محتاط طرز گفتگو سے بہت متعجب اور خائف ہوا مگر اُسکو ہیٹن کے انداز سے معلوم ہوا کہ وہ کسی خاص وجہ سے ایسی احتیاط کر رہا ہی علاوہ برین مسٹر لمبٹن کو وہ مبہم اور ناتمام

اشارات جو سرائے والے نے کیے تھے یاد تھے پس اُس نے ہنری ہیلٹن سے اور سوالات کرنا موقوف کیے گو اُس نے نہایت دقت اور تکلیف سے اپنی تذبذب اور پریشانی کو روکا اُس نے اشارہ سے نو بجے رات کے مقام ملاقات کو منظور کیا اور ہنری ہیلٹن کمرہ سے باہر جانے والا ہی تھا کہ دفعتاً ایک خیال اُسکے ذہن مین آیا۔

اُس نے مسٹر لمبٹن کی طرف مُڑ کر اور دھیمی عجلت کی آواز سے کہا "بہتر ہوگا کہ تم ایک فرضی نام رکھو لو خدارا اپنے چھوکرے کو جلد بلاؤ اور اُس سے کہدو کہ سرائے والے کو تمھارا اصلی نام نہ بتاوے"۔

لمبٹن "اچھا مین اپنے تئین کرن ورتھ کہونگا۔ مین اُس چھوکرے کو فوراً بلاتا ہون لیکن اگر وہ نام بتا چکا ہو"

ہنری ہیلٹن "اگر ایسا ہوا ہو تو دو تین اشرفیان سرائے والے کے ہاتھ مین رکھنا اور اُس سے کہنا کہ اس بات کو بھول جاوے کہ لمبٹن کا نام تمھارے خدمتگار نے بتایا تھا اب بس جلد جاؤ اللہ"

مسٹر لمبیٹن نے ہنری ہیلٹن کی طرف ایک نگاہ شکر گذاری کی اُٹھائی گو اُسکو ٹھیک معلوم نہ تھا کہ کس خطرہ سے بچانے کے لیے اُس سے یہ بات کہی گئی ہے اور وہ کمرہ سے چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد ہنری ہیلٹن خود بھی ادھر اُدھر ٹہلنے لگا تاکہ وہ آدھ گھنٹہ گذار دے جو کھانے کی تیاری مین باقی تھا اور ساحل بحر کی طرف جا کر وہ بحالت استغراق ادھر اُدھر ٹہلنے لگا۔

باب ۷۷

ملاقات معہودہ

مسٹر لمبیٹن کی عمر تخمیناً ستائیس یا اٹھائیس سال کی تھی وہ چھوٹا بھائی میجر لمبیٹن کا تھا جسکا ذکر کبھی کبھی اس قصہ کے شروع کے بابون مین ہوا ہی۔ وہ بہ اعتبار پیشہ بارسٹر تھا اور گو اُسکی آمدنی اس پیشہ سے زیادہ تھی اُسکا مدار معاش اسی پیشہ پر منحصر نہ تھا کیونکہ اُسکے اور اُسکے بڑے بھائی کے پاس جداگانہ ذاتی دولت تھی مسٹر لمبٹن کو اپنے بھائی میجر لمبیٹن سے بہت محبت تھی پس یہ خیال کیا جاسکتا ہی کہ

اُسکے دل مین نہایت خوشی پیدا ہوئی جب اُسکو ہنری ہیٹن سے معلوم ہوا کہ اُسکا پیارا بھائی جسکی قسمت کی بابت اُسکو بہت تشویش تھی اب تک زندہ ہی سوائے اس امر کے اُسکو کوئی اور خبر اب تک معلوم نہوئی تھی جیسا کہ ناظرین نے دیکھا پس وہ اُسوقت کے آنے کا نہایت خواہشمند تھا جب اُس سے اور ہنری ہیٹن سے ملاقات ہونا تھی۔

ہوا جو تمام دن تیز چلتی رہی تھی شام ہونے پر اور زیادہ بڑھی اور موجین زور زور سے دیوانہ وار ساحل پر ٹوٹنے لگین نو بجے رات سے کچھ قبل مسٹر لمبٹن نے اپنا برا لبادہ پہنا اور مقام معینہ کی جانب چلا اور وہان بلا دقت پہونچگیا گو شام کی تاریکی پھیلی ہوئی تھی اور یہ پہلا ہی مرتبہ تھا کہ اُس نے جزیرہ مین قدم رکھا تھا مگر اُس نے اُس نوکر کو چٹان کو گھاٹ کے قریب دیکھا جہان وہ جہاز سے اُترا تھا جو اُسکو لیورپول سے لایا تھا اور ایک کم آباد سڑک سرائے سے اس چٹان تک سیدھی لگی ہوئی تھی جہان سے آخری مکان سو گز کے فاصلہ پر ہوگا۔

ہنری ہیٹن پیشتر ہی سے مقام معینہ پر پہونچگیا تھا جب مسٹر لمبٹن چارون طرف کی تاریکی سے نکلا ہیٹن نے کہا ”دیکھو تمھارے چھوکرے نے تمھارا نام تو سرائے والے کو نہین بتایا ؟“

لمبٹن ”اُس نے میرا نام بتا دیا ہی وہ نہ جانتا تھا کہ اُس سے کچھ ہرج ہوگا اور سرائے والا میرے نوکر سے بہت سی باتین پوچھتا رہا جب وہ اُسکو اُن کمرون مین لے گیا جو ہمکو استعمال کرنا ہین مگر مین نے تمھاری صلاح پر عمل کیا اور سرائے والے کے ہاتھ مین تین اشرفیان دے دی ہین اور اُس سے کہدیا ہی کہ مین کچھ مصلحت سے اپنا نام کرن ورتھ رکھونگا جب تک کہ جزیرہ مین رہونگا۔ خیر یہ تو بتاؤ کہ میرا بھائی کہان ہی ؟“

ہنری ہیٹن (دھیمی سنجیدہ آواز سے) ”تمھارا بھائی قلعہ رشن مین قید ہی“

مسٹر لمبٹن (تعجب اور حیرت کے لہجہ سے) ”قید ہی ؟“

ہنری ہیٹن نے اُسکا ہاتھ زور سے پکڑ کر کہا ”خاموش! ذرا آہستہ بات کرو! اس ناپاک جزیرہ مین ہوا ان باتون کو جو زور سے بولی جاتی ہین اُن لوگون کے کان مین پہونچا دیتی ہی جو ان دیوارون کے اندر رہتے ہین“ اور اُس نے ہاتھ بڑھا کر قلعہ کی طرف اشارہ کیا جو رات کی تاریکی مین دھندلا نظر آتا تھا۔

مسٹر لمبٹن نے دھیمی تھرتھراتی ہوئی آواز سے کہا "خدا کے واسطے مجھکو کچھ حال اُن تمام خوفناک بھیدون کا بتاؤ۔ تمھارے انداز مجھکو گھبرائے دیتے ہین مبہم خوف سے میرا دل دہلا جاتا ہی میرا بھائی قید ہی؟"

ہنری ہیٹن نے اتنی دھیمی آواز سے جو باوجود سمندر کی شورش اور ہوا کی یورش بمشکل سُنائی دے سکتی تھی کہا "کسی کا نام مت لو اور بھائیون کا ذکر مت کرو ایسی کوئی بات زبان سے نکالنا نہ چاہیے جس سے ثابت ہو کہ ہم ایک ہی غرض کے لیے یہان آئے ہین۔ یقیناً تباہی جہاز کا حال تم نے سُنا ہوگا۔"

مسٹر لمبٹن نے جواب دیا "ہان مگر تھوڑے دن ہوے مین نے یہ حال سُنا کیونکہ گو جہاز کو تباہ ہوے دو مہینہ گذر چکے ہین خبر بہت سُستی سے جزیرہ سے لندن کو پہونچی ہی مگر خیر آگے چلو!"

ہنری ہیٹن "جہانتک مجھکو معلوم ہوا ہی فقط تین شخص اُس جہاز کے بچے ہین ایک وہ ہی جس سے مجھکو تعلق ہی اور دوسرا وہ جس سے تمکو دلچسپی ہی اور یہ دونون قلعہ رشن مین پہونچا دیے گئے ہین"

مسٹر لمبٹن "اور تیسرا!؟"

ہنری ہیٹن "تیسرا مین خود ہون چند باتین کہنا ضروری ہین تاہم آپکو مختصر طور پر بیان کرنا ضرور ہی۔ اُس قاتل طوفان خیز رات کو جب آندھی دیو کے بازو کی پھڑپھڑاہٹ کی طرح چل رہی تھی اور موجین پہاڑ کیسی بلند اُٹھ رہی تھین جہاز ساحل کی طرف بہا اور اُس جگہ چٹانون پر ٹکرایا جہان تم آج اُترے تھے آخر بات جو مجھکو اُس ہولناک واقعہ کی یاد ہی وہ یہ ہی کہ مین اُبلتے ہوے پانی سے گھر گیا اور چند ساعت تک خشمگین موجون کے ساتھ بے فائدہ لڑتا رہا جب مجھکو ہوش آیا مین ایک چھوٹے کمرہ مین بدحقیقت بچھونے پر پڑا تھا اور ایک بڈھا اور بڈھیا میرے اوپر جھکی ہوئی تھی وہان ایک دھیمی روشنی جل رہی تھی اور مجھکو معلوم ہوا کہ وہ لوگ مجھپر بہت ترس کھا رہے ہین یہ ٹھیک بھی نکلا کیونکہ اُن بڈھے اور بڈھیا نے جو تنہا باشندہ اُس جھونپڑہ کے تھے میری خوب تیمارداری کی مگر کئی گھنٹہ تک مجھکو بولنے کی طاقت نہوئی قبل اسکے کہ مین اُن سے کچھ پوچھ سکون مجھکو معلوم ہوا کہ جب بڈھا جھونپڑے کو واپس آیا تھا وہ جھونپڑا

جو دکھائی دیتا ہی۔ دیکھو وہ روشنی نظر آ رہی ہی؟"

لمبٹن "ہان۔ وہ نا جو ساحل کے قریب معلوم ہوتی ہی"

بیٹن۔ "ہان وہی۔ تو مین یہ کہہ رہا تھا۔ کہ پیر مرد جسکا نام اسٹنٹن ہی مکان کو واپس آ رہا تھا کہ اُس نے دیکھا کہ جہاز متموج امواج سے تہ و بالا ہوتا ہوا ساحل کی طرف چلا آ رہا ہی۔ پھر اسکی بہت زور سے چٹانون پر ٹکرانے کی آواز آئی۔ اور مبتلائے بلا راکبان جہاز کی چیخ پکار کی آوازین آنے لگین۔ وہ خوف زدہ اُس مقام سے سو گز کے فاصلہ پر کھڑا تھا جہان یہ حادثہ عظیم واقع ہوا تھا ساحل پر ادھر ادھر مشعلین متحرک تھین اُنکی روشنی فوجی سپاہیون کے خود اور ہتھیارون پر پڑ رہی تھی اور اسمین بہت سے اہل شہر بھی دکھائی دیتے تھے جو وہان جمع تھے۔ پس بڈھے اسٹنٹن نے دیکھا کہ میری کمزور مدد کی ضرورت نہین ہی بہت سے آدمی امداد کو موجود ہین۔ وہ ایک جھونپڑے کے قریب کھڑا ہوا یہ حال دیکھ رہا تھا کہ ایک لہر نے ایک شخص کو اسکے قریب پھینک دیا اور قریب تھا کہ پھر اُسکو سمندر مین گھسیٹ لیجاوے کہ بڈھے نے جان پر کھیل کر اُسکو کھینچ لیا۔ وہ شخص جو اس طرح غرق لجہ فنا ہونے سے بچا مین تھا"

لمبٹن (جوش سے) "واہ سبحان اللہ۔ کیا اچھا بڈھا تھا"

بیٹن "وہ مجھکو اپنے جھونپڑے مین لے گیا اور وہان نہایت شفقت سے اُس نے میری تیمارداری کی۔ خاندان اسٹنٹن انگلیشی نژاد ہی اور وحشی اہل ہیٹی سے مختلف ہی۔ مین نے یہ حال اسٹنٹن اور اُسکے گھر والون سے اُسوقت سُنا جب مجھکو بولنے کی قوت حاصل ہوئی تھی گو پورے طور پر ہوش آ گیا تھا۔ صبح ہونے پر بڈھا کچھ چیزین مول لینے کے واسطے جاتا تھا کہ کوئی شخص جھونپڑے مین داخل ہوا۔ یہ بڈھے کا بیٹا تھا جسکی عمر تخمیناً چالیس برس کی تھی۔ وہ فوجی وردی پہنے تھا۔ مجھپر اُسوقت ضعف و نقاہت کا غلبہ تھا۔ میری آنکھین ایک ساعت کے لیے کھلین اور پھر بند ہو گئین۔ اسٹنٹن اور اُسکے گھر والون نے سمجھا کہ مین سو گیا اور اُنکی گفتگو میرے متعلق ایسی دلچسپ چھڑی کہ مین برابر آنکھ بند کیے رہا تاکہ وہ سمجھین کہ مین فی الواقع سو رہا ہون۔ انھون نے تباہی جہاز کا ذکر کیا اور باپ نے بیٹے سے میرے بچانے کا سب حال بیان کیا پھر بیٹے نے کہا۔ تمکو یہ جوان راتھول کے حوالہ کرنا ہوگا۔ کیونکہ کپتان کا حکم ہی کہ علاوہ

اُن دو اشخاص کے جنکو ہم سپاہیون نے کل رات کو بچایا ہی اور جو کوئی شخص بچگیا ہو وہ قلعہ مین پہونچایا جاوے۔ بڈھے نے پوچھا۔ کیون؟۔ بیٹے نے جواب دیا۔ یقینا لیڈیون کا ایسا ہی حکم اپنے کسی مطلب سے ہوگا اور تمکو معلوم ہی کہ اُسکی تعمیل ہونا چاہیے۔ پھر بڈھے نے پوچھا کہ۔ وہ دو جو جانبر ہوئے ہین کون ہین بیٹے نے اُنکے نام تبائے"!

لمبٹن نے جو نہایت کشمکش و پیچ سے جوان کے بیان کو سُن رہا تھا کہا " مین سمجھا! اچھا پھر کیا ہوا! آگے چلو!"

ہنری ہنٹن " ہان تو باپ بیٹے مین باتین ہوتی رہین۔ مین بدستور بچھونے پر آنکھہ بند کیے ہوے پڑا رہا۔ کیونکہ اُنکی آہستہ باتون مین عجب طرح کا بھید اور خوف بھرا ہوا تھا بیٹے نے کہا۔ میری سمجھ مین کسی طرح نہین آتا کہ اب کیا کام لیڈیون کے ہیان زیر تجویز ہی۔ مگر یہ امر یقینی ہی کہ دو شخص جو کل رات کو بچے ہین قلعہ مین قید مین باپ نے پوچھا تو یہ جوان بھی قید کیا جاویگا؟۔ بیٹے نے جواب دیا۔ بیشک وہ بھی قید ہوگا۔ اور اگر تمکو اپنی خیر منظور ہی تو اُسکو اپنے مکان مین نہ رکھو۔

لمبٹن " خدایا! اس سب گفتگو کا کیا مطلب تھا؟"

ہنٹن " خاموش یا درکھو کہ ہوا باتون کی آواز کو قلعہ مین پہونچا دیتی ہی تم خیال کر سکتے ہو کہ مجھکو ان باتون کے سننے سے کیسا خوف طاری ہوا مگر جب بیٹے نے کہا کہ مین سیدھا جاتا ہون اور راتھول سے اطلاع کرتا ہون کہ:"

لمبٹن " راتھول کون ہی"

ہنری ہنٹن " وہ کپتان فوج کا ہی۔ ہان تو جب اسٹنٹن کا بیٹا مجھکو محبوس کرانے کے واسطے اُٹھا۔ میری تمام قوتین ہیجان مین آئین۔ مین بچھونے سے اُٹھکر اُنکے قدمون پر گر پڑا اور رحم کا ملتجی ہوا۔ بڈھے اور بڈھیا کو ترس آیا مگر اُنکا بیٹا یعنی سپاہی پہلے راضی نہوا واضح رہے کہ جب مین جہاز پر سوار ہوا تھا میرے پاس ایک تھیلی اشرفیون کی خرچ کے واسطے تھی۔ یہ تھیلی میرے کپڑون مین اس طرح محفوظ تھی کہ جب مین ڈوبنے لگا اس وقت نہین گری تھیلی کے دکھانے سے سپاہی پر وہ اثر ہوا جو منت و سماجت سے نہوا تھا۔ ایک مٹھی اشرفیون نے اُسکو رام کر دیا اور بالآخر یہ طے پایا کہ میری جانبری کے حالات بالکل مخفی رکھے جاوین چونکہ میری پوشاک سے ظاہر ہوتا تھا کہ مین اُن دونون

شخصون مین سے کسی ایک سے تعلق رکھتا ہون جو شب گذشتہ کو تباہی جہاز سے بچے تھے اور قلعہ مین مقید ہونا میری تقدیر مین بدا ہی لہذا وہ پوشاک ضائع کردی گئی اور بڈھے اسٹنٹن نے مجھکو یہ موٹے کپڑے خرید دیے جو مین اسوقت پہنے ہون ۔ انگلستان سے دوسرے جہاز کے آنے تک مین بڈھے کے جھونپڑے مین چھپا رہا اور جہاز کے آنے پر شہر مین نکلا تاکہ یہ سمجھا جاوے کہ ابھی جہاز سے اترا ہون۔ اب مجھکو یہ فکر ہوئی کہ اُن دو کو بچانا چاہیے جو میرے دوست ہین مگر کیا سبیل تھی؟ پہلے تو میرے ذہن مین یہ بات آئی کہ انگلستان جاکر حکام کو اطلاع دینا چاہیے مگر بڈھے اسٹنٹن نے کہا کہ اس سے کچھ فائدہ نہوگا اور جو کچھ قیدیون کی تقدیر مین بدا ہے وہ جلد وقوع مین آویگا جزیرہ مین امپریل گورنمنٹ انگلستان سے بالکل علیحدہ اور خود سر ہی اور قلعہ والون کو نقصان رسانی کی ہر طرح قدرت حاصل ہی مین نہین جانتا کہ ان دونون شخصون کے قید کرنے سے انکا کیا مطلب ہی نہ کچھ میرے قیاس مین آتا ہی۔ مگر یہ امر یقینی ہی کہ انکی موت کا ہر وقت خطرہ ہو سکتا ہی۔ پس جو کچھ کیا جاتا ہی حرفت اور چالاکی سے کیا جاتا ہی نہ کسی اور دنیاوی ذریعہ سے مین کبھی کبھی بخیال شبہہ پیدا ہونے کے بڑے وقفون کے بعد قلعہ کے دھس پر پھر اکیا ہون - اس امید پر کہ قلعہ کی کھڑکیون سے کبھی میرے مقید دوست کے چہرہ کی جھلک نظر آجاوے تاکہ نظر بازی یا کسی اشارہ سے قیدیون کی رہائی کی کوئی سبیل نکل سکے۔ مگر اسوقت تک ایک جھلک بھی نظر نہین آئی!"

لمبٹن نے پوچھا "تو کیا اُس سپاہی نے اب تک تمکو کچھ خبر نہین دی؟ کیا یہ نہین ہوسکتا کہ وہ ہماری مدد کرے؟"

بیٹن "افسوس! نہین۔ مین نے کئی مرتبہ کنایتاً کہا مگر اُس نے انکار کیا۔ ہمکو فوجی قواعد کا خوف ہی۔ اسی وجہ سے وہ چوری سے اور دیر مین اپنے ماں باپ کی ملاقات کو آتا ہی۔ خلاصہ یہ کہ جو کچھ مجھکو اُس سے معلوم ہوا وہ صرف اس قدر ہی کہ قیدی اب تک زندہ ہین!"

لمبٹن نے جلدی سے پوچھا "اور یہ بات تمکو کب معلوم ہوئی؟ اگر قیدی زندہ ہین تو کچھ امید باقی ہی!"

بیٹن "کل ہی تو یہ بات معلوم ہوئی ہی۔ مگر اس سے زیادہ اُس بدمزاج مریخ صورت

سپاہی نے کچھ نہ بتایا۔ ایکمرتبہ جب مین نے صراحتاً سے پوچھا کہ قیدی قلعہ کے کس حصہ مین محبوس ہین تو اُس نے میرے اوپر ایک تیز نظر ڈالی اور گو اُس مے مُنھ سے کچھ نہین کہا اس سے صاف دھمکی ظاہر تھی کہ مجھکو اپنا اشتیاق نہ بڑھانا چاہیے افسوس دوسرا قیدی جسکو مین جانتا ہون۔ عالی دل اور دلیر لارنس لی ؎"

لمبٹن "ہان۔ مین نے بھی اُسکی بہت تعریف سُنی ہو۔ اُسکو کیا ہوا ؟"

ہنری ہیلٹن "کل رات کو ایک اور جہاز تباہ ہوا اور جہان تک معلوم ہوا ہو صرف ایک شخص جانبر ہوا۔ اُسکو بھی لوگ قلعہ کو اُٹھانے گئے۔ غالباً اس لیے کہ وہ بھی بقیہ دو قیدیون کا شریک تقدیر ہو۔ گو سواے قلعہ کے نابکارون کے فقط خدا ہی جانتا ہو کہ کس سیہ کار اور پُر اسرار کام کے لیے وہ گڑھی مین پہونچایا گیا ہو!"

لمبٹن خوف سے تھرا اُٹھا اور اُس نے پوچھا "تو یہ ذکر تم لارنس لی کی بابت کر رہے ہو؟"

ہنری ہیلٹن "ہان یہ لارنس لی کا حال کہہ رہا ہون۔ مین نے اُسکو آج صبح فصیل کے اوپر لیڈی ڈلمیہ ڈیوک آف آتھل کی ایک دختر کے ساتھ دیکھا تھا۔ مین نے اُسکو فوراً پہچان لیا۔ مگر چونکہ میرے دل مین شبہہ باقی تھا مین نے اُسکو سراے والے سے چند باتین پوچھکر صاف کر لیا۔ یہی وجہ تھی کہ آج تم نے مجھکو مع سراے والے کے مصروف شراب نوشی پایا۔ اب تم سمجھ گئے ہو گے کہ مین نے تمکو کیون فرضی نام اختیار کرنے کی صلاح دی کیونکہ اگر تم اپنا اصلی قائم رکھو گے اور قلعہ مین یہ بات معلوم ہو گی کہ اس نام کا ایک شخص جزیرہ مین آیا ہو تو یہ خیال کیا جاویگا کہ وہ دریافت حال کے واسطے آیا ہوگا۔ اور (تنبیہ کے لہجہ سے) تم بھی قید ہو جاؤ گے!"

لمبٹن ہیلٹن کا ہاتھ تھام کر "مین خدا کا ہزار ہزار شکر ادا کرتا ہون کہ اُس نے تمکو مجھ سے ملاقی کر دیا! میرے خواب و خیال مین بھی یہ بات نہ تھی کہ مین اس جزیرہ کے ساحل پر ایسے سیہ کار ہولناک اسرار سنونگا۔ مین تو اپنے ایک عزیز کا پتہ لگانے کے واسطے آیا تھا۔ اگر مجھ سے تم سے ملاقات نہوتی تو مین علانیہ دریافت حال کرتا اور اُن خطرات کی ذرا بھی خبر نہوتی جو دریافت حال سے پیدا ہوتے!"

ہیلٹن "اجی صاحب آپ کو وہ نصف ہولناک باتین بھی معلوم نہین ہین جو

اُس خوفناک قلعہ کی بابت کبھی کبھی سرگوشی سے بیان کی جاتی ہین۔ لوگ برابر غائب ہوجاتے ہین۔ کسی کو معلوم نہین ہوتا کہ کیونکر۔ ہر شخص بھید بھری صورت سے سرہلاتا ہی اور کچھ حال نہین بتاتا۔ کبھی کبھی رات کے وقت قلعگاہ کی چوٹی پر روشنی متحرک معلوم ہوتی ہی اور جب روشنی نظر آتی ہی شہر کے باشندے خوفناک نگاہین باہم ایک دوسرے پر ڈالتے ہین۔ مگر کوئی شخص زبان سے اُس دل ہلانے والے خوف کو ظاہر نہین کرتا جو اُنپر قبضہ کرلیتا ہے

لمبتن راز سر تا پا تھرا کر "خدایا ان تمام شیطانی اسرار کا کیا مطلب ہی؟"

ہنری ہیٹن "مین کچھ نہین بتا سکتا۔ مین نے ہر چند اُنکے پتہ لگانے کی کوشش کی مگر کچھ فائدہ نہوا۔ مین ابتک اس خیال سے اسٹنٹن کے گھر مین ٹھہرا ہون کہ جو روپیہ مین اُسکو دیتا ہون اُس سے نہ صرف معاوضہ سمندر سے میری جان اور قلعہ سے میری آزادی بچانے کا ہووے بلکہ اُسکے بیٹے سے وقتاً فوقتاً معلوم ہوتا رہے کہ قیدی اب تک زندہ ہین یا نہین۔ مین تمام دنیا کے بدمعاشون اور بے اصول بے فکرون کے درمیان جو سراے مین جمع ہوتے ہین سراے مین کھانا کھاتا ہون اس امید پر کہ شاید کچھ خبر ملجاوے۔ یا ان مین کوئی شخص ایسا نکلے جو۔"

لمبتن نے ہیٹن کا پھر ہاتھ تھام کر کہا "مین سمجھا!۔ تم بڑے نیک باطن جوانمرد شخص ہو تم ہر قسم کی جفا اختیار کرنے کو تیار ہو جس سے تمھاری غرض مافی الضمیر حاصل ہو اب چونکہ مین تمھارے ساتھ ہون ہمکو باہم مشورہ کرنا چاہیے۔ اور کچھ تدبیر سوچنا چاہیے اور ایک گروہ بے فکرون کا گانٹھنا چاہیے جو یہان جمع ہوتے ہین جیسا کہ مین نے آج شام کو سراے مین جو دیکھا۔ مگر دیکھو یہ کیا ہی؟"

ہنری ہیٹن "دیکھو وہ روشنی نظر آئی!" اور اُسکے تمام جسم پر پالا سا پڑ گیا۔ اور وہ اپنے دوست کا ہاتھ پکڑے رہا جب اسکی آنکھیں روشنی پر جمی ہوئی تھین۔ یہ روشنی مشعلون کی لہراتی ہوئی لو کی سی تھی۔ وہ ایک بدفال نور قلعگاہ کی چھت پر ڈالتی تھی۔ چند ساعت تک لمبتن اور ہیٹن وہین کھڑے رہے اُنکی نظرین ساکت خوف کے ساتھ روشنی پر جمی ہوئی تھین۔

آخرکار ہیٹن نے دھیمی آواز سے کہا "اب اس رات کو اور کچھ نہین ہوسکتا کل صبح کو ہم تم پھر یہان ملین گے۔ اس درمیان مین ہم دونون کو کچھ سوچنے کا موقع ملے گا

کہ کیا تدبیر کرنا چاہیے "

لمبٹن دیہہان اس معاملہ مین تو بہت خوفناک بھید اور ہولناک بدفالیان بھری ہین جس سے توقف نہین ہونا چاہیے "

بعد ازان دونون جدا ہوے۔ ہنری ہنٹین آہستہ آہستہ اسٹنٹن کے جھوپڑے کی طرف روانہ ہوا۔ اور مسٹر لمبٹن اُس منتشر مکانات کی سڑک پر چلا جو سرائے ارتقل ابرس کو جاتی تھی۔ مگر دونون کی نگاہ خوف و ہراس سے اُس لہراتی ہوئی روشنی پر جمی ہوئی تھی جو قلعہ رشن کی قلبگاہ پر متحرک تھی۔

باب ۸۷

قلبگاہ کے اسرار

اب ہم قلعہ رشن کی طرف متوجہ ہوتے ہین۔ یہ یاد ہوگا کہ لارنس لی شام کو تینون بہنون کی صحبت مین بسر کرکے کسی قدر سویرے سے اپنی خوابگاہ کو چلا گیا تھا اور جب وہ خدمتگار جو اُسکے کام کے لیے متعین کیا گیا تھا چلا گیا لارنس پلنگ پر لیٹ کر اپنے خیالات مین مصروف ہوگیا۔ اُسکو اپنی پیاری زوجہ اور خسر کا خیال آیا اور اسکا دل اُن ہولناک خطرات کو خیال کرکے بیٹھنے لگا جو اُسکے خسر کو گھیرے ہوے تھے اور نیز اُس دائمی رنج کے خیال سے جو اُسکی زوجہ کو بصورت سزایاب ہونے اُسکے باپ کے ہوگا رفتہ رفتہ اُسکے خیالات اُسکے ورود قلعہ رشن کے حالات پر جمنا شروع ہوے اور وہ اپنے دل مین قلعہ کی مہمان نوازی کا بہت مشکور تھا اُسکے دل مین ذرا بھی شبہہ بدی کا نہ تھا نہ ایسے زبون تردد نے اُسکے دل کو زیادہ تکلیف پہونچائی پھر اُسکے خیالات سابق الذکر مضمون کی طرف رجوع ہوے اور وہ اپنے ملزم خسر کے واسطے ہزارون قسم کی تدبیرین سوچتا رہا حسب متذکرہ صدر اُسکو ذرا بھی یقین نہ تھا کہ الزام راستی پر مبنی ہو وہ یقین باور کرتا تھا کہ الزام مذکور محض بہتان ہی تاہم وہ دیکھتا تھا کہ شہادت واقعاتی بالکل اُسکے خسر کے خلاف ہی علاوہ برین اگر وہ اسقدر با وقعت اور مضبوط بھی نہوتی تاہم وہ خیال کرتا تھا کہ مستقل مزاج چارلس ایسے شخص سے عوض لینے کے موقع کو نہایت خوشی سے قبول کریگا جس نے سلطنت جمہوری و گورنمنٹ شاہی کے مجادلہ مین بخلاف گورنمنٹ شاہی نمودی حصہ لیا ہو۔

لارنس یہ بھی جانتا تھا کہ ججان عدالت اور پیروکاران قانونی منجانب تاج جنکو کرنیل رمبالڈ کے مقدمہ سے سروکار ہوگا نہایت کمینہ خوشامد خور اور ذلیل چاپلوس ربار کے ہین اور اُنکے دباؤ سے بہ معیت ایک ساختہ پرداختہ جوری کے یقیناً جرم ثابت ہو جائیگا گو شہادت اُس سے کم قوی بھی ہو جتنی وہ بدنصیبی سے ہی۔

یہ خیالات لارنس لی کے تھے اور گو وہ اپنے خسر کے لیے طرح طرح کی تدبیرین سوچ رہا تھا وہ اپنے ذہن کو کسی خاص تدبیر پر نہ جما سکا جو اُسکے لیے سب سے زیادہ مفید ہو غرضکہ اُسکی آنکھ لگ گئی اور تھوڑی دیر خواب دیکھنے کے بعد وہ غافل سو گیا کمرہ مین غل ہونے سے وہ دفعتاً چونکا اور جب اُس نے نصف درجن مسلح سپاہی مع راتھول کے اپنے پلنگ کے پاس دیکھے وہ بالکل ہوشیار ہو گیا میز پر ایک لیمپ جل رہا تھا جسکی روشنی سے اُنکے خود زرہ۔ اور ننگے ہتھیار نظر آئے اور جب اُنکے چہرون پر روشنی پڑی اُس نے دیکھا کہ وہ نہایت بدشگون اور بدقوارہ ہین۔

راتھول نے ایسی آواز سے جسکی سختی اُس اختیار کی ہوئی نرمی کے بالکل برعکس تھی جس سے اُس نے بعد تباہی جہاز پچھلی شام کو لارنس لی سے خطاب کیا تھا کہا۔ ”اٹھو صاحب جلد کپڑے پہنو اور ہمارے ساتھ چلو“

لارنس کے رخسارہ کبیدگی سے سُرخ ہو گئے اور اُسکی آنکھون سے آگ برسنے لگی مگر اُسکے انداز سے کسی قسم کا بزدلانہ خوف ظاہر نہ تھا اُس نے کہا ”اس گستاخانہ خلل اندازی کا کیا مطلب ہی؟“

راتھول نے خشک کر ختگی سے جواب دیا ”کچھ سوال نہ کرو اُٹھو اور ہمارا کہنا کرو ورنہ ہم زبردستی تمھارے کپڑے تمکو پہنا دینگے اور غالباً تم دیکھوگے کہ میرے سپاہی خدمتگاری کا کام اچھی طرح انجام دینا نہین جانتے“

جب کپتان قلعہ اس طرح باتین کر رہا تھا لارنس لی نے برق صفت تیزی سے یہ معلوم کرنے کے لیے مسلح قطار کی طرف دیکھا کہ اگر وہ کسی کی طرف جانبازی سے جست کرے تو یہ ممکن ہوگا کہ اُسکی تلوار چھین لے اور اُس سے اپنے تئین بچاوے یا لڑتا ہوا کمرہ سے باہر نکل جاوے مگر اُس نے دیکھا کہ وے سب ہوشیار کھڑے ہین اور اس قسم کی کوشش بے سود ہوگی پس اُس نے خیال کیا کہ یہی بہتر ہوگا

کہ حتی الامکان اظہار مناسبت سے انکو اطمینان دلاؤ۔ اور وہ پلنگ سے اتر اجب وہ اپنے کپڑے پہن رہا تھا راتھول اور اسکے سپاہیون نے اسکے گرد نرغہ کر لیا اسطرح کہ نصف درجن تلوارین اسکی طرف سیدھی ہوسکین اُس نے یہ بھی دیکھا کہ انکی کمر مین تمنچہ اور پستول لٹکتے ہین مگر اُس نے اپنی صورت ایسی بنی رکھی کہ گویا ان چیزون پر نظر نہین کی
اُس نے راتھول سے کہا ”ذرا یہ تو بتائیے کہ مین نے بدقسمتی سے لیڈیون کو کسی بات مین ناخوش کیا جنکی ظاہری مہمان نوازی نے ابھی تھوڑی دیر ہوئے مجھکو مرہون منت کر رکھا تھا“
راتھول ”کچھ سوالات نہ کرو اگر کچھ پوچھو گے بھی تو جواب نہ ملے گا بس جلدی سے کپڑے پہن لو اور خاموش رہو“
لارنس نے اس طرح دلیری اور چستی سے جیسے چیتا اپنے بھٹ سے کودتا ہی یا سانپ اپنے پیچون کو سیدھا کر دیتا ہی راتھول پر جست کی اور کہا ”بدمعاشو یہ کیا ہی“
اُس نے راتھول کی تلوار چھین لی اور اسکو زمین پر ڈھکیل دیا سپاہی ایسی فوری اور تیز کارروائی کے لیے تیار نہ تھے لارنس کو اتنا وقت ملگیا کہ اُس نے اپنی پیٹھ دیوار کی طرف کر لی قبل اسکے کہ انکی تلوارین اُسکی تلوار سے جو اُس نے راتھول سے چھین لی تھی متقاطع ہوئین اُس نے عمداً یہ دانون اُس وقت کیا تھا اُس نے اپنا کوٹ اُٹھایا تھا تاکہ پہننے کے لیے اٹھنا معلوم ہووے اس نے بایان ہاتھ کوٹ کی آستین مین ڈالدیا اور اُس نے سپاہیون کا حملہ بچانے کے لیے ڈھال کا کام دیا اسکا انداز اُس وقت فی الواقع باعظمت تھا اُسکے خوبصورت چہرہ پر متانت اور جوش کی سرخی تھی اُسکی آنکھون سے جنکی نگاہین مستقل تھین آگ نکلتی معلوم ہوتی تھی اُسکا بلند بالا و چہرہ مضبوط جسم خوشنما معلوم ہوتا تھا اور اُسکی گول خوبصورت سر کی ہر جنبش سے اُسکے گنجان سیاہی مائل بھورے بالون کی زلفین حرکت کرتی تھین۔
سپاہیون کی تلوارین اُسکی تلوار کے ساتھ کھڑکین اُسنے اپنی تلوار سے اُنکی ضربون کو روکا یا اپنے بائین ہاتھ کی آستین پر خالی دیا۔
راتھول نے کھڑے ہوکر زور سے کہا ”پکڑ لو! اُسکو جلد پکڑ و! اُس سے تلوار

چھین لو مگر اُسکو نقصان نہ پہونچانا!" اور جب ایک سپاہی کمر سے پستول نکالنے لگا تو اُسنے کہا "وہ خبردار پستول نہ مارنا!"

مگر ہنوز راتھول چلا ہی رہا تھا کہ لارنس نے اپنی تلوار سے ایک سخت ضرب لگا کر دو سپاہیون کے ہاتھ سے تلوار گرا دی اور پھر برق وش تیزی سے تلوار کو گھما کر اُسنے تیسرے سپاہی کو زخمی کر کے گرا دیا اب راتھول نے زور سے سیٹی بجائی اُسکا فوراً کچھ اثر نہین ہوا اور لڑائی جاری رہی اُن دو سپاہیون نے جنکی تلوارین ہاتھ سے چھوٹ گئی تھین اپنے ہتھیار پھر اُٹھا لیے اور اس ذرا سے وقفہ مین ایک اور سپاہی زخمی ہو کر گرا۔ سب جان پر کھیل کر ہمارے ہیرو کی طرف دوڑے اُس نے اپنے بائین ہاتھ سے دو کو زور سے دھکا دیا اور وے بھد سے زمین پر گرے اور اُنکی زرہ بکتر کے چوبی فرش پر جھنجھنائی اُسی وقت لارنس نے تیسرے سپاہی کو زخمی کر کے گرایا فتح اُسکی قریب تھی یا بہر کیف اُسکا مقصود جسکی اُسنے کوشش کی تھی ظاہرا حاصل ہوتا معلوم ہوتا تھا یعنی نکل بھاگنے کی صورت نظر آتی تھی۔ وہ گرے ہوئے سپاہیون کے اوپر ایک جست کر کے پھاند گیا مگر ہنوز وہ دروازہ تک نہ پہونچا تھا کہ وزنی جوتون کی تیز رو چاپ اور ہتھیارون کی کھڑکھڑاہٹ سنگی برآمدے مین سُنائی دی اور ایک لمحہ مین دوسرے نصف درجن سپاہیون نے جو راتھول کی سیٹی کی آواز سُنکر موقع واردات پر پہونچ گئے تھے لارنس کو گھیر لیا چند منٹ تک لارنس لی) لڑتا اور زخم کاری پہونچاتا رہا مگر ایک گرے ہوئے دشمن کی اُسکو ٹھوکر لگی وہ گر پڑا اور ایک ساعت مین بے قابو کر دیا گیا۔ تلوار اُس سے چھین لی گئی کوٹ کی آستین جو پھٹی ہوئی تھی کھولی گئی اور کوٹ اُسکو زبردستی پہنا دیا گیا اور اسکی کلائی اور ٹخنون پر مضبوط رسیان باندھی گئین مجبوراً اُسنے اس سب کو گوارا کیا کیونکہ مقابلہ ناممکن تھا مگر گو وہ ایسی بے حرمتی سے قید کیا گیا اُسکے انداز مین بدستور باعظمت دلیری تھی۔

راتھول نے خشمگین انداز سے کہا "اے جوانمرد تو نے اپنی بیہگری سے اپنے تئین بہت کم فائدہ پہونچایا ہے گو مین قبول کرتا ہون کہ تم مین شیر ببر کی سی دلیری ہے!"

اب ڈلیسہ مع اپنی دونون بہنون کے نشستگاہ کی دہلیز پر نمودار ہوئی اور اُسنے کہا "وہ طعن و تشنیع کرنا فضول ہے مجادلہ کی آوازون اور مقاتلہ کی صورت موجودہ سے

ظاہر ہو کہ یہ شخص دلیری سے لڑا ہو ایسا شہسوار معرکہ جنگ میری نظروں میں اور زیادہ قابل تحسین ہو!"

لارنس کے چہرہ پر کبیدگی کی سُرخی نمایان تھی اُس نے بلا کسی قسم کی لجاجت کے کہا "ولیڈیو کیا یہ ممکن ہو کہ تمھاری ظاہری مہمان نوازی بڑی دھوکا دہی تھی اور تمھارے معشوقانہ عشوہ و اداکے پردہ مین سخت کمینہ اور سیاہ کار اغراض تھے؟ مین نے تمھارے ساتھ کیا بُرائی کی؟ مجھ سے تہذیب اور تپاک مین کیا کوتاہی ہوئی؟"

مگر ہمارا ہیرو یہان تک کہکر خاموش ہوگیا کیونکہ اُسکو تینون بہنون کے بدلے ہوے انداز سے حیرت تھی وہ مصنوعی نرم و نازک نگاہین جو ابتداے ملاقات کے وقت اُنھون نے اختیار کی تھین غائب تھین اور اُنکی صورتون سے خوفناک مستقل ارادہ ظاہر تھے اُنکی ہیئت جنگلی درندون کی سی تھی جو ذرا دیر کے لیے رام ہو جاتا ہو مگر بالآخر انسان کا خون چکھنے پر اور زیادہ خون پینے کی خواہش کرتا ہو اُنکی بڑی سیاہ آنکھون مین ہیبت ناک روشنی تھی ظاہرا معلوم ہوتا تھا کہ وے اپنے ارادہ پر جو کچھ اُنکے ذہن مین ہو مستحکم ہین مگر ٹلیہ کی نظرین کلاڈیہ اور سبینہ کی نگاہون سے اِس بارہ مین ذرا مختلف تھین اُن مین علاوہ سخت مردانہ استقلال اور بیرحم خشونت کے ایک گونہ بیقرار کیفیت تحسین و آفرین کی تھی جس سے وہ نوجوان دلاور کو دیکھتی تھی جسکی قوت بازو نے ایسا زور دکھایا تھا۔ بہرحال یہ حیثیت مجموعی وہ تینون لیڈیان جنھون نے ایسی خندہ روئی اور تپاک سے مہمان نوازی کی تھی اب تین چڑیلین معلوم ہوتی تھین جنگلی نظرون سے ظاہر تھا کہ ہر طرح کی ایذا رسانی کی قابلیت رکھتی ہین۔

ٹلیہ نے بجواب مسٹر لی کے کلمات ملامت کے کہا "مسٹر لی یہ اندیشہ نہ کرو کہ تمھاری جان اسیوقت خطرہ مین ہو۔ جو کچھ تمھاری تقدیر مین بدا ہو خود تمھارے اوپر منحصر ہو"

لارنس "یہ بہتر ہوگا کہ میری جان اسی وقت لے لو بجاے اسکے کہ مجھکو آزادی سے محروم کرو جسکی وجہ سے زندگی کچھ لطف رکھتی ہو۔ میرا جو کچھ نتیجہ اخیر ہو مگر اے دختران ڈیوک آف آسٹھل تمھاری زندگی کا یہ عمدہ باب نہین ہی کہ تم نے ایسا کمینہ سلوک اس شخص کے ساتھ کیا جسکو تباہی جہاز نے بدقسمتی سے تمھارا مہمان کیا تھا"

ٹلیہ نے ہیبتناک اصلی تملق سے کہا "تمھاری نازنین آواز سُننے سے مجھکو نہایت

خوشی ہوتی، تو مگر جو کچھ قرار پا چکا ہے وہ ضرور ہوگا۔"

سبینہ "اور بکواس فضول ہے۔"

کلاڈیہ نے حاکمانہ انداز سے سپاہیوں کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا "چلو آگے بڑھو!"

راتھول "ہاں! میرے جوانو آگے بڑھو!"

اسیر بد ذات سپاہی لارنس لی کو دست و پا بستہ اس طرح پر لیچلے کہ وہ چل سکتا تھا مگر بھاگنے کی قدرت نہ رکھتا تھا۔ یہ سب لوگ جنمیں تخفف درجن مسلح سپاہی ہمارا اسیر اور تینوں بہنیں شامل تھیں برآمدہ میں ہو کر سرے کے دروازہ سے قلبگاہ میں داخل ہوے۔ یہ دروازہ ایک بڑے مسقف کمرہ میں کھلتا تھا۔ اور دو مشعلیں جو آہنی حلقہ کے اندر دیوار میں نصب کی ہوئی جل رہی تھیں کمرہ کو دھوئیں سے سیاہ کر رہی تھیں اور رال کی سی بو ان سے آتی تھی۔ دو سپاہیوں نے یہ مشعلیں اُٹھالیں اور سب لوگ آگے بڑھے۔ دوسرا راستہ ایک چکر دار زینہ کے سرے پر شروع ہوا جس پر سب لوگ چڑھے۔ سب لوگ خاموش تھے ہمارے ہیرو نے دیکھا کہ مباحثہ اور گفتگو فضول ہے۔ مگر اُسکا جی منت و سماجت کرنے کو بھی نہ چاہتا تھا۔ چند ساعت میں اگلے دو سپاہی جو مشعلیں لیے ہوے تھے چکر دار زینہ کی چوٹی پر پہونچے اور ایک دروازہ کھولا۔ دفعتہً زور سے ہوا کا جھونکا آیا اور یہ معلوم ہوا کہ مشعلوں کو گل کر دیگا۔ مگر ایک ساعت میں مشعلیں پھر بھڑک اٹھیں اور تمام گروہ قلبگاہ کی چھت پر پہونچا۔ ناظرین کو یاد رہے کہ رات نہایت تاریک تھی اور آسمان تیرہ و تار سیاہ قبہ کی طرح اوپر چھایا ہوا تھا۔ مگر مشعلیں عجیب لہراتی ہوئی روشنی ڈال رہی تھیں۔ گو لارنس لی کی فطرتی دلیری بدستور تھی وہ حیرت سے دیکھ رہا تھا کہ وہ قلبگاہ کی چھت پر کیوں لایا گیا ہے اور اب اُسکے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔ ملیہ کا قول سچ نکلا کہ اُسکی جان فوراً معرض خطر میں نہیں ہے لیکن اگر اُسکو قید بھگتنا ہے تو محبس کہاں ہے؟ قلعہ کے محبس کے ساتھ ہمیشہ یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ تہ خانہ میں ہوتے ہیں چوٹی پر نہیں ہوتے۔ مگر اُسکو عرصہ تک شش و پنج میں نہیں رہنا پڑا جس گوشہ سے یہ سب لوگ نکلے تھے وہاں سے قلبگاہ کی سطح چھت پر سامنے کی طرف چلے پھر مشعلوں کی روشنی میں

لارنس لی کو اوپر کھینچنے والی کل مع رسیون اور عجیب ترکیب کی کرسی کے جو ایک جوف مین رکھی تھی نظر آئی - ایک سپاہی نے مسطح چوبی دروازہ جس پر کھینچنے والی کل رکھی تھی اُٹھایا اور ایک مدور کنوان کا سا منہ ہمارے ہیرو کو نظر آیا سپاہیون نے اُسکو زبردستی کرسی کی طرف بڑھایا اور اُسپر بٹھا دیا چرمی کے تسمہ اُسکے ہاتھ اور پاؤن پر باندھ دیے اور پشت کے تسمون کا بکسوا سینہ پر لگا دیا گیا اب لارنس طفل شیرخوار کی طرح اُس عجیب ساخت کے گہوارہ مین بے قابو ہوگیا اور بالکل اُن نابکار بدذاتون کے رحم پر تھا جو اُسکو گھیرے ہوے تھے سینہ اور ٹلیہ نے اب مشعلین اپنے ہاتھ مین لے لین اور اوپر اُٹھائین تاکہ روشنی اچھی طرح پڑے چار سپاہی بڑی کھینچنے والی کل کے آہنی دستہ کی طرف گئے اور راتھول اور باقی ماندہ سپاہیون نے کرسی کو جو چھوٹے پہیون پر چلتی تھی کنوین کے مُنھ کی طرف بڑھایا لارنس لی کا چہرہ زرد ہوگیا کیونکہ یہ تیاریان نہایت بدافعال اور ہیبتناک تھین اور وہ نہ جانتا تھا کہ کس خوفناک عمق یا ہولناک گڈھے مین وے لوگ اُسکو ڈالنے والے تھے اگر اُسکے رخسارہ زرد ہو گئے تو یہ محض اِس وجہ سے نہ تھا کہ اُسکو اپنی جان کا خوف تھا بلکہ اِس وجہ سے تھا کہ اُسکے خیالات اُسکی بیاری اور غیر حاضر زوجہ پر جمے ہوے تھے - اُسکو یہ خیال آیا کہ اگر وہ اِسطرح تماشہ گاہ عالم سے غائب ہو جائیگا اور تباہی جہاز کی خبر اُسکو پہونچے گی تو وہ یہ خیال کریگی کہ لارنس سمندر مین غرق ہو گیا افسوس صد افسوس! اُسکے دل کی حالت اپنی پیاری زوجہ اور اُسکے باپ کی وجہ سے کیا ہو رہی تھی - اُسکا دل اِس خیال سے پھٹا جاتا تھا اُسکی پیاری روتھ باپ اور شوہر دونون کو کھو بیٹھے گی باپ پھانسی پا جائیگا اور شوہر قعر عدم کو چلا جاویگا!

اُس نے کہا "اے دختران آتھل اگر تم عورت ہو تو اگر مجھپر رحم نہ کرو تو اپنے ایک ہمجنس پر رحم کرو اگر تم میری ہی جان لیتی ہو تو مین اور مجھی کو حکم قضا سناتی ہو تو مین منت اور سماجت کے خیال کو نفرت سے دیکھتا مگر میرے ساتھ میری زوجہ بھی وابستہ ہے اور اُسکی جان بھی گویا تمھارے ہاتھ مین ہے - تم اُسکی قسمت کا بھی فیصلہ کر رہی ہو تم جو ضرب لگا رہی ہو وہ صرف ایک ہی شخص کو ختم نہ کریگی بلکہ دو کو بجز اسکے کہ تم عورت کسے کچھ کم یا کچھ زیادہ ہو اور بجز اسکے کہ تم عفریت بجامہ انسانی ہو مین امید کرتا ہون کہ تم

ذرا ٹھہر جاؤ گی قبل اسکے کہ تمھاری سیہ کار غرض پوری ہو۔"
مگر تینون بہنین ذرا بھی نہ پسیجین کلاڈیہ اور سبینہ خاموش رہین اور ٹلیہ نے صرف اس قدر کہا وہ تمھاری جان اسی وقت معرض خطر مین نہین ہی اور اسکا بچ جانا تمھارے ہی اوپر منحصر ہی۔"
لارنس لی نے دیکھا کہ اُسکو بیرحم لوگون سے کام پڑا ہی اُس نے پھر ملامت یا التجا کا کوئی کلمہ نہ کہا تاہم اُسکو کچھ تاسف نہ تھا کہ اُس نے اسقدر اپنی پیاری روتھ کے خیال سے کہا۔ غرضکہ کرسی کنوئین کے دہانہ تک لائی گئی راتھول نے اُن لوگون سے جو کل کے دستہ کے پاس تھے اُسکو مضبوط پکڑنے کو کہا اور ایک ساتھ مین کرسی کنوئین کے اندر جھولنے لگی پھر دستہ پھرا اور رسی نے کل پر پیچ کھایا اور جب کرسی کنوئین کے اندر اُترنے لگی راتھول اور ایک سپاہی رسی پکڑ کر کرسی کے تکیہ پر کھڑے ہوگئے اسطرح پر لارنس راتھول اور ایک سپاہی کنوئین کے اندر اُترنا شروع ہوے کل کی چرخی چرچرا تی تھی اور دونون مشعلین اس عجیب غریب ہولناک سین کو روشن کیے تھین۔
کرسی آہستہ آہستہ اُترنا شروع ہوئی اور لارنس لی کے دل مین ہزار ون طرح کے خیالات گونجنے لگے۔ کیا یہ مجھکو صرف قید کرنے کے واسطے لیے جاتے ہین؟ او ٹلیہ کا قول قابل اعتبار ہی؟ یا یہ مجھکو قتل کرنے کے واسطے لیے جاتے ہین اور میرے قاتل رسی پکڑے کرسی کے تکیہ پر کھڑے ہین؟ جس طرح ڈوبتے ہوے آدمی کے دل مین خیالات تیزی سے آتے ہین اسی طرح لارنس لی کی نظرون کے سامنے اُسکے پیارون کی صورتین پھر گئین اُسکو وہ تمام سین جیسے وہ زندگی مین آشنا تھا عالم تصور مین نظر آنے لگے اور وہ سب خیالات پیش نظر ہوگئے جیسے اُسکو دلچسپی تھی۔ اُسکی گذشتہ زندگی کا ہر واقعہ تصویر نما فانوس خیال عجلت سے اُسکی نظرون کے سامنے پھر گیا جون جون کرسی نیچے ہوتی گئی کنواں تاریک ہوتا گیا اور مشعلون کی روشنی جو کنوئین کے دہانہ پر تھی کم ہوتی گئی لارنس نے اوپر کی طرف دیکھا تینون بہنین اُس دہانہ سے جو قلبگاہ کی چھت پر تھا جھانک رہی تھین اور دو مشعلین ہاتھ مین لیے تھین۔
چند ساعت مین کرسی تہ پر پہونچی وہان اندھیرا پاک تھا لارنس نے پھر نظر اُٹھائی بلندی پر ایک خفیف ہالہ سا نظر آتا تھا کیونکہ وہ مشعلین خوب روشن تھین تاہم کنوئین کے

نیچے سے دیکھنے پر دھندلی معلوم ہوتی تھین۔ اب راتھول اور اسکا رفیق سپاہی کرسی کے تکیہ سے کودے اور لارنس کے جسم سے بندشین کھولی گئین دونون بدذاتون نے اُسکو پکڑ لیا اور اُسے اندھیرے مین دس بارہ گز تک لیے چلے گئے یہ لوگ جو اُسکو پکڑے تھے بظاہر تہ کے ہر گوشہ اور کونے سے واقف تھے اُنکے پاؤن کی چاپ سے صدائین اُٹھتی تھین اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ مقام ایک بہت بڑا تہ خانہ ہی جب وہ دونون لارنس کو لیے جاتے تھے اُسکو معلوم ہوا کہ وہ رسیون کو کچھ کر رہے ہین جس سے وہ بندھا ہوا ہی مگر یہ بات اسکو معلوم نہوئی کہ اُنھون نے کیا کیا اصل یہ ہی کہ اب اسکے خیالات مین بہت اختلال تھا۔ دفعتاً دونون بدذاتون نے اُسکو آگے کی طرف ڈھکیل دیا اور رسیان اُسکے ہاتھ پاؤن سے علحدہ ہو گئین وہ اُنپر جھپٹنے کے لیئے مڑا مگر ایک لوہے کے جنگلے کے بند ہونے کی آواز آئی جس سے اور زیادہ تند اور بدفال صدائین تہ خانہ مین پیدا ہوئین جب وہ آگے کی طرف جھپٹا آہنی جنگلہ اُسکے ہاتھ مین لگا پھر بڑی زور سے آواز آئی یہ معلوم ہوا کہ ایک بڑا وزنی دروازہ بند ہوا اور جب اُسکی صدائین موقوف ہوئین لارنس کو معلوم ہوا کہ وہ زندہ درگور ہو گیا۔

باب ۷۹

تہ خانہ

دوسرے روز رات کو اُسی وقت جب واقعات حسب گذشتہ حسب تذکرہ صدر ظہور پذیر ہوے تھے باشندگان کاسل ٹون نے قلعگاہ کے مینار پر پھر بدشگون ہالا دیکھا کرسی بھی پھر کنوپین مین اُتر رہی تھی مگر اس مرتبہ اُسمین ایک عورت بیٹھی تھی اور صرف ایک شخص اُسکے تکیہ پر کھڑا تھا عورت ٹلیہ اور مرد راتھول تھا۔

راتھول کے ہاتھ مین ایک خوب روشن لیمپ تھا جسکی روشنی ایسی تیز تھی کہ ٹلیہ کے خوبصورت جسم کو تیکا چوند کرنے والے نور سے گھیرے ہوے تھی وہ نہایت عمدہ پوشاک پہنے تھی اور اُس نے اپنا حسن دوبالا کرنے کے لیئے خوب بناؤ سنگار کیا تھا۔ اُسکی پوشاک قرمزی مخمل کی تھی جسکے کنارے پر بیش قیمت لیس ٹکی تھی اور جا بجا موتی لٹکتے تھے۔ اُسکی سیاہ زلفون پر ایک کلغی جواہرات سے مکلل زیب تھی اور اسکے بال خوب

چمک رہے تھے اسکے رخساروں پر بیقراری کی ایک گونہ رنگت تھی اسکی آنکھیں غیر انسانی نور سے منور تھیں اور اسکے لبہاے لعلیں جو کسی قدر وا تھے اُسکے دُرِ دندان کی جھلک دکھا رہے تھے۔ اُسکی گوری گردن اور کھلے بازوٗں پر ہیرے و جواہرات چمک رہے تھے جب وہ اپنا بازو مخمل کی پوشاک پر رکھتی اسکا نفیس ڈول ڈھلا اور خوشنما تناسب خوب نمایاں ہوتا

جب وہ کرسی پر بیٹھی تھی چمڑہ کے تسمہ سے بندھے تھے ظاہرا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس عجیب ساخت کی کل میں بیٹھکر اکثر اترا کی ہی جس سے اسکو کسی قسم کا اندیشہ نہیں معلوم ہوتا اگر اسکے مضبوط دل میں کبھی کوئی خوف جاگزیں بھی ہوا ہو پس جب کرسی کنوین کی تہ میں پہونچی وہ کود پڑی اور راتھول کے ہاتھ سے لیمپ لیکر بلا کچھ بولنے کے وہاں سے چلی گئی۔ کرسی اسی مقام پر رکھی رہی جہاں ٹھہری تھی اور راتھول اپنا تھا واپس آنے لیڈی ٹلیہ کے اسیر بیٹھ گیا۔ اس تیز روشنی کے لیمپ نے جو ٹلیہ لیتے ہاتھ میں لیے تھی اس عجیب ساخت کے تہ خانہ کے نقشہ کو ظاہر کر دیا کنوین کی تہ میں ایک لمبا سنگی راستہ تخمیناً تیس ۳۰ گز کے فاصلہ تک چلا گیا تھا اسکی چھت لداؤ کی تھی اور وہ وسط میں چھ فٹ اونچا تھا دونوں جانب قطار مضبوط لوہے سے جڑی ہوئی دروازون کی تھی اور ہر دروازہ میں آدمی کی کلائی کے برابر موٹی کنڈی لگی تھی اس راستہ میں تین چھوٹی جھنجھریوں سے جو چھت کے ایک سرے پر تھیں ہوا آتی تھی ان جھنجھریوں کا دوسرا رخ قلبگاہ کے فرش میں تھا اور یہ وزن روشندان کا کام دیتے تھے ہر دروازہ میں بھی ایک چھوٹی جھنجھری کوٹھری میں ہوا آنے کے لیے تھی واضح رہے کہ دروازون میں قفل نہ تھے باہر کی کنڈی بند کرنے کے لیے کافی سمجھی جاتی تھی ظاہر ہی جب تہ خانہ میں داخل ہونے کا کوئی راستہ سواے مینار قلبگاہ کے کنوین کے نہ تھا جسمین چرخی اور کرسی کے ذریعہ سے اُترنا ہوتا تھا یہ آسانی سے خیال کیا جا سکتا ہی کہ قلعہ رشن کے قیدخانہ سے بھاگنا تمام دنیا کے اور کسی قلعہ کی بہ نسبت زیادہ دشوار تھا

لیڈی ٹلیہ سنگی راستہ میں گزری اور اس دروازہ پر پہونچی جسکی وہ تلاش میں تھی اُس نے اپنے گورے ہاتھ سے زنجیر ہٹائی دروازہ کھلا۔ اور زنگ آلود قلابون پر چرچرایا اُس نے اندر داخل ہوکر دروازہ بند کر لیا لمپ کی روشنی گنبدوار متوسط طول کے کمرے میں پھیلی اُس جگہ کے آگے جہاں وہ کھڑی تھی ایک مضبوط لوہے کا جنگلہ

تھا جسمین سلاخدار دروازہ تھا یہ جنگلہ اس طرح کا بنا تھا جیسا جانور خانون مین درندون کے بند کرنے کے کٹھرے ہوتے ہین جنگلہ دار دروازے مین بھی قفل پڑا تھا۔ گنبد دار کمرہ مین ضروری چیزین مہیا تھین وہان ایک پلنگ مع بستر کے بچھا تھا ایک سنگارکی میز پر ہر قسم کے اشیاء ضروری جیسے کرنیل وعطر وغیرہ بھی موجود تھا اور ایک بڑا صندوق مین بہت سے کپڑے رکھے تھے ایک جگہ بیال پر میز کرسی لگی تھی بستر پر مسہری بھی بچھی اور ہر چیز نہایت صاف وستھری تھی

اس کمرے مین لارنس لی بیٹھا تھا جب لیڈی ٹلمیا اس ڈیڑھ گز چوڑے مقام مین پہونچی جو جنگلہ اور دیوار کے درمیان تھا جس مین بڑا دروازہ نصب تھا میز پر ایک رکابی سالن اور روٹی اور ایک شیشہ شراب اور ایک صراحی پانی کی موجود تھی وہان ایک لمپ بھی تھا مگر وہ ٹلمیہ کے پہونچنے سے پیشتر ہی ٹھنڈا ہو چکا تھا غرضکہ ناظرین کو واضح ہوگا کہ بہرحال شدائد قید مین بہت کمی کی گئی تھی شراب اور سالن بغیر چھوا ہوا رکھا تھا البتہ روٹی کا ایک ٹکڑا کھایا گیا تھا۔

جون ہی لمپ کی روشنی دروازہ کھلنے پر کمرے کے اندر پہونچی اور لیڈی ٹلمیہ دکھائی دی ہمارے ہیرو کے منہ سے نفرت کی دبی ہوئی آواز نکل پڑی اور وہ اپنی کرسی سے چونک پڑا پھر اُس نے خیال کیا کہ بہتر ہوگا کہ جو کچھ اُسے کہنا ہے اُسکو صبر کے ساتھ سنے بس وہ اطمینان سے بیٹھ گیا اور خاموش رہا ٹلمیہ ایک مخمل سے منڈھی ہوئی کرسی پر اُس جگہ مین بیٹھ گئی جو جنگلہ اور دیوار کے درمیان مین تھی اور اُسنے لمپ ایک طاق پر رکھدیا جس سے تمام کمرہ روشن ہوگیا اُسنے فوراً کچھ گفتگو شروع نہین کی اس نے لارنس لی کی طرف دیکھا جسکا چہرہ زرد اور متردد تھا جب اُس نے اُسکی طرف نگاہ کی اُسکی نظرون مین ایک گونہ تاسف تھا گو اُسکے انداز سے اسقدر استحکام ارادہ کا ظاہر تھا جس سے لارنس یقین کر سکے کہ وہ اپنے ارادہ سے نہ پھرسکیگی بلکہ اُسکو ضرور پورا کریگی۔

بالآخر اس نے ایسے لہجہ سے جو مطابق اُسکی نگاہون کے تھا کہا "مسٹر لی مین امید کرتی ہون کہ تم میری طرف متوجہ ہوگے تاکہ مین تم سے وہ اغراض بیان کرون جنکے واسطے تم یہان قید کیے گئے ہو بلاشبہ تم سمجھ گئے ہوگے کہ یہ خواہش نہین ہے کہ تم سے

غیر ضروری سختی کی جاوے اور مین امید کرتی ہون کہ انھون نے آج صبح کو جو تمھارا کھانا لایا تھا تم سے کہا ہوگا کہ اگر تمکو کسی اور چیز کی ضرورت ہوگی تو وہ مہیا کیجاویگی؛
لارنس نے روکھے پن سے جواب دیا "مین نے آزادی پانے کی درخواست کی اور چونکہ مین نے تمکو کوئی نقصان نہین پہونچایا یہ نہایت معقول درخواست تھی مگر وہ منظور نہوئی"
ٹلمیہ "مسٹرلی تم سمجھ گئے ہوگے کہ تمکو اس جگہ قید کرنے کے لیے اس قدر تکلیف بغیر سنگین اور اہم مقاصد کے گوارا نہین کی گئی ہی پس بغیر پوری ہوے اُس شرط کے جو مین بیان کرنے والی ہون تمھاری رہائی ناممکن ہی"
لارنس "اور وہ شرط کیا ہی؟"
ٹلمیہ "صبر کرو دیکھو ابھی معلوم ہوا جاتا ہی مین خوش ہون کہ تمھارے دل کی حالت ایسی ہی کہ تم بہ جمعیت خاطر بات چیت کر سکتے ہو مسٹرلی یہ ضرور ہی کہ مین تمکو چند معاملات خاندانی سے اطلاع دون تم جانتے ہو کہ میرا باپ پلنگ سے لگ گیا ہی جو بہت جلد اُسکا بستر موت ہوگا اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ میرے ایک بھائی بھی ہی جو حسب دستور مروجہ میرے باپ کا وارث ہوگا مگر میرے بھائی اور ہم تینون بہنون مین سخت عداوت پیدا ہوگئی ہی اس سے کچھ مطلب نہین کہ بنیاد اس رنجش کی کیا ہی تمھارے لیے اسی قدر جاننا کافی ہی کہ باہم ہمارے عداوت ہی میرے بھائی نے ارادہ کیا ہی کہ ہمارے باپ کے مرنے پر جب وہ ڈیوک آف آتھل اور فرمانرواے جزیرہ مین ہووے اُسوقت قلعہ رشن ایک نائب کے اہتمام مین دے دیوے اگر ہمارے بھائی رودلف نے ایسا کر پایا تو ہم تینون بہنین نہ صرف اُس اختیار و اقتدار سے محروم ہوجاوینگی جو ہمکو چند سال سے حاصل رہا ہی بلکہ ہمارا مکان اور آمدنی بھی جاتی رہیگی خلاصہ یہ کہ ہم بالکل اُسکے دست نگر اور اسکے رحم پر ہوجاوینگے اور اُنکی سے اُسکا رحم ایسا ہوگا جسکی آزمایش کرنے کی ہمکو خواہش نہین"
لارنس "کیا تم خیال کرتی ہو کہ اُسکا رحم تم تینون بہنون کی جانب اُس قسم کا ہوگا جیسا تم نے مجھپر اور دیگر قیدیون پر کیا ہی کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہی کہ فقط مین ہی اس ناپاک تہخانہ مین مقید نہین ہوا ہون اور لوگ بھی ہین"

ٹلیہ نے خاموشی سے جواب دیا "میں تم سے چھپاتی نہیں ہوں بیشک یہاں اور قیدی بھی ہیں اگر تم اور دروازوں کے کھلنے اور بند ہونے کی آواز سننے سے جب راٹھول صبح کو تمھارے پاس آیا یہ قیاس قائم بھی نہ کرتے تو تمکو میری آئندہ تقریر سے ابھی ابھی معلوم ہو جاتا کہ یہاں اور قیدی ہیں"

لارنس نے یہ خیال کر کے کہ اپنے خیالات اور قیاسات کی بابت اور جرح کرنا فضول ہے کہا "اچھا آگے چلو"

ٹلیہ "اب تم ہماری اور ہمارے بھائی کی واقعی حالت کو سمجھے مگر (غیر طبعی طور سے آنکھیں پھاڑ کر) کلاڈیہ سبینہ اور میں تینوں ایسی بے پیٹہ کی سیدھی عورتیں نہیں ہیں کہ بلا مقابلہ کیے سب کچھ دے دیں اب میرا بیان اُس مقام پر پہونچتا ہے جو تمھاری خاص توجہ کے لائق ہے فرمانروائے جزیرہ ٹین کی بابت جو میرا باپ عمل میں لا رہا ہے بہت سی عجیب روایتیں اور دستورات ہیں کئی سو برس ہوئے ایک فرمانروای جزیرہ ٹین نے جسکے ایک بیٹا اور تین بیٹیاں تھیں یہ قرار دیا کہ اگر تینوں بیٹیاں ایک دن اور ایک ساعت میں شادی کریں تو حکومت جزیرہ ٹین کی وہ اور اُنکے شوہر بالاشتراک کریں اور اُنکا بیٹا جملہ حقوق دو مرافق سے محروم کیا جاوے چنانچہ اُن تین بہنوں نے ایک ہی روز ایک ہی وقت نکاح کیا اور اپنے باپ کے مرنے پر قابض جزیرہ ٹین ہوئیں اُنکے بھائی نے بزور بازو اس کارروائی کو ناجائز قرار دیا اور کہا کہ باپ کو ایسے عمل درآمد کے جاری کرنیکا استحقاق نہ تھا بہنوں اور اُنکے شوہروں نے اپنی فوج جمع کی اور مقابلہ کیا اور بھائی کو شکست دے دی کہو مسٹر لی اب تو تمھاری سمجھ میں معاملہ آنے لگا ہوگا؟"

لارنس (سرد مہری سے) "اچھا آگے چلو مجھکو آخیر تک سُن لینے دو"

ٹلیہ "یہ واقعہ جو میں نے ابھی بیان کیا اور جسکو گذرے ہوئے کئی سو برس ہوئے ایک ایسی نظیر ہے جسکی پابندی کرنے کا ہم تینوں بہنوں نے مستقل ارادہ کر لیا ہے ہمارے باپ نے ہمکو اسکے لیے اجازت تحریری دے دی ہے اور اگر ہماری تدبیر چل گئی تو ہم نہ صرف قلعہ ہی کی فوج پر بھروسہ کر سکتے بلکہ اور فوج بھرتی کر سکتے ہیں اگر ہمارا بھائی رونلڈ ہم سے مخالفت کرے مسٹر لی اس تہ خانہ کے دو کمروں

مین دو قیدی اور ہین اُن مین سے ایک کو میری بہن کلاڈیہ کے ساتھ شادی کرنے پر راضی ہونا چاہیے اور دوسرے کو سبینہ کے ساتھ اور تم جو تیسرے ہو۔"

لارنس (کھڑے ہو کر) "بس! نابکار عورت! مین نے جو تیری باتین اسقدر سُنین تو یہ محض واسطے رفع شک تیرے اصلی اغراض اور ارادون کے تھا خیر اس سے کچھ بحث نہین کہ میرے خیالات کچھ کسی عورت کی بابت کیا ہین تجھکو یہی یاد دلا دینا کافی ہی کہ میری شادی ہو چکی ہی!"

ٹلیہ بالکل خاموش رہی اور ہمارے ہیرو کے بے محابا کھڑے ہو جانے پر اسقدر بھی نہ ہلی کہ اُسکی پوشاک کو جنبش ہوتی اُس نے کہا "مسٹر لی اس بدمزاجی کو ترک کرو بہتر ہوگا کہ تم صبر سے سُنو اور جس حالت مین گرفتار ہوا اسکو ابتدا ہی سے معلوم کرو مجھکو معلوم تھا کہ تمھاری شادی ہو چکی ہی گو وہ نکاح انگلستان مین جائز ہو وہ یہان جائز نہین ہی اگر مالک جزیرہ ئین اُسکے خلاف حکم دے میرے باپ نے ایک طلاقنامہ پر دستخط کر دیا ہی جسکے ذریعہ سے تمھارا نکاح جو تمھاری موجودہ زوجہ کے ساتھ (جو کوئی وہ ہو) قائم ہی فسخ ہو گیا ہی"

لارنس نے نہایت اضطرار سے کہا "یہ تو غضب ہوا! اے نابکار عورت تو جانتی ہی کہ تیرے از کار رفتہ باپ کو میرے اور میری زوجہ کے درمیان تفرقہ ڈالنے کا کیا حق ہی جو بموجب قوانین انگلستان اور الفت دلی کے مجھ سے اس طرح وابستہ ہی کہ جدا نہین ہو سکتی میری زوجہ کو تجھ سے ایسی نسبت ہی جیسے بلورین چشمہ کے صاف ستھرے روان پانی کو خندق کے کثیف اور گدلے پانی سے اجیسا عالی خیال اور فرشتہ خصال مزاج مین اور پلید اور جزبل کی سیرت مین فرق ہی ویسا ہی میری پیاری ارتھر مین اور تجھ مین تفاوت ہی!"

ایک ساعت کے لیے مگر صرف ایک ہی لمحہ کے لیے ٹلیہ کا رنگ رُخ اُڑ گیا اس نے اپنے لب چبائے اور آنکھون سے پیشتر سے زیادہ جُزبل صفت بد فعال بجلیان ڈھائین مگر پھر اپنے تئین سنبھال کر اُس نے بہ تحمل کہا "مسٹر لی تمکو اپنی طرف مخاطب کرنے والی سے اس طرح بدزبانی کرنا بے سود اور دنائت کی بات ہی"

لارنس (لبون کو حقارت آمیز جنبش دے کر) "دنائت! مین نے اس سے پیشتر

کسی عورت کے ساتھ بدین الفاظ کلام نہین کیا مگر تم جو حلیہ نسوانی رکھتی ہو اپنے جنس سے کچھ مناسبت ہی نہین رکھتین!"

ٹلیہ نے اسی طرح متحمل آواز اور مجتمع انداز سے مگر کسی قدر دماغ داری کے ساتھ کہا "تمنے میرا اور ایک عورت کا مقابلہ کیا ہی اب مجھکو اجازت دو کہ مین اس بارہ مین گفتگو کرون مین نہین جانتی کہ تمھاری روتھ کا حسن کس قسم کا ہی ——"

لارنس (جوش سے) "حور کا سا!"

ٹلیہ (طنزیہ انداز اور آواز سے) "اوہو! مین تو صرف عورت ہی ہونے سے حسن کا دعوی کر سکتی ہون اور آئینہ مجھکو دکھاتا ہی کہ مجھ مین کسی بات کی کمی نہین ہی"

لارنس (تلخی سے) "زہریلے سانپون کے بھی خوبصورت جلد ہوتی ہی"۔

ٹلیہ (فتحمندی کے تبسم سے لفظی گرفت کر کے) "تو تم قبول کرتے ہو کہ مین خوبصورت ہون! بیشک مسٹر لی مین تم سے صاف طور پر کہتی ہون کہ اگر مین تم سے یہ کہون کہ مین حسین ہون تو سچا ہوگا۔ غالبًا میری صورت نے تمھارے حافظے مین کافی طور پر جگہ پکڑی ہوگی اور تم اس قدر آگاہ کر سکتی ہی کہ مین مبالغہ نہین کرتی ہون اگر ایسا نہین ہی تو میری طرف نظر اٹھاؤ مجھکو غور سے دیکھو اور اگر اسوقت منظور نہین ہی تو جب تمھارا مزاج درست ہووے کل پرسون نرسون یا ایک ہفتہ یا ایک مہینہ کے بعد دیکھنا کیونکہ جب تم مجھکو اچھی طرح جان لوگے جب تمھاری قید کی دردناک تنہائی تمکو اس طرح مائل کریگی کہ میری ملاقات کو باعث دلبستگی سمجھو۔"

لارنس نے پھر پریشان ہوکر کہا "بس بس جو کچھ تمکو میرے ساتھ کرنا ہو کرو اگر قتل کرنا منظور ہی تو جلد خاتمہ کرو مگر یہ نامعقول گفتگو جسکا ہر لفظ میری زوجہ کے لیے جو میرے دل کے ناممکن التغیر لازوال اور دائمی محبت پر قابض ہی دشنام کا حکم رکھتا ہی موقوف کرو!"۔

ٹلیہ نے حسب سابق تحمل سے اور ایسے انداز سے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ فتحمندی کی امید رکھتی ہی کہا "دیکھو مین تم سے پھر کہتی ہون کہ تم اپنے جوش کو کم کرو تم دیکھتے ہو کہ مین حسین ہون (یہ کہکر اُسنے اپنے جسم کو اوپر سے نیچے تک دیکھا) مین تم سے وعدہ کرتی ہون کہ مین تمکو اس حکومت اور دولت مین جو بخصورت

تکمیل پذیر ہونے ہم تینون بہنون کے ارادون کے مجھکو حاصل ہوگی اپنا شریک کرونگی
اس سے زیادہ تم اور کیا خواہش کر سکتے ہو؟ تمکو ایسی زوجہ ملے گی جسپر تمکو ناز ہوجو
تمکو دل وجان سے چاہیگی اور جو تمکو وعدہ کے مطابق سب کچھ دیگی مسٹر لی یقیناً
یہ باتین اسکے لیے کافی ہین کہ تم آسٹن ناسف کو موقوف کرو جو تمکو روتھ کی بابت ہے
لارنس جنگلہ کے اندر اس طرح ٹہلنے لگا جیسے خشمگین شیر کٹہرے کے اندر ادھر ادھر
پھرتا ہے مگر پھر نابکار ٹلمیہ کی گفتگو کی وجہ سے اس طرح غضبناک ہونے پر مجبور ہوکر
وہ بیٹھ گیا اور روکھے پن سے کہنے لگا "لیڈی ٹلمیہ تم چاہے جو کچھ بکے جاؤ مین
جواب نہ دونگا"

ٹلمیہ "ہان شاید آج کچھ جواب نہ دو مگر کل یا پرسون یا ایک ہفتہ کے بعد تم
نہایت خوشی سے مجھکو رو کو گے بہر حال اب مجھکو چند باتین اور کہنا ہین بہتر ہوگا
کہ توجہ سے سنو کیونکہ اُن مین وہ مراتب ہین جنکے درمیان تمہاری تقدیر معلق
ہے میرے شوہر ہونے پر راضی ہو تو ہر طرح پر بہتری ہے لیکن اگر میرا باپ فوت ہوا
قبل اسکے کہ مین نے اور تمنے جنگلہ کے اندر اور باہر سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑا اور
پادری نے خطبہ نکاح پڑھایا اگر تم نے بر وقت وفات ڈیوک آف آتھل کے مجھکو
بطور زوجہ کے قبول کرنے سے انکار کیا اُسوقت تمھارا ابھی خاتمہ ہوجائیگا میرا بھائی
چاہے ذرا اثنا فرمانروائے جزیرہ بیش ہوجاوے مگر تینون قیدی جو اسوقت تہ خانہ
مین ہین جنمین سے کم بھی ایک ہو کبھی زندہ نہ چھوٹین گے کہ افشا اُن حالات کا
کرین جنسے میرے اور میری بہنون کے سر پر آفت آوے پس مسٹر لی نکاح یا موت دو
مین سے ایک بات قبول کرو!

یہ کہکر وہ اپنی جگہ سے باہستگی اُٹھی اور چند ساعت تک اتنی کھڑی رہی تاکہ قیدی کے
دل پر اپنے حسن کا آخری اثر چھوڑے اور پھر لیمپ طاق سے اُٹھا کر اُسکے پاس سے چلی گئی

باب ۸۰

سمینہ اور اسکا قیدی

وہ رات اور دوسرا دن گذر گیا پھر رات آئی اور کرسی قلعہ پش سے کنوین

مین اُترنا شروع ہوئی اس مرتبہ لیڈی کلاڈیہ اُسپر بیٹھی تھی اور راتھول تکیہ پر کھڑا تھا وہ ایک لمپ اپنے ہاتھ مین لیے تھا اور کلاڈیہ بھی مثل اپنی بہن ٹلیہ کے نہایت عمدہ جوڑا پہنے تھی جب کرسی تہ پر پہونچی کلاڈیہ نے راتھول سے لمپ لے لیا اور سنگی راست مین چلی راتھول کرسی پر بیٹھ گیا اور رسیون کو ہلایا کہ اُنکی جنبش سانپ کی طرح اوپر پہونچی اور اوپر کے آدمیون نے کرسی کھینچ لی پھر لیڈی سبینہ اُسپر بیٹھی اور راتھول دوسرا لمپ لیکر اُسکے تکیہ پر کھڑا ہو گیا سبینہ بھی مثل کلاڈیہ کے فوق البھڑک جوڑا پہنے تھی کنوین کی تہ پر پہونچکر اُس نے بھی راتھول سے لمپ لے لیا اور سنگی راست سے ایک دروازہ کو چلی پھر راتھول کرسی مین بیٹھکر اوپر چڑھا اس مرتبہ وہ لیڈی ٹلیہ کو لینے گیا تھا اُسکو بھی وہ حسب طریقہ مندرجہ بالا اُتار لایا ٹلیہ ایک روشن لمپ ہاتھ مین لیکر اُس کمرہ کی طرف بڑھی جسمین لارنس لی مقید تھا۔

پھر راتھول کرسی مین بیٹھکر اوپر چلا گیا اور قلعگاہ کی چھت پر پہونچکر اُس نے اپنے آدمیون کو کچھ حکم دیا وے خاموشی کے ساتھ اُسکا حکم بجا لانے کے لیے بڑھے اور اُس دروازہ کو گئے جو چکر دار زینہ کی چوٹی پر تھا چند ساعت کے بعد وے ایک اور قیدی کو لیے ہوئے اُترے وہ رسیون سے مضبوط بندھا تھا اس قیدی کو اُنھون نے کرسی پر بٹھایا اور تسمون سے باندھ دیا کرسی نیچی کی گئی اور کنوین کے دہانہ پر اُتر آئی راتھول اور اُسکا ایک جوان رسی پکڑ کر اُسپر کھڑا ہو گیا اور اُتار حسب معمول شروع ہوا مگر جب کرسی تہ پر پہونچی نیا قیدی فوراً کوٹھری مین بند نہین کیا گیا وہ کرسی پر بیٹھا رہا اور راتھول اُسکی داہنی جانب اور دوسرا سپاہی اُسکی بائین جانب بیٹھ گئے اس مرتبہ کوئی لمپ کرسی کے ساتھ نہین لایا گیا قیدی اور اُسکے دونون محافظ تاریکی مین تھے۔ ہمارے قصہ کے واقعات اب ہمکو مجبور کرتے ہین کہ ہم لیڈی سبینہ ڈیوک آف آتھل کی دوسری دختر کا حال جو کچھ تہ خانہ مین گذرا بیان کرین ناظرین کو ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ جب تینون بہنین اپنے اپنے کام کا ذکر کر رہی تھین سبینہ نے کہا تھا کہ میرا کام بہ نسبت کلاڈیہ کے کم دشوار ہی اور یہ بھی ظاہر ہوا تھا کہ وہ اُسکی بہ نسبت زیادہ آسان ہی جو حال کی تباہی جہاز کی وجہ سے ٹلیہ کو ہاتھ مین لینا ہی۔

سبینہ نے قیدخانہ کی ایک کوٹھری کی زنجیر کھولی اور اندر جاکر دروازہ بند کرلیا یہ جگہ جسمین اُسکا قیدی محبوس تھا بالکل اُسی طرح کی تھی جیسی لالارنس کی کوٹھری تھی اسمین بھی ایک مضبوط لوہے کا جنگلہ کمرے کے سامنے تھا جس سے وہ مقام درندون کا کٹہرہ سا معلوم ہوتا تھا اور کمرہ مین ضروری سامان آسائش موجود تھا جب سبینہ اندر داخل ہوئی ایک لمپ میز پر جل رہا تھا مگر اُسکی کمزور روشنی اُس لمپ کی تیز روشنی سے جو سبینہ اپنے ہاتھ مین لیے تھی ماند ہوگئی اُس نے اپنے ہاتھ کا لمپ طاق پر رکھدیا اور اس طرح پر بیٹھی کہ لمپ کی تمام روشنی اُسکے جسم پر پڑتی تھی اُس نے قیدی کی طرف نظر اُٹھائی جو آہنی کٹہرے کے اندر میز لگائے بیٹھا تھا۔

قیدی کی عمر تیس سال سے زیادہ نہ تھی گو باعتبار اُسکے زرد و متردد چہرہ کے وہ چھ برس عمر مین زیادہ معلوم ہوتا تھا۔ وہ بلند بالا اور خوش ترکیب تھا اور گو زائد از دو ماہ قید کی شدائد نے اُسکی صورت بگاڑ دی تھی تاہم اُسکے ناک نقشہ سے ظاہر تھا کہ وہ ایک خوبصورت شخص ہے جب سبینہ نمودار ہوئی وہ اپنا سر ہاتھ پر رکھے تھا اور اُسکی کہنی میز پر تھی اور اُسکی نگاہون سے غمگینی ٹپکتی تھی جب اُسکے کان مین بھاری زنجیر کے کھلنے کی آواز آئی وہ سمجھا کہ اُسکی ستانے والی آتی ہے اور وہ کسی قدر چونکا مگر چونکہ وہ ایسی ملاقاتون کا عادی تھا اُسپر کوئی خاص اثر اس آمد کا نہین ہوا پس جب سبینہ اُس تنگ جگہ مین داخل ہوئی جو دیوار اور کٹہرے کے درمیان تھی اور اُس نے لمپ طاق پر رکھدیا اور کرسی پر بیٹھ گئی قیدی نے اُسکی طرف نگاہ تک نہ اُٹھائی۔ اُس نے تاسف اور ترس کے لہجہ سے کہا "کیا تم اب تک اندوہ و الم کے دریا مین غوطہ لگا رہے ہو؟ اور وہ لفظ نہ ادا کروگے جس سے تمھاری آزادی کا راستہ صاف ہووے؟ تم کب تک ضد کیے جاؤگے؟ مجھکو یہ خیال کرنے کی وجہ ہے کہ تمھارا دل پسیجا ہے ——"

قیدی اُٹھا اور سبینہ کی طرف متوجہ ہوکر کہا "نہین ایسا خیال نہ کرو! مین تم سے محبت نہین رکھتا یہ کیسے ممکن ہے کہ مین تم سے محبت کرون؟ مگر مین آزادی کو عزیز رکھتا ہون اور اگر اُسکے حاصل کرنے کے لیے۔ ——"

سبینہ نے یہ دیکھکر کہ قیدی دفعتاً رک گیا کہا "اچھا آگے چلو تم کیا کہنے والے تھے؟"

قیدی نے کہا "تم میرا مطلب توخوب سمجھتی ہو مین ایک مرتبہ تمھاری باتون مین اگر پیشتر بھی یہی کہہ چکا ہون۔ مین تم سے محبت نہین رکھتا مگر مین آزادی کو عزیز رکھتا ہون اور آزادی حاصل کرنے کے لیے ممکن ہو کہ اُس طرح نفس کشی گوارا کرون جس طرح تم چاہتی ہو"

سبینہ کی آنکھین ایک لمحہ کے لیے مسرت اور فتحمندی سے چمک اٹھین اور اُسنے کہا "تو تم میرے ساتھ شادی کروگے؟" مگر پھر اپنی آنکھون کی غیرطبعی روشنی کو پلکون سے چھپاکر اُس نے مصنوعی لجاہٹ سے آنکھین نیچی کرکے کہا "یہ نہ خیال کرو کہ چونکہ مین نے ستایا ہو مین تم سے اچھی طرح محبت نہین رکھتی یا تمھاری تکلیفون کا معاوضہ پیار والفت سے نہ کرونگی۔

قیدی دفعتاً جوش مین آکر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور اُسنے کہا "محبت؟ محبت کے لفظ کو اس طرح بدنام نہ کرو! کیا مین تمھارے ارادون کی خودغرضی کو نہین سمجھتا؟ کیا تم نے تعقید کرنے کے وقت اُنکو ظاہر نہین کیا؟ کیا تم نے وہ وجوہ نہین بیان کیے جنکی وجہ سے تمکو اور تمھاری بہنون کو شوہرون کی تلاش ہو اور چاہتی ہو کہ سب کا عقد ایک ہی روز اور ایک ہی وقت ہو جاوے؟ کیا تم نے نکاح یا موت دونین سے ایک قبول کرنے کو مجھ سے نہین کہا بس کیا تم خیال کرتی ہو کہ مین تمھارے اظہار الفت کو جو تم حال مین کرتی رہی ہو ایک لمحہ کے لیے یقین کرسکتا ہون؟"

سبینہ نے لگاوٹ بھری نگاہون سے جواب دیا "مگر مین بالکل سچ کہتی ہون کیا تم نہین سمجھ سکتے کہ مجھکو کیسی سخت ضرورت نے مجبور کیا ہو کہ تمکو اپنا شوہر بناؤن اور تمھاری خوبصورتی اور خوش اطواری نے میرے دل پر کیسا اثر کیا ہو؟"

قیدی نے ناخوشی سے کہا "یہ باتین نہ کرو! تمھاری باتین محبت کے نام کو دھبا لگاتی ہین کیا کوئی شخص جو کسی کو چاہتا ہو اُسکو بیدادی اور شیطنت سے ستاتا ہو؟ کیا کوئی محبت کرنے والا دل ——"

سبینہ نے مصنوعی نرم آواز سے بات کاٹ کر کہا "مین اُسکو ستانا نہین کہتے جو بات ایک مرتبہ ہوگئی اُس سے دلکش ہونا ناممکن ہو اگر مین اُس سوء اتفاق سے

بیشتر تمکو چاہتی ہوئی جسکی وجہ سے تم قلعہ رشن مین آئے کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم
اس طرح قید کیے جاتے؟ ہرگز نہین مگر مین تو تمکو اسوقت سے چاہنے لگی جب سے
تم یہان قید ہوے ہوا در مین اُس طریق عمل سے تجاوز کرنے کی جرات نہین کر سکتی
جو ابتدا مین اختیار کیا گیا تھا تم صرف وہی بات کہدو جس سے میرا دل خوش ہوجا ے
اور اپنی رضامندی کو اُس وجہ پر مبنی کردو جسکی طرف تم نے اشارہ کیا ہی یعنی یہ کہ
آزادی حاصل کرنے ہی کے لیے میرے ساتھ نکاح کرلوگے تب بھی مین انکار نہ کرونگی"
قیدی نے جو انتشار خیالات کی وجہ سے اپنا ہاتھ ابرو پر رکھے ہوا تھا کہا
"لیڈی سبینہ مین نہین سمجھتا کہ کیا خیال کرون اور کیا جواب دون۔ اکثر ایسا
وقت ہوتا ہی کہ میرا دماغ چکر کھاتا ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ عقل زائل ہوئی جاتی
ہی مین نے دھمکی دی اور خوشامد کی ــــــــــــــــ"
سبینہ (بات کاٹ کر) "اور گالیان دین۔ ملامت کی۔ اور برا بھلا کہا۔ مین
تمکو اس سب کی معافی دیتی ہون"
قیدی (پھر غیظ و غضب مین آکر) "تم مجھکو معافی دیتی ہو؟ تم معافی کا
لفظ کیسے بول سکتی ہو؟ معلوم نہین کہ مجھکو کتنی معافی دینا ہی۔ اور اگر تم معافی دینے
کو اپنے واسطے حسن اخلاق قرار دیتی ہو تو میرے واسطے معافی دینا کیا دشوار اور
ناممکن ہی!۔ تم کہتی ہو کہ مین نے تمکو برا بھلا کہا ہی خدا کی شان ہی۔ کیا تم نے میرے
ساتھ ایسا برتاؤ نہین کیا کہ مین ایسا کرتا؟ تم نے مجھکو ایک ایسی دنیا سے چھین لیا ہی
جہان میری امیدین سرسبز تھین۔ تم نے مجھکو ایک ایسے شخص سے جدا کردیا ہی جس کی
خدمت گزاری کو مین باعث اپنی عزت اور تفاخر کا سمجھتا تھا۔ تم نے مجھکو اس پلید
قیدخانہ مین ڈالدیا ہی۔ میرے دوستون اور رشتہ دارون کو میرے حال کی کچھ
خبر نہین۔ میری صحت مین فتور آگیا ہی۔ میرے قوی جواب دیتے جاتے ہین میری
عقل زائل ہوتی جاتی ہی۔ اور یہ سب تجھ مکار ملعون پلید عورت کی وجہ سے ہی!"
سبینہ نے بہ تحمل کہا "مین ان زبان درازیون کو معاف کرتی ہون۔ کیونکہ
مجھکو تمھاری کبھی کبھی کی بد دماغی کو درگذر کرنا منظور ہی۔ مگر ذرا اپنے جوش کو کم کرو
بیٹھ جاؤ۔ اور گفتگو کو ویسے ہی تحمل سے اور سوچ سمجھکر ہونے دو جیسی شروع ہوئی

تھی۔ تم اپنے ہی دل کو غور سے دیکھو۔ اور سمجھو کہ ہر ملاقات مین جو مین نے تم سے کی تمھاری نفرت میری جانب کم ہوتی گئی ہی۔ مین انسان کے دلکو بھی پہچانتی ہون اور مجھکو یقین ہی کہ مین نے تمھارے دل کا بھید بھی غلط نہین بیان کیا ہی خیر اب جو کچھ کیفیت میری اور تمھاری ہی مین خیال کرتی ہون کہ تم میری اس خودستائی کو معاف کروگے کہ مین حسین اور عالی خاندان ہون اور انگلینڈ کے عالی خاندان کنبہ کی بیٹی کے شوہر ہونے سے تم ایسی زوجہ پاؤگے جس سے تمکو متعجب ہونے کی ضرورت نہوگی۔ اگر مین تم سے سوسائٹی اور فیشن کے زرق برق حلقون مین ملتی تو تم مجھکو نظر تحسین سے دیکھتے اگر وہان مین تمھاری جانب متبسم ہوتی اور تمھاری طرف ذرا بھی میلان کرتی تم میرے قدمون پر گرتے۔ میری فتحمندی بہت آسان ہوتی۔ اور تم مجھکو الٹر کی طرف نکاح کے واسطے لیجانے مین اپنی عزت سمجھتے۔ کیون مین سچ کہتی ہون یا نہین؟"

بدنصیب قیدی نے چکر کھاتے ہوے دماغ کو سنبھالنے کی غرض سے ابرو پر ہاتھ رکھکر کہا "ہان ممکن ہی کہ ایسا ہوتا! مگر افسوس یہ طلب ازدواج اُس سے کیسا مختلف ہی جسکا تم نے ذکر کیا ہی!"

چالاک سبینہ نے کہا "فرض کرو کہ تم نکاح پر رضامند ہو۔ اور ہمارے ہاتھ ایک دوسرے کے ہاتھ مین اس طرح ہون جیسے اِس کٹہرے کے باہر سے ملتے ہین۔ اور فرض کرو کہ پادری دعاے نکاح پڑھ دیوے۔ تو کیا تم ایسا نہین کرسکتے کہ اُسوقت گذشتہ پر خاک ڈالو؟"

قیدی (گھبراکر) "نہین نہین۔ ہرگز نہین!۔

سبینہ "اسوقت تمھارے حواس درست نہین ہین اسوجہ سے ایسا خیال کرتے ہو مگر جب تمکو آزادی کی ہوا اور آسمان کی روشنی میسر آویگی تم مجھکو بطور اپنی دُلھن کے آغوش مین لوگے۔ اور تمھارا سر میرے سینہ پر ہوگا اور مین محبت سے تمھارے سر پر ہاتھ پھیر کر تلافی مافات کرونگی تم ایسا خیال نہ کروگے۔ جب تم اپنے رشتہ دارون اور دوستون سے کہ سکوگے کہ تم نے ایک دولتمند اور عالی خاندان دختر خاندان انگلینڈ سے نکاح کیا ہی اور تم اپنے تئین منجملہ تین فرمانروایان

جزیرہ ٔیش کے ایک فرمانروائی شریک پاؤگے تمھارے یہ خیالات نہونگے۔"

قیدی "تمھارے یہ الفاظ مجھکو اپنا کام یاد دلاتے ہین۔ (تحمل آمیز تمکنت سے) لیڈی مین سپاہی اور عزت دار شخص ہون۔ وہ تلوار جو مین باندھا کرتا تھا کبھی کسی شرمناک کام کے واسطے نہین نکالی گئی۔ مگر تم مجھ سے کیا چاہتی ہو؟ تم یہ چاہتی ہو کہ مین اسکو تمھارے ہی بھائی کے خلاف کام مین لاؤن تاکہ تم اسکے جائز حقوق کو غصب کرسکو۔ اور اسکو اسکی میراث سے محروم کرسکو! نہین نہین ایسا ہرگز نہین ہوسکتا! شاید مین نے حالت مجبوری اور پریشان دماغی مین ایسے الفاظ کہدیے ہونگے جس سے تم نے یہ امیدکی کہ مین اپنی آزادی حاصل کرنے کے واسطے تمھارے ساتھ نکاح کرنے پر رضامند ہونگا۔ مگر اب کہ میرے حواس پھر درست ہین اور مین اپنے خیالات پر قادر ہون مین تمھاری مافوق الفطرت مجادلہ مین جو تم اپنے بھائی کے ساتھ کرنا چاہتی ہو تمھاری خدمت کرنے پر راضی نہونگا نہین نہین گو آزادی عزیز ہے۔ گو وہ جواہر بے مثال کی طرح بیش قیمت ہے۔ مین اسکو ان شرائط پر نہ خریدونگا!۔ یہ تو گویا اپنی روح شیطان کے حوالہ کرنا ہے!۔ تم اپنی دھمکی کو پورا کرو اور مجھکو قتل کرادو۔ اپنے آدمیون کو بلاؤ کہ تمھارے غصہ کا مجھکو بلدان کردین تاہم مین تو باعزت اور نیکنام اس دنیا سے سدھارونگا!"

سبینہ کی مصنوعی نرمی ایک ساعت کے لیے طنزیہ اور نفرت آمیز تبسم سے مبدل ہوگئی اور اسنے کہا "مین نے تمھاری باتین صبر و تحمل سے سنین مگر مین اب تمکو یاد دلاتی ہون کہ جب تم پھر تنہا ہوا اور اپنی حالت کو اس خوفناک تنہائی مین یہان دیکھتے ہو"

قیدی نے اسی طرح شریفانہ تمکنت سے بات کاٹ کر کہا "میرے خیالات تبدیل نہونگے پس تم میری باتون کو قطعی سمجھو۔ اگر میری تقدیر مین موت ہی بدی ہے تو تمھارا رحم یہی ہے کہ فوراً مار ڈالو۔ مگر یقین باور کرو کہ میرا یہ ہاتھ کبھی تمھارا ہاتھ نہ پکڑے گا کہ دعاے نکاح پڑھی جاوے!۔"

سبینہ نے اپنی سیاہ آنکھین قیدی کے چہرہ پر جمائین اور ایک لمحہ کے لیے خفیف تبسم جس سے زبون امید فتحمندی ظاہر ہوئی اسکے لبون پر نمایان ہوا اور اسنے کہا "تو یہی تمھارا جواب ہے؟"

قیدی (استقلال سے) "ہان میرا یہی جواب ہے"

سبینہ "افوہ! تم بڑی دلیری سے یہ کہہ رہے ہو۔ کیا تمھارے دل مین یہ بات نہین آئی کہ شاید میرے اختیار مین ایسے ذریعہ ہون کہ مین تمکو اپنے قدمون پر گراؤن"

قیدی (غرور سے) "تمھارے پاس اس سے زیادہ کوئی ذریعہ نہین ہی کہ تم میری جان لے لو! اور جان دینے کو مین تیار ہون بجائے اسکے کہ اپنی نیکنامی اور عزت کو دھبا لگاؤن"

سبینہ کے چہرہ پر پھر بدشگون تبسم نمایان ہوا اور آنکھون سے شعلہ سے ٹپکنے لگے اور اُس نے کہا "تو تم خیال کرتے ہو کہ میرے پاس اور کوئی ذریعہ نہین ہی؟ اسوقت مین صرف ایک ہی جان لینے کا ذکر نہین کر رہی ہون میرے اختیار مین دو کی جان لینا ہی"

قیدی "بلکہ شاید تین کی کیونکہ مجھکو معلوم ہوا ہی کہ کل رات کو ایک نیا قیدی اس خوفناک جگہ مین بند کیا گیا ہی"

سبینہ "مجھکو اُن لوگون سے کچھ مطلب نہین ہی جنکی تقدیر میری بہنون کے ہاتھ مین ہی وہ دوسری جان جسکی طرف مین نے اشارہ کیا شاید تمکو عزیز ہو۔"

قیدی اس خیال سے کہ شاید کوئی اور ہولناک اسرار ہوا اور کوئی جدید اور نامعلوم خطرہ اُسکو پیش آنا ہو گھبرا کر چونک اُٹھا اور کہنے لگا "بار خدایا! تمھارا کیا مطلب ہی؟ مین نہین سمجھا؟"

سبینہ نے پوچھا "کیا تمھارا کوئی قریبی رشتہ دار نہین ہی جس سے تمکو محبت ہو" اور اُسکے تبسم اور نظرون سے ایک قسم کا شیطانی اطمینان ظاہر ہوا جیسا اب تک نہ ظاہر ہوا تھا۔

قیدی "میرا بھائی؟" اور وہ سر سے پاؤن تک تھر تھرا گیا "مگر نہین! یہ ناممکن ہی!"

سبینہ (اب اپنی جگہ سے آہستہ آہستہ اٹھکر) "کیا ناممکن ہی؟ جو شخص کام کرنے پر آمادہ ہوتا ہی اُسکے لیے کوئی بات ناممکن نہین ہی۔ جب ارادہ مستقل ہو جاتا ہی اُسکے اثر پذیر کرنے کی تدبیر بھی سوجھ جاتی ہی"

قیدی "اری ہیزٹیل" وہ بولی "مجھکو اس خوفناک اور پرہیبت تذبذب سے جلد نجات دے"

سبینہ (قطع کلام کرکے) "اس گھبراہٹ سے کیا فائدہ ہی؟ کیا اس سے تمھاری حالت ذرا بھی تبدیل ہو گی؟ تم اپنے بھائی سے بہت اُلفت رکھتے ہو لیکن

کہ تم اُسکے واسطے وہ کام کرو جو اپنے واسطے نہین کرتے "۔

قیدی کے دل مین کچھ خیال آیا اور اُسکا چہرہ کسی قدر چمک اُٹھا گو ہنوز علامات تذبذب اُسپر نمایان تھے۔ اُس نے کہا "اوہ! - تم یہ سب مجھکو ڈرانے اور ستانے کے واسطے کہہ رہی ہو مگر تم کامیاب نہوگی! تمکو معلوم ہو گیا ہو کہ میرے ایک بھائی ہو۔ شاید پہلی ملاقات کے وقت جب مین قلعہ مین آیا تھا مین نے خود اُسکا ذکر کیا تھا قبل اسکے کہ تمھارا بھانڈا پھوٹتا ہو۔ شاید مین نے اُسوقت اُسکا ذکر کیا ہو جب ہمارا یہ خیال تھا کہ تم اور تمھاری بہنین میری اور میرے رفیق کی بہت مہمان نوازی کر رہی ہو"

سبینہ نے جواب با "ہان تم نے اُسوقت اپنے بھائی کا ذکر کیا تھا - اور تم نے نہایت تردد اور انتشار سے کہا تھا کہ شاید تباہی جہاز کی خبر اُنکے پاس قبل پہونچنے اُس حامل رقعہ کے پہونچے جو مین نے تمھارا خط خیریت لیجانے کے واسطے دینے کو کہا تھا لیکن اگر تمھارا وہ بھائی تمھاری تلاش مین آگیا ہو تو کیا؟"

قیدی نے خیال کیا کہ ایسا ممکن ہے اور غالباً ایسا ہی ہو۔ اور وہ پھر از سرتاپا تھرا گیا۔ مگر جب یہ کیفیت خوف کی رفع ہوئی اُس نے پھر یہی امید قائم کی کہ سبینہ اپنے پلید اغراض پورے کرنیکے واسطے اسکو اُسکے بھائی کے متعلق خوف دلا رہی ہو۔ اُسنے کہا۔ "نہین نہین۔ میرا بھائی تمھارے اختیار مین نہین ہو! - خدا نہ کرے کہ ایسا ہو! - مردار میرے سامنے سے چلی جا! تو مجھکو اس طرح دھوکا نہ دے اور نہ تا کہ مین کہین کا نہ رہون! چل پچھے دور!"

سبینہ نے کہا "تم سمجھتے ہو کہ مین ویسی ہی باتین بنا رہی ہون - اور تمکو دھوکا دے رہی ہون - کیا تمکو اسکے خلاف ثبوت درکار ہو؟"

قیدی "ثبوت! خدایا کیا اِسکے اختیار مین ثبوت ہو! - اب مجھکو کشمکش و پیچ مین نہ رکھو - جو کچھ تقدیر کا لکھا پورا ہوا ہو اُس سے اطلاع دو!"

سبینہ نے کہا "اچھا - دیکھو بتاتی ہون" یہ کہکر اُس نے بڑا دروازہ کھولا اور راتھول کو پکارا۔

قیدی لوہے کے سنیخچون کی طرف دوڑ گیا - اُس نے اُنکو دیوانہ وار اپنے تئین گرنے سے بچانے کے لیے پکڑ لیا - اُسکا مُنہ ٹھنڈے کٹھرے مین لگا ہوا تھا - اسکی بیقراری

دلگداز اور اُسکی سراسیمگی جگر خراش تھی۔ اُسکو بھاری پاؤن کی چاپ سنگی راستہ مین آتی ہوئی معلوم ہوئی۔ پریشانی اور سراسیمگی سے اُسکی آنکھین پتھرائی ہوئی نکلی آتی تھین جب اُسکا مُنھ سیخچون پر رکھا ہوا تھا۔ دروازہ کے باہر بالکل تاریکی تھی اُس تاریکی مین تین لمبی صورتین نظر آئین وے آگے بڑھین۔ دہلیز کے اندر آئین اُنپر روشنی پڑی۔ اور دونون بھائی ایک دوسرے کو پہچان کر چیخ اُٹھے۔

پھر جو کچھ سماں واقع ہوا اُس سے پتھر کا کلیجہ بھی پانی پانی ہو جاتا مگر سبینہ کا دل پتھر سے بھی زیادہ سخت تھا وہ سنگ خارا اور سنگ لاخ تھا۔ میجر لسٹین نے کہ وہی قیدی تھا آہنی سیخچون کے درمیان سے ہاتھ بڑھائے اس امید پر کہ اپنے بھائی سے بغلگیر ہو مگر مسٹر لسٹین راتھول اور دوسرے سپاہی کی مضبوط گرفت مین تھا گو اپنے تئین چھڑانے اور بھائی سے لپٹ جانے کی کوشش کر رہا تھا۔ میجر لسٹین اپنے سیخچون کو توڑنے کی کوشش کرتا مگر وے سبینہ کے دل کی طرح سخت تھے اُس نے بہت کچھ منت اور سماجت کی مگر اُسکے چھوٹے بھائی نے جو بارسٹر تھا مردانہ وار تحمل اور بردباری کو جس مین لمبی قید کے شدائد سے کمی ہوئی تھی جیسی کہ اُسکے بھائی کی حالت تھی کہا "میرے پیارے بھائی صبر کرو اور اپنے تئین سنبھالو اگر ہم اس دنیا مین شہید ہونگے تو وہ لوگ جنکے سرون پر ہمارا خون ہوگا دوسری دنیا مین سخت عذاب پاوینگے!"

سبینہ پر اس دلگداز سین کا کچھ اثر نہوا اُس نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ راتھول اور سپاہی فوراً قیدی کو لیکر چلے گئے اور میجر لسٹین بیٹھکر بیقراری سے ہچکیان لینے لگا۔"

بیرحم سبینہ نے کہا "لو سنو!" اسکے ساتھ ہی ایک سلاخدار دروازے کی کھڑکھڑاہٹ کی آواز تہ خانہ مین گونجتی ہوئی سنائی دی اُسکے بعد بڑے دروازہ کی زور سے بند ہونے کی آواز آئی

سبینہ کا چہرہ امید کی ہوئی فتحمندی سے دمک اُٹھا اور اُس نے کہا "کہو اب تمھارا کیا جواب ہے؟ تمھارے بھائی کی جان تمھارے جواب پر منحصر ہے!"

میجر لسٹین "مین تمھارا کہنا مانونگا! مین تمھارا کہنا مانونگا! تمکو جو کچھ میرے ساتھ کرنا ہو کر دو مین تمھارا غلام ہو جاؤنگا مگر للہ میرے بھائی کی جان بخش دو!"

سبینہ "تم اپنے وعدہ کی تائید مین قسم کھاؤ گے؟ اور حلف اٹھاؤ گے کہ کل جب مین تمھارے پاس آؤن اپنے اقرار سے نہ پھرو گے؟"

میجر لسٹبن کا دل امید اور تکلیف سے بھر آیا اور اس نے کہا "ہان مین قسم کھاتا ہون!"

سبینہ "تو تم سپاہی کی عزت کی قسم کھاؤ اور اُس خدا کو اپنی قسم کا گواہ کرو جسپر تم اعتقاد رکھتے ہو!"

میجر لسٹبن (سراسیمگی سے) "ہان ہان مین قسم کھاتا ہون خدا کو گواہ کرتا ہون اور تم بھی ——————"

سبینہ "مین بھی قسم کھاتی ہون کہ اگر تم اپنے اقرار پر قائم رہے تو تمھارا اور تمھارے بھائی کا بال بیکا نہو گا!"

یہ کہکر لیڈی سبینہ نے ایک اعتبار دلانے والی نرم نگاہ قیدی پر ڈالی اور کمرہ سے نکلکر دروازہ بند کر لیا اور زنجیر لگا دی۔

باب ۸۱

کلاڈیہ اور اُسکا قیدی

اب ہمکو دیکھنا چاہیے کہ اُسی وقت محبس کی دوسری کوٹھری مین یعنی جس مین کلاڈیہ گئی تھی کیا ہو رہا ہے بطور توضیح ابتدائی کے یہ کہدینا کافی ہے کہ اسکا بند و بست اور سامان ویسا ہی تھا جیسا پچھلی دو کوٹھریون کا جنکا پہلے ذکر ہو چکا ہے مگر اس کوٹھری کے قیدی کا انداز اور برتاؤ بہ اعتبار مصیبت اور اضطراب غصہ اور یاس کے اُس سے مختلف تھا جیسا میجر لسٹبن کا سبینہ کیجانب و رلارنس ہی کا کلیہ کیجانب تھا جب کلاڈیہ نے دروازہ کھولا اور اسکے منور لیمپ کی روشنی جنگلہ دار کمرہ کے اندر پھیلی اُس نے اپنے قیدی کو بہ آرام شراب پیتے ہوئے پایا اُسکے بشرہ پر کوئی علامت تردد اور بیچینی کی نہ تھی اُسکا انداز ساکت دلیر شخص کا سا تھا جو ہر حادثہ کو بہ حیثیت موجودہ قبول کرنے کے لیے تیار ہوا اور جو کچھ تقدیر مین لکھا ہو اُسکے قبول کرنے کو بیٹھا ہوتا ہم جو طریقہ عمل خود اختیار کرتا ہو اُسکو بھی دل مین مضبوطی

سے ٹھانے ہوئے"

کلاڈیہ نے لمپ طاق پر رکھدیا اور اُس تنگ جگہ مین جو آہنی سیخچون اور بڑے دروازہ والی دیوار کے سامنے تھی بیٹھکر اپنے دل مین کہا "دیکھو مین پھر اُسکے عالی دماغ کو رام کرتی ہون"

قیدی نے اپنی سیاہ چمکدار عمدہ آنکھین اُسکی طرف پھیرین گویا اُسکی خوبصورت آنکھین کلاڈیہ کی پر نور نظرون کے ساتھ مقابلہ کرنے کی قابلیت رکھتی تھین مگر اُس نظر مین جو اُسنے اس طرح اتفاقیہ اور بے پروائی سے کلاڈیہ پر ڈالی کوئی خاص کیفیت نہ تھی اگر وہ جگہ ایک کشادہ سڑک ہوتی اور کلاڈیہ اُس سے بالکل اجنبی ہوتی تو بھی وہ اُس سے زیادہ بے پروائی سے اُسکو نہ دیکھتا۔ اُس نے جام شراب رکھکر بے پروائی سے اپنی سیاہ چمکدار مونچھون پر ہاتھ پھیرا اور کچھ فوجی گیت گایا۔

کلاڈیہ نے جو قیدی کی اس طرح کی نفرت خیز بے پروائی کی عادی تھی جس سے وہ کچھ کبیدہ اور متعجب ہوتی تھی کہا "تمکو اس مکان مین پوری آسایش ہے" اور اُسنے اُسکے مردانہ حسن اور خوش ترکیب اعضا اور ساکت دلپذیر انداز کو نظر تحسین سے دیکھا

قیدی نے بے پروائی سے اِدھر اُدھر بآہستگی دیکھکر کہا "ہان مجھکو آسایش کی بابت کچھ شکایت نہین ہے کیونکہ ایسے شخص کے لیے جو کیڑے مکوڑون کے درمیان زمین پر سوتا ہو یہ بستر نعمت غیر مترقبہ ہے اور جس شخص نے دریا کے کنارہ بیٹھکر ہاتھ سے پانی لینے کا قصد کیا ہو اور پانی مین سے ایک بڑا ہولناک کیمان دریا کی جانور نکل آیا ہو یہ شراب بڑی نعمت ہے کبھی کہین تازہ ہوا میسر آگئی اور کبھی آفتاب نصف النہار کی دھوپ مگر دنیا مین نشیب و فراز ہوتے ہین۔ اور نشیبون مین قلعہ رشن کے محبس بھی مثل دیگر پستیون کے گوارا کیے جاسکتے ہین"

کلاڈیہ "اب وقت اسکا ہے کہ تم مجھکو اپنے آخری جواب سے اطلاع دو"

قیدی نے اُسی طرح بے پروائی اور اطمینان کے انداز سے جس سے کلاڈیہ سے بھی کم مضبوط دل کی عورت ضرور غصہ مین آجاتی کہا "جواب؟ ہان مجھکو یاد آیا تم مجھ سے چاہتی ہو کہ مین تمھارے ساتھ نکاح کر لون یا اسی قسم کی کچھ بات ہے واللہ یہ تمھاری نہایت مہربانی ہے مگر ہمین فی الجملہ وقت ہے وہ یہ کہ مجھکو [illegible]

ذرا بھی میلان تمھارے ساتھ نکاح کرنے کا نہین ہی"

کلاڈیہ نے پوچھا "تم نے مرنے کا ارادہ کرلیا ہی؟" اور اسکے خوبصورت چہرہ سے ارادہ کا استحکام ظاہر تھا اور اسکی آنکھین لیمپ کی تیز روشنی مین اسطرح برق انگیزیان کررہی تھین جیسے جلوہ مہر نیمروز مین بجلیان آسمان پہ چل رہی ہون۔

قیدی "مین ہر وقت مرنے کے لیے تیار ہون اور اگر تم سچی عیسائی ہو (جسکی بابت مجھکو ذرا شبہہ ہی) تو تمکو بھی تیار رہنا چاہیے"

کلاڈیہ "تم چاہے لسّانی اور لنترانی کرو مگر ریاکار واعظ کا پارٹ یقیناً تمھارے لیے موزون نہین ہی"

قیدی نے اسی طرح کی سہولیت سے کہا "اگر آپ کے ساتھ بحث کرنے سے کچھ فائدہ ہوتا تو گو مین تقدس مآب بکی اور دیوانہ جھکّی نہین ہون مین آپ کو یقین دلا دیتا کہ مجھکو اپنے مذہب کا پورا خیال ہی (سنجیدگی سے) اور خوب یقین رکھیے کہ مین کندۂ قتل یا سولی کو آپ کی بہ نسبت زیادہ بہ اطمینان خیالات کے ساتھ جاؤنگا آپ کے خیالات بستر قاقم و سنجاب پر ہرگز میرے سے نہونگے جب آپ سکرات موت کی حالت مین ہونگی"

کلاڈیہ "بہت اچھا آپ کی دلیری کی عنقریب آزمائش ہو جاویگی۔ مگر آپ کی جان نہ بذریعہ کندہ کے لیجاویگی نہ بذریعہ سولی کے۔ ابتک باتین ہی باتین ہوا کی ہین اور مین نے بہت صبر کیا ہی ——————"

قیدی (طنز سے) "بیشک مین آپ کے صبر و تحمل کی داد دیتا ہون۔ پہلی ہی رات کو جب مین یہان قید کیا گیا تھا —— اور واضح رہے کہ اگر سوتے مین مین رسیون سے نہ باندھ لیا جاتا تو قبل مغلوب ہونے کے مین چند جانین ضرور لے لیتا"

کلاڈیہ (طنز سے) "یہ تو محض لاف زنی ہی"

قیدی (اطمینان سے) "نہین۔ مین کبھی لاف زنی نہین کرتا۔ ہان مین یہ کہہ رہا تھا کہ پہلی ہی رات کو جب مین یہان قید کیا گیا تم نے عالی ظرف صفائی اور پاکباز لجاہٹ سے مجھ سے کہا کہ تم مجھکو اپنا شوہر بنانا چاہتی ہو۔ اسکو دو مہینے ہو چکے ہین اور اُسکے بعد ہر ہفتہ تم مجھ سے یہی کہتی رہین۔ بس اسقدر تکرار طلب از رفرج

کے بعد بیشک مین تمکو صبر و تحمل کی داد دیسکتا ہون"

کلاڈیہ "ہان ایسا صبر جواب زیادہ قائم نہین رہ سکتا"

قیدی "غالباً ایسا ہی ہو۔ تمھارا اور تمھاری بہنون کا انداز نرالا ہی۔ اور اُسکے ساتھ ہی نہایت حیرت انگیز"

کلاڈیہ "دیکھو ذرا اسی سختی سے تم یہ سب طعن و تشنیع اور بیہودگی بھولے جاتے ہو ابتک تمکو کھانے کو خوب دیا گیا ہی ——"

قیدی "بیشک مجھکو کھانا عمدہ ملا ہی"

کلاڈیہ "کل سے نصف خوراک کردیجاویگی"

قیدی "نصف خوراک ایسے شخص کے لیے ہو جانا کچھ بات نہین ہی جسکو اکثر کھانا ہی نہ ملا ہو"

کلاڈیہ "پرسون اور بھی کمی کیجاویگی اور ترسون بالکل موقوف۔ شیطانی خباثت سے، جب دتّی بانی کا قحط تمکو ستاویگا اور بھوکھ پیاس قافیہ تنگ کرینگے اسوقت شاید تم کٹہرے کے پاس زمین بوس اور مجھ سے ملتجی رحم کے ہوگے"

قیدی "تم ابھی مجھ سے کہہ چکی ہو کہ لاف زنی نہ کرو۔ بس مین تم سے ایسی باتین کہنے سے پرہیز کرتا ہون جو دوسری صورت مین مین کرتا"

کلاڈیہ (حقارت سے) "جو کچھ تم کہو گے اُسکو مین خوب سمجھتی ہون۔ مگر بھوکھ ایسی بُری بلا ہی کہ دلیری اُسکے آگے محض بزدلی ہو جاتی ہی۔ بہرحال قبل اسکے کہ مین تمھارے پاس سے جاؤن مجھکو چند باتین کہ لینے دو جو تمھارے دل پر ضرور اثر کرینگی۔ دیکھو مین تمکو کیا دیتی ہون۔ مین تمکو سب کچھ دیتی ہون جسکی مرد کو تمنا ہو سکتی ہی۔ تم اس قلعہ کے ایک حاکم ہو جاؤ گے ——"

قیدی (حقارت سے) "اس قلعہ کا حاکم ہونا گویا جیلر ہونا ہی"

کلاڈیہ "نہین سپاہیون کے ایک بہادر گروہ کی کمان افسری ہوگی"

قیدی "ہان بدمعاشون کا ایسا خوشگوار گروہ جو بطور جو جو دار پر چڑھا دینے کے لائق ہی"

کلاڈیہ "اور بہت دولت ——"

قیدی "ہان وہی جو بھائی سے لوٹ کر حاصل ہو گی"

کلاڈیہ "چپ رہو اور ذرا سُن لو۔ مین اخیر مرتبہ تم سے بات کرتی ہون" مجھ مین کیا کیڑے پڑے ہین جو تمکو پسند نہین ہون؟ ہر شخص کا مذاق جدا گانہ ہوتا ہے۔ اور ممکن ہے کہ تمکو کسی خاص قسم کا حُسن پسند ہو"

قیدی (بات کاٹ کر) "میری دانست مین وہ سانپ جسمین زہر ہو اُس حسین عورت سے بدرجہا بہتر ہے جو زہر اگلتی ہو"

کلاڈیہ (تحمل سے) "مین تمھاری ان باتون سے خفا ہی نہونگی"

قیدی "میرا ارادہ اسکی آزمایش کا ہے ہی نہین کہ تمکو ناراض کرنے مین کامیابی حاصل کرنے کا تجربہ کرون۔ لیکن اگر تم اپنی بات پر جرح کراؤگی تو مین ضرور کرونگا"

کلاڈیہ "تمھارے سے دلیر۔ جانباز۔ سپاہیانہ نمش کے شخص کے لیے یہ طریقہ جو مین بتاتی ہون اور یہ مہم جو مین تجویز کرتی ہون ہر طرح کی کشش رکھتی ہے"

قیدی "نہین مین اپنی تلوار غاصب کی حمایت اور ناانصافی کے کام کے لیے کھینچنے کا عادی نہین ہون"

کلاڈیہ (مسکرا کر تاکہ در دندان نظر آوین) "زور اور قوت سے ہی حق پیدا ہو جاتا ہے"

قیدی "نہین۔ زور بازو اختیار و اقتدار پیدا کر دیتا ہے مگر وہ اقتدار امور وقعی سے جائز نہین ہوتا"

کلاڈیہ "تمکو کسی بات کا سمجھانا اور یقین دلانا مشکل ہے۔ مگر کبھی نہ کبھی تو تم ضرور رام ہو جاؤگے گو تمھارے کانشنس مین شبہہ باقی ہے۔ مگر تم ضرور مجھ سے محبت کروگے اور جب تمھارا سر میرے سینہ پر ہوگا ———"

قیدی "میرا سر ایک مرتبہ ایک سانپ کے پیچون پر تھا جو ایک درخت کی شاخ مین لپٹے ہوئے تھے۔ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ اگر وہان پھر ہووے تو اس سے بہتر ہے کہ تمھارے سینہ پر جگہ پکڑے"

کلاڈیہ (طنز سے) "کیا یہ ممکن ہے کہ تمھارا سپاہیانہ دل محبت کی کیفیت سے بالکل معرا ہو؟"

قیدی (سنجیدگی سے جو غمگینی کی حد تک پہونچگئی) "نہین۔ مین نے محبت کی

ہی مین نے ضرور محبت کی ہی مین نے عمر بھر مین صرف دو مرتبہ عشق بازی کی جسکو بہت برس ہوے ———"

کلاڈیہ "شاید تم اُسوقت لڑکا ہوگے گا خیر تم نے کسی طرح قبول تو کیا کہ تم بھی عشق و محبت کا مزہ جانتے ہو تم جب دو مرتبہ یاری کر چکے ہو تو تیسری مرتبہ بھی محبت کر سکتے ہو بس مین خیال کرتی ہون کہ میرا حسن تمھارے ساتھ بیکار نہ جاویگا"

قیدی (معمولی کشادہ روئی اور صاف گوئی کے انداز سے) "حسن بلا جہل کے کچھ قیمت نہین رکھتا - اور جب حسن شیطنت کا پردہ پوش ہو تو وہ دیکھنے والے کو بھاتا نہین بلکہ اُسکو خائف کرتا ہی - اگر دنیا مین تم اور مین دو ہی انسان باقی رہ جاوین تاہم مین تمھاری اس محبت سے انکار کرونگا درحالیکہ تم اپنی پلید مزاج کی کیفیت مجھپر ظاہر کر چکی ہو - پھولون کا نغش گھر پر جس مین غلاظت اور سڑاہند ہو شگفتہ ہونا ممکن ہی - یہی حال تمھارے ظاہری حسن کا ہی جو صرف پردہ تمھارے ناپاک دل کا ہی کہو لیڈی کلاڈیہ کیا تم سمجھتی ہو کہ مین تم سے کبھی محبت کر سکتا ہون ؟ کیا تم اب تک اپنے دل مین سمجھے جاتی ہو کہ مین تمکو بطور زوجہ کے قبول کرونگا ؟"

کلاڈیہ نے یہ سُنکر غصہ سے اپنے لب چبائے اور کہا "خیر دیکھا جاویگا - مگر سردست مین تم سے اور بحث نہ کرونگی - (ذرا غداری کیساتھ اپنی جگہ سے اُٹھکر) اب مین تم سے تمھارا قطعی جواب نہین مانگتی - غالباً کچھ دن گذرینگے قبل اسکے کہ تم مجھکو پھر دیکھو - (شیطانی نظر سے) مگر جب مین واپس آؤنگی مین دیکھونگی کہ تمھاری ضد بھوک پیاس سے کافور ہوگئی ہوگی یا نہین"

قیدی نے کچھ جواب نہ دیا - اور کلاڈیہ نے کمرہ سے نکلکر دروازہ بند کردیا

اُسی وقت ٹلیہ اور لارنس مین جو کچھ گذرا اُسکی تفصیل بیان کرنا ضرور نہین ہی اسی قدر کہدینا کافی ہی کہ ٹلیہ نے مثل شب گزشتہ کے اپنی درخواست کا پھر اعادہ کیا اور لارنس کو اپنی عشوہ و ادا کی طرف بہت کچھ مائل کیا - مگر لارنس نے مصمم ارادہ کرلیا کہ موت کو گو کسی صورت مین ہو گوارا کریگا مگر اپنی پیاری روتھ سے بیوفائی نہ کریگا -"

رات گذر گئی اور نو بجے صبح کرسی بھرتہ خانہ مین اُتری بجاے اُسکے کہ اُسمین کوئی آدمی بیٹھا ہوا ہو اُسمین بہت سی کھانے پینے کی چیزین رکھی تھین اور بجاے راتھول کے ایک سپاہی ہمراہ تھا۔ کیونکہ راتھول اُسوقت دوسرے کام مین مصروف تھا۔ سپاہی نے ایک رکابی۔ ایک روٹی۔ اور دو ظرف محمولہ شراب و پانی اٹھائے اور اُس کوٹھری کو گیا جس مین لارنس لی بند تھا۔ پھر وہی اشیا لیکر وہ میجر لمبٹن کی کوٹھری کو گیا اور کٹھرے کے اندر سے سب چیزین پہونچا آیا۔ تیسری مرتبہ وہ مسٹر لمبٹن بارسٹر کے پاس گیا اور جب مسٹر لمبٹن نے لمپ کی روشنی مین اُسکو دیکھا اُسنے کہا "بدذات تجھی نے مجھکو دھوکا دیا"

سپاہی "اپنی راے قائم کرنے مین جلدی نہ کرو"

مسٹر لمبٹن "کیا! تم نہ تھے۔ کیا ہنری ہٹین نے ——— "

سپاہی (بات کاٹکر) "خاموش! - دیوار ہم گوش دارد (دھیمی آواز سے) "نہ مین نے تمکو پھنسایا نہ ہنری ہٹین نے بلکہ سراے والے نے"

مسٹر لمبٹن "اللہ غنی! مجھی سے راز مخفی رکھنے کے لیے روپیہ لیا اور مجھی کو پھنسا بھی دیا"

سپاہی "میری دانست مین اُس نے عمداً ایسا نہین کیا نشۂ شراب کی حالت مین وہ البتہ سب کچھ بک دیتا ہی اور راتھول نے کل اُسکے ساتھ شراب پی تھی پس یہ خیال کیا جا سکتا ہی کہ اُس نے بلا ارادہ تمھارے راز کو فاش کر دیا اسوجہ سے کل رات کو تم گرفتار ہو گئے"

مسٹر لمبٹن "اور ہنری ہٹین؟"

سپاہی "وہ کھلے بندھون ہی سراے والے کو تمھاری اور اُسکی خفیہ ملاقات کا حال معلوم نہین ہوا مین نے کل رات گئے تمھاری گرفتاری کا حال ہنری ہٹین سے کہا تھا"

مسٹر لمبٹن نے نہایت تردد سے کہا "تو تم ہماری رفاقت کرو گے؟ اور اپنے قول پر قائم رہو گے جو تم نے میرے ساتھ کیا تھا؟" کیونکہ ناظرین ملاحظہ فرمائینگے کہ اُسکو اُسکے بھائی کے جواب سے آگاہی نہ تھی جو اس نے اپنے اور اپنے بھائی کے بچانے کے لیے دیا تھا۔

اسسٹنٹ سپاہی "مین اپنے اقرار کی تجدید کرنے ہی کے لیے یہان آیا ہون"

بوجہ غیر حاضری راتھول کے مین نے قیدیون کے کھانا کھلانے کی خدمت قبول کی
تاکہ مین تمھارے ساتھ کچھ بندوبست کرسکون میری طرف سے دغا کا اندیشہ نہ کرو
تم نے جو انعام کا وعدہ کیا ہی اور مجھکو پیشگی روپیہ دیا ہی وہ مجھکو اپنے اقرار پر
قائم رکھنے کے لیے کافی ہی"

لمبٹن نے کہا "وہ تم نے میرے دل کو خوشی سے بھر دیا ہی" اور دریچے کے باہر ہاتھ
نکالکر اُسنے ناتراشیدہ سپاہی کے ہاتھ کو جوش سے تھام لیا۔

اسٹنٹن "اب مین تمھارے پاس زیادہ عرصہ تک نہین رہ سکتا مین تہ خانہ
مین زیادہ توقف نہین کرسکتا اس ناپاک قلعہ مین ہر شخص دوسرے کی نگرانی
کرتا ہی یہ قلعہ فی الواقع نہایت پلید ہی اور مین اُس سے تھک گیا ہون!"

مسٹر لمبٹن (لجاجت سے) "مگر خدارا ایک لفظ ایک کلمہ امید کا میرے بھائی
سے ضرور کہدینا۔ کیونکہ اُنکی بھیانک صورت میری نظرون کے نیچے پھر رہی ہی
اور میرے دل کو خوف اور دہشت سے بھرے دیتی ہی!"

اسٹنٹن "اچھا مین ضرور تسکین دے دونگا" یہ کہکر وہ مسٹر لمبٹن کے پاس سے چلا گیا۔
ابھی ایک قیدی سے اور ملاقات باقی تھی اور یہ کلاڈیہ کا اسیر تھا۔ جس نے اُسکی
باتون اور دھمکیون کی کچھ پروا نہ کی تھی۔ مگر جیسا اُس نے کہا تھا اب صرف نصف
خوراک و نصف شراب دیانی اُسکے پاس پہونچایا گیا۔ قیدی کو بات کرنے سے قبل
اس کمی راتب کی ذرا بھی پروا نہوئی اور جب بات جیت ہوکر گفتگو ختم ہوئی اُسوقت
بھی اُسنے اسکا کچھ تذکرہ نہ کیا۔ جو کچھ گفتگو قیدی اور اسٹنٹن مین ہوئی اُسکا یہان
ذکر کرنے کی ضرورت نہین ہی کیونکہ وہ ناظرین کو اُسکے نتائج سے آگے معلوم ہوجاویگی
اس باب کو ختم کرنے سے قبل ہم ناظرین سے اسقدر اور عرض کیے دیتے ہین کہ تہ خانہ
سے اوپر جانے کے قبل اسٹنٹن مسٹر لمبٹن میجر لمبٹن۔ اور لارنس لی سے مل لیا۔

باب ۸۲

کلمہ راہداری

حالات گذشتہ کو ظہور پذیر ہوے چند روز گذر چکے ہین۔ ایک روز شام

کے وقت تینون بہنین اپنے ہشتاد سالہ باپ ڈیوک آف آتھل کی خوابگاہ مین جمع ہوئین۔ کمرہ کی دیوارون پر پردہ ٹنگ رہے تھے جنپر زمانہ سابق کے وحشی اہل ہیئت اور جزائر اسکاٹ لینڈ کے گردہ حملہ آور ان کی لڑائیون کی تصویرین منقش تھین سامان آرایش کمرہ کا بھدا اور قیمتی تھا۔ لمپ کی روشنی مین جو میز پر جل رہا تھا تینون بہنین جو مصروف سرگوشی تھین میٹھی نظر آئی تھین۔ اور معالج کا زرد متردد چہرہ دکھائی دیتا تھا جو سوتے ہوے بڈھے ڈیوک کا مُنھ دیکھ رہا تھا اور سوتے ہوے بشرہ کی ہر علامت کو اس طرح غور سے نظر کر رہا تھا گویا اپنے علم کے ذریعہ سے ٹھیک اندازہ کر رہا ہو کہ یہ مرد کتنے گھنٹے تک اور زندہ رہیگا۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہماری تحریر کے وقت کلاڈیہ ڈیوک کی بڑی بیٹی کی عمر تیس ۳۰ سال اور سبینہ کی اٹھائیس ۲۸ سال اور ٹلیہ کی چھبیس ۲۶ سال تھی تاہم باوجود سخت اور شدید جذبات نفسانی کے جو ایام طفولیت سے ان عورتون مین تھے وے اپنی عمر کی بہ نسبت کمسن معلوم ہوتی تھین حتی کہ بڑی کے چہرہ پر بھی ذراسی شکن یا جھری نہ تھی اور گو عنفوان شباب کی تازگی جاتی رہی تھی۔ وے پوری بھر دل جوان عورتین تھین تینون مین حسب متذکرہ سابق بہت مشابہت تھی جسکو وہ ایک ہی طرح کی پوشاک پہنکر اور زیادہ بڑھاتی تھین۔ اسوقت اپنے مرتے ہوے باپ کے کمرہ مین وے سیاہ مخمل کی پوشاک پہنے تھین جو انکے خاص قسم کے حسن کے نہایت مناسب تھی انکی گھنی سیاہ زلفین ہبضاوی چہرہ پر چھٹکی تھین اور انکے کھلے ہوے شانہ اور اُبھرے ہوے سینہ پر پڑی تھین جب وے باہم دگر مصروف سرگوشی تھین اُنکی بڑی سیاہ آنکھون کی نگاہین عجیب و غریب آگ کی طرح ملتین اور ہر بات سے جو وہ کرتین اُنکے چہرہ کے یکسان رخ سے معلوم ہوتا کہ اُنکے خیالات ایک ہی طرح کے ہین۔

غرضکہ وے تینون پلنگ کی طرف بڑھین اور ایک منٹ تک بہ غور و تعمق اپنے مرتے ہوے باپ کے بھیانک اور جُھری دار چہرہ کو دیکھکر ان سب نے معالج کیطرف نظر اُٹھائی گویا اُسکی صورت سے یہ معلوم کرنا چاہا کہ ڈیوک کتنی دیر اور زندہ رہیگا۔

کلاڈیہ طبیب کی طرف بڑھکر بہ سرگوشی "ڈیوک تو غافل سو رہے ہین"

طبیب "ہان غافل تو سو رہے ہین مگر پوری طور پر آرام سے نہین"۔

سبینہ "کیا تمھاری دانست مین وقت آخر قریب ہی؟"
طبیب "مین تو آپ سے کہہ چکا ہون کہ ڈیوک کو چند ہی گھنٹہ جینا ہی"
ڈلمیہ "مگر کیا تم اپنے علم کے زور سے پیشین گوئی کر سکتے ہو کہ ٹھیک کتنے گھنٹہ باقی ہین؟"
طبیب "تمام علامات سے مین یقین کرتا ہون کہ بارہ گھنٹہ اور زندگی ہوگی"
تینون بہنون نے ایک دوسرے پر نگاہ ڈالی گویا طبیب کے قول "بارہ گھنٹہ" کو ذہنی طور پر ہر ایک نے ادا کیا۔
اب مورنہ جو بطور تیماردار کے کام کرتی تھی آگئی اور وے سب کمرہ سے چلی گئین نشستگاہ مین جاکر وے تینون صلاح کرنے لگین
کلاڈیہ "طبیب نے ہم سے کہا ہی کہ ایک خاص قاصد اپنے بھائی رونلڈ کے پاس بھیجدین"
سبینہ "اُس بیچارے کو کیا معلوم ہی کہ ہم اُسکا آنا پسند نہین کرتے"
ڈلمیہ "بیشک اُسکا آنا تو ہمکو ناگوار اور نہایت شاق ہوگا"
کلاڈیہ "ہمکو صرف بارہ گھنٹے کی مہلت ہی اور اسی مہلت مین سب کچھ ہوجانا چاہیے ہمکو اپنے تئین کسی دھوکا مین ڈالی امید کے بھروسہ پر نہ رہنا چاہیے بلکہ اپنی حالت کو دوراندیشی سے دیکھنا چاہیے"
سبینہ "کلاڈیہ تمکو ناکامی کا تو اندیشہ نہین ہی؟ مین تو فتحیاب ہو چکی ہون۔ کیونکہ جب سے میجر لسٹن نے اپنی رضامندی ظاہر کی ہی اُسنے ہر رات کو اعادہ کیا ہی"
کلاڈیہ "مجھکو ہر طرح امید اور یقین کرنے کی وجہ ہی کہ میرے قیدی کی بیکڑی کم کھانا و پانی ملنے سے دور ہوتی جاتی ہی"
ڈلمیہ "مگر آج تو اُسکو کچھ بھی کھانا پانی نہین ملا۔ کیون؟"
کلاڈیہ "ہان سچ ہی۔ اور جب مین آج رات کو اُسکے قیدخانہ مین اُترونگی اُسکو بے آب و دانہ ہوے کئی گھنٹہ ہو چلین گے"
سبینہ اور ڈلمیہ نے تردد آمیز نگاہ سے یک زبان ہوکر پوچھا "کیا تم خیال کرتی ہو کہ وہ رام ہو جاویگا؟"

کلاڈیہ "ہان مین تو ایسا ہی خیال کرتی ہون۔ کل رات کو وہ بہ نسبت سابق کے بہت راستی اور نرمی کی طرف مائل تھا۔ اسکے انداز مین ویسی بے پروائی نہ تھی وہ متفکر بلکہ غمگین تھا۔ اور اُس نے کوئی بدزبانی یا جوابدہی نہین کی۔ مگر ٹلمیہ کیا تمکو بھی اطمینان ہی؟"

ٹلمیہ "ہان میسا کل رات کو مجھے اطمینان تھا۔ کلاڈیہ مین تم سے زیادہ مطمئن ہون۔ لارنس لی میرا ہی مین اپنے ہی تئین بدتی ہون کہ وہ میرا ضرور ہی! اور آج رات کو جب مین اُترکر اسکے پاس جاؤنگی وہ مجھے اثبات مین جواب دیگا۔"

کلاڈیہ "مین تو سمجھتی تھی کہ ابھی بہت وقت باقی ہی۔ ٹلمیہ یاد رکھو کہ تو ہی دس دن ہوے ہین کہ لارنس لی تمھارے اختیار مین دیا گیا تھا۔ اور جب تک ہم مین سے ایک کو قیدی ملا دو دن کے واسطے سخت تدابیر کے اختیار کرنے کی ضرورت نہ تھی بہرحال مین تم سے پھر کہتی ہون کہ مجھکو اپنے قیدی کی بابت نتایج کا بہت کم خوف ہی۔"

سبینہ نے کہا "اچھا آؤ مشورہ کرین گویا دو شخصون کی منظوری جو باقی تھی حاصل ہوگئی ہی تینون نکاح آج رات کو ہوجانا چاہیے۔ ہمارے باپ کا وصیت نامہ سربہ مہر لفافہ مین پرنیریڈنٹ ہوس آف کینز کے پاس ہی۔۔۔"

کلاڈیہ (بات کاٹ کر) "اور اُس کونسل کا ہر ممبر ہمارا ہوا خواہ ہی۔ آفتاب نکلنے سے قبل ہمارے باپ کی روح قالب عنصری کو چھوڑ دیگی۔ ہوس آف کینز فوراً جمع ہوگا اور باشندگان کو یہ اعلان کردیا جاویگا کہ بموجب وصیت نامہ ڈیوک کے حکومت جزیرہ کی ہمکو اور ہمارے تین شوہرون کو حاصل ہوئی۔

ٹلمیہ (مسکراکر) "غریب راتھول نے یہ سمجھا کہ اگر ہم اس طرح شادی کرینگے تو ہمکو اپنی حکومت اپنے شوہرون کو دینا ہوگی۔

کلاڈیہ "مگر مین ایسا شوہر تھوڑا ہی کرتی ہون کہ وہ میرا مالک اور آقا ہوجائے"

سبینہ "مین بھی ایسا خصم تھوڑا ہی کرونگی!"

ٹلمیہ "نہ مین ایسا میان کرونگی" اسکے بعد تینون کے لب پر نہایت حقارت اور غرور کا تبسم نمایان ہوا اور پھر اُنکی آنکھون سے نگاہون نے نکلکر زبون شعلہ آتش کی طرح اجتماع کیا۔

کلاڈیہ "پھر اعلان ہونے کے بعد قبل اسکے کہ باشندگان کاسل ٹون کو حیرت اور استعجاب کے سکتہ سے ہوش آوے راتھول اور ہمارے سرہنگ سپاہی اور امدادی فوج کے جوان ننگی تلوارین لیے سڑکون پر تلایہ وینگے قلعہ کی توپون کے مُنھ کھول دیے جاوینگے"

سبینہ "ہان اور جب اس طرح رعایا پر خوف بیٹھ جاویگا ہم راضی کرنے کی بھی وہ تدبیر عمل مین لاوینگے جس پر ہم بحث کر چکے ہین"

ٹلیہ "ہان - اور خوب روپیہ دیا جاوے کہ مے فروش لوگون کو مفت شراب پلا دین - یل اور پھیر مسلم بھونی جاوین اور بجاے اسکے کہ ڈیوک کی وفات پر اظہار غم کیا جاوے ہماری شادیون کی خوب دھوم دھام کیجاوے - اسطرح پر تمام لاف زن وکلہ دراز - بدمعاش دلقہ - شرابی وبیفکرے ہمارے طرفدار ہوجاوینگے"

کلاڈیہ نے امید کی ہوئی خوشی سے بشاش ہوکر کہا "پھر رونلڈ آوے اور اپنے حق کا دعوی کرے !"

سبینہ (کلاڈیہ کی طرح خوش ہوکر) "دیکھو تو کیسی آؤ بھگت ہوتی ہی"

ٹلیہ (اُسی طرح کی خوشی سے) "گو تمام قبائل اسکاٹ لینڈ اُسکی مدد پر ہون اُسکے نکالے ہم نہ نکل سکین گے"

کلاڈیہ "راتھول نے اُس امدادی فوج کی بابت جو آج رات کو پہونچنے والی ہی بہت احتیاط اور عقلمندی کی ہی - کیونکہ ہمارے شوہر بھی بڑے دلیر سپاہی ہین - میرا شوہر (مین تو اسطرح کہتی ہون کہ گویا میرا ہو چکا ہی) اپنے زمانہ کا بڑا سردار ہی"

سبینہ "میرے والے نے بھی بہت نمود حاصل کی ہی"

ٹلیہ "اور لارنس لی نے اُس روز رات کو ثابت کیا کہ اُسکا بازو اور دل قوی ہی - جب اُن تینون کی شادی ہمارے ساتھ ہو جاویگی تب ہمارے ساتھ دغا نہ کرینگے اور اپنی تقدیر پر شاکر ہو جاوینگے"

کلاڈیہ "اور اگر اُنھون نے ایسا نہ کیا تو ہمارے دلیر سپاہی اُنکی مکاری کی اُنکو جلد سزا دینگے"

اس طرح پر تینون بہنین کچھ دیر تک منصوبہ گانٹھتی رہین ہم نے اُنکی گفتگو کا

کافی خلاصہ لکھدیا ہی۔ پس زیادہ صراحت کرنا فضول ہی۔ جب یہ پلید مکالمہ ختم ہوا وے تینون اپنے باپ کے کمرہ کو گئین اور اُنھون نے بڈھے ڈیوک کو بدستور سوتے پایا طبیب اُسی طرح بیٹھا تھا۔ جب وے داخل ہوئین اُسنے پوچھا کہ روڈلفؔ کے بلانے کے واسطے قاصد بھیجدیا ہی یا نہین؟۔ اُنھون نے بیدھڑک کہدیا کہ بھیجا ہی حالانکہ ناظرین کو معلوم ہی کہ اُنھون نے اسکے بالکل برعکس کیا تھا۔

ہم بالفعل کلاڈیہ۔ ربینہ۔ اورؔ ٹلیہ کو بیمار کے کمرہ مین چھوڑتے ہین اور ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہین جو قلعہ کے دوسرے حصہ مین ہوا۔ اس واقعہ کا سین قلبگاہ کا ون کا کمرہ تھا جسمین راتھول اور اُسکے بارہ جوان جو پہرہ پر رہا کرتے حاضر رہتے تھے۔ وہان کپتان تنہا بیٹھا شراب اُڑا رہا تھا جسکا وہ نہایت شائق تھا اور اُسکو ڈیوک کی لڑکیان بہت شراب لایا کرتی تھین۔ جب وہ اس طرح میخواری مین مصروف تھا اور معاملات مندرجہ صدر پر غور کر رہا تھا جنکے اسرار سے اُسکو واقفیت تھی دروازہ کھُلا اور اسٹنٹن کمرہ مین داخل ہوا۔

راتھول (کسی قدر سخت لہجہ سے) "مین تو تمکو دیکھنا ہی چاہتا تھا!"

سپاہی نے یہ خیال کرکے کہ شاید وہ کارروائی جسمین وہ شریک رہا ہی اُسکے سردار کے کان تک پہونچی ہو جس سے شاید وہ فوراً قید اور اُسکے بعد قتل کیا جاوے گا تھرا کر کہا "کپتان کیا کہتے ہو؟"

راتھول نے اسٹنٹن کے تھرانے کے غلط معنی سمجھکر کہا "بہرحال کچھ نہ کچھ تمھارے موافق ہی جس سے تمھاری نظرون سے ندامت پائی جاتی ہی یہ فطرتی بات ہی کہ انسان کا جی کبھی کبھی اپنے مان باپ سے ملنے کو چاہتا ہی مگر تم خوب جانتے ہو کہ قلعہ کے قواعد اسکے بالکل خلاف ہین مین نے کئی روز ہوئے تم سے یہی بات کہی تھی اور تم نے وعدہ کیا تھا کہ آیندہ ایسا نہ کروگے مگر مجھکو معلوم ہوا ہی کہ کل تم پھر بلا رخصت چلے گئے اور دو تین گھنٹہ غیر حاضر رہے۔

اسٹنٹن (اپنے افسر کی گفتگو کو دوسری جانب سمجھنے سے مطمئن ہوکر) "کپتان مین معافی مانگتا ہون میرا باپ جسکو تم جانتے ہو کہ ضعیف شخص ہی بیمار تھا!"

کپتان (بات کاٹکر) "خیر خیر مین تم سے خفا نہین ہونا چاہتا ہون یہ فطرتی

بات ہے کہ تم اپنے والدین کے پاس جاؤ مگر دیکھو ممکن ہے کہ ایسے واقعات پیش آوین جس سے اسکی ضرورت ہو کہ مجھکو اپنے تمام جوان فوراً جمع کرنا پڑین پس خبردار پھر بلا رخصت یا اجازت کے قلعہ کے باہر نہ جانا اس بارہ مین اسی قدر حکم دینا مناسب سمجھتا ہون کیونکہ تم ایک عمدہ سپاہی ہو اور مجھکو تمھاری بابت کچھ شکایت نہین ہے۔"

اسٹنٹن "مین آپ کی عمدہ راے کا شکریہ ادا کرتا ہون۔ آپ اطمینان رکھین ہر وقت ضرورت مین اپنے پہرہ پر حاضر ملونگا۔"

راتھول "پچھلے چند دنون مین مین نے ظاہر کیا ہے کہ مین تم پر پورا بھروسا رکھتا ہون۔ اُن امور کی بابت جو شاید جلد واقع ہون چند کامون نے مجھکو معمول سے زاید قلعہ سے باہر جانے پر مجبور کیا ہے اور تمکو مین نے قیدیون پر تعینات کیا۔"

اسٹنٹن "اور مین نے آپ کی ہدایات کی پوری تعمیل کی ہے۔"

راتھول "ہان مین بھی ایسا ہی خیال کرتا ہون۔ مگر شاید تمھاری جانب سے نہوئی ہو یہ تو بتاؤ کہ تم نے آج اُس سے کیسا برتاؤ کیا۔"

اسٹنٹن "مین سمجھا جسکی طرف آپ اشارہ کرتے ہین۔ آج تہ خانہ مین اُترنے پر مین اُسکے دروازہ کے پاس سے گذرا اور اُسکو نہ کھانا دیا نہ پانی۔"

راتھول "بہت اچھا! یہ تو مطابق اُسکے ہوا جو مین نے کہا تھا۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ کل صبح کو اُسکی کیا کیفیت تھی جب تم اُسکے پاس تھوڑی روٹی اور پانی لیگئے تھے کیا اُسکی نخوت کچھ کم ہوئی؟"

اسٹنٹن "ہان بہت کم تھی!۔ اب معمولی باتون مین وہ بقراطی چھانٹنا بھول گیا۔"

راتھول (بھدے قہقہہ سے) "بہت خوب! اگر یار مین تو اپنا کام کچھ بھی نہ کرسکون اگر مجھکو یہ مقوی غذا اور تیز شراب نہ ملے جو قلعہ مین دیجاتی ہے۔ بھلا اسٹنٹن تم میرے پورے جان نثار ہو تم سے اور سپاہی خوب کھل کر بات کرتے ہین۔ تمھاری دانست مین سب سپاہی خیر خواہ ہین اور جدھر مین اُنکو لیجاؤن وہان آنکھ بند کرکے چلے جاوینگے۔"

اسٹنٹن (راستبازی کے انداز سے) "مجھکو ذرا بھی شبہہ نہین کہ وے جان نثاری نہ کرینگے کپتان ہم سب تمھاری عزت کرتے ہین اور تینون لیڈیون کے واسطے تم جانتے ہو کہ ہم مرنے کو تیار ہین

راتھول (اطمینان کے انداز سے) "شاباش! مین یہی دریافت کرنا چاہتا تھا اور یہ خبر جو تم نے دی وہی ہی جو مین معلوم کرنا چاہتا تھا۔ خیر۔ اچھے اسٹنٹن وہ وقت ہونے والا ہی کہ تمھارے اور تمھارے دلیر رفیقون کی بہادری کی آزمائش ہو۔ اور بہتر ہوگا کہ تم سب اچانک بلا اطلاع کام کے لیے نہ طلب کیے جاؤ۔ پس اُسکا وقت آگیا ہی کہ مین تمکو ایک اشارہ بتادون جسکو تم اپنے رفیق سپاہیون کو بہ سرگوشی بتا دینا بڈھا ڈیوک قریب مرگ ہی"

اسٹنٹن "ہان ہمکو معلوم ہی اور ہمکو افسوس ہی"

راتھول (غور سے اسٹنٹن کو دیکھکر) "تمکو افسوس کیون ہی؟"

اسٹنٹن (راستبازی سے) "اس لیے کہ ہمکو اندیشہ ہی کہ کہین تینون لیڈیون کی حکومت برباد نہو جاوے"

راتھول "تو تم اُس حکومت کو قائم رکھنے پر راضی ہو؟"

اسٹنٹن۔ آپ یہ بتائیے کہ ہم کیونکر وہ حکومت قائم نہ رکھین اور ہم آپکو اور تینون لیڈیون کو ثابت کردینگے کہ ہم اس سے زیادہ اور بات کے خواہشمند نہین ہین"

راتھول (بعد چند ساعت کے سکوت کے) "مین اس سے زیادہ اور کچھ بالفعل نہ کہونگا۔ اسی قدر کہدینا کافی ہی کہ ہماری تینون لیڈیون کی حکومت برباد نہوگی اور تمکو موقع اسکے بحال رکھنے بلکہ اُسکی حمایت کرنے کا ملے گا۔ تم اسی قدر اپنے ہم پیشہ سپاہیون کے کان مین کہدینا"

اسٹنٹن "بہت اچھا کپتان مین اسکی تعمیل کرونگا۔ اور کچھ ارشاد ہوتا ہی"

راتھول (بعد تھوڑے غور و سکوت کے) "ہان۔ آج رات کو ایک بات اور کرنا۔ تمکو معلوم ہی کہ پچھلے چند دنون مین مین معمول سے زاید قلعہ سے باہر گیا ہون میری غرض یہ تھی کہ قلعہ کی فوج کے لیے امداد بہم پہنچاؤن۔ اور یہ امدادی فوج اب میرے دلاور گروہ کے ساتھ شریک ہونے کو تیار ہی۔ (بے تکلفی کے انداز سے شراب کا گھونٹ پیکر) دیکھو مین کیسی احتیاط اور اخفا سے کام کرتا ہون۔ مین پچھلے چند روز تک بیکار شہر اور اُسکے حوالی مین نہین بھرا کیا ہون۔ بلکہ مین نے خفیہ طور پر چالیس تگڑے جوانون کو مدد کے لیے بھرتی کیا ہی۔ میری یہ غرض تھی

کہ شہر والے میری کارروائیون کو معلوم کر کے گپ شپ کرین اس لیے مین نے چھچھوندر کی طرح زیر زمین کام کیا ہے۔"

اسٹنٹن نے یہ دیکھکر کہ راتھول کو اس قدر نشہ ہو گیا ہے کہ چاپلوسی مکاری سے کہا "کپتان مین جانتا ہون کہ جس کام مین تم ہاتھ ڈالتے ہو اُسکو اچھی طرح کرتے ہو۔"

کپتان نے اس تعریف سے خوش ہو کر کہا "اے بدمعاش تم یہ بات جانتے ہو اچھا تو اپنی اس فراست کے انعام مین یہ جام اُڑا جاؤ کیون یہ عمدہ ہے نا؟ مگر دیکھو پھر دن بھر اور کوئی قطرہ شراب کا نہ پینا کیونکہ آج رات کو تمھین ایک کام کرنا ہوگا میری امدادی فوج چالیس تگڑے جوانون کی ایک معینہ جگہ اور وقت پر آج شام کو جمع ہو گی بلکہ صاف صاف کیون نہ کہون کہ آج رات کو گیارہ بجے جمع ہو گی وے وہین پر جمع ہو نگے اور گیارہ بجے بہ ماتحتی اپنے مقررہ افسر کے قلعہ کے دروازہ کی طرف کوچ کرینگے جیسا مین نے ابھی کہا ہے افسر مذکور کو کلمہ راہداری معلوم ہے جسکی وجہ سے وہ اور اسکا گروہ داخل ہو جائینگے تمھارا یہ کام ہوگا کہ گیارہ بجے سے چند منٹ قبل پھاٹک کے کمرہ گارد کو جاؤ اور سنتریون کو جو ڈیوٹی پر ہون ٹھہرائی ہوئی بولی سے اطلاع دو تاکہ امدادی فوج داخل ہو جائے۔"

اسٹنٹن "آپ اطمینان رکھیے کہ مین ٹھیک وقت پر پہونچ جاؤنگا اور اپنے دماغ کو درست رکھنے کے لیے اور شراب نہ پیونگا بہر کیف جب تک کہ امدادی فوج بہ عافیت قلعہ رشن کے اندر نہ اُتر لے گی۔"

راتھول دمربیانہ انداز سے "شاباش تم بہت وفادار سپاہی ہو کلمہ راہداری "خواہان غلاشہ" ہے خبردار اسکو نہ بھولنا اور جب تک وقت مناسب نہ آوے کسی سے نہ بتانا واضح رہے کہ ہم بہت اہم معاملات مین پڑنے والے ہین جیسا کہ مین کہہ چکا ہون پس یہ ضرور ہے کہ ہم اپنی کارروائیون کو احتیاط اور سمجھداری سے عمل مین لا دین۔"

اسٹنٹن "مین بھی بہت احتیاط اور سمجھداری سے کام کرونگا اگر آپ کی مرضی ہو تو مین آج رات کو کرسی کے ساتھ اُترون؟"

راتھول "اچھا مگر اسوقت نہین جبکہ لیڈیان اُتری ہین کیونکہ غالباً وہ وہی وقت ہوگا جب تمکو قلعہ کے پھاٹک پر کام کرنا ہوگا جیسا مین نے کہا ہے مگر

ایک بات اور بھی کرو نو بجے رات کو تین شیشہ شراب کے لینا جو تمکو موجود ملینگے انکو توپخانہ مین لیجانا ایک شیشہ میجر لمٹن کو اور دوسرا لارنس ری کو دینا اس سے انکو اُن امور کی بابت سرور حاصل ہوگا جو پیچھے واقع ہونگے تیسرا شیشہ چاہے مسٹر لمٹن کو دیدینا کیونکہ گو اُسکو سرور کرنے کی ضرورت نہین ہی کیونکہ کارروائی مقصودہ سے کچھ تعلق نہین تاہم اُسکو شراب نہ دینا نامناسب ہوگا"۔

"اسٹنٹن" - "مین آپ کے حکم کی پوری تعمیل کرونگا مگر مطلب یہ ٹھہرا کہ دوسرے قیدی کو کچھ نہ دون؟"

راکھول - "ہان نہ کوئی ٹکڑا روٹی نہ کوئی قطرہ پانی! اچھا اب جاؤ مجھکو اور کچھ تم سے کہنا نہین ہی"۔

چنانچہ اسٹنٹن اُس کمرہ سے جہان گفتگو ہوئی تھی نکلا اور جب دروازہ بند ہوا اُسکا بشرہ اُس سے مختلف تھا جیسا کہ بہادر کپتان کے سامنے مسکین تھا۔

باب ۸۳

پشتہ

ناظرین کو یاد رکھنا چاہیے کہ اواخر جنوری مین یہ واقعات ظہور پذیر ہوے تھے اسی وجہ سے شام کی تاریکی جلد پھیل گئی پس جب راکھول اور اسٹنٹن مین گفتگو ہوئی جزیرہ پر تاریکی تھی۔

کپتان کے پاس سے جانے کے بعد اسٹنٹن قلعگاہ سے نکلا اور دھس والی دیوار پر چڑھا اُس نے ایک بڑی مضبوط رسی لی اور فصیل پر پہونچکر مورچہ پر جھانکا اور تاریکی مین خوب غور سے دیکھا۔ اسکو معلوم ہوا کہ کوئی چیز تاریکی سے بھی زیادہ سیاہ دھس پر متحرک ہی۔ اور اسٹنٹن نے ایک عجیب ڈھنگ سے ایک فوجی گیت سیٹی سے بجایا سیٹی موقوف ہوئی۔ ایک ساعت تک خاموشی رہی اور اُسکو یقین ہوگیا کہ کوئی شخص دھس پر ہی۔ یہ شخص جہانتک حسب اقتضائے موقع ممکن ہوا دیوار کی طرف بڑھا۔ پھر اُسنے رسی کا ایک سرا ایک چھوٹی توپ سے باندھ دیا اور اسکے تمام پیچ اپنے مقدور بھر زور سے پھینک دیے۔ رسی کھلتی ہوئی

سر سراتی چلی گئی۔ مگر اُس طرف کوئی سنتری قریب نہ تھا کہ آواز سنتا۔ دُھس پر والے شخص نے رسی کا سرا پکڑ لیا اور جلدی سے کسی مضبوط چیز مین جو قریب تھی باندھ دیا۔ اس طرح پردہ خندق پر ہو کر دیوار اور دُھس کے درمیان مین تن گئی اور ہنری ہٹین نے جو ڈھالو پشتہ پر پھر رہا تھا رسی پر چڑھنا شروع کیا۔ اُس مین اُس نے بہت چابکدستی کی اور چند منٹ مین مورچہ تک پہونچ گیا۔

اسٹنٹن (جلد جلد سرگوشی سے) "وہی کیفیت ہے جیسی مین نے امید کی تھی مین آج شام کو قلعہ کے باہر نہین جا سکتا۔

ہنری ہٹین "یہ خوب رہا کہ تم نے میرے ساتھ ملاقات کا یہ ذریعہ نکالا۔ کہو کوئی نئی بات ہے؟"

اسٹنٹن "ہان۔ وہ آج رات کے لیے ہے۔ راتھول کی باتون سے مجھکو اسکا یقین ہے۔ اب یہ تو بتاؤ کہ تمکو یہ یقین ہے کہ تم چند گھنٹہ مین اُن لوگون کو جمع کر لوگے جنکو تم نے بھرتی کر رکھا ہے؟"

ہٹین "پندرہ دلیر جوان میرے اشارہ پر جمع ہو جاوینگے"

اسٹنٹن "بہت اچھا! راتھول کو بھی امداد پہونچنے کی امید ہے۔ اُسکی امدادی فوج گیارہ بجے کے کچھ منٹ بعد پھاٹک پر پہونچیگی۔ تمکو مع اپنے گروہ کے بیس منٹ یا نصف گھنٹہ قبل پہونچنا چاہیے۔ کلمہ راہداری "خواہران ثلاثہ" ہے اسکے کہتے ہی ہوے تمکو پھاٹک مین بار ملجاویگا جب تم پھاٹک کے اندر پہونچ جاؤ تو فوراً کنجیون پر قبضہ کر لینا۔ اور گارد کو بے قابو کر دینا پھر مین اور سب کام بتانے کو تمھارے پاس آ جاؤنگا۔ اچھا اب جاؤ۔ مگر خبردار زبان بند رکھنا! احتیاط کرنا!"

جوان نے کہا "میری طرف سے بے احتیاطی کا اندیشہ نہ کرو" اور وہ رسی پر کھسک کر نیچے چلا گیا اور اُسکو اُس چیز سے کھول دیا جس سے اُسنے اُسکو پشتہ پر باندھ دیا تھا۔

اسٹنٹن نے اُسکو جلدی سے اوپر کھینچ لیا اور توپ سے جدا کر دیا اور دیوار سے چلا گیا۔

مگر جیسے ہی ہنری ہٹین نے حسب متذکرہ صدر رسی کھولی اور جانیکا [illegible]

جانے والا تھا کہ دفعتًا ایک لمبا شخص جو بڑا لبادہ پہنے ہوئے تھا اُس سے دوچار ہوا اُس شخص نے سیمجا با لہجہ سے مگر نہ اکھڑ پن اور نہ سختی سے کہا "مین نے تمھاری کارروائی دیکھی۔

ہنری ہٹین نے گھبرا کر اور یہ خیال کر کے کہ بڑا غضب ہوا کہا "بیشک دیکھی ہو گی!"

اجنبی "ہان جب کوئی شخص تاک مین ہوتا ہی اُسکی آنکھین سیہ گوش کی سی ہو تی ہین اور میری نگاہین ایسی تیز تھین کہ تاریکی مین گھس سکین تم نے ایک رسی چھوڑی تم نے کسی شخص سے چند منٹ تک دیوار پر باتین"

ہٹین "ذرا ادھر ہٹ آؤ تا کہ ہم زیادہ آزادی سے باتین کرین کیونکہ قلعہ کے قریب اس طرح پھرتے دیکھا جانا غیر محفوظ بات ہی"

اجنبی نے بہت احتیاط کے لہجہ سے کہا جس سے ہنری ہٹین کو اور بھی پریشانی ہوئی کہ کیا خیال کرے گو جس طرح اُسکو عمل کرنا تھا وہ اُس نے سوچ لیا تھا۔

"اوہ! - غیر محفوظ ہی؟"

دونون دھس سے اُترے اور جب خاموشی کے ساتھ آگے بڑھے جوان نے اپنے رفیق کو جہان تک ہو سکا شام کی تاریکی مین غور سے دیکھا اجنبی متذکرہ صدر ایک لمبا لبادہ اوڑھے تھا اور اُسکی چھجہ دار ٹوپی سے اُسکے مُنھ پر بہت زیادہ تاریکی تھی تاہم ہٹین کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اجنبی ایک رعب دار شخص ہی اُسکی عمر یا بین تیس ۳۰ و چالیس ۴۰ کے ہو گی ۔ اُسکا جسم دُبلا تھا۔ اُسکے لمبے بال سیاہ رنگ کے تھے اور اُسکی آنکھین چمکدار تھین ہٹین کو اُسکی گفتگو سے معلوم ہوا کہ وہ شریف خاندان جو یا بہر کیف مہذب اور سنجیدہ ہی۔

جب دونون فصیل قلعہ سے کافی فاصلہ پر پہونچ گئے ہنری ہٹین نے دفعتًا ٹھہر کر کہا "اب براہ مہربانی بتایے کہ آپ نے کیون میرے حرکات کی تاک لگائی اور مین کیونکر سمجھون کہ یہ فعل بارادہ فاسد نہین ورنہ ہمکو ہتھیار تولنا ہونگے اور ہم دونون اس موقع سے زندہ نہ جاوینگے"

اجنبی نے آہستگی سے جواب دیا "مین ایسے پیغام نرم سے انکار کرنے کا عادی

نہین ہون مگر چند خیالات سے اسوقت ایسے شخص سے لڑنا نہین چاہتا جو غالبًا
میرا دوست ہوگا نہ دشمن اور جسکی جانب میرا میلان طبع دوستی کا ہی"

جوان "اور وہ خیالات کیا ہین؟"

اجنبی "تم ابھی خود کہہ چکے ہو کہ قلعہ رشن کے قریب پھرتے ہوئے پایا جانا خطرناک ہی اور تم نے دیوار پر کسی شخص سے خفیہ بات چیت کی انھین باتون سے ثابت ہی کہ تم خود کسی ایسی کارروائی مین مصروف ہو جو یہان کے اشخاص کی جانب دوستانہ نہین ہی۔ مین نہایت صفائی سے تم سے کہتا ہون کہ میری بھی یہی حالت ہے"

ہنری بٹین "اسکا کیا ثبوت ہی کہ تم سچ کہتے ہو اور میری جانب کوئی بد ارادہ نہین رکھتے اور مین کیسے جانون کہ تم قلعہ سے تعلق نہین رکھتے؟"

اجنبی "اور مین کیونکر باور کرون کہ اگر مین اپنا نام ظاہر کردون تو تم اسکو دوستانہ طور سے قبول کروگے؟"

بٹین "ہمارے تمھارے درمیان باہمی بے اعتباری ہی اور یہ مقتضائے موقع ہی مگر چونکہ تم نے ایسے وجوہ بیان کیے ہین جنسے تم سمجھتے ہو کہ میرے ہاتھ مین ایسا کام ہی جو قلعہ کے حکام وقت کی جانب دوستانہ قسم کا نہین ہی تاہم بھی مجھے کچھ ثبوت اسکا دینا چاہیے جو تم نے کہا ہی"

اجنبی "ہان مین ثبوت دونگا وہ لوگ جو قلعہ رشن مین بالفعل صاحب اقتدار ہین میرے فوائد کے خلاف سازش کررہے ہین بس مین اسواسطے اس جزیرہ مین چوری سے آیا ہون کہ حتی الامکان ان سب باتون کو دریافت کرون جو ہورہی ہین اور اسی وجہ سے مین قلعہ کے اطراف مین اسطرح بھیس بدلکر تاریکی مین آیا ہون"

ہنری بٹین "تو پھر مین کس سے بات کررہا ہون"

اجنبی نے چند ساعت تک تامل کیا پھر صفائی سے کہا "مین مارکوئس آف اٹلی بردین ہون"

بٹین "اوہ! ڈیوک آف آتھل کے پسر ہو!"

امیرزادہ "ہان (ٹھنڈی سانس بھرکر) اور بدقسمتی سے میری واقفیت میری بہنون کی بابت ایسی ہی کہ مین قلعہ کی دیوارون کے اندر اپنے تئین

ظاہر کرنے کی جرأت نہین کر سکتا گو مین خوب جانتا ہون کہ میرا بدنصیب باپ اس وقت بستر موت پر ہی!"

ہٹین "حضور والا مین آپ کی صاف گوئی کا شکریہ ادا کرتا ہون اب ہمنے ایک دوسرے کو سمجھنا شروع کیا ہی اور یہ خوش قسمتی کی بات ہی کہ آپ سے ملاقات ہوگئی خدا پناہ مین رکھے! آپ جانتے ہین کہ ان دیوارون کے اندر کیسی ہولناک باتین ہوتی ہین کیا آپ کو انکا وہم و گمان بھی ہی؟"

مارکوئس "مین نہین جانتا کہ تم کس خاص امر کی طرف اشارہ کرتے ہو مگر اتنا تو مین خوب جانتا ہون کہ میری سخت بہنین ہر طرح کی نالائق اور قابل نفرت ایذا دہی کی قابلیت رکھتی ہین!" یہ کہکر بیچارے رونلڈ نے گہری سانس لی۔

ہٹین "جناب اس قلعہ کے اندر قیدی ہین جو ایک کنوین کی تہ مین ایک ہولناک تہ خانے کے اندر مقید ہین————"

مارکوئس (بات کاٹ کر) "مین ان نفرت انگیز ترکیبون کو خوب جانتا ہون جو قلعہ کے وحشی بانیون نے اپنے قیدیون کو محفوظ حراست مین رکھنے کے لیے کی ہین مگر تم نے تو اب تک بتایا ہی نہین کہ تم کون ہو مین نے تمکو اپنا رازدار کیا ہی اور منتظر ہون کہ تم بھی مجھکو اپنا رازدار بناؤ۔"

ہٹین "مین ایک مسکین خدمتگزار چھوکرا ہون مجھکو اپنے آقا اور دیگر قیدیون کے مجلس سے چھڑانے کی فکر ہی!"

رونلڈ "مین تمھاری مدد کرونگا مین تمھاری اعانت کو تیار ہون!"

ہٹین "خاموش! ہمکو زور زور سے باتین نہ کرنا چاہیے نہ یہان زیادہ ٹھہرنا مناسب ہی علاوہ برین مجھکو آیندہ چند گھنٹون مین بہت کچھ کرنا ہی براہ عنایت میرے ساتھ شہر کو چلیے راستہ مین مین آپ سے سب حال کہونگا فی الواقع آپ کے فوائد کے خلاف ایک سخت شیطنت آمیز سازش ہو رہی ہی آپ کی بہنین تین قیدیون کو اپنے ساتھ نکاح کرنے پر مجبور کر کے پرانے ساقط الاثر دستور کو پھر جاری کیا چاہتی ہین!"

رونلڈ کے ذہن مین کچھ خیال گذرا اور اسنے کہا "ہان مجھکو وہ روایت یاد ہی کہ تین بہنین ایک ہی دن اور ایک ہی وقت شادی کرین۔ مگر کیا یہ ممکن ہی کہ میرے

بیچارے باپ نے ضعف کبر سنی کی وجہ سے اس بدیہی ناانصافی کی اجازت تحریری دی ہوگی؟"

بٹلین "ہان ضرور ایسا ہوا ہے"

رونلڈ (جلدی سے) "مگر تمکو یہ سب کیونکر معلوم ہوا؟"

بٹلین "فوج قلعہ کا ایک سپاہی میرا جانب دار ہے یہ وہی شخص تھا جس سے تمنے مجھے باتین کرتے دیکھا وہ قیدیون کے پاس آمد و رفت رکھتا ہے اور انھین مین سے ایک یعنی میرے آقا سے اسکو وہ مقاصد معلوم ہوے جنکو تمھاری تینون بہنین پورا کرنے کی کوشش کر رہی ہین یہ امر اب تک فوج قلعہ سے مخفی رکھا گیا ہے"

رونلڈ "اللہ پناہ مین رکھے خدا کسی کو ایسی بہنین جو در اصل چڑیل ہین نہ دے" یہ کہکر یار کوئس کا چہرہ فرط الم سے متغیر ہو گیا بعدہ اُس نے پوچھا "مگر تمکو کیا امید ہے؟ تمھارے کیا منصوبے ہین؟ مین تمھاری کیونکر مدد کر سکتا ہون؟"

بٹلین "سنیے! مین نے بہت روپیہ خرچ کر کے پچاس جوان ہم پہونچائے ہین جو قوی بازو ہین اور جنکا چال چلن ایسا ہے کہ وے اپنے تئین شیطان کے ہاتھ بیچ دین اگر وہ انکو بہت سا روپیہ دے مجبوراً مجھکو ایسے ہتھیارون سے کام لینا پڑا ہے"

رونلڈ "خیر اس سے کچھ مطلب نہین کہ تمھارا آلہ کون اور کیا ہے صرف شرط یہ ہے کہ وے تمھارا کام اچھی طرح کرین اور خیر خواہ رہین۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ تمکو انپر بھروسا ہے"

بٹلین "ہان مجھکو انپر بھروسا ہے کیونکہ انکو زر پیشگی ایسی فیاضی سے دیا گیا ہے کہ انکو یقین ہو گیا ہے کہ آیندہ بھی ہمکو بہت کچھ ملے گا کیا آپکے ساتھ کوئی نوکر چاکر نہین ہے؟ کیا آپ تنہا آئے ہین"

رونلڈ "میرے ساتھ دو وفادار نوکر ہین جو شہر سے چند میل کے فاصلہ پر ایک جھونپڑے مین ٹھہرے ہین تھوڑا عرصہ ہوا اتفاقاً مجھکو معلوم ہوا کہ میرا باپ قریب مرگ ہے اور چونکہ میری بہنون نے اسکی سخت علالت کی بابت مجھکو اطلاع دینے سے عمداً پرہیز کیا مین فوراً سمجھ گیا کہ انکا ارادہ دغابازی کا ہے جو کچھ واقفیت سابقہ مجھکو انکے چال چلن سے تھی وہ بھی موید اسکی ہوئی پس مین بلا درنگ اس جزیرہ کو آیا تا کہ خفیہ دریافت حال کر لون قبل اسکے کہ کوئی خاص

طریق عمل اختیار کر دین اسی وجہ سے مین خفیہ طور پر قلعہ کے حوالی و جوانب مین پھر رہا تھا"

ٹبین "اب مین ان لوگون کے پاس تک قریب ہو پہنچگیا ہون جو میرے اشارہ پر جمع ہونے کے لیے تیار رہین۔ وہ بولی جسکے ذریعہ سے قلعہ مین داخل ہونا ممکن ہی مجھکو معلوم ہی۔ دس اور گیارہ بجے کے درمیان ہم سب قلعہ مین داخل ہونگے کیا آپ سرداری اس مہم کی قبول کرینگے؟"

رونلڈ اچھوکرے کا ہاتھ تھام کر "مرحبا جزاک اللہ! - اے اچھے نوجوان شخص مین تمکو اُس گروہ کی سرداری سے محروم نہ کرونگا جسکی رہنمائی کرنے کے تم مستحق ہو مگر مین تمھارے ساتھ چلونگا!"

ٹبین "نہین حضور آپ ہی سرداری اس گروہ کی کرین۔ اور مین یقین کرتا ہون کہ آپ کی موجودگی اندر قلعہ (جو چند گھنٹون کے بعد آپ کا ہو جاویگا) فوج قلعہ کو ایسا خائف کر دیگی کہ سپاہی آپ کی ہنون سے برگشتہ ہو جاوینگے"

رونلڈ "نہین تم ہی سرداری کرو مین تمھارے ساتھ چلونگا مین تمھاری صلاح پر عمل کرونگا کیونکہ خدا ہی نے آج تمکو مجھ سے ملاقی کر دیا ہی! - مگر یہ تو بتاؤ کہ تمھارا نام کیا ہی اور تمھارے آقا کو کیا کہتے ہین"

چھوکرا "مجھ ناچیز کا نام ہنری ہٹبین ہی اور میرا آقا تو ایک مشہور نامو شخص ہی جسکا نام جنرل اولیفنٹ ہی"

رونلڈ "اللہ اکبر! نامور اولیفنٹ اور یہان قید جہان واقعی اُسکو مہمان ہونا چاہیے تھا جو موجب فخر ہم لوگون کا ہوتا۔ آؤ ہنری ہٹبین چلین اور اُن لوگون کو جمع کرین جنکا اتفاقی گروانصاف سے مبدل کرینگے اور بہت سی ناپاک تدبیرون کو باطل کرینگے!"

چھوکرا "حضور میری دانست مین یہ بہتر نہین ہی کہ آپ میرے ساتھ شہر کو چلین۔ مبادا اُسکا چرچا ہو کہ بارکولس آف ٹلی برڈین آگیا ہی تو اُسکی خبر فوراً قلعہ مین پہونچ جاویگی۔ مجھکو تنہا ہی اُن مقامات پر جانے دیجیے جہان میرے لوگ جمع ہین۔ مین اُنسے جلکے سے بتا دونگا کہ وقت معینہ پر مقام معہودہ پر جمع ہو جاوین وقت معینہ ساڑھے دس بجے ہوگا اور موقع وہ چٹان جو سمندر کے کنارہ پر

یہان سے قریب ہی"
مارکوئس "مین اُس چٹان کو جانتا ہون ساڑھے دس بجے مین تمھارے پاس وہان پہونچ جاؤنگا۔ اس درمیان مین خدا تمھارے کامون کو سرسبز کرے!"
دونون جدا ہوے اور ہنری ہٹین شہر مین داخل ہوا۔ وہ شراب خواری اور جین کے ادنی تہ من کو جون اور بدکاری اور اوباشی کی نہایت خراب گلیون مین گیا۔ مگر جن لوگون کی وہ تلاش مین تھا انکو دن ہی مین اشارہ دے دیا گیا تھا کہ انکی خدمات کا وقت قریب ہی اسوجہ سے وے باقتضاے احتیاط تیز شراب نہ پیتے تھے۔ انکو اس قدر پیشگی انعام مل چکا تھا کہ وے سر دست جین چھوڑنے کی طرف مائل تھے۔ بجاے اسکے کہ بقیہ انعام قرار دادہ کو جو بہت فیاضی کے ساتھ مقرر کیا گیا تھا کھو دین ایک خفیہ علامت کی وجہ سے ہٹین ہر ایسے شخص کو پہچان سکتا تھا جسکو اُس نے ہموار کر رکھا تھا۔ پس ہر ایک کے کان مین دو تین لفظ وقت اور مقام بتانے کے لیے کہدینا کافی تھا۔ غرضکہ اسطرح ان تمام مقامات فسق و فجور مین دورہ کرنے مین جوان کے چند گھنٹہ صرف ہوے۔ مگر دس بجے تک یہ کام ختم ہوا اور وہ ذرا دیر آرام کرنے اور کھانا کھانے کے واسطے سراے آنتھل آرمس مین ٹھہرا۔
دس بجے پر بیس منٹ گذرنے پر ہنری ہٹین سراے سے مقام معہودہ کیطرف روانہ ہوا اور جب کشادہ میدان مین پہونچا اُس نے بے اختیار قلعہ کی طرف نگاہ اُٹھائی اور اُسکو قلعگاہ کی چوٹی پر زبون روشنی دکھائی دی جسکے دیکھنے کی اُسنے ٹھراکر امید کی تھی۔
ہنری ہٹین مقام معینہ کی طرف جاتے ہوے "خدا کرے یہ آخری روشنی ہو! وہیں پر مارکوئس آف ٹلی برڈین اُسکو ملگیا وہ بھی اس منحوس روشنی کو کھڑا دیکھ رہا تھا۔
ہٹین "حضور آپ اِسکے معنی سمجھے۔ مگر جیسا کہ مین اپنے دل مین کہ رہا تھا خدا کرے کہ یہ آخری مرتبہ ہو!"
رونلڈ "آمین!"
پھر مارکوئس نے ہٹین سے کہا کہ مین نے بہت سے آدمی اندھیرے مین چھپان

کی طرف چیلے جاتے دیکھے ہین یہ قرار پایا تھا کہ جب تک مارکوئس قلعہ مین داخل ہوجاوے اسکو اپنے تئین ظاہر نہ کرنا چاہیے تاکہ بصورت سوء اتفاق اور شکست کے اسکا جزیرہ مین موجود ہونا مخفی رہے۔ غرضکہ دونون مقام معینہ کی طرف بڑھے جہان کرایہ کے مددگار جمع تھے اجورہ دار دو قطار مین کھڑے ہوگئے۔ چھوکرے نے انکو شمار کیا اور پورا پچاس پایا ایک بھی اُن مین سے غیر حاضر نہ تھا۔

اب رات کی تاریکی مین قلعہ کی طرف کوچ شروع ہوا ہنری ہٹین آگے تھا اور مارکوئس پیچھے۔ تاکہ جب تک کل فوج قلعہ مین داخل نہو جاوے کوئی اسکو شناخت نہ کرے کسی نے احیاناً زبان نہین کھولی نہ کوئی راہگیر انکو ملا چند ساعت مین قلعہ آگیا۔ اور ہنری ہٹین نے پھاٹک کی کھڑکی کھٹکھٹائی کھڑکی کھلی اور سنتری کی اندر سے "ہو کم ور؟" کی آواز آئی۔

ہنری ہٹین نے کہا "ہم دوست ہین!"

سنتری "آج کی بولی بتاؤ؟"

چھوکرا "خواہران غلافہ!"

کھڑکی فوراً کھول دی گئی۔ اور ہنری ہٹین نے اول مرتبہ قلعہ رشن کی دہلیز نانگھی۔ وہ اپنے آدمیون کو لیے ہوے آگے بڑھا۔ جو چند ساعت مین تمام پھاٹک مین جہان ایک لمپ جل رہا تھا بھر گئے۔ مارکوئس سب سے پیچھے داخل ہوا اور اندر پہونچکر فوراً کھڑکی بند کردی اور کنجی قفل مین لگا کر اپنے قبضہ مین کرلی۔

آن واحد مین کل گروہ نے اپنی تلوارین میان سے باہر نکالین۔ اور دونون سنتری جو ڈیوٹی پر تھے بے قابو کردیے گئے قبل اسکے کہ وہ سکتہ حیرت سے ہوش مین آوین جو اس حال سے ان پر طاری ہوا تھا جو نہ کچھ سمجھ مین آتا تھا اور نہ اسکا گمان تھا۔ گارد کی چوکی پر حملہ ہوا اور دس بارہ سپاہی جو وہان پڑے تھے قید کرلیے گئے۔

اب مارکوئس نے اپنی چھجہ دار ٹوپی ہٹا کر اپنے تئین ظاہر کیا اور سپاہیون کا تحیر ہیبت سے مبدل ہوگیا کیونکہ اُس کا انداز انتقام لینے والے کا سا تھا۔

باب ۴۸

طبیب

اب ہمکو دیکھنا چاہیے کہ اس اثنا مین قلعہ مین کیا ہو۔ ہاتھا جسکے اندر حسب تذکرۂ صدر رونلڈ ہنری ہٹین اور اجورہ دارگروہ داخل ہوا تھا۔ واضح رہے کہ یہ لوگ اسوقت قلعہ مین داخل ہوے تھے جب گیارہ بجنے مین بیس منٹ باقی تھے۔ مگر سلسلہ واقعات قائم رکھنے کے لیے مناسب ہی کہ ہم اس یادگار رات کا حال نو بجے کے وقت سے بیان کرین۔

اُسوقت راتھول کے حکم کے مطابق جو مفید اُس تدبیر کے تھا کہ جسکا اسٹنٹن معین تھا اسٹنٹن قلعہ کے ایک گودام مین گیا جہان اُس نے تین شیشہ شراب ایک الماری مین رکھے ہوے پائے۔ چونکہ اُسوقت کوئی ملازم قریب نہ تھا اُس نے جلدی سے کوٹھری کھولی اور جو کچھ ہلکا کھانا اُٹھالیجانے کے لائق ملا اُسکو ایک رومال مین باندھا اور اپنے کپڑون مین چھپالیا۔ بعد ازان اسنے تینون شیشہ شراب کے اُٹھائے اور قلعگاہ کی چھت پر چڑھا اُسکے ہمراہ اُسکے دو رفیق تھے جنمین سے ایک لمپ ہاتھ مین لیے تھا اُسنے کرسی پر بیٹھکر لمپ اپنے رفیق کے ہاتھ سے لے لیا اور دو سپاہیون نے اُسکو کنوئین کے اندر اُتارنا شروع کیا۔ تہ پر پہونچکر وہ سب سے پہلے اُس کوٹھری کو گیا جس مین کلاڈیہ کا قیدی بند تھا۔ اِس قیدی کی بابت ابہام کی ضرورت نہین ہی ناظرین کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ وہ دلیر اور مشہور و معروف جنرل لیفیٹ تھا جب اسٹنٹن آہنی جنگلہ کے باہر پہونچا جنرل نے کہا "کہو میرے اچھے دوست معاملات کی کیا صورت ہی؟"

سپاہی "وہ آج ہی کی رات مقرر ہی۔ اور ہر امر حسب مراد ہمارے ہو رہا ہی۔ میری ہٹین آپ کے بہادر نوجوان خادم سے ملاقات ہوگئی اور اتفاق وقت نے عجیب طریقہ سے ہماری ساعدت کی ہٹین اور اُسکے گروہ کو جبراً داخل ہونے کی ضرورت نہ پڑیگی مین نے اُسکو بولی یعنی اشارہ بتادی ہی جس سے وہ داخل ہوسکے گا"

او لیفٹننٹ نے جو اپنی عادتی بے پروائی کی نظر مین اسٹنٹن کے چہرہ کو غور سے دیکھا تھا

تھا تا کہ اطمینان کرلے کہ زبانی وعدون کے نیچے دغا نہین ہی کہا "بہت خوب!"

اسٹنٹن نے جو ذرا بھی نہ سمجھا تھا کہ اولیفنٹ اسکو تاڑنے کی نگاہ سے دیکھ رہا ہی کہا "جنرل صاحب آج صبح کو مین آپ کو راتب بہت کم دیگا تھا اسلیے اب شام کو مین بہت کھانا آپ کے واسطے لایا ہون۔ اور لیجیے یہ شراب بھی آپ کے پینے کے واسطے ہی"

اولیفنٹ کو یقین ہو گیا کہ اسٹنٹن راستی اور ایمانداری سے کام کر رہا ہی اور اسنے کہا "مین تمھاری عنایت اور خیال کا شکریہ ادا کرتا ہون"

اسٹنٹن "کپتان نے تو مجھسے کہا کہ آپ کو کھانا و شراب بالکل نہ دیا جاوے اور مین نے بھی اُس سے کہدیا کہ مین تمھاری کوٹھری کے دروازہ سے نکلا اور تمکو بھوک سے تڑپتا چھوڑا۔ اسکو معلوم ہی نہ تھا کہ مین نے تین راتب مین سے تھوڑا تھوڑا نکالکر تمھارے واسطے کھانا بہم پہونچایا ہی"

اولیفنٹ "تم نے بڑی مہربانی کی گو مین بھوک کو آسانی سے برداشت کر لیتا کیونکہ جلد خلاصی ہونے کی امید تھی۔ مگر ماسٹر اسٹنٹن یہ تو بتاؤ کہ تمکو خوب یقین ہی کہ لیڈی کلاڈیہ ہی کے پاس کنجی ہماری تمھاری کوٹھریون کے دروازون کی ہی؟"

اسٹنٹن "ہان مجھکو خوب یقین ہی کہ ایسا ہی ہی مین آپ سے کہ چکا ہون کہ ایک کنجی تہ خانہ کے آہنی پھاٹکون کے ہر قفل مین لگجاتی ہی اور لیڈی کلاڈیہ بطور بڑی بہن کے اُسکو ہمیشہ اپنے پاس رکھتی ہی جب قیدی یہان لایا جاتا ہی تو اُسوقت کنجی راتھول کو دیجاتی ہی تاکہ وہ اُسکو اُس خاص کوٹھری کے قفل مین لگاوے جس مین قیدی کا بند کرنا مقصود ہو بعد ازان پھاٹک زور سے بند کر دیا جاتا ہی اور تالا لگانے کے بعد کنجی بلا توقف لیڈی کلاڈیہ کو دے دی جاتی ہی"

اولیفنٹ "بہت اچھا تمھاری وقف کاری کی صحت پر ہماری تدبیر کی کامیابی بہت کچھ مبنی ہی اچھا اب تم میجر لمبٹن اور مسٹر لی کے پاس جاؤ اور اُنکو اطلاع دو کہ آج رات کو موقع ہی"

اسٹنٹن کھانا اور شیشہ شراب خنگلہ کی راہ سے دے کر محبس سے باہر نکلا اور اُس نے بڑے وزنی دروازہ کو بند کرکے قفل لگا دیا وہ میجر لمبٹن کے پاس گیا اور

اُس سے یہ سب حال کہا اور اُسکو بھی اُس نے ایک شیشہ شراب دیا پھر لارنس لی کی کوٹھری مین جاکر اُسنے اس سب حال کا اعادہ کیا وہ خوشخبری سُنانے کے لیے مسٹر لمبٹن کے پاس بھی گیا مگر اس قیدی کے لیے اُسکے پاس شیشہ شراب نہ تھا کیونکہ وہ شیشہ جو راتھول نے مسٹر لمبٹن کے پاس لیجانے کو کہا تھا اسٹنٹن نے جزل الیفنٹ کو دے دیا اس طرح پر اسٹنٹن سب کام کرکے اور محبس کی کوٹھریون کا گشت لگاکر کرسی کے ذریعہ سے پھر قلبگاہ کی چھت پر چڑھ گیا۔

اس اثنا رمین تینون بہنین اپنے کمرہ مین بیٹھی تھین ساغر چل رہا تھا اور میوہ اور مٹھائی کی گزک اُڑ رہی تھی وے وہی سیاہ مخمل کی پوشاک پہنے تھین جسمین چند گھنٹہ قبل وے ملبوس تھین جب ہم نے اُنکو اُنکے باپ کے کمرہ مین دیکھا تھا مگر اُنکے رخسارون پر میخواری کی گہری سُرخی امید کی گئی فتحمندی سے ملی ہوئی تھی۔ اب ساڑے نو بجے کا وقت تھا مورنہ اُنکی وفادار خادمہ خلاف عادت دفعتًا متوحش اور گھبرائی ہوئی کمرہ مین داخل ہوئی۔

تینون بہنون نے ایک زبان ہوکر پوچھا "کیا معاملہ ہی؟"

مورنہ "تمھارے باپ کو ابھی دورہ ہوا ہی اور ڈاکٹر نے مجھے تمھارے بلانے کے لیے بھیجا ہی ——————"

تینون بہنون نے کہا "اوہ!" اور اس طرح ایک دوسری پر نگاہ ڈالی کہ گویا سب کا یہ خیال تھا کہ اُنکا باپ مر رہا ہی۔

چنانچہ تینون بہنین ڈیوک آف آتھل کے کمرہ کو گئین اور وہان اپنے ہشتلو سالہ باپ کو نفس شماری کی حالت مین پایا ڈاکٹر ڈیوک کے اوپر جھکا ہوا تھا اُسکا یہ اندازہ کہ ابھی ڈیوک کے مرنے مین چند گھنٹہ باقی ہین غلط نکلا۔ کمال انسانی عزرائیل کے حملہ کو بچانے کے لیے کافی نہ تھا جیسے ہی تینون بہنیں کمرہ مین داخل ہوئین اُنکے باپ نے آخری سانس لی اور اُسکی روح قالب عنصری سے پرواز کر گئی۔

کلاڈیہ سبینہ اور ٹلیہ نے پھر ایک دوسری کی طرف دیکھا اور اس مرتبہ انکی چمکدار متحرک آنکھون سے ظاہر تھا کہ اُنکی رائے درباب اختیار کرنے کسی طریقہ عمل کے یکسان ہی اُنکو امید تھی کہ ایک گھنٹہ مین اُنکا نکاح اُنکے تینون قیدیون کے ساتھ ہوجائیگا

مگر وے اسکی جرأت نہ کر سکتی تھین کہ یہ بدنامیاں ظاہر ہو کہ اُنکی شادی اُنکے باپ کے مرنے کے بعد فوراً ہوئی حالانکہ اُسکے وصیت نامہ مین یہ لکھا تھا کہ اُسکی تینون لڑکیون کی شادی اُسکے مرنے سے پہلے ایک ہی دن اور ایک ہی وقت عمل مین آوے یہ ظاہر تھا کہ جسوقت اُسکا دم نکلا اُسکا بیٹا وارث جائز ہوگیا بفرض اسکے کہ وصیت نامہ کے شرائط کی تعمیل پیشتر نہین ہوئی۔

واضح رہے کہ یہ صورت اُسوقت کے لیے تھی جب یہ فرض کر لیا جاتا کہ ڈیوک کو حسب رواج جزیرہ اس قسم کی وصیت کرنے کا اختیار رہتا۔ مگر تینون بہنین اسی فرض پر عمل کر رہی تھین کہ جلسہ وزراء اُنکی حکومت کو مشتہر کر دیگا اور اُنکے بھائی مارکوئس ٹلی بر ڈین کو خارج کر دیگا پس نہ صرف دنیا کی لاج سے اگو ایسی تین عورتون کے لیے دنیا کی للج بہت خفیف بات ہی بلکہ اپنی کارروائیون کو حلیہ جواز پہنانے کے لیے یہ ظاہر کرنا ضروری تھا کہ اُنکی شادی اُنکے باپ کے دم نکلنے سے پہلے ہوگئی تھی اور یہی ارادہ تھا جو اُنکی تیز اور پُر معنی نگاہ بازی سے ظاہر تھا جیسے ہی کہ ڈیوک آف آتھل نے انتقال کیا۔ کلاڈیہ نے ڈاکٹر سے کہا ”جناب ہم چند ساعت کے لیے آپ سے گفتگو کرنا چاہتے ہین فورا ہمارے ساتھ دوسرے کمرہ کو چلیے“ ڈاکٹر نے منظور کیا اور اُنکے پیچھے چلنے کے لیے تیار ہوا اور سبینہ نے جلدی سے مورنہ سے کہا ”وو خبردار کسی شخص سے نہ کہنا کہ ہمارے باپ نے انتقال کیا ہی“

غرضکہ تینون بہنین میت کے کمرہ سے باہر نکلین ڈاکٹر اُنکے پیچھے تھا اور وہ اُس کمرہ مین گئین جہان میز پر شراب اور میوہ چنے تھے غالباً ڈاکٹر کو یہ دیکھکر حیرت ہوئی کہ ان تینون کو اپنے باپ کے مرنے کا بہت کم صدمہ تھا گو اُسکو شبہہ بھی نہ تھا کہ وے کیسی مکار اور پلید ہین تاہم اُسکو کافی وقفیت تھی کہ وے معمولی عورتین نہین ہین اور انکا دل مردون کے دل سے بھی زیادہ سخت ہی کیونکہ اُن مین درندگی سی خشونت ہی بجز اُس حالت کے کہ جب اُنکے خود غرضانہ فوائد کا کچھ تعلق ہو ہمکو یہ بھی لکھنا ضرور ہی کہ ڈاکٹر ایک راستباز اور عزت دار شخص تھا گو کمزور اور بزدل تھا وہ ان بہنون کو پسند نہ کرتا تھا مگر اُس نے اُنکے باپ کے علاج کرنے سے انکار نہین کیا کیونکہ بوجہ قدرتی نیکدلی کے اُسکو بیچارہ معذور پیر ہشتاد سالہ پر ترس آیا اُس نے دیکھا کہ

یہ محنت اور جفاکشی جو تینون بہنون نے اپنے باپ کی تیمارداری کے لیے باری باری سے گوارہ کی وہ پاک اور خالص الفت کی وجہ سے نہ تھی بلکہ اُس مین کوئی اور گہری تہ تھی اور اُس نے اُسکو اُسکے اصلی سبب پر محمول کیا یعنی یہ کہ اُنکو خواہش تھی کہ اپنے باپ کی زندگی کو بڑھنے دین تاکہ اُنکو اقتدار حاصل رہے تاہم ڈاکٹر کو ذرا بھی شبہہ اُن سیہ کار تدبیرون کا نہ تھا جو ڈیوک کی تینون بیٹیون کے خود غرض ارادون سے متجاوز تھا بس وہ کشمکش و رنج اور اشتیاق کے ساتھ منتظر تھا کہ وہ کام معلوم ہووے جسکے واسطے کلاڈیہ سبینہ اور ٹلمیہ نے اُسکو بلایا ہے۔

کلاڈیہ نے نیک باطنی کے لہجہ سے جسمین اُس نے غم کو بھی کسی قدر شامل کیا گویا کہ اُسکو اپنے باپ کے مرنے کا بہت رنج تھا گو ڈاکٹر اُسکی مکاری کے دھوکے مین نہین آیا کہا ”تم ایک جام شراب پی لو کیونکہ تم نے بہت تکلیف دہ گھنٹے ہمارے متوفی باپ کے پلنگ کے پاس گذارے ہین اور تمکو بہت کم کھانا ملا ہے“

ڈاکٹر نے جو نحیف الجثہ شخص تھا کہا ”فی الواقع مین بہت تھک گیا ہون اور آپ کی مہمان نوازی کو قبول کرتا ہون“

سبینہ نے ایک جام بھرا اور ٹلمیہ نے ڈاکٹر کے حوالہ کیا اور اُسنے اُسمین سے کچھ پیا کلاڈیہ نے ڈاکٹر کے مُنھ پر اپنی بڑی سیاہ آنکھین جماکر کہا ”جناب ہم آپ سے کچھ التماس کیا چاہتے ہین وہ یہ ہے کہ آپ یہان چند ساعت تک ٹھہرئیے اور جب ہمارے باپ کے مرنے کا ذکر کسی سے کیجیے تب یہ ضرور کہیے گا کہ وہ تو آدھی رات پر چند گھنٹہ گذر کر مرا تھا نہ کہ درمیان نو اور دس کے“

ڈاکٹر نے نفرت آمیز استعجاب سے کہا ”لیڈی مین ایک سچا آدمی ہون“

سبینہ ”ہان شاید ایسا ہی ہو مگر سچ ہر جگہ نہین بولنا چاہیے“

ٹلمیہ ”اکثر سچ بولنے سے تکلیف ہوتی ہے“ اور تینون بہنون نے ایک دوسری پر پُر معنی نگاہین ڈالین۔

ڈاکٹر نے ملامت کے لہجہ سے کہا ”مگر مجھکو کوئی وجہ آپ لوگون کے اسطرح فریب کرنے کی معلوم نہین ہوتی۔ علاوہ برین کیا آپ کو یاد نہین ہے کہ مجھکو کونسل کے سامنے ایک سارٹیفکٹ پیش کرنا ہے جس مین حاکم جزیرہ مین کی وفات کی ٹھیک

تاریخ اور وقت درج ہوگی"

کلاڈیہ نے استقلال سے بات کاٹ کر کہا "ہم یہ سب کچھ جانتے ہین ہم چاہتے ہین کہ تم سارٹیفکٹ ہمارے سامنے لکھدو۔ ہم خود اُسکو موقع مناسب پر بھیجدینگے"

ڈاکٹر "مین آپ کے سامنے سارٹیفکٹ لکھنے کے لیے تیار ہون مگر مین آپکے باپ کے انتقال کرنے کا وقت جھوٹھ نہ لکھونگا"

سبینہ "اچھی تم سارٹیفکٹ لکھدو اور وقت کی جگہ خالی چھوڑ دو"

ٹلیہ "ہان یہی بہت مناسب ہی۔ اسپر کچھ اعتراض نہوگا"

ڈاکٹر مُنمنی آمادگی اور اصرار کو دیکھکر اندر ہی اندر خائف ہوا اور اُسنے کہا "اگر مین تمھارے کہنے کے مطابق عمل کرون تو مین اپنے منصب سے فی الجملہ تجاوز کرونگا اور اگر مجھکو اطمینان ہوتا کہ تمھارا مقصد مناسب ہی ——"

کلاڈیہ (سختی سے) "ہماری بات پر اعتراض نہ کرو۔ ہم جو کہتے ہین وہ کرو"

سبینہ "لو یہ قلم دوات کاغذ ہی بس لکھنا شروع کرو۔"

ٹلیہ نے گھڑی کی طرف دیکھکر اور معلوم کرکے کہ دس قریب بجنے کے ہین اپنی بہنون پر پُر معنی نگاہ ڈالکر کہا "وقت کم ہی"

ڈاکٹر نے جسکی ایمانداری اُسکے ترددات پر غالب تھی کہا "لیکن اگر مین اسطرح سارٹیفکٹ لکھدون جیسا تم کہتی ہو اور وقت کے واسطے جگہ خالی چھوڑ دون تو ضرور تم مین سے ایک اسمین جھوٹا اندراج کر دیگی اور مین گویا اس فعل قبیح کا شریک ہونگا"

کلاڈیہ (سخت حقارت سے) "کون تم سے اسکی بابت حجت کریگا؟ ہم سارٹیفکٹ کو جائے مناسب پر بھیجدینگے اور پھر تمکو اُسکی بابت کوئی تکلیف نہوگی"

سبینہ کے دل مین کچھ خیال آیا اور اُسنے کہا "غالباً یہ کہدینا مناسب ہوگا کہ ہم اپنے باپ کے مرنے کا وقت جہان تک ہوسکے دیر مین ظاہر کرنا چاہتے ہین کیونکہ ہم سے ذرا غفلت ہوئی کہ ہمنے قاصد خاص بھیجکر اپنے بھائی کو نہین بلایا"

ٹلیہ "اور اگر اُسکو معلوم ہوگا کہ قاصد بھیجنے کے وقت ہمارا باپ قریب مرگ تھا تو وہ ہم سے ناخوش ہوگا"

کلاڈیہ "کہو اب تم ہمارے مقصد کو سمجھے اور یہ تمھاری سخت باریک بینی

ہوگی اگر تم اور زیادہ حجت کرو"

ڈاکٹر نے اِس توجیہ کو واقعی سمجھکر اور یہ خیال کرکے کہ غالباً یہی وجہ انکی اس کارروائی کی ہوگی کہا "آپ سب کی یہی غرض ہی تو مجھکو کچھ تامل نہین ہی"

کلاڈیہ "بہت خوب قلم دوات کاغذ تمھارے آگے رکھا ہی تم فوراً سارٹیفکٹ لکھدو اور وقت کی جگہ خالی چھوڑ دینا"

ڈاکٹر "بہت اچھا مین ایسا ہی کرونگا۔ مگر مین آپ سے کہے دیتا ہون کہ اگر ایسی صورت واقع ہوئی کہ کونسل نے مجھکو طلب کیا اور مجھ سے ڈیوک کی وفات کا صحیح وقت پوچھا تو مین سچ ہی سچ بیان کرونگا"

کلاڈیہ "ہان یہ شرط منظور ہی"

سبینہ "اس بارہ مین کوئی بھی کچھ نہ پوچھے گا"

ٹلیہ "ہان ایسی بات کوئی بھی نہ پوچھے گا جو تم سے متعلق ہوا" اور اگر ڈاکٹر اسکی طرف اُسوقت دیکھتا ہوتا تو اُسکو معلوم ہوتا کہ اُنکی سیاہ آنکھون کی منحوس بھڑک زیادہ ہوگئی ہی اور غالباً اُسکے شبہہ کی جو اُسکے دل مین نقش تھا تصدیق ہو جاتی۔

مگر ڈاکٹر نے ٹلیہ کی بدشگون نگاہ نہین دیکھی۔ کیونکہ وہ قلم اُٹھاکر لکھنے لگا تھا۔ اُسکا ہاتھ لغزش کرتا تھا۔ اور گو وہ اپنے کانشنس کو اس خیال سے ٹھنڈا کرتا تھا کہ یہ کارروائی قابل درگذر ہی اس لیے کہ لیڈیون کے طرز عمل مین بہت سے خاندانی معاملات پیچیدہ ہین تاہم اُسکو قرار نہ تھا اور اُسکے شریفانہ خیالات فریب کے ذراسے کام سے بھی منغض ہوتے تھے۔

بہرحال وہ لکھتا رہا اور اُسنے سارٹیفکٹ ختم کیا اور ڈیوک کے مرنے کے وقت کی نسبت تحریری کے لیے اُسنے خالی جگہ چھوڑ دی جب وہ لکھنے مین مصروف تھا کلاڈیہ اپنی جگہ سے اُٹھی اور ایک کوٹھری کھولکر اُس مین سے کچھ نکال لائی۔ یہ ذراسی چیز تھی کہ اُسکے ہاتھ مین چھپی ہوئی تھی جب وہ کوٹھری سے لوٹی اُسکی آنکھین اپنی بہنون کی نظر کے سامنے ہوئین اور اُنکی بھڑک ہمیشہ کی نسبت زیادہ تھی اپنی جگہ پر بیٹھکر کلاڈیہ نے وہ چیز جو کوٹھری سے نکالی تھی سبینہ کو دے دی اور سبینہ نے اُسکو ٹلیہ کو

دیا جو ڈاکٹر کے قریب بیٹھی تھی

ٹلیہ نے ذرا اُٹھکر اور ڈاکٹر کی جانب جھک کر درحالیکہ وہ لکھنے سے فارغ نہوا تھا کہا "جناب اب تو آپ اس نوشتہ پر دستخط کرنے والے ہین مین چاہتی ہون کہ آپ اُسکو ایسا صاف رکھین کہ اُسکی صحت کی بابت کچھ شبہہ نہو"

ڈاکٹر نے ٹلیہ کے اس کہنے سے اور زیادہ توجہ کی اور ٹلیہ نے موقع پاکر ایک چھوٹی شیشی سے جو اُسکے ہاتھ مین تھی یعنی وہی جسکو کلاڈیہ کوٹھری سے لائی تھی چند قطرہ ڈاکٹر کے جام مین ڈال دیے۔

ڈاکٹر نے قلم رکھکر کہا "لیجیے مین نے سارٹیفکٹ لکھدیا" ایک دبی ہوئی آہ سے اُسکی کیفیت رنج اور تاسف کی جس نے اب اُسپر قبضہ کیا تھا ظاہر ہوئی۔

کلاڈیہ "ہم آپ کے نہایت مشکور ہوے کہ آپ نے ہمارے کہنے کے مطابق عمل کیا۔ آپ زرد اور خستہ ہو رہے ہین لیجیے یہ جام پیجیے اور یہ مقوی غذا کھائیے جو آپکے آگے رکھی ہی"

یہ کہتی ہوئی کلاڈیہ اپنی جگہ سے اُٹھی اور میزبان کی سی خندہ روئی و تواضع سے اُس نے ڈاکٹر کا جام بھر دیا۔ بیچارہ ڈاکٹر کو کسی قسم کا شبہہ نہ تھا وہ فی الواقع تھکا ہوا تھا اور اُسکا دل پریشان تھا اُسنے پیالہ اُٹھایا اور ایک گھونٹ مین پی گیا وہ کرسی پر گرا پیالہ اُسکے ہاتھ سے چھوٹ گیا اور وہ اُسکو ٹھیک طور پر میز پر نہ رکھ سکا وہ کہنے لگا "خدایا یہ کیا کیفیت ہی جو میرے اوپر طاری ہو رہی ہی؟ اوہ! یہ تو موت کی کیفیت ہی! ضرور موت آگئی! نالائق تم نے مجھکو زہر دے دیا! اور اس نالائق کام کے لیے ——— مگر تمکو اس جرم سے کچھ فائدہ حاصل نہو گا!" یہ کہکر مرتا ہوا ڈاکٹر نہایت کوشش کر کے اپنی جگہ سے جھکا اور اُسنے زور سے سارٹیفکٹ کو پکڑ لیا جو اُسکے سامنے رکھا تھا ٹلیہ نے فوراً نوشتہ چھین لیا اور اُسکو کرسی کے اندر ڈھکیل دیا۔ جان بلب ڈاکٹر نے بھیانک خوف اور سخت ملامت کی نگاہ تینون چڑیل صفت عورتون پر ڈالی پھر اُسکا سر سینہ کی طرف جھک گیا اور ایک دھیمی بگڑ ور سانس کے ساتھ اُسکا دم نکل گیا

کلاڈیہ فتحمندی کے لہجہ سے "اب تو سچا کی زبان سے سچ نہ نکلے گا"

سبینہ "ہان کبھی نہ نکلے گا۔"

ملیہ "اتنا تو مین نے خوب سمجھا دیا"
اسکے بعد تینون بہنین کچھ دیر تک مشورہ کرتی رہین انھون نے اپنے طریقہ کار روائی کی بابت جلد رائے قائم کی اور ڈاکٹر کی نعش اٹھا کر دے اُس کمرہ مین لے گئین جہان اُنکا باپ کوچ پر مردہ پڑا تھا مورنہ جو مردہ کے متعلق معمولی کام کر رہی تھی ڈاکٹر کی نعش کو دیکھکر چونک پڑی اور کلاڈیہ نے کہا "ڈاکٹر کو دفعتاً کچھ دورہ ہوا اور اُسکی جان نکل گئی"
یہ امر کہ مورنہ نے اس بیان کو صحیح سمجھا یا یہ کہ وہ کلاڈیہ کے حالات کو خوب جانتی تھی جس سے اُسکو شبہہ ہوا کہ کچھ کارروائی کی گئی ہی اُسکی سرد ڈھلکی بندھی ہوئی نگاہون کے اعتبار سے اخذ کرنا ناممکن تھا۔
کلاڈیہ اور اُسکی بہنون نے ڈاکٹر کی نعش کو پلنگ کے قریب ایک کرسی پر بٹھایا اور کلاڈیہ نے کہا "بہتر ہوگا کہ یہ ظاہر کیا جاوے کہ ڈیوک کی وفات کی وجہ سے ڈاکٹر پر دفعتاً ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ اُسکی جان نکل گئی مورنہ بالفعل تم نعش کو چھوڑ دو اور وہ کام موقوف کرو جو ڈیوک کی بابت تم نے شروع کیے ہین"
سبینہ "ابھی چند گھنٹے کے بعد قلعہ مین خبر پہنچائیگی کہ ڈیوک نے انتقال کیا اور فرشتۂ موت نے جو دو شخصون کی جان لینے کے لیے آمادہ تھا ڈاکٹر کو بھی ہلاک کیا۔
اچھا مورنہ تم یہان مردہ کے پاس رہو اور دروازہ بند کر لو تاکہ کوئی اندر نہ آنے پائے۔
ملیہ اپنی بہنون کے پیچھے کمرہ مین چلی گئی اور کہنے لگی "تم بیٹھی رہو ہم ابھی آتے ہین"

باب ۸۵

تمین مجلس

ہنری ٹمپن نے جب وہ سرائے آنفل آرمس سے جا رہا تھا کہ اپنے اجورہ دار سپاہیون سے مقام معینہ پر ملے بدشگون روشنی قلعگاہ کی چھت پر دیکھی تھی اسی روشنی کو مارکوئس آف ٹلی برڈین بھی کھڑا دیکھ رہا تھا اور اُسکے نظارہ نے شہر کاسل ٹون بین بھی بہت سے دلون کو مبہم خوف سے بھر رکھا تھا۔ ناظرین کو یہ بتانے کی بہت کم ضرورت ہی کہ دس بجے کے بعد فوراً یہ روشنی کیون چمکنے لگی تھی تینون بہنین تہ خانہ مین اترنے والی تھین

اُنکے دل اس خیال سے اندر ہی اندر خوش تھے کہ اُنکی تمام امیدین جلد برآوینگی اور تمام تدبیرین پوری ہونگی۔

واضح رہے کہ قریب دس بجے کے یعنی ہنری ٹین اور اُسکے گروہ کے پہونچنے سے بہت قبل گرجا کا پادری حسب الطلب قلعہ رشن مین پہونچا وہ ایک متوسط العمر بدچلن عیاش مزاج شخص تھا اُسمین کامل مکاری بھی اور وہ اپنی اصلی بدذاتی پر تقدس کا ملمع کیے رہتا تھا وہ اس قسم کا شخص تھا کہ بہت روپیہ ملنے پر ہر کام کر گذرتا خصوصاً اس حالت مین کہ حکام قلعہ اُسکی خدمات سے راضی ہوتے ایسا شخص تینون بہنون کی اغراض کے لیے عمدہ آلہ تھا جب ڈاکٹر کی نعش حسب متذکرۂ صدر علیحدہ کرنے کے بعد وے پادری کی منتظر تھین پادری حاضر ہوا اور اُسنے اُنکی زیر تجویز کارروائی مین مدد دینے پر رضامندی ظاہر کی اُنھون نے مختصر طور پر کہا کہ تمکو اسوقت تین نکاح پڑھا ہونگے اور ہم تینون دلھن ہین اور تمکو قلعگاہ کے زیر زمین مجلس مین اُترنا ہوگا تینون بہنون نے اُس سے وہ عقدہ صفت حالات جن مین یہ نکاح ہونے والے تھے بیان کرنا مناسب نہین سمجھا نہ تہ خانہ مین اُترنے کے عجیب و غریب طریقہ کو ظاہر کیا کیونکہ اُنکو خوب معلوم تھا کہ دہشت اور خودغرضی اس بارہ مین مہر سکوت اُسکے لبون پر لگا دینگے۔

سب سے پہلے کلاڈیہ کرسی پر بیٹھکر بطریقہ معمولی اُتری راتھول جلتا ہوا لمپ ہاتھ مین لیے ہوے کرسی کے تکیہ پر کھڑا تھا کلاڈیہ نے لمپ اُٹھایا اور جنرل ولیفنٹ کی کوٹھری کو گئی بعد ازان سبینہ اُتری راتھول دوسرا لمپ لیے ہوے اُسکے ہمراہ تھا کنوان کی تہ پر پہونچکر سبینہ نے لمپ راتھول سے لے لیا اور میجر لمبٹن خاص اُسکی کانگ ولیفنٹ کی کوٹھری کی طرف بڑھی تیسری مرتبہ ٹلیما اُتری راتھول بدستور لمپ لیے کرسی کے تکیہ پر کھڑا تھا تہ پر پہونچکر اُسنے بھی لمپ راتھول کے ہاتھ سے لے لیا اور کسی قدر دھڑکتے ہوے دل سے (درحالیکہ اضطراب کی سُرخی اُسکے رخسارون پر تھی) لارنس لی کی کوٹھری کی طرف چلی کرسی پھر اُتری اس مرتبہ پادری آمین بیٹھا تھا راتھول بدستور حاضر تھا مگر اس مرتبہ اُسکے پاس لمپ نہ تھا تہ پر پہونچکر اُس نے پادری سے کہا کہ یہین بیٹھے رہو تا وقتیکہ تم پہلا نکاح پڑھنے کے واسطے بلائے جاؤ۔

اب ہم تینون کوٹھریون کا حال بیان کرتے ہین جنمین یہ تینون بہنین گئی تھین اور

باقتضائے داستان لارنس لی کی کوٹھری سے شروع کرنا مناسب معلوم ہوتا ہی جب ٹلیہ کوٹھری مین داخل ہوئی اس نے دروازہ اندر سے بند کرلیا اور حسب معمول لمپ طاق پر رکھدیا اور مخمل سے منڈھی ہوئی کرسی پر بیٹھکر خبکلہ کے اندر لارنس لی کی طرف دیکھا وہ نہایت غمگین زرد اور متردد معلوم دیتا تھا مگر اسکی باریک بین نظر کو معلوم ہوگیا کہ اُس نے کوئی خاص طریقہ عمل اختیار کرنے کا ارادہ کرلیا ہی اور یہ خیال کرکے کہ وہ "میرا ہی" اُسکا دل خوشی سے پھولا جاتا تھا۔

اُس نے نہایت نازنین دلفریب انداز سے کہا "لارنس مین تمھارا ارادہ سننے کو آئی ہون جو یا تو مجھکو نہایت محظوظ کریگا یا نہایت غمگین"!

لارنس "تو کیا تم فی الواقع مجھکو چاہتی ہو؟" اور اُس نے انتشار کے ساتھ اُسکی طرف دفعتًا نظر اُٹھائی۔

ٹلیہ نے جواب دیا "ہان مین تمپر عاشق ہون مین تمکو چاہنے سے کیونکر گریز کرسکتی ہون؟ تم نہایت حسین ہو تمھارا برتاؤ نہایت تکلفانہ ہی تم نہایت ذی ہوش ہو اور فن جنگ مین دستگاہ کامل رکھتے ہو"!

لارنس لی ذرا سیخچون کی طرف بڑھا اور غمگین لہجہ سے کہنے لگا "یہ باوجود اس تمام عشق کے جو تمکو مجھ سے ہی تم مجھکو مار ڈالنے پر تیار ہو بجز اسکے کہ مین تمھارے ساتھ شادی کرون؟"

ٹلیہ نے مکاری سے ایک گہری سانس بھر کر کہا "نہین نہین مین اپنے فعل کی مختار نہین ہون میری قسمت مین ایسا ہی لکھا ہی میرے اختیار مین تمھارا بچانا نہین ہی گو خدا دانائے حال ہی کہ مین یہی چاہتی ہون کیونکہ میری بہنین ضرور اصرار کرینگی کہ تم ہلاک کیے جاؤ اگر تم اس وقت مجھکو بطور زوجہ قبول کرنے سے انکار کرو مگر تم مجھکو قبول کرنے سے انکار نہ کروگے؟ برائے خدا اپنی زبان سے کہدو کہ تم انکار نہ کروگے! مین تم سے بغلگیر ہونے کے لیے نعل در آتش ہو رہی ہون"!

لارنس "لیڈی اگر مین تمھارے حسن ملائک فریب کی طرف میلان نہ کرون تو جنس آدم سے خارج ہون مجھکو معلوم ہوتا ہی کہ مین اپنی پہلی زوجہ سے دغا کررہا ہون مگر تمھاری طرح میری تقدیر بھی عجب طرح کی ہی مین دیکھتا ہون کہ میری قسمت

مین بھی تم سے محبت کرنا لکھا ہی"
ٹلمیہ جوش انبساط سے اپنی جگہ پر اچھل پڑی اور کہنے لگی "خدا کرے یہ سچ ہوا"
لارنس "یہ سچ ہی اسمین کچھ جھوٹ نہین! اور اپنی تقدیر کو قبول کرنے مین مجھکو گذشتہ باتون پر آنکھ بند کرنے کی کوشش کرنا چاہیے میری سمجھ مین نہین آتا کہ تم نے میرے اوپر کیسا جادو کر دیا ہی کیسی افسون گری کی ہی اور کیسا سحر کر دیا ہی مگر یقیناً تمھارے حسن مین عجب جلال ہی اور عشوہ و ادا مین عجب دلفریبی ہی جس سے عقل چکر مین آتی ہی نظر خیرہ ہوتی ہی اور دماغ مختل ہوتا ہی! ٹلمیہ مین تم پر عاشق ہون مین تم پر مرتا ہون یہی قول فیصل ہی مین تمھارا ہو جاؤنگا"

یہ کہتے ہوئے ظاہرا نہایت جوش و خروش اور دیوانہ وار از خود رفتگی کی حالت مین لارنس جنگلہ کے پاس گھٹنا ٹیک کر کھڑا ہو گیا اور ٹلمیہ نے مجنونانہ خوشی سے اپنا ہاتھ کٹہرہ کے اندر ڈالا تاکہ لارنس اُسکو بوسہ دے۔ لارنس نے اُسکا ہاتھ تھام لیا مگر نہ اُس طرح پر جیسا اُس نے امید کی تھی اُسنے برق صفت تیزی سے پھندا تاگون کا بٹا ہوا اُسکی کلائی مین ڈالدیا اور بائین ہاتھ سے ڈوری کو خوب کھینچا اُسنے ایک تیز خنجر اپنے کرتے کے نیچے سے نکالا اور جب ٹلمیہ سیخچون مین گھسی جاتی تھی اُس نے مہیب آواز سے کہا "تمھارے منھ سے ذرا بھی آواز نکلی اور مین نے فوراً خنجر بھونک دیا" ایک ساعت کے لیے ٹلمیہ کے لبون نے جنبش کی گویا کہ وہ باوجود دھمکی کے چیخنے والی تھی کہ لارنس نے خنجر مارنے کے لیے جنبش کی اور نابکار ٹلمیہ غصہ اور خوف سے زرد سیخچون کے باہر گھٹنون کے بل گری اُسکا ایک ہاتھ کٹہرے کے اندر کھنچا ہوا تھا وہ گھٹنون کے بل کھڑی تھی اور لارنس خنجر کی نوک اُسکے سینہ سے جو لوہے کی سلاخون پر دھڑک رہا تھا ایک انچہ کے فاصلہ پر لیے تھا!-

اب ہم اُس کوٹھری کی طرف متوجہ ہوتے ہین جس مین مسز لمٹن بند تھا اور وہان سبینہ کے پیچھے قدم بہ قدم جاتے ہین دہلیز کے اندر پہونچکر سبینہ نے بڑا دروازہ بند کر لیا اور حسب معمول لمپ طاق مین رکھدیا پھر وہ غصہ بھری اور زرد متردد قیدی پر ایک نگاہ مصنوعی نزاکت کی ڈالکر نرم آواز سے کہنے لگی

"کیا تم اب تک اپنی راے پر قائم ہو؟ کیا تمکو اسپر افسوس نہین؟ تم اس سے منحرف نہین ہوے؟ مین یہان اس غرض سے آئی ہون کہ اسی دم اسکی تکمیل کیجاوے"
میجر لمبٹن نے جواب دیا "مجھکو اسپر افسوس نہین نہ مین اس سے پھرتا ہون بشرطیکہ تم اپنے اقرار کو پورا کرو"
سبینہ "نہ صرف تمکو اسی وقت آزادی حاصل ہو جائیگی بلکہ تمھارے بھائی کو بھی تم اقرار کر چکے ہو کہ جب میرا تمھارا نکاح ہو جائیگا تو تم اپنے بھائی کو منع کر دوگے کہ اپنے قلعہ رشن مین جو کچھ بھگتا ہے اور جو کچھ اسکو معلوم ہوا ہے اور دیکھا ہے اسکی بابت کبھی زبان نہ کھولے گا؟"
میجر لمبٹن "یقیناً جب مین تمھارا شوہر ہو جاؤنگا یہ اغلب نہین ہے کہ مین اپنی زوجہ پر کسی قسم کی سزا عائد کراؤن نہ ان لوگون پر جن سے بوجہ اس نکاح کے میرا تعلق پیدا ہو وے میرے بھائی کا مزاج اچھا ہے وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے جیسا مین کہونگا ویسا ہی کریگا"
سبینہ نے جسکا دل خوشی سے پھول گیا اور دھڑکنے لگا جیسے اسکی بہن ٹلیبر کا قریب کی کوٹھری مین تھرک رہا تھا کہا "تو یہ اسی پر فیصلہ ہے!"
میجر لمبٹن نے باہستگی کٹہرہ کی طرف بڑھکر کہا "مگر تم قسم کھاؤ کہ جب نکاح ہو جائیگا تو دروازہ میرے اور میرے بھائی کے لیے کھولدیا جائیگا اور تم مجھکو اپنے ساتھ نکاح کرنے پر اس لیے نہین بتاتی ہو کہ خدائی پردہ پوش لغزش نسوانی و بیحیائی ہو جاوے جو مآل کار نکاح کا ہو؟"
سبینہ "مین قسم کھاتی ہون کہ ایسا نہین ہے مین تم سے سچ کہتی ہون کہ جو کچھ مین نے تم سے بیان کیا ہے بالکل صحیح ہے"
میجر لمبٹن "تو تم اقرار صالح کرتی ہو؟ کیونکہ مین اپنا اور اپنے بھائی کا مرنا پسند کرونگا بجاے اسکے کہ اپنی عزت کا خون کرکے آزادی حاصل کرون" یہ کہتے ہوے وہ کٹہرے کے پاس آگیا گویا اسکو اسکی صورت دیکھکر اطمینان کرنا منظور تھا کہ وہ سچ کہہ رہی ہے۔
سبینہ "ہان مین قسم کھاتی ہون! اب تمکو اطمینان ہوا؟"

میجر لمٹبن ”ہان ہان اب مجھکو اطمینان ہوا مجھکو معلوم ہوتا ہی کہ مین تم سے محبت کر سکتا ہون تم تو واقعی نہایت حسین عورت ہو!“

اُسنے اپنے دونون ہاتھ بڑھائے گویا وہ سبینہ کے گلے مین باہین ڈالدیتا اگر لوہے کے سیخچے حائل نہوتے اور سبینہ نے بھی مثل ٹلیہ کے دیوانہ وار سرشاری سے اپنی دونون باہین جنگلہ کے اندر میجر لمٹبن کی طرف بڑھائین آن واحد مین لمٹبن نے بھی وہی ترکیب کی جو لارنس نی نے ٹلیہ کی بابت کی تھی صرف فرق یہ تھا کہ سبینہ خوب اچھی طرح جکڑ لی گئی تھی کیونکہ ڈوری کا پھندا جو چابک کی ڈوری سے زیادہ موٹا نہ تھا اُسکے دونون ہاتھون پر پہونچگیا تھا اور دونون کلائیان خوب جکڑ گئی تھین سبینہ کا چہرہ بگڑ گیا تھا اور اُسکا اُبھرا ہوا سینہ سیخچون سے رگڑ رہا تھا اور لمٹبن کا تیز لمبا خنجر کرتے کے نیچے سے نکلکر اُسکے سینہ کے سامنے چمک رہا تھا اور لمٹبن خشمگین آواز سے کہہ رہا تھا کہ خبردار آواز نہ نکلے سبینہ کے مُنہ سے کچھ آواز نہین نکلی موت کا خیال اُسکے لیے نہایت ہولناک تھا درحالیکہ وہ مرنیکے لئے تیار نہ تھی!۔

اب ہم اُس کوٹھری کی طرف جاتے ہین جس مین جنرال ولیفنٹ بند تھا جب کلاڈیہ کوٹھری مین پہونچی اور اُسنے دروازہ بند کیا اور لمپ لیے ہوے دیکھا اُسکو معلوم ہوا کہ اولیفنٹ سینہ پر ہاتھ باندھے اور کسی قدر سر جُھکائے کرسی پر بیٹھا ہی ظاہرا اولیفنٹ نے کلاڈیہ کو آتے ہوئے نہین دیکھا کلاڈیہ نے لمپ طاق پر رکھدیا اور حسب معمول بیٹھ گئی

کلاڈیہ (استقلال اور سنجیدگی سے) ”تم جانتے ہو کہ مین یہان کیون آئی ہون ہم ایک گھنٹہ کی مہلت ہی اسمین تمکو مجھے بطور زوجہ قبول کرنا چاہیے ورنہ تمھاری جان جاتی رہیگی!“

اولیفنٹ نے جو بظاہر کوشش کر کے اپنی بے پروائی کے انداز کو قائم رکھے تھا کہا ”ہان۔ یہانتک نوبت پہونچ گئی“ پھر دبی ہوئی آواز سے اُس نے کہا۔ ”یہ تو بتلایئے کہ بصورت انکار کس قسم کی موت سے مجھکو مرنا ہوگا کیونکہ شاید اُسکا کچھ اثر میرے ارادہ پر ہو“

کلاڈیہ ”غالباً میرا کوئی سپاہی تمکو کٹہرے کے اندر بندوق ماردے اور تم اسطرح مرو جیسے کوئی درندہ پنجرہ مین مرتا ہی“۔

اولیفنٹ ”تو کیا تم اس معاملہ کو چند روز کے لیے ملتوی نہین کر سکتی ہو؟“ -

کلاڈیہ ”نہین چند گھنٹہ کے لیے بھی نہین“

اولیفنٹ ”ایسی حالت مین کہ کھانے کو نہین ملتا اور زبان مین کانٹے پڑے جاتے ہین تمرد کرنا مشکل ہو“ یہ کلمہ اُس نے بڑبڑانے کے طور پر اپنے آپ سے کہا گو امر واقعی یہ تھا کہ وہ ذرا دیر پیشتر خوب کھانا کھا چکا تھا اور نصف شیشہ شراب اُس کے بچھونے کے نیچے چھپی تھی ”یقیناً جہان تک کہ لیڈی سے تعلق ہو اس سے بھی بدتر حالت ہوتی - مثلاً اگر کوئی جھری دار بڑھیا یا کوئی رانڈ عورت کی طرح چکنی چپڑی پیرزال قطامہ مجھکو چاہنے لگتی تو مین فی الواقع موت کو پسند کرتا عام اس سے کہ وہ قحط سے ہوتی یا پستول سے - مگر صورت موجودہ مین نہ ساٹھ یا ستر برس کی جھری دار ڈھنڈو ہی نہ رنگی ہوئی قحبہ جو مجھ سے نکاح کرنا چاہتی ہو بہرحال ایک نہایت حسین عورت کے ساتھ نکاح کرنے مین کوئی زیادہ دقت نہین ہو البتہ نکاح کسی قدر جبریہ ہو“

کلاڈیہ نے اندر ہی اندر اپنی کامیابی پر خوش ہوکر کہا ”کہو جنرل اولیفنٹ کیا ارادہ ہو! وقت گذرا جاتا ہو پادری منتظر ہو دیر نہین ہونا چاہیے“

جنرل اولیفنٹ آہستہ آہستہ سیخچون کی طرف بڑھا اور اس طرح جھکا کہ اُسکی نظر کلاڈیہ پر پڑی جو آہنی جنگلہ کے باہر قریب ہی بیٹھی تھی اور اُس نے کہا ”لیڈی سچ تو یہ ہو کہ تم نے وہ کام کیا جو کسی فوج نے کبھی نہین کیا تم نے مجھکو فتح کرلیا، مگر آؤ ہم ایک دوسرے کو اچھی طرح سمجھ لین کیونکہ مین ایک صاف گو شخص ہون کہ اگر مین تمھارے ساتھ شادی کرنے پر رضامند ہون اور تمھاری ظالمانہ تر کیبون پر جو تم نے میرے ساتھ کین - پردہ ڈال دینے کا وعدہ کرون تو کیا مین امید کر سکتا ہون کہ تم ایک محبت کرنے والی وفادار زوجہ ہوگی؟“

کلاڈیہ (خواہش سے) ”ہان تم ایسی امید کر سکتے ہو!“ کیونکہ جنرل کی گفتگو نے اُسکی دانست مین جنرل کا ارادہ ظاہر کر دیا۔

اولیفنٹ "مگر میرے رفیق میجر ملٹن کا کیا ہوگا!"

کلاڈیہ "مین تم سے پہلے ہی کہہ چکی ہون کہ اُس نے اپنا ارادہ ظاہر کردیا ہی اور میرے اور تمھارے نکاح ہونے کے بعد پادری جو موجود ہی میجر ملٹن کی کوٹھری مین جاوے گا اور اُسکا اور سبینہ کا نکاح پڑھ دیگا میری بہن ٹلمیہ بھی اُسی گھنٹہ کے اندر منکوحہ ہوجائیگی"

اولیفنٹ "کیا کوئی نکاح کی دعوت بھی ہوگی؟ تم بُرا نہ ماننا مجھکو اس وقت کھانے کا ویسا ہی خیال ہی جیسا محبت کا اور مین تمکو یقین دلاتا ہون کہ جب میرے پیٹ مین روٹی پہونچے گی اُس وقت محبت اور بھی زیادہ جوش مین آویگی"

کلاڈیہ "ہان ہم بڑی دعوت کرینگے" اور اُسکا دماغ اِس سرشار خیال سے کہ تمام پیچیدہ سازشین اور ٹیڑھی تدبیرین جو اُس نے اور اُسکی بہن نے تجویز کی تھین کامیاب ہونے والی ہین جلد مین آیا جاتا تھا۔

اس جوش انبساط کی حالت مین وہ بالکل غافل تھی اولیفنٹ نے ایسی تیزی سے اپنا ہاتھ کٹہرہ کے پاس نکالا جیسے کوئی درندہ غافل تماشائی کو پکڑنے کے لیے پنجہ نکالتا ہی جو پنجرے کے قریب آجاتا ہی اور کلاڈیہ کی کلائی آہنی گرفت سے پکڑ کر اُسکا ہاتھ اندر کی طرف کھینچا"

اولیفنٹ "خبردار کوئی لفظ یا کوئی آواز زبان سے نہ نکلے ورنہ ابھی جان سے مارڈالونگا!" اور اُسکے ساتھ ہی ایک خنجر کلاڈیہ کی آنکھون کے سامنے چمکا اور اُسکی نوک اُسکے برہنہ سینہ کے قریب پہونچی "خبردار کوئی آواز زبان سے نہ نکالنا نہ کوئی جنبش کلائی چھڑانے کے لیے کرنا ورنہ یہ خنجر تمھارے سینہ مین پیوست ہوجائیگا!"

ایک دھیمی آواز جو رُک نہ سکی کلاڈیہ کے منھ سے نکلی اور اولیفنٹ نے اُسکو سیخچون کے پاس گھسیٹ لیا اس طرح کہ اُسکی جان بالکل اُسکے اختیار مین ہوگئی۔ خیال کی سی سرعت سے اولیفنٹ نے خنجر اپنے دانت

سے پکڑ لیا اور اپنا ہاتھ خالی کر کے کلاڈیہ کی کلائی پر پھندا لگا دیا اسکے بعد
اُس نے خنجر کلاڈیہ کے سینہ کے مقابل کیا اور اُسکو دھمکی دینا شروع کی پھر
خنجر کو دانت سے پکڑ کر اُس نے کلاڈیہ کا ہاتھ ایک شکنجہ سے باندھ دیا مگر
اس طرح پر کہ کل ہاتھ کٹہرہ کے اندر تھا غرضکہ کلاڈیہ خوب جکڑ گئی ۔

اولیفنٹ (خنجر کلاڈیہ کے سینہ کے مقابل کر کے) "اب بتاؤ کہ وہ کنجی کہان ہی جو تمھارے پاس رہا کرتی ہی"

کلاڈیہ "وہ کنجی؟" اور اُسکی صورت بالکل بگڑ گئی تھی اُسکی آنکھون سے شعلہ برستے تھے اور اُسکی صورت سے خوف ہزیمت اور نا امیدی ظاہر تھی جو اُن آرزؤن کے برباد ہونے سے پیدا ہوئی تھی جنکے پورے ہونے کا چند ساعت قبل اُسکو یقین کامل تھا۔

اولیفنٹ "ہان کنجی دے دو جلدی کرو ورنہ یہ خنجر تمھارا خون پیے گا اور مین اپنے ہاتھ سے تمھارے کپڑ دن مین کنجی تلاش کرونگا"

کلاڈیہ (مارے خوف کے دھیمی آواز سے) "تو تم میری جان بخشدو گے ہ"

اولیفنٹ (حقارت سے) "جان! تمھاری سی افعی مثال مخلوق کی میرے نزدیک کیا وقعت ہی؟ ممکن ہی کہ تمھاری جان بخش دیجاوے تمھاری جان تم کو بخشنا غالباً سب سے خراب سزا ہو گی جو مین دلیکتا ہون مگر کنجی کہان ہی جلد لاؤ ورنہ ایک ساعت مین تمھارا کام ہوتا ہی!"

کلاڈیہ نے وہ ہاتھ جو چھوٹا ہوا تھا اپنی مخملی پوشاک کے نیچے جیب مین ڈالا اور لیفنٹ نے یہ اطمینان کر کے کہ کلاڈیہ کا دوسرا ہاتھ کٹہرہ سے بندھا ہی کنجی لے لی اور شکنجون کے درمیان ہاتھ ڈالکر اُس نے کنجی قفل مین لگائی کنجی پھری دروازہ کھلا اور دلیر نبرد آزما کو معلوم ہوا کہ وہ آزادی کی دہلیز پر کھڑا ہی۔

پہلے تو اُسکے ذہن مین آیا کہ دوسرے قیدیون کو خلاصی دینا چاہیے مگر پھر اُس نے سوچا کہ شاید میجر لمبٹن اور لارنس لی سبینہ اور ڈلیہ کو نہ پکڑ چکے

ہون اس صورت مین اگر وہ ان عورتون مین کسی کے سامنے نمودار ہوا تو وے شور مچاوینگی اور غالباً نتیجہ یہ ہوگا کہ کرسی اُٹھ جائیگی حالانکہ میری غرض یہ ہی کہ اُس پر قبضہ کرلون غرضکہ ایک تیز خنجر لے کر وہ مجلس سے نکلا اُس نے کلاڈیہ سے کہدیا کہ خبردار اگر ذرا بھی آواز نکلی تو مین فوراً واپس آجاؤنگا اور فوراً جان سے مار ڈالونگا پھر چاہے جو کچھ نتیجہ ہو اُسنے بڑے دروازہ کے باہر سے زنجیر لگادی تاکہ کلاڈیہ باہر نہ نکل سکے اگر وہ اپنا ہاتھ کھول بھی لے اور بے آواز قدمون سے وہ کنوین کی جانب مسقف راستہ مین گیا اُس نے سُنا کہ دو آدمی چپکے چپکے باتین کررہے ہین اور گو وہان بالکل تاریکی تھی وہ ٹھیک اندازہ کرسکا کہ وے کہان ہین جب وہ قریب پہونچا وہ ایک جست کرکے آگے والے شخص پر کودا یہ راتھول تھا جسکو اُسنے پکڑ لیا اور زمین پر دے مارا پھر اُس نے دوسرے شخص کو بھی زور سے پکڑ لیا یہ پادری تھا وہ بھی تہ خانہ کے فرش پر لوٹنے لگا۔

مگر راتھول ایک ساعت مین کھڑا ہوگیا اور کرسی کی طرف دوڑ کر وہ بڑی زور سے چلایا "دوڑیو! دوڑیو! قیدی چھوٹ گئے ہین"

یہانتک تو البتہ خرابی ہوئی مگر جیسے ہی راتھول نے غل مچایا اولیفنٹ نے پھر اُسکو زمین پر دے مارا اور اس مرتبہ اُس نے ایسے زور سے دے مارا کہ وہ بدذات درد سے چلانے لگا اور طاقت اُٹھنے کی نہ رکھتا تھا اتفاق سے اولیفنٹ کو ایک دروازہ ملگیا اور اُس نے برق صفت تیزی سے اُسکا دستہ ہٹایا اُس نے راتھول کو اندر کی طرف گھسیٹا اور پادری کو بھی جو بہت منت و سماجت کررہا تھا۔ اُس نے دونون کو اندر کرکے دروازہ بند کردیا اور زنجیر چڑھادی پھر وہ کنوین کی تہ کی طرف بڑھا اور اُس نے دیکھا کہ کرسی اوپر کی طرف چڑھ رہی ہی اور بہت سے آدمی نیچے کی طرف دیکھ رہے ہین اولیفنٹ راتھول کے چلاتے ہی سمجھا تھا کہ کرسی ضرور اوپر چلی جائیگی اور کرسی کا روکنا اُسکے اختیار سے خارج تھا مگر بغیر اسکے کہ وہ ایک لمحہ یہ سوچنے کے لیے ٹھہرے کہ اب کیا ہوگا وہ پھر اپنی کوٹھری کی طرف گیا جہان سے وہ نکلا تھا اور جہان کلاڈیہ جنگلہ سے بندھی تھی لمپ لیکر وہ پھر باہر نکلا اور بقیہ تین قیدیون کی کوٹھری مین جاکر اُن سب کو رہا کردیا۔

باب ۸۶

وارث آتھل

اب ہم ہنری بٹین اور مارکوئس آف ٹلی برڈین کی طرف متوجہ ہوتے ہین جو مع اپنے پچاس اجورہ دار سپاہیون کے قلعہ رشن مین داخل ہو گئے تھے۔ گارجسمین تخمیناً ایک درجن آدمی تھے بے قابو کر دیا گیا اور مارکوئس نے جو ہنوز واقف نہ تھا کہ اُسکے باپ کی وفات نے مسکوڈیوک آف آتھل کر دیا ہے اپنے تئین گرفتار شدہ سپاہیون کے سامنے ظاہر کیا۔ ہسٹنٹن اپنے وعدہ کے مطابق جو اُسنے ہنری بٹین سے کیا تھا قریب تھا۔ اب وہ یہ بتانے کے لیے آگے بڑھا کہ کیا کرنا چاہیے اُسنے کہا کہ کرایہ دار سپاہیون کو بارک مین جانا چاہیے جہان اصل حصہ قلعہ کی فوج کا رہتا ہے ناظرین کو معلوم ہو چکا ہے کہ فوج کے اس اصل جرگہ مین (علاوہ قلبگاہ کے سپاہیون کے) پچاس جوان تھے مگر ان پچاس مین سے ایک درجن گارد کی چوکی پر گرفتار ہو چکے تھے بس مشکل سے چالیس جوان بارک مین تھے۔ ہسٹنٹن نے کہا کہ اگر مارکوئس بارک مین جاوے تو سپاہی فوراً ہتھیار رکھدینگے یا اُسکے طرفدار ہو جاوینگے۔

پھاٹک پر ایسی خاموشی سے کارروائی کی گئی تھی اور بارک اتنی دور تھی کہ کوئی آواز جس سے شبہہ پیدا ہوتا سپاہیون کے کان تک نہین پہونچی پھاٹک کے سپاہیون کے ہتھیار چھین لیے گئے تھے اور وے بٹین کے نصف درجن سپاہیون کی حراست مین کر دیے گئے تھے۔ کیونکہ یہ قرین مصلحت نہین سمجھا گیا کہ بالفعل انکی خدمات کام مین لائی جائین۔ مبادا وے پلٹ پڑین اور اگر بارک کے سپاہی مقابلہ پر آمادہ ہون تو اُنکے شریک ہو جاوین۔

غرضکہ مارکوئس اور بٹین مع ہسٹنٹن کے سرگروہ اجورہ دار فوج کے بنکر بارک کی طرف چلے بہت سے سپاہی میخانہ مین شراب پی رہے تھے چند کمرون مین ٹہل رہے تھے اور بقیہ اپنی اپنی خوابگاہ کو چلے گئے تھے ہسٹنٹن کی صلاح سے اجورہ دار فوج کے دو گروہ کر دیے گئے ایک کو میخانہ مین کام کرنے کا حکم ہوا اور دوسرے کو گارد مین۔ اول گروہ کا سرغنہ مارکوئس تھا جب وہ مع اپنے ہمراہیون کے میخانہ مین گھس پڑا فوج قلعہ کے سپاہیون نے اُسکی نہایت ادب

سے تعظیم کی کسی نے مقابلہ نہین کیا اُنھون نے ہتھیار دے دیے اور قطار باندھکر اپنے قیامگاہ کو چلے گئے۔ ہنری ہٹن نے بھی ایسا ہی اثر پیدا کیا اُسنے اطلاع کی کہ مارکوئس ہونچگیا ہی اور ابھی آتا ہی جو لوگ اُسکی متابعت کرینگے اُنکو کچھ نقصان نہ پہونچے گا مگر جو لوگ باغیانہ تندمزاجی ظاہر کرینگے وہ ضرور مارے جائینگے غرضکہ کل قلعہ کی فوج بجز چند نفر کے جو قلبگاہ مین تھے تابع ہوگئے۔

اسٹنٹن (مارکوئس سے) ”آپ اور (ہنری ہٹین کی طرف مخاطب ہوکر) یہ صاحب بلا توقف قلبگاہ کی چھت پر جاوین تاکہ قیدی رہا ہو جاوین۔ اگر اب تک رہا نہین ہوے ہین۔ ایک درجن آدمی آپ کے ساتھ جانے کے لیے کافی ہین“

مارکوئس ”اور میری بہنین کہان ہین؟“

اسٹنٹن ”مین یقین کرتا ہون کہ وے اب اُنھین کوٹھریون مین قید ہونگی جہان اُنکو جانے کا بہت شوق رہا ہی“

ہنری ہٹن (نہایت خوش ہوکر) ”اہا اب میرا پیارا آقا چھوٹ جائیگا! چلیے حضور دیر نہ کیجیے!“ غرضکہ مارکوئس ہنری ہٹین۔ اور اسٹنٹن ایک درجن اجورہ دار جوان لیکر قلبگاہ کو گئے وے چکردار زینہ پر چڑھے اور اُس دروازہ تک پہونچے جو چھت پر کھلتا تھا۔ جیسے ہی وہ چھت پر پہونچے اُنھون نے دیکھا کہ قلبگاہ کے چند سپاہی جلد جلد کرسی کو اوپر کھینچ رہے ہین اور چند لوگ مشعلین ہاتھ مین لیے کچھ گھبرائی ہوئی باتین کر رہے ہین۔ یہ وہ وقت تھا جب راتھول نے کنوین کی تہ سے پکارا تھا کہ قیدی نکل بھاگے ہین اور اُسکے آدمی جو قلبگاہ پر تھے اُسکے چلانے سے گھبرا گئے۔

مارکوئس نے آدمیون کی طرف بڑھ کر کہا ”اپنے ہتھیار رکھدو ورنہ ابھی جان جاتی رہیگی!“ یہ لوگ بھی اسی طرح متحیر اور خائف ہوے جیسے بھاٹک منجانہ۔ اور بارک کے لوگ ہوے تھے اُنھون نے ہتھیار رکھدیے اور پلٹن کے چند جوانون نے اُنکو قلبگاہ کے ایک کمرہ مین لیجاکر بند کر دیا۔ اب ہٹین نے وہ ہولناک کل جو قیدیون کو کنوین کی تہ مین محبوس کرنے کو لنائی گئی تھی دیکھی!۔ اب وہ پہلی مرتبہ اُس موقع پر کھڑا ہوا جس پر اُسنے مشعلون کی لہراتی ہوئی منحوس روشنی اکثر دیکھی تھی!۔

اسٹنٹن نے کنوین کے دہانہ پر جھک کر کہا ”ہم مدد کو آگئے ہین!“

اولیفنٹ نے کنوین کے نیچے سے جواب دیا ”یہان بلکل سب معاملہ ٹھیک ہی!“

بٹین (جوش سے) "خدا کا شکر ہے!" اور اُس نے کرسی کے لٹکانے مین سٹنٹن کو مدد دی
اب اُن لوگون کا اوپر کھینچا جانا شروع ہوا جو اب تک قید تھے۔ جنرل اولیفنٹ نے
بوجہ اپنی قدر دانی عالی ظرفی کے اصرار کیا کہ مین سب سے آخر مین چڑھونگا تا کہ میرے
دوست بعافیت کنوین سے نکل جاوین پہلے میجر لمبٹن کرسی پر بیٹھکر اوپر گیا۔ بعد ازان
لارنس لی۔ ایم اسکے بعد مسٹر لمبٹن۔ اور سب سے آخر مین جنرل اولیفنٹ۔ اب قلعگاہ کی
چھت پر کیسی مبارک سلامت ہونے لگی کیسے کیسے مستعجل استفسار اور برق دم جواب ہونے لگے
مارکوئس نے گرمجوشی سے نامور اولیفنٹ سے ہاتھ ملایا جسکی اُسنے بہت شہرت سُنی تھی
مگر اب پہلی مرتبہ دیکھا۔ اور ہنری بٹین تو پرجوش شکریہ اور تعریفون کے بوجھ سے دبا جاتا تھا
اور اُسکو نہایت فخر اور انبساط تھا کہ جنرل اولیفنٹ نے اُسکو بطور بھائی یا بیٹے کے گلے
سے لگا لیا اور کہا کہ مین اب سے تمھارے ساتھ بطور بھائی یا بیٹے کے محبت کرونگا۔

درباب توضیح حال کے جنرل اولیفنٹ نے اسٹنٹن کی طرف اشارہ کر کے مارکوئس
سے کہا "یہ قابل قدر شخص ہے جسکی مین آپ سے سفارش کرتا ہون ہنری بٹین کو جو کچھ
معاوضہ ملے گا وہ میرے ذمہ ہے اور وہ ابھی تم سب کے سامنے دیا جائیگا۔ مگر اسٹنٹن
نہایت ضروری شخص تھا اور اُسنے بہت وفاداری کی ہم بہت سی باتون کی بابت اُسکے
ممنون ہین جنکی صراحت مین بالفعل نہین کر سکتا۔ وہ ہتھیار جنسے ہم نے آپ کی بہنون کو
ڈرایا اور وہ ڈوریان جنسے ہم نے اُنکو باندھا اسٹنٹن نے لادی تھین اُسی کے توسل سے
نہ صرف ہماری آپس مین گفتگو ہوتی تھی بلکہ مجلس کے اندر سے میرے اور باہر سے بٹین کے
پیغام سلام ہوتا تھا اُسی کے ذریعہ سے دیگر قیدیون کو تدابیر زیر تجویز معلوم ہوتی تھین"

لارنس لی (اولیفنٹ سے مخاطب ہوکر)۔ "اور اُسی کی معرفت مین نے آپکا
حکم پایا کہ لیڈی ٹلیہ کی مکاریون کی متابعت کرون تا کہ اُسکو دام مین گرفتار کرلون"

مارکوئس "اور میری تینون بہنین کہان ہین؟"

اولیفنٹ "وے نیچے ہین اور اب بندھی نہین ہین بلکہ جدا گانہ کوٹھریون مین
ہین۔ اور وہان راتھول بھی ہے۔"

اسٹنٹن "اور پادری بھی تو ہے"

ٹلی بریڈین "راتھول جو اصل آلہ میری بہنون کی نفرت انگیز کارروائیون کا تھا اُسی

کوٹھری مین مقید رہے گا جس مین آپنے اُسکو بند کیا ہی اور ممکن ہو کہ وہ دارہ کو زینت دیوے۔ رہین میری بہنین وہ اب بے قابو ہین غالبًا آپ اور آپکے دوست مجھسے اس بارہ مین اتفاق کرینگے کہ مین اُنکے ساتھ کسی قدر رحم کرون؟

ادلیفٹنٹ ووڈ خدا نہ کرے کہ ہم عورتون سے جنگ کرین گو اُنھون نے کسی قدر بے رحمی کے ساتھ ہمارے دل کے خلاف جنگ کی اور فی الجملہ بے ترسی کے ساتھ بخلاف ہماری جانون کے کارروائی کی۔ اگر ہم اُنکے مکر کے خلاف کرتے رہتے اور اُنکے اختیار مین بنے رہتے۔ جناب اُنکو معافی دیجیے کیونکہ معافی دینا ممکن ہو۔ اُنکی ناپاک تدبیرون کی ہزیمت ہی اُنکے لیے کافی سزا ہی؟

لارنس لی اور دونون لمبطن نے بھی ان شریفانہ خیالات سے اتفاق کیا اور مارکوئس نے اس فیاضانہ رعایت کے شکریہ مین جو اُنھون نے کی سب سے مصافحہ کیا اب اسٹنٹن مع ایک اجورہ دار سپاہی کے کرسی پر بٹھلکر نیچے اُترا اور چند ساعت مین پادری قلبگاہ کی چھت پر بھیجا گیا وہ مارکوئس کے قدمون پر گر پڑا اور اُسنے اُسکو یہ کہکر بہ ذلت وخواری نکلوا دیا کہ میری نالائق بہنون کے نامعقول آلہ جو کچھ سزا مین تیرے اوپر عائد کرتا ہون صرف اسی قدر ہی کہ تو اپنے تقدس مآب عہدہ کو چھوڑ دے جسکو تونے ناپاک کیا ہی اور سب سے پہلے جہاز مین جو ساحل انگلینڈ یا آئرلینڈ کو روانہ ہو اُسپر سوار ہوکر چلا جا اور جزیرہ مین کو چھوڑ دے؟

چنانچہ ذلیل وخوار پادری چلا گیا اور مارکوئس نے حکم دیا کہ اُسکی تینون بہنین قیدخانہ سے نکالی جاوین اور اپنے کمرے مین کیجاوین اور اُنکو اطلاع دیجاوے کہ وے کل ایک جہاز پر بٹھا کر اسکاٹلینڈ کو بھیجدی جاوینگی جہان اُنکو گوشۂ تنہائی مین رہنا ہوگا۔

مارکوئس ووڈ جنرل ادلیفٹنٹ اب مین اپنے باپ کو دیکھنے جاتا ہون اگر آپ اور آپکے دوست مع ہنری ہٹین کے میرے ساتھ چلین تو مین نہایت فخر کے ساتھ آپ کو اُنسے ملاؤنگا اور آپ میرے باپ کو ان تمام ناپاک کارروائیون سے بری سمجھین گے جن کے آپ شکار رہے افسوس میرا بیچارہ باپ بوجہ کمزوری عقل اور خرابی صحت کے اپنی بیٹیون کے بڑے دباؤ کا ایسا تابع تھا کہ اُسکو اُنکے فعل کا ذمہ دار سمجھنا گناہ ہوگا؟

جنرل ادلیفٹنٹ ووڈ ایک ساعت تامل کیجیے ابھی ابھی ہم سب آپ کے والد کے

کمرہ کو چلتے ہین ہین نے ابھی کہا ہی کہ اس شخص کو معاوضہ دینا ہی جس کے احسان سے ہم کبھی سبکدوش نہین ہو سکتے ہنری بٹین گھٹنے ٹیک کر کھڑے ہو!"

نوجوان چوبدار جو اپنے قابل تحسین اور پیارے آقا کی ہر بات کی تعمیل کرنے کا مستعدی سے عادی تھا فوراً گھٹنے ٹیک کر کھڑا ہو گیا مگر اُسکو معلوم نہ تھا کہ کیا ہونے والا ہی۔ جنرل ادلیفنٹ نے ایک سپاہی سے تلوار لی اور دو سپاہیون نے مشعلین اونچی کین بعد ازان جنرل نے بآواز بلند یون تقریر کی۔

"ہنری بٹین بہ سند اُس فرمان شاہی کے جسکے ذریعہ سے مین گورنر جنرل نوآبادیہائے امریکا کا مقرر ہوا ہون اور جس سے مجھکو ہر حصہ دنیا مین ساحل برطانیہ اعظم و آئرلینڈ کے شاہی حقوق عطا ہوے ہین اور بہ سند اُس اختیار کے جو مجھکو حاصل ہی اور جسکو مین اسوقت خوشی سے کام مین لاتا ہون مین تمکو ان لوگون کے سامنے جو تمھاری وفاداری۔ استقلال۔ اور سپاہیانہ عظمت۔ کی گواہی دے سکتے ہین نائٹ مقرر کرتا ہون۔ اچھا سر ہنری بٹین اُٹھو!"

نوجوان اُٹھا اور اُس نے اپنے آقا کے ہاتھ کو تھام لیا حاضرین نے اُسکو مبارکباد دی اور چند ساعت تامل کے بعد اُس نے اس بڑی عزت اور قدر افزائی کا جو جنرل ادلیفنٹ نے اُسکی کی بہت شکریہ ادا کیا۔

چند جوان مارکوئس کی بہنون کے ساتھ کر دیے گئے کہ اُنکو اُنکے کمرہ مین پہونچا دین اور مارکوئس۔ ادلیفنٹ۔ لارنس لی۔ سر ہنری بٹین۔ اور دونون لمنٹن قلعگاہ کی چھت سے اُترے اور غلام گردش مین داخل ہوے جسمین قلعہ کے خاص کمرون کے دروازہ تھے رونلڈ اپنے باپ کے کمرہ کو جاتا تھا وہ راستہ بتاتا ہوا آگے چلا۔ اُسنے سٹکنی کھولنا چاہی مگر دروازہ نہ کھُلا تب اُسنے زنجیر کھٹکائی اور مورنہ نے اندر سے کہا "کون ہی؟"

مارکوئس "مین مارکوئس آف ٹلی بر ڈین ہون"

مورنہ نے کمرہ کے اندر سے جواب دیا "خاموش رہو ڈیوک صاحب سوتے ہین!" کیونکہ تینون بہنون نے اُسکو حکم دیا تھا کہ اندر بیٹھی رہنا اور کسی کے کہنے سے دروازہ نہ کھولنا۔

مارکوئس "مین حکم دیتا ہون کہ دروازہ کھولدو اور مجھکو اندر آنے دو مین اپنے والد کو نہ جگاؤنگا مگر مین اس بات کا اطمینان کرنا چاہتا ہون کہ اُنکی اچھی طرح

تیمارداری ہوتی ہی یا نہین؟"

مورنہ "مگر مین دروازہ کس طرح کھولون مین ڈیوک کے پاس بیٹھی ہون خالی نہین ہون آپ کی بہنون نے مجھکو دروازہ کھولنے کی ممانعت کردی ہی" کیونکہ مورنہ کو وہ تمام واقعات جو قلعہ مین ہوے تھے معلوم نہ تھے۔

مارکوئس نے اپنے ہمراہیون سے کہا "بخدا کچھ دال مین کالا معلوم ہوتا ہی اور اُسکے چہرہ پر ایک قسم کی بیچینی ظاہر ہوئی مگر اُس نے پھر زور سے چلا کر کہا "مین حکم دیتا ہون کہ دروازہ کھولدے! میری بہنون کو کوئی اختیار نہین ہی کہ اپنی مرضی کو اس قلعہ مین سب پر بالا کرین نہ اُنکو کبھی یہ اختیار حاصل تھا"

مورنہ اس جملہ سے خائف ہوئی اور اُس نے دروازہ کھولنے مین کچھ تامل نہین کیا اور مارکوئس کمرہ مین داخل ہوا اُسکے دوست اُسکے پیچھے تھے ایک دھندلا لمپ میز پر جل رہا تھا وے سب وہان کا سماں دیکھکر جھجک گئے حتی کہ اولیفنٹ جو کسی فیر یا بری فوج کے آجانے پر بھی نہ جھجکتا ایک ساعت کے لیے اُس خوفناک نظارہ سے جھجک گیا کیونکہ وہان فقط ایک لمپ کی دھندلی روشنی مین ڈاکٹر کی نعش آرام کرسی پر بیٹھی ہوئی پائی گئی اور کوچ پر ڈیوک کی نعش پڑی تھی غرضکہ اس سین نے جو دہشت سے بھرا ہوا تھا مارکوئس پر ظاہر کردیا کہ اُسکا باپ مرگیا ہی اور وہ خود ڈیوک آف آتھل اور وارث جزیرہ مین ہوگیا ہی۔

پہلے تو نئے ڈیوک کے ذہن مین یہ بات آئی کہ مورنہ کی طرف بدرشتی متوجہ ہو کر اُس سے پوچھے کہ اُس نے اُسکو اُسکے باپ کی وفات کی بابت کیون دھوکا دیا اور وہ بھیانک نعش کسکی ہی جو ظاہرا دوسری نعش کی رفاقت کے لیے بیٹھی ہی مگر پھر اُسکے دل مین کچھ خیال آیا اور وہ گھٹنے ٹیک کر کوچ کے پاس کھڑا ہوگیا اور اپنے مُنھ پر ہاتھ رکھکر چند ساعت تک خاموشی کے ساتھ متوفی کی روح کے لیے دعا کرتا رہا۔ اولیفنٹ اور اُسکے ہمراہی دروازہ کے پاس ساکت کھڑے رہے وے متوفی اور اُسکے بیٹے کے سامنے جو اپنے باپ کی مغفرت کے لیے دعا کررہا تھا ادب سے سر جھکائے کھڑے رہے۔

جدید ڈیوک آف آتھل یعنی سابق مارکوئس آف ٹلی بردین کوچ کے پاس سے اُٹھا اور خوف زدہ مورنہ کی طرف درشتی کے ساتھ بڑھا اور دبی ہوئی آواز سے جو مقتضائے کمرہ موت تھا پوچھا "عورت بتا کہ اس سب کے کیا معنی ہین جو ہم دیکھ رہے ہین میرے

باپ کے رفیق کرسی نشین کی صورت شہر کاسل ٹاؤن کے ڈاکٹر کی سی معلوم ہوتی ہی مگر وہ کیونکر مرا؟ اور یہان کیون ہی؟ کیا معزز ڈیوک کو مُنھ چڑھانے آیا ہی؟ یا کسی عجیب اور ہولناک حادثہ نے اُسکو تصویر ہیجان کرکے محافظ دوسرے مردہ کا بنا دیا ہی؟"

مورنہ گھبرا گئی اور بہت خائف تھی اُس نے دیکھا کہ ڈیوک کی تینون بیٹیون کی خبر نہین معلوم ہوئی اُسکو اُنکی طرف سے اور جھوٹ بولنے مین خوف معلوم ہوتا ہم جو کچھ حال اُسکو معلوم تھا اُسکا بھی وہ قرار نہ کرنا چاہتی تھی کہ مبادا وہ اُنکی کارروائیون کے نتائج کے لپیٹ مین آجاوے۔

ڈیوک آف ایتھل "عورت۔ بولتی کیون نہین۔ مین تجھکو حکم دیتا ہون کہ جلد بول! تو تو بظاہر آلہ ہی تو اُس لائق نہین ہی کہ تجھ سے بدلا لیا جاوے اور اگر تو اپنے تئین میرے رحم پر چھوڑے تو تو سزا سے بھی بچ سکتی ہی پہلے یہ بتا کہ میرے باپ نے کب انتقال کیا؟"

مورنہ کی اِس گفتگو سے کچھ ہمت بندھی اور اُس نے جواب دیا "حضور آج رات کو نو اور دس بجے کے درمیان انتقال ہوا ہی۔"

ڈیوک "ابتو آدھی رات کا عمل ہوگا اچھا یہ تو بتاؤ کہ یہ (ڈاکٹر کی نعش کیطرف اشارہ کرکے) کب اور کیونکر مرا۔ خبردار جھوٹ نہ بولنا!"

مورنہ قدمون پر گر پڑی اور اُس نے سب حال کہدیا کہ ڈاکٹر بڈھے ڈیوک کے مرنے کے بعد معہ تینون بہنون کے کمرے مین گیا تھا اور اُسکے ذرا دیر بعد تینون بہنین ڈاکٹر کی نعش لیے ہوے اسی کمرہ مین آئی تھین اور کلاڈیہ نے کہا تھا کہ ڈاکٹر کو دفعتاً غش آگیا ہی اور اُس نے یہ بھی کہا تھا کہ یہ مشہور کرنا مناسب ہوگا کہ سکرات موت دیکھنے کا ڈاکٹر پر ایسا اثر ہوا کہ وہ خود مرگیا رونلڈ کے چہرہ پر اِس قصہ کے سننے سے ایک کبیدگی سی طاری ہوئی اور لیفٹنٹ اور اُسکے ہمراہیون نے شبہہ اور خوف کی نگاہین ایک دوسرے پر ڈالین۔

ڈیوک آف ایتھل (دھیمی مگر پر جوش آواز سے) "ڈاکٹر لوگ موت دیکھنے کے ایسے عادی ہوتے ہین کہ وہ کسی کو مرتا ہوا دیکھنے سے خود نہین مرجاتے مین مین نے وعدہ کیا تھا کہ اپنی بہنون کے ساتھ رحم کرونگا مین نہین کہہ سکتا کہ مین اُس ارادہ کو پورا کرونگا یا نہین (ڈاکٹر کی نعش کی طرف اشارہ کرکے اور مورنہ کی طرف مخاطب ہوکر) عورت

اس نعش کو دوسرے کمرہ مین لیچل دونون کی تجہیز و تکفین ہوگی "
یہ کہکر ڈیوک آف آتھل کمرہ سے نکلا اور اڈیفنٹ اور دیگر حاضرین بھی اُسکے پیچھے پیچھے نکلے اور گول کمرہ مین گئے جہان اب تک میز پر پلیٹ و ڈش تھے اور شراب شیرینی اور میوہ چنے تھے جو تینون بہنون نے تہ خانہ مین آخری مرتبہ اُترنے سے پہلے کھائے تھے
ڈیوک آف آتھل (غمگین ہوکر) "میرے دوستو ہمکو ایک بہت سنگین اور سیہ کار جرم کا حال معلوم ہوا جسکا وہم و گمان بھی نہ تھا مین اسکو اچھی طرح سمجھ گیا ! میرے باپ نے قبل عمل مین لانے اُن تدبیرون کے انتقال کیا جو اُنھون نے بذریعۂ نکاح پوری کرنا چاہی تھین اور اُسمین کوئی شک نہین کہ بیچارہ ڈاکٹر کو میرے باپ کے انتقال کرنے کا ٹھیک وقت معلوم ہوگیا یہ ایسا راز تھا جسکو میری بہنین مخفی رکھنا چاہتی تھین کہو دوستو تمھاری کیا صلاح ہی مین کس طرح عمل کرون ؟ "
جنرل اڈلیفنٹ "یہ بات ذرا سخت ہی کہ ایک بھائی کو یہ صلاح دیجاوے کہ اپنی سگی بہنون کو پھانسی دے اپنی بابت تو مین صاف طور سے کہہ سکتا ہون کہ اگر مین بھائی ہوتا اور میری بہنین کوئی جرم کرتین تو مین قانون اخوت کو بالائے طاق رکھدیتا اور مجھکو ذرا بھی خدشہ نہوتا کہ مین خلاف ورزی قانون قدرت اور قانون الٰہی کی کرتا ہون مین اُنکو اُس سزا کے لیے چھوڑ دیتا جو اُنکا سیہ کار کانشنس جلد یا دیر مین اُنپر عائد کرتا "
دیگر حاضرین نے بھی جنرل کی راے سے اتفاق کیا اور ڈیوک آف آتھل نے جو صرف اپنے خیالات کی تائید چاہتا تھا کہا "مین اُنکی جان بخشدون گا مگر مین اُن کو اسی وقت ایک جہاز پر سوار کرکے ساحل اسکاٹلینڈ کو روانہ کردون گا تاکہ میری پدری جاگیر کے قلعہ مین قید کی جاوین "
چنانچہ اسی مضمون کا حکم نافذ کیا گیا اور اسٹنٹن کو ہدایت کی گئی کہ اُنکو نکلوادے اور ڈیوک آف آتھل کے مہمان اُن کمرون کو گئے جو اُنکے لیے تیار کیے گئے تھے مگر قبل اسکے کہ لارنس لی اور جنرل اڈلیفنٹ استراحت کرین اُنھون نے بہت سی باتین کین جو کرنیل رمبالڈ کے متعلق تھین۔

باب ۷۸

بغاوت

کلاڈیہ سبینہ - اوڈرملیہ رات کو ایک جہاز پر سوار کی گئین اور جہاز شہر کاسل ٹاون سے روانہ ہوا صبح کو باشندگان شہر نے دیکھا کہ قلعگاہ پر سیاہ پھریرا اُڑ رہا ہے اور اس سے اُنھون نے سمجھا کہ بڈھے ڈیوک آف آتھل نے انتقال کیا۔ خبر مشہور ہوئی کہ بنا ڈیوک آف آتھل رات کو ہیونچگیا اور اُسکے ساتھ بہت سے دوست ہین منجملہ اُنکے جنرل ڈیفینٹ بھی ہے کیونکہ رونلڈ نے اپنی بہنون کی بدذاتی پر یہانتک خاک ڈالی کہ یہ بھی معلوم ہونے پائے کہ زیر زمین قید خانون سے ڈیفینٹ اور اُسکے رفیقون کو آزادی کی ہوا اور روشنی کیونکر نصیب ہوئی اس امر کی بابت بھی سرگوشیان ہونے لگین کہ کلاڈیہ سبینہ اور ڈملیہ جزیرۂ مَیَن سے چلی گئین اور ڈاکٹر سکتہ کی وجہ سے قلعہ کے اندر فوت ہوا۔

صبح کو کونسل جمع ہوئی اور رونلڈ نے بذریعۂ ایک قاصد کے ضابطہ سے بڈھے ڈیوک کے مرنے کی اطلاع دی اور کونسل نے جدید فرمانرواے جزیرہ مَیَن کو نصف تاسف اور نصف تہنیت کے مضمون کا ایڈرس ویسی ہی آمادگی سے بھیجا جیسے چند گھنٹہ قبل کرتی اگر اُس سے تینون بہنون اور اُنکے تینون شوہرون کی حکومت کے حسب روایت خاندانی اعلان کرنے کو کہا جاتا۔ دونون مردون کی تجہیز وتکفین کا سامان کیا گیا اور جدید فرمانرواے جزیرہ مَیَن نے بجواب ایڈرس کونسل کے تحریر کیا کہ اپنے باپ کی تجہیز وتکفین کرنے کے بعد مین جزیرہ کے قوانین اور برتاؤ کی اصلاح کا کام شروع کرونگا خصوصًا اس نظر سے کہ جزیرہ کو گردپیش کے ممالک کے بدمعاشون کا مامن نہ ہونے دون۔

جو کچھ شبہہ ڈیوک کو اس بارہ مین تھا کہ اُسکی بہنون نے ڈاکٹر کو ہلاک کیا وہ اُس زہر کی شیشی ملجانے سے رفع ہوگیا جسکے چند قطرہ ڈاکٹر کو پلائے گئے تھے اُسکی آزمایش ایک جانور پر کی گئی اور فوری اثر نمایان ہوا اور رونلڈ اس خیال سے تھرا گیا کہ یہ تینون چڑیلین مجھ سے ایسی قرابت قریبہ رکھتی ہین۔

اُسی روز صبح کو ایک قاصد کے ہاتھ لارنس لی کے خطوط بنام ہروتھا انگلستان کو

کو بھیج گئے لارنس نے جنرل اولیفنٹ - دونون لمبسٹن - اور سر ہنری ہیٹن کی صحبت مین
حسب خواہش جدید فرمانروائے جزیرہ ہیٹن کے چند روز رہنے کا وعدہ کیا کیونکہ
ڈیوک نے کہا کہ بعد اس سب تکلیف کے تمکو چند روز میرے یہان آرام کرنا چاہیے
اگر تم میری درخواست کو قبول نہ کروگے تو مجھکو نہایت رنج ہوگا لارنس بی اور
دونون لمبسٹن کو خصوصاً میجر لمبسٹن کو قید مین بہت تکلیف ہوئی تھی مگر جنرل اولیفنٹ
پر کچھ بھی اثر نہوا تھا تاہم اُس نے تھوڑے عرصہ تک آرام کرنے کے لیے ٹھہرنا مناسب
سمجھا تا کہ اُسکے احباب کو آسائش کرنے کا موقع ملجاوے کرنیل رمبالڈ کی بابت
لارنس نے اولیفنٹ کے بتانے سے ایسے تسکین بخش خطوط بھیجدیے تھے کہ اُسکو
اطمینان ہوگیا تھا کہ اُسکی پیاری روتھ کو اپنے باپ کی بابت اضطراب سے بہت کچھ
سُبکدوشی ہوجاویگی لارنس کو اولیفنٹ کی عظمت کا ایسا عقیدہ ہوگیا تھا
کہ وہ جنرل کے ہر وعدہ پر پورا اعتبار کرتا تھا اور اس خاص صورت مین اولیفنٹ
نے کہا تھا کہ رمبالڈ ضرور بچ جاویگا -

اولیفنٹ - "آؤ ہم سب لوگ یہان چند روز قیام کرین نہ صرف اسلیے کہ ہم تازی
ہوا اور تفریح سے ذرا قوت حاصل کرین بلکہ اسلیے بھی کہ ڈیوک سے بے اعتنائی نہ
سمجھی جاوے جس نے صاف باطنی سے ہماری مہمان نوازی کی ہی - وہ سوچتا ہی کہ
اُسکو اُن بدسلوکیون کا بدل کرنا چاہیے جو اُسکی بہنون نے ہمارے ساتھ کی ہین
اور یہ نامناسب ہوگا کہ ہم اس موقع پر اُس سے گریز کرین ہم یہان تا اختتام رسوم
میت رہینگے بعد ازان فوراً لندن کو چلینگے مین تم سے پھر وعدہ کرتا ہون کہ رمبالڈ
رہا ہوجائیگا اور تمھاری پیاری روتھ پھر خوش ہوجائیگی - کیا تم نے کبھی ایسا دیکھا
ہی کہ مین نے کوئی اقرار کیا ہو اور اُسمین ناکام رہا ہون ؟ - پس تم کچھ اندیشہ نہ کرو
کہ مجھکو ایسے معاملہ مین ناکامی ہوگی جو ایک راست باز باوقعت شخص کے چال چلن
اور زندگی سے متعلق ہی اور نیز اُن لوگون کی خوشی سے جو مجھکو پیارے ہین "

ڈیوک متوفی کی رسوم میت مرنے کے چوتھے روز عمل مین آئین اور مناسب ک
اور احتشام کے ساتھ جنازہ اُٹھایا گیا اور جنازہ کے پیچھے رونلڈ اور اُسکے احباب
ممبران کونسل فوج قلعہ اور بہت سے شہر والے تھے ڈاکٹر کی تجہیز و تکفین بھی اُسی دن

پریوٹ طور پر عمل مین آئی دوسرے روز چند تجاویز پر غور کرنے کے لیے کونسل جمع
ہوئی جو جدید فرمانروا ے جزیرہ ٹین نے پیش کی تھین اور اُن مین تحریر تھا کہ
سخت قانون بنائے جاوین تاکہ بدمعاشی اور بدویترگی کی روک ہو جو نو وارد
نے جزیرہ مین جاری کر رکھی تھی جب کونسل اِن مراتب پر غور کر رہی تھی ڈیوک
آف آتھل اپنے دوستون کے ساتھ مشورہ کر رہا تھا کہ راتھول کے ساتھ کیا کرنا چاہیے
پہلے تو ڈیوک کا ارادہ ہوا کہ اُسکو بہت سخت سزا دے مگر ادلیفننٹ نے اُسکو بہت
نرمی سے یاد دلایا کہ راتھول محض آلہ اُسکی بہنون کا تھا اور چونکہ اُسکی بہنون کی
جان بخشی ہو گئی یہ مناسب اور قرین انصاف نہین ہی کہ سارا بخار اُسی پر نکالا جاوے
جنرل نے یہ بھی کہا کہ اگر راتھول کو پھانسی دیجائیگی تو سب لوگ جو روئداد مقدمہ
سے واقف ہین سمجھین گے کہ اُس سے انتقام لیا گیا واجبی سزا نہین دی گئی اور جو لوگ
کہ گذشتہ حرکات قبیحہ سے واقف نہین ہین اُنکے دل مین شبہہ پیدا ہوگا کہ عوام سے
بہت کچھ مخفی رکھا گیا ہی۔ ڈیوک نے اِن دلائل کو قبول کیا اور راتھول کی نسبت حکم
جلاوطنی کا دیا گیا اس حکم کی اُسکو اطلاع دی گئی اور اُسکو تنبیہ کی گئی کہ اگر وہ تین دن
کے اندر جزیرہ مین پایا جائیگا تو اُسکی جان لے لیجائیگی چنانچہ راتھول رخصت ہوا اور
بہت جلد کاسل ٹون سے چلا گیا۔

اُسی روز ایک اور حیرت انگیز خبر قلعہ رشن مین پہونچی وہ یہ تھی کہ کلاڈیہ سبینہ اور
تلیہ نے کسی ذریعہ سے کپتان اور ملاحان جہاز کو جس مین وے بھیجی گئی تھین گانٹھ لیا اور
بجاے اسکے کہ ساحل اسکاٹ لینڈ کو جاوین وے جزیرہ ٹین کے شمالی حصہ مین جہاز
سے اُتری ہین اور وہان بہت سے رفیق جمع کیے ہین یقینًا اس ارادہ سے کہ جزیرہ
کی حکومت کے واسطے اپنے بھائی سے مقابلہ کرین یہ قرار پایا تھا کہ اگلے روز لیفننٹ
اور اُسکے دوست رخصت ہونگے مگر ڈیوک آف آتھل نے اُنسے چند روز اور توقف
کرنے کو کہا تاکہ اُسکو اُسوقت مین جو نئی کھانی پیدا ہوئی ہی اپنے مشورہ سے مدد دین چنانچہ
وے اسپر راضی ہوے اور اگلے اڑتالیس گھنٹہ مین اور اخبار تینون بہنون کی کاروائیون
کے قلعہ رشن مین پہونچے یہ معلوم ہوا کہ اُنھون نے مشتہر کیا ہی کہ اُنکے بھائی نے بہت سنگین
جرائم کیے ہین یعنی یہ کہ اپنے باپ کو مار ڈالا ہی اور ڈاکٹر کو بھی زہر دے دیا ہی تاکہ وہ

اُسکے جرائم کا حال نہ کہہ سکے دیگر اشتہارات مین باشندگان جزیرہ پر ظاہر کیا گیا کہ غاصب فرمانروائے جزیرہ مین یعنی رونلڈ کا ارادہ ہی کہ تمام پرانے حقوق مراعات اور اقرار ناموں کو بالائے طاق رکھدے اور اُس نے جزیرہ مین گورنمنٹ انگلشیہ کے ہاتھ فروخت کر دینے کا وعدہ کیا ہی اور بندوبست کیا ہی کہ افواج شاہی کو قصبہ جات اور گڈھون مین متعین کرے مزید بران تینون بہنون کے اشتہارون مین درج تھا کہ وہ سب لوگ جواب تک جزیرہ مین پناہ لیتے رہے ہین ہمارے جھنڈے کے نیچے جمع ہون تاکہ اُن قوانین کی حفاظت کرین جس سے اُنکو وہان امن ملتا تھا قلعہ رشن مین یہ بھی خبر پہونچی کہ خواہران ثلاثہ کو فوج جمع کرنے مین بہت کامیابی ہوئی ہی اُنھون نے ہر موافق اور مخالف کو دعوت دی ہی اور ایسی دعوت مین ناکامی نہین ہوسکتی جاہل کسانون نے اس خیال سے ڈراکر کہ فوج شاہی ہمارے اوپر مسلط کیجاویگی پھاوڑا اور کدال پھینک کر کلاڈیہ اور سبینہ اور ٹلیہ کی حمایت کے لیے تلوار اور تمنچہ اُٹھائے حصہ شمالی جزیرہ کے قصباتی اور دیہاتی لوگ بھی ان نمایشی اشتہارات سے دام مین آگئے قلعہ سِل کاسل اور دیگر قلعہ جات کی فوج بھی اُن سے موافق ہوگئی خلاصہ یہ کہ ایک ہی ہفتہ مین بغاوت خطرناک ہوگئی۔

دن بدن اور گھنٹہ بہ گھنٹہ قلعہ رشن کو خبرین پہونچتی تھین شہر اور قلعہ ڈگلس مین بھی خواہران ثلاثہ کی رفاقت کی بغاوت تیزی سے بڑھنے لگی اور دو ثلث جزیرہ سے زائد طرفدار ناحق کا بخلاف حق کے ہوگیا وہی تجاویز جو ڈیوک آف آتھل نے نہایت سمجھداری سے غور کے لیے کونسل کے سپرد کی تھین اُسکی بہنون کی تدابیر کی عین ہوئین اصل مین تو یہ تینون بہنون کا محض اختراع تھا کہ وہ جزیرہ کے دستورات مین تغیر کرنا چاہتا ہی اس لیے کہ یہ امر انھون نے اُسکی تقریرات سے جو اُس نے خوات ضمنیہ مین کی تھین اخذ کیا تھا مگر جب یہ مشہور ہوا کہ رونلڈ نے فی الواقع ان تجاویز کو غور کے لیے کونسل کے سپرد کیا ہی تو کلاڈیہ سبینہ اور ٹلیہ کے اشتہار کی پوری طور پر تصدیق ہوئی اور چونکہ ایک امر صحیح پایا گیا یہ قیاس کیا گیا کہ اور باتین بھی اسی طرح صحیح ہونگی بدتر سے بدتر بدمعاش تھے۔ گلہ دراز۔ اور بیفکرے جو کاسل ٹون مین جمع تھے اس خبر کے سنتے ہی کہ بدمعاشون کے اخراج کی تجویز غور کے لیے کونسل کو سپرد

کی گئی ہی بے تحاشا باغی فوج مین شریک ہونے کے لیے دوڑے اب یہ فوج متوفی ڈیوک کی تجہیز و تکفین کے بعد ایک مہینہ کے اندر پانچہزار کی حد تک ہونچگئی۔ ایک اور خبر جسکا ذکر کرنا ضرور ہی قلعہ رشن مین ہونچی وہ یہ کہ راتھول تینون بہنون کے مستقر کو ہونچ گیا ہی اور سر عسکر انکی فوج کا مقرر کیا گیا ہی۔

مگر اس اثنا مین ڈیوک اور اسکے دوست بھی غافل نہ تھے رخصت احباب کا خیال اب بے تعداد مدت کے لیے ملتوی کیا گیا کیونکہ دلیر اولیفنٹ ہرگز اپنے دل سے اس بات کو گوارا نہ کرسکتا تھا کہ جدید فرمانروا ے جزیرہ گیش کو اُس پریشانی مین جو اسکو لاحق ہوگئی ہی بے مدد چھوڑے نہ جنرل نبرد آزما کو ظاہرا میدان جنگ سے بھاگنے کی خواہش تھی۔ رونلڈ گو نیک نیت شخص تھا تاہم مضبوط دل نہ رکھتا تھا اوائل عمر مین بلکہ تھوڑے عرصہ گذشتہ تک وہ عیاشی مین مصروف تھا جس سے اسکی قوتون مین کسیقدر فرق آگیا تھا اور گو ایک یا دو سال سے اسکا چال چلن درست ہوگیا تھا تاہم اسکو اپنی گذشتہ بے عنوانیون کے اثر سے کافی طور پر سبکدوشی حاصل نہوئی تھی کہ وہ اس کمزوری کو دور کرتا جو اسکو لاحق ہوگئی تھی۔ اسمین جرأت کی کمی نہ تھی مگر اسمین صائب الراے اور استقلال کی ضرورت تھی اور نیز اُس دلیری کی جو جنرل اولیفنٹ مین پائی جاتی تھی۔

پس جنرل اولیفنٹ ڈیوک کے تمام امیدون کا مرکز تھا۔ اور اُس نامور نبرد آزما نے نہایت چستی اور مستعدی سے جس مین نہایت اطمینان تھا کام شروع کیا۔ بٹین کے پچاس معاون نوجوانون نے ڈیوک کی ملازمت قبول کی اور قلعہ کی اصل فوج بھی انعام اکرام کے ذریعہ سے اپنے نئے آقا کی طرف سے لڑنے پر آمادہ کی گئی۔ اولیفنٹ نے اعلام نامجات بجواب اشتہارات خواہران ثلاثہ تیار کیے وہ خود رنگروٹ بھرتی کرنے کے لیے اضلاع گرد و پیش مین گیا۔ اسکا پاؤن ایک جگہ نہ جمتا وہ یہان وہان ہر جگہ پھرتا کبھی اُس فوج کو آراستہ کرتا جو اُسنے جمع کی تھی اور کبھی اور فوج بہم پہونچانے کے لیے چلا جاتا پھر سکوت کے ساتھ خواہران ثلاثہ کے اشتہارات کو پڑھتا۔ بعد ازان سنجیدگی سے غور کرکے سمجھکر اُنکے جواب لکھتا۔ اُسنے شہر کو محفوظ کیا۔ اُسنے ایک بجرہ تمام جہازون کا بنایا غرض جو اسکو بہم پہونچے وہ کسی وقت آرام نہ کرتا۔ تاہم ان تمام بے تعداد کامون اور مہمون مین کسی نے اسکو گھبرایا ہوا نہین دیکھا۔ بلکہ اسکا انداز ساکت اور مجتمع دلیری کا تھا۔"

اس طرح پر ایک ماہ ڈیوک متوفی کی تجہیز اور تکفین کی تاریخ سے گذر گیا۔ اس اثنا مین لارنس نے اپنی زوجہ اور خسر کو خطوط بھیجے۔ اور پھر اُنکو اطمینان دلایا کہ اولیفنٹ اپنا وعدہ ضرور پورا کرے گا اور اپنی زوجہ کو یہ لکھا کہ تم اُسکو بے اعتنائی نہ سمجھنا اگر مین بالفعل اُس مقام پر رہون جہان سے چلا جانا نامردی کی بات ہی۔ اُسکی دلیر زوجہ نے مناسب جواب دیا۔ کیونکہ وہ اُس سے محبت رکھتی تھی۔ اور ڈرتی تھی کہ اُسکا اُسکے ہاتھ سے جاتا رہنا نہایت بُرا ہوگا تاہم اُسکو اُسکی عزت اور ناموری کا ایسا خیال تھا کہ اس نے اپنے شوہر کو وہان سے بلانا مناسب نہین سمجھا۔ جہان تمغہ حاصل ہونے کی امید تھی مگر خانگی فریقین کی اُس ماہ کے اختتام پر کیا حالت تھی ــــ حسب متذکرۂ صدر خواہران ثلاثہ کی فوج بڑھکر پانچہزار نفر کی حد تک پہونچگئی تھی وہ تینون بہنین بھی کسی دم آرام نہ کرتی تھین جب وہ قلعہ رشن سے رخصت ہوئی تھین اُنکے پاس بیش بہا جواہرات تھے۔ اُنھون نے یہ سب فروخت کر دیے اور بہت فراخ دستی کے ساتھ اپنی فوج والون کو روپیہ تقسیم کیا جسکی وجہ سے تمام بدمعاش اور بھگوڑے اُنکے جھنڈے کے نیچے جمع ہوگئے جزائر ملحقہ اسکاٹلینڈ اور ساحل آیرلینڈ سے بھی اُنکو مدد پہونچی پیل اور ڈگلس کے قلعہ جات اور دیگر مقامات نے اُنکو ہر قسم کا سامان حرب اور توپین دین۔ بالعکس اسکے ڈیوک آف آتھل کی فوج مین مشکل سے آٹھسو سپاہی تھے کیونکہ اولیفنٹ کی ناموری نے محض ہنر آزمائی کے اعتبار سے کچھ فائدہ نہ دیا۔ اور جاہل باشندہ رجوع نہوے نہ بھگوڑے کرایہ کے جانبازون نے رغبت کی ڈیوک آف آتھل اکثر متردد صورت اولیفنٹ سے پوچھتا کہ کچھ بھی امید کامیابی کی ہی یا نہین۔ ان سب سوالات کے جواب مین جنرل سکوت کے ساتھ صرف اسی قدر جواب دیتا کہ "ہم ہر طرح کوشش کرینگے اور اس سے زیادہ کچھ نہین کر سکتے" آخرکار قلعہ رشن مین یہ خبر پہونچی کہ باغی فوج آرہی ہی۔ اور ڈیوک نے رائے دی کہ پھاٹک فوراً بند کرنا چاہیے اور یہ تدابیر ضروری محاصرہ سے قلعہ کو بچانا چاہیے۔

جنرل اولیفنٹ نے اپنے معمولی طریقہ سے جواب دیا حضور نہین۔ آپ نے مجھکو عسکر اپنی فوج کا مقرر کیا ہی مین نے یہ تجویز کی ہی کہ مین فوج کو مقابلہ کے لیے باہر نکالون یہ کہکر بلا انتظار ڈیوک کے جواب کے اُس نے فوج کو باہر نکلنے کا حکم دیا بعد ازان اُس نے لارنس لی کو ایک کمرہ مین بلایا اور کہا کہ چلو چند منٹ تخلیہ

مین باتین کرین۔

باب ۸۸

افواج مقابل

جب جنرل اولیفنٹ اور لارنس لی تنہا ہوے جنرل نے لارنس سے کہا بیٹھ جاؤ اور اپنی کرسی قریب کرکے اس طرح کہنا شروع کیا "تم جانتے ہو کہ تمھاری خیر و خوبی کو مین عزیز رکھتا ہون اور تمھاری وجہ سے اس شخص کی عافیت کو بھی جسکو تم سے ذرا بھی تعلق ہو۔ چونکہ مین تمکو بھائی کے مثل سمجھتا ہون لہذا تمھاری زوجہ کو بھی بہن سے کم نہین سمجھتا۔ اگر میری عمر کچھ اور زیادہ ہوتی تو مین کہہ سکتا تھا کہ مین تم دونون سے باپ کی سی محبت رکھتا ہون۔ رہا تمھارا قابل وقعت خسر اسکو بھی مین نہایت عظمت کی نگاہ سے دیکھتا ہون۔ نیک مزاج مسٹر ریبالڈ اور مصیبت زدہ ہنریا بھی میری حسرت آمیز یاد سے باہر نہین ہین"

لارنس "مجھکو آپکے عنایت آمیز خیالات کا جو ہم سب کی جانب ہین خوب علم ہی اور انکا بہت کچھ تجربہ بھی ہو چکا ہی"

اولیفنٹ معمول کی بہ نسبت زیادہ سنجیدگی سے "اگر مین یہان خبر بیچ مین مین ٹھہر گیا ہون اور تمکو بھی اُس مقام سے بہت دور جہان ہماری موجودگی کی ضرورت ہی روک رکھا ہی تو مین خیال کرتا ہون کہ تم میرے مطلب کو اچھی طرح سمجھ گئے ہوگے جہان خطرات پیش آتے ہین یا ایک عزت دار کام مین تمغہ حاصل ہوتا ہی وہان ہمکو رہنا ضرور ہی مگر مین ان کامون کو بھی جو عالی خیال شہسواری کے زیبن کرنیل ریبالڈ کے واسطے نظر انداز کرتا اگر مجھکو یہ یقین نہوتا کہ مین اُسکے کام آسکونگا"

جنرل اولیفنٹ چند ساعت کے لیے ٹھہر گیا پھر ایک سربمہر پیکٹ میز کی دراز سے نکالکر اس نے یون گفتگو کی۔ "ہم ایک ہولناک مجادلہ مین شریک ہونے کو جانے والے ہین جسمین ممکن ہی کہ دونون بارہے جاوین ہمارے دوست سر ہنری ہٹین اور میجر ملیشن جنگ مین ہمارے ہمراہ ہونگے اور ممکن ہی کہ لڑائی کے واقعات انکا نام بھی فہرست احیا سے حرف غلط کی طرح مٹا دین غرض یہ کہ ممکن ہی کہ ہم چارون آدمی مقتول ہو

پس مین نے یہ ضروری سمجھا ہی کہ ایک معتبر شخص کو معین کرون جو اسپیپلکیٹ کو منزل مقصود تک پہونچا دے کیونکہ اسمین طلسم کرنیل رمبالڈ کے بچاؤ کا ہی وہ شخص جسکو مین نے تجویز کیا ہی اور جسے مین سب باتین سمجھا چکا ہون اور جس نے اپنے ذمہ یہ خدمت قبول کی ہی اس کھڑکی سے جہاز کی طرف دیکھکر) اور اُس جہاز مین جاویگا مسٹر لمبٹن ہی۔"

لارنس :- اوہ! مین تو خیال کرتا تھا کہ وہ ڈیوک آف اتھل کی حمایت مین تلوار اٹھانے والا ہی۔"

ادلیفنٹ :- ہان اُس بہادر کا تو یہی ارادہ تھا مگر آج مین نے اُسکو فسخ کرا دیا بلغیر ظاہر کرنے مضمون پیکٹ کے مین نے اُسکو سمجھا دیا ہی کہ تمھارے خسر کی زندگی غالبا پیکٹ کے اچھی طرح پہونچنے پر مبنی ہوگی اور اُس نے نیک باطنی اور دوستی کے خیالات سے بطور قاصد جانا منظور کیا ہی۔ تمکو نتیجہ کی بابت کچھ اندیشہ نہ کرنا چاہیے۔ مین تمکو پھر وثوق کے ساتھ یقین دلاتا ہون جیسا پہلے کئی مرتبہ کہہ چکا ہون کہ تمھاری زوجہ کا باپ بچ جاویگا۔"

ہمارے ہیرو نے جنرل کا ہاتھ تھام لیا اور تہ دل سے کلمات مشکوری ادا کیے۔ اب دروازہ پر کھٹکا ہوا اور مسٹر لمبٹن سفر کے واسطے تیار ہو کر حاضر ہوا۔

ادلیفنٹ :- مین اپنے نوجوان دوست سے یہی کہہ رہا تھا کہ تم نے ازراہ شرافت اس خدمت کو قبول کیا اور اپنے سپاہیانہ خیالات کو جو تمکو ڈیوک آف اتھل کی جانب سے تلوار باندھنے اور چلانے پر آمادہ کر رہے تھے روک کر جانا منظور کیا ہی۔"

مسٹر لمبٹن :- سوائے آپ کی مرضی کے اور کوئی خیال مجھکو اُس کام کے چھوڑنے کی طرف مائل نہ کرتا جس سے مجھکو ایسی دلچسپی ہی گو میری زندگی اب تک صلح جو کامون مین صرف ہوئی ہی تاہم مین قلم کو رکھکر تلوار اٹھا سکتا تھا اور جوغہ عدالتی کو اُتار کر زرہ پہن سکتا تھا مگر میرے اور دیگر اشخاص کے لیے جو آپ کے حلقہ اثر مین ہین آپ کے ارشاد کو حکم قانون رکھنا چاہیے اور اس موقع پر ایسا ہی ہی۔ اور نہ محض اسی وجہ سے بلکہ اس خیال سے بھی کہ مخلصی ایک شخص کی جو الزام قائم شدہ سے بیگناہ ہی اس پیکٹ کے اچھی طرح منزل مقصود تک پہونچنے مین ہی مین قاصدی کو قبول کرتا ہون۔

لارنس نے بارسٹر کا شکریہ ادا کیا بعد ازان جنرل ادلیفنٹ نے اپنے قاصد کو مراتب ضروری تبلانا شروع کیے۔

ادلیفنٹ :- میرے پیارے دوست تم بلا توقف لندن کو جانا اور لیڈی آرڈن

سے پرایوٹ ملاقات کرنا اور اُسکے ہاتھ مین یہ پیکٹ دینا اُسپر مہر لگی ہوئی ہو تم اُسے کہدینا کہ اسکو پورے ایک ہفتہ تک پہونچنے کے بعد بغیر کھولے ہوے رہنے دے۔ اگر ایک ہفتہ تک مین نہ آؤن یا میری کوئی تحریر نہ پہونچے تو پھر مُہر توڑ کر مضمون کو پڑھے اور اُسکے مطابق عمل کرے"۔

لٹن "آپ کے ارشاد کی پوری تعمیل ہوگی اور کچھ حکم ہو"

اولیفنٹ نے چند ساعت غور کرنے کے بعد کہا "وہان واضح رہے کہ یہ معاملہ موت زندگی کا ہو اور اسمین ہر طرح کی احتیاط جو قیاس مین آسکے کرنا چاہیے۔ سُنو۔ اگر لیڈی آرڈن لندن سے غیر حاضر ہو یا علیل ہو یا فوت ہوگئی ہو۔ یا کسی ایسی وجہ سے جسکا گمان بھی نہین ہو تم اُس سے پرایوٹ ملاقات نہ کرسکو تو اُسکے بجائے تمہین مراتب مندرج کاغذ ملفوفہ پیکٹ کی تعمیل کرنا تم خود پیکٹ کو پورے ایک ہفتہ تک بدستور بند رکھنا اور ایک ہفتہ گذرنے پر مہر کو توڑنا۔ اور حسب اندراج عمل در آمد کرنا"

مسٹر لٹن نے وعدہ کیا کہ ایسا ہی کرونگا اور فوراً چلدیا۔

جب یہ اہم معاملہ طے ہوگیا۔ اولیفنٹ اور لارنس لڑائی کے واسطے ہتھیار لگانے کو جدا ہوے۔

جسدن کا حال ہم لکھ رہے ہین اُس روز یکم مارچ سنہ ۱۶۸۳ء تھی اور دوپہر کے وقت آٹھ سو نفر کی چھوٹی سی فوج شہر کاسل ٹون سے تھوڑے فاصلہ پر ایک میدان مین جمع ہوئی اُسکی تین پلٹنین کی گئین اور اگرچہ یہ اصطلاح اسی چھوٹی فوج پر صادق نہین آتی ہم اُسکو قلب یمین و یسار کہہ سکتے ہین۔ قلب کی فوج مین چار سو جوان تھے جس مین پیادہ اور ایک سو سوار تھے اس حصہ کا سردار میجر لٹن تھا یمین مین ڈیڑھ سو پیادہ اور پچاس سوار تھے اسکا افسر لارنس لی تھا۔ یسار مین بھی اسی قدر فوج تھی اور اُسکا سردار سر ہنری ٹین مقرر ہوا تھا۔ اور جنرل اولیفنٹ تو بہرحال کمان افسر کل فوج کا تھا۔ ڈیوک آف آتھل چالیس پچاس سپاہی لیکر قلعہ رشن مین رہا تاکہ بصورت برانگیختگی باشندگان کاسل ٹون کے قلعہ کی حفاظت کرے اس لیے کہ یہ اندازہ کرنا ناممکن تھا کہ مخالفون نے اپنی تدبیرون کو خفیہ طور پر کہان تک پہونچایا ہے۔ نہ یہ معلوم تھا کہ کس حد تک ناراضی رعایا مین پھیلی ہوئی ہے۔ علاوہ برین بصورت شکست پانے اولیفنٹ کی

فوج کے یہ یقینی خیال کیا جاتا تھا کہ کاسل ٹون دوسرے مقامات کی پیروی کریگا اور کلاڈیر سبینہ اور ٹلیہ کا طرفدار ہوجائیگا۔

گو اولیفنٹ کی فوج تعداد مین کم تھی تاہم وہ عمدہ قواعد دان تھی اور اُسکے جوان اولیفنٹ کی جانب عمدہ خیال رکھتے تھے بہرکیف اُنکو اسکا فخر تو ضرور تھا کہ اُنکا سردار ایک نامور شہسوار ہی اور جو کچھ خیالات اُس گروہ کے ہون جو تینون بہنون کے جھنڈہ کے نیچے جمع ہوا تھا) اور وُے اُسکی نظرون مین ممتاز ہونے کے لیے بے قرار تھے۔ گو ہر شخص اُس صف کو جسمین وہ کھڑا تھا دیکھتا اور نظر کرتا تھا کہ اُسکی تعداد محدود ہی اور گو یہ سب کو معلوم تھا کہ تینون بہنون کی فوج مین پانچہزار آدمی ہین تاہم کوئی بد دلی نہ تھی نہ نتیجہ کی بابت کوئی فال بد تھی کیونکہ جب آنکھ اولیفنٹ کی طرف پھرتی اور ہر شخص اُسکی ساکت بردباری کو دیکھتا جو بے پروائی کی حد تک پہونچی تھی ہر شخص کو یقین ہوتا کہ اُسکی قوت اور دانائی بنفسہ ایک فوج عظیم کا حکم رکھتی ہی۔ نہ صرف اس چھوٹی فوج کے سپاہیون کا ایسے خیالات سے دل بڑھا ہوا تھا اور نہ ہر شخص کی نبض بڑھتی ہوئی قوت سے تڑپتی تھی بلکہ فوج کے جوان ہتھیارون سے بھی خوب مسلح تھے سوار جنکی تعداد دو سو تھی خود اور بکتر پہنے تھے اور ہر کاٹھی کے قبورہ مین متوسط کلانی کے تمنچے موجود تھے عمدہ تیغے سوارون کے پہلو مین لٹکتے تھے اور اولیفنٹ خوب سمجھتا تھا کہ اگر وقت آیا تو کوئی شخص تلوارون کو میان سے باہر نکالنے مین تامل نہ کریگا۔ دو ثلث پیادہ بھی حفاظتی سلاح پہنے تھے اور حملہ کرنے کے آلات مین اُنکے پاس بندوق اور تلوارین تھین بقیہ پیادہ نیزہ اور تلوار سے مسلح تھے اور نیزہ بردار قلب کی فوج کے سب سے اگلی صف مین تھے۔ علاوہ برین بارہ توپین بھی تھین جنکو مضبوط گھوڑے کھینچتے تھے اُنکے ساتھ ایک جرگہ نیزہ بردارون کا تھا جو پچھلے تین ہفتہ سے بہ نگرانی خاص اولیفنٹ کے گولہ اندازی کی مشق کر رہے تھے توپون کی قطار کا افسر قلعہ کی فوج کا لفٹنٹ تھا جو خواہران ثلاثہ کے عہد مین کپتان راتھول کے بعد فوجی عہدہ رکھتا تھا اُسکو بخیال فخر نامور اولیفنٹ کی ماتحتی مین کام کرنے کے سوا اور کچھ دھیان نہ تھا۔

اب دیکھیے کہ خود اولیفنٹ کی اس موقع پر کیا صورت تھی؟ - وہ ایک خوبصورت سبزہ پر سوار اور تین اڈیکانگ ساتھ لیے فوجی سلام لیتا ہوا آہستہ آہستہ لین کے

قریب سے نکلا اور بگلون سے فوجی گت بجی۔ وہ ایک خود پہنے تھا جس پر کلغی لگی تھی ایک زرہ اُسکے زیب بر تھی جو نہایت چمکدار تھی۔ اور بڑے بوٹ جوتے جو اُس زمانہ مین فوج مین استعمال کیے جاتے تھے اُسکے پاؤن مین تھے۔ گو اُسکے چہرہ سے سنجیدہ بہادری عیان تھی تاہم اُسکی بڑی سیاہ آنکھون کی بڑھی ہوئی روشنی اور موچھدار لب کی بردبار جنبش سے ایک قسم کا اطمینان اور استقلال جو اُسکی سرشت مین تھا ظاہر تھا اور ایسے شخص کے لیے موزون نہایت تھا جس نے ایسی بھاری ذمہ داری کے عہدہ کو قبول کیا تھا مگر جب وہ اپنی چھوٹی فوج کی قطارون کے پاس سے گذرا جب سلامی دی گئی اور بگل موقوف ہوے اور جب اُس نے آہستگی اور خوش عنوانی سے اپنا داہنا بازو اُٹھایا تاکہ لوگون کو اُس اسپیچ کی طرف متوجہ کرے جو وہ دینے والا تھا اُسکا بے پروا انداز ایک قسم کی فوجی شان سے مبدل ہوگیا جو اُسکے صاف اور سانولے رنگ پر چھا گئی پھر جب وہ بولنے لگا اُسکی گفتگو کی خوش بیانی ظاہرا اُسکے دل سے اُمنڈتی چلی آتی تھی۔ اُسکی آنکھون سے زیادہ نور ہویدا تھا اُسکے ابرو نہایت خوبصورتی سے کمان کی طرح کھنیچ گئے۔ اُسکی آنکھ کے پپوٹے گویا اُٹھے تاکہ اُسکی آنکھون کے نور کو کم نہ کرین اور اگرچہ اُسکے چہرہ مین کچھ خشکی نہین آئی اُس سے بہرحال سپاہیانہ ڈھنگ کی بے انتہا دلیری ٹپکتی تھی اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ بگل جنگ کے لیے بے قرار ہی جہان وہ خود جدال قتال کی رستخیز مین کود پڑیگا۔ اُسکی اسپیچ لمبی نہ تھی مگر جوش اور حرارت سے بھری ہوئی تھی اسمین مختصر اور پرمعنی جملے تھے اور جب اُس نے سلسلۂ سخن جاری رکھا اُس نے دیکھا کہ فوجی جوش اُسکے سامعین کے چہرہ پر آگیا ہی اور اُنکی آنکھین اُن شعلون کو منعکس کرتی ہین جو اُسکی آنکھون سے بکثرت خارج کیے گئے ہین اور ہر سپاہی اُسکی چھوٹی فوج کا ایسے خیالات سے برانگیختہ ہوگیا ہی جو لڑائی شروع ہونے پر اُسکے بازو کو نہ رکنے والی حرکت دینگے۔ اسپیچ کے اختتام پر ہوا اُن نعرون سے گونج گئی جو فوج کی قطارون سے بلند ہوئے پس ہر سننے والا جو قریب سے سن سکتا تھا مگر دور سے دیکھ نہ سکتا تھا خیال کرسکتا تھا کہ دس ہزار آوازین اپنے خوش بیان کمانیر کی تقریر کا سپاہیانہ بہادری سے جواب دے رہی ہین۔

نصف درجن گھوڑ چڑھے جاسوس دشمن کی فوج کی خبر لانے کے لیے ہر طرف بھیجے گئے اور فوج نے آہستہ آہستہ اور اطمینان کے ساتھ کوچ شروع کیا اور چونکہ ادکیفنٹ کو

اُسکی یہ بر حانہ تھی کہ وہ اُس فوج سے کہان ملاقی ہوگا جس پر وہ حملہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اُسنے اپنی فوج کی عمدگی کو غیر ضروری خستگی سے کم کرنا پسند نہ کیا۔

اب ہم چند ساعت کے لیے فریق مخالف کی طرف متوجہ ہوتے ہین اور اُس ترتیب کو دیکھتے ہین جسکے ساتھ خواہران ثلاثہ کی فوج بڑھ رہی ہی۔ اس فوج مین جسکا تذکرہ ہو چکا پانچہزار آدمی تھے اور اسکے بھی تین جداگانہ حصے کیے گئے تھے پہلے حصّہ مین جو سب سے آگے تھا پندرہ سو نفر تھے اُنکا کمانیر ایک افسر تھا جسکے قریب سبینہ بھی سوار جا رہی تھی۔ دوسرے حصہ مین جو اصل لشکر تھا دو ہزار نفر تھے اسکا کمان افسر را تھول تھا جو اب جنرل کا خطاب رکھتا تھا اور اُسکے قریب کلاڈیہ گھوڑے پر تھی۔ تیسرا حصہ بطور فوج محفوظ کے تھا اُسکے کمان افسر کے ہمراہ ٹلیہ تھی منجملہ اس پانچہزار فوج کے چار ہزار پیادہ اور ایکہزار سوار تھے سب آراستہ اور مسلح تھے اس لیے کہ نیل ڈگلس۔ اور دیگر قلعہ جات نے سامان حرب اور گولی بارود وغیرہ باغی فوج کو ہم پہونچا دیے تھے اس فوج مین تیس توپین بھی تھین جنکا افسر تجربہ کار شخص تھا اور مضبوط گھوڑے اُنکو کھینچے تھے فوج کے وسط مین ایک سرخ احمر جھنڈا لہرا رہا تھا جسکا رنگ ذو معنی تھا گویا دھمکی انتقام اُن جرائم قتل کی تھی جنکا جھوٹ الزام خواہران ثلاثہ نے اپنے بھائی کو لگایا تھا اور یہ بھی غرض تھی کہ انتقام لینے مین امان نہ دیجائیگی۔

مگر تینون بہنون کی پوشاک کیا تھی؟ اور وے کیسی معلوم ہوتی تھین اُن مین سے ہر ایک فوجی پوشاک پہنے تھی ہر ایک کے باعظمت مد مغ حاکمانہ حسن کے سر پر کلغی دار خود تھا ہر ایک کا ڈھلا ہوا جسم نہایت چمکدار زرہ مین ملبوس تھا اور ہر ایک کے داہنے ہاتھ مین ایک چمکتا ہوا ہتھیار تھا وے فی الواقع تمین سخت اور مستقل ارادہ دلیر عورتین تھین ہر ایک مضبوط مشکی گھوڑے پر سوار تھی اور حق تو یہ ہی کہ ہر ایک اُس دستہ فوج کے کمان کے لیے بہ نسبت اُس افسر کے جسکو اُس نے مقرر کیا تھا زیادہ موزون معلوم ہوتی تھی جس طرح پر کہ اُنھون نے ہمیشہ اپنے خوفناک اغراض کو ایک ہی قسم کے برتاؤ۔ عادت نظر۔ اور پوشاک سے ظاہر کیا تھا اسی طرح وے کبھی ایک ہی طرح پر آراستہ تھین اُنکی فوجی قمیص بالکل یکسان تھا اُنکے خود کی کلغی کے پر قرمزی تھے اُنکے چار آئینہ کے اوپر کے آرے ٹانکے بھی سرخ تھے گویا یہ رنگ اس لیے پسند کیا گیا تھا کہ جھنڈے کے خونی

رنگ سے جو خوفناک معنی عیان ہین اُسکو دوبالا کرے اُنکے گنجان سیاہ بال جوڑے کی شکل سے خود کے اندر تھے اور کوئی لہراتی ہوئی لٹ زلف۔ یا حلقہ مو باہر نہ تھا جس سے وہ عورت سمجھی جاتین اُنکی آنکھون سے شعلہ ٹپکتے تھے اور اُنکی نظرون سے ایسا سخت استحکام ارادہ کا ظاہر تھا اور صورت سے ایسی دلیری عیان تھی کہ دیکھنے والا بجالت عدم موجودگی داڑھی کی کوئی نازک علامت اُنکے مستقل چہرہ سے نہ پا سکتا تھا۔

وقتاً فوقتاً جب فوجی گت بجتی تینون بہنون کے رخسارون پر سُرخی جھلک آتی گویا گرم خون قلب سے اوپر کی طرف اُٹھتا جو لڑائی مین گھُس پڑنے کے لیے بغل در آغوش ہو رہا تھا اُنکے ہاتھ بلا ارادہ بھی وزنی تیغہ کے دستہ پر پہونچ جاتے جو اُنکے پہلو مین تھے اور جب وے اپنی پلٹن کی قطارون کی طرف دیکھتین تو اُنکی آنکھون سے بد فال شعلہ نکلتے معلوم ہوتے وے اپنے مضبوط گھوڑون کو بھی جن پر وہ سوار تھین خوب سنبھالے ہوے تھین کبھی مضبوط ہاتھ سے اُنکی بیقراری کو روکتین کبھی گھوڑے کے ٹھٹکنے پر بیخوفی کے ساتھ اُنکو زور سے مہمیز کرتین کبھی اُنکو مضبوطی سے روکتین اگر دے قرنا کے دفعتاً بجنے یا جلاجل کے بے تحاشا کھڑکنے سے بھڑکتے۔ پھر کبھی کبھی وے اپنے نفیس رہوارون پر ہاتھ پھیرتین اور گھوڑے کلیل مین آتے اور اپنے سر کو کمان کیطرح محراب دار کرتے یا اپنی ایال کو جنبش دیتے گویا اپنے راکبون پر فخر کر رہے ہین۔ ہمین اسمین شک نہین کہ یہ عجیب نظارہ تھا کہ تینون دلیر عورتین ایسی عظمت و شان سے غیر واجبی کام کے لیے اپنی فوج کی قطارون کے آگے سوار کھڑی تھین اس طرح پر کہ وے جدال و قتال مین گھُس جانے کے لیے تیار تھین بجاے اسکے کہ دور سے نتیجہ جنگ کو مشاہدہ کرتین اور بجاے اسکے کہ کسی پر تکلف محل مین بیٹھکر نتیجہ کی منتظر رہتین وہ مسلح اور گھوڑون پر سوار تھین۔ فوجی کلغی اُنکے سر پر لہرا رہی تھی اُنکی آنکھون مین نور تھا اور اُنکے لبون سے مستحکم استقلال اُنکا یا تھا ظاہر ہو کہ ایسا نظارہ اُن لوگون پر بہت اثر پیدا کرنے والا تھا جنھون نے اُسکو دیکھا ان پانچہزار جانبازون کے کیسہ اُس روپیہ سے بھرے تھے جو جواہران ثلاثہ نے اُنکو دیا تھا اُنکو یہ یقین دلایا تھا کہ اور انعام کا وعدہ ہے۔ بہت سے اصلی یا خیالی حقوق کے واسطے لڑنے کو تیار تھے جن حقوق کی بابت کہا گیا تھا کہ معرض خطر مین ہین۔ غرضکہ اس قسم کی ترغیبون سے اور نیز اُس اثر سے جو بحالات موجودہ تینون بہنون کی موجودگی سے پڑتا تھا یہ

پانچہزار نفر کی فوج اولیفنٹ اور اُسکے چھوٹے گروہ کے لیے خوفناک مدمقابل تھی۔
خواہران ثلاثہ اور اُنکی فوج کو معلوم تھا کہ اُنکی آؤ بھگت ہونے کے لیے قلعہ رشن مین تیاریان ہورہی ہین اور جنرل ولیفنٹ مع اپنے دستون کے نئے ڈیوک کی حمایت کے لیے ٹھہر گیا ہی۔ اُنکو معلوم تھا کہ اولیفنٹ ایک ایسا سردار ہی جس نے امریکا مین نہایت ہنرمندی سے فوجون کی سرداری کی ہی اور خود بھی بہت سے کار نمایان کیے ہین۔ وے جانتی تھین کہ وہ جانبازی سے مقابلہ کرسکتا ہی اور سرفروشی سے اپنی فوج کی کمی کو پورا کرسکتا ہی مگر اُنکو یہ خیال نہ تھا کہ وہ یہانتک دلیری کریگا کہ اپنے چھوٹے گروہ کو فصیل قلعہ سے باہر لے آویگا اور کھلے میدان کی لڑائی مین تقدیر آزمائی کریگا
خواہران ثلاثہ اور اُنکی فوج کا یہ خیال تھا کہ وے محاصرہ کرنے کے واسطے جا رہے ہین اور ایک کونسل جنگ نے قلعہ رشن پر حملہ کرنے اور اُسکو بذریعہ یلغار فتح کرنے کی تجویز قرار دی اور جب تینون بہنین اپنی اپنی پلٹن کے آگے جا رہی تھین وے سب گویا واحداً و یکسان خیال کے ساتھ سوچ رہی تھین اور دل ہی دل مین خوش ہورہی تھین کہ انشاء اللہ ہم بہت جلد اپنا بدلا لے لینگے اور قلبگاہ کے مینار پر جہان مشعلون کی لہراتی ہوئی لَونے رات کو اُس جا مبارک روشنی ڈالی تھی سولی قائم کرینگے اور اُسپر اپنے بھائی رونلڈ اور اولیفنٹ۔ لارنس لمسٹن اور بیٹین کو کھینچ دینگے اگر وہ محاصرہ حملہ اور یلغار کی لڑائیون مین زندہ بچ گئے پس تینون بہنون نے نہایت حیرت انگیز بلکہ ایک قسم کی وحشیانہ خوشی اور کامیابی اور انتقام کے مسرت سے شام کے وقت سُنا کہ اولیفنٹ اور اُسکا گروہ مقابلہ کے لیے بڑھ رہا ہی۔
اُسی یکم مارچ کے آٹھ بجے رات کو جسکا ذکر ہم لکھ رہے ہین جب اندھیرا ہوگیا دونون فوجون کو معلوم ہوا کہ اُنکے درمیان نصف میل کا فاصلہ رہ گیا ہی اُنھون نے گویا بہ رضامندی طرفین رات بسر کرنے کے لیے خیمہ نصب کیے اور عزم مصمم کرلیا کہ دوسرے روز علی الصباح لڑائی شروع ہوگی ہوا جسمین برف کی سی سردی تھی جزیرہ نمٔی پر چل رہی تھی گویا مخالف فوجون کے طوفانی جوش کو کم کرنے کے لیے پُرہیجان نغمہ سرائی مین تھی اور جب رات بھیگنے کی وجہ سے ہوا اور زیادہ تیز ہوئی اور خیمہ گاہ کے چارون طرف گھومی یہ معلوم ہوتا تھا کہ فرشتہ موت اپنے عظیم الشان شپرہ مثال بازؤن سے گلہ کے گوشت اور خون کی ہولناک دعوت کے لیے چکر لگا رہا ہی۔ دونون جانب کی لین مین تمام رات آگ روشن ہی

نہ محض سنتریون اور چوکیون کے فائدہ کے لیے بلکہ اس خیال سے بھی کہ عمدہ طور پر نگہبانی کیجاوے کہ مبادا اندھیرے مین حملہ ہو مگر ایک جانب اولیفنٹ کی یہ رائے تھی کہ روز روشن مین لڑائی لڑی جاوے اور دوسری جانب تینون بہنون کو اپنے زعم کامیابی مین یہ منظور نہ تھا کہ دشمن کو تاریکی مین بھاگنے کا موقع ملے۔

صبح تک آگ کے شعلہ لہراتے اور مرغولہ سان حرکت کرتے رہے اور انکی روشنی بڑھتی رہی یہانتک کہ انکی روشنی ایک ساعت کے لیے سنتریون اور خیمون پر ٹمٹمائی اور اسکے بعد خاموش ہوگئی۔ اب ہوا بھی جو رات بھر تندی کے ساتھ چلا کی تھی کم ہونا شروع ہوئی اور سپیدۂ صبح افق مشرق مین نمودار ہوتے ہوتے بالکل ساکت ہوگئی دھیمی آوازین رفتہ رفتہ بڑھکر اور زیادہ صاف سُنائی دینے لگین جس سے معلوم ہوا کہ دونون فوجین جاگین اور حرکت مین آئین کیونکہ لڑائی کا وقت آگیا تھا۔

باب ۸۹

لڑائی

آفتاب کی پہلی کرنین ۲ مارچ ۱۶۸۳ء کو طلوع ہونے پر دونون فوجون کے ہتھیارون سے منعکس ہوئین قرنا نے جنگ کے لیے آواز دی اور دونون جانب سے اطمینان اور جرائت کے ساتھ لڑائی شروع ہوئی۔

اولیفنٹ کی اصل پلٹن اُس آگ کی برداشت کرنے کے لیے جو اُسکی طرف تیز کی گئی مضبوط کھڑی رہی مگر اُسکے داہنے اور بائین بازو نے حملہ کرنے مین تقدیم کی تاکہ سبینہ کا دستۂ فوج جو پہلے بڑھا تھا اُسکی چھوٹی فوج کو منتشر نہ کردے۔ خواہران ثلاثہ کو معلوم ہوچکا تھا کہ اولیفنٹ کی فوج بمقابلہ اُنکی سپاہ کے بہت تھوڑی ہی مگر اُنکو یہ گمان نہ تھا کہ وہ تعداد مین ایسی حقیر ہوگی جیسی اب ظاہر ہوئی۔ اور اولیفنٹ کا توپخانہ کہان ہی اسکی توپین کدھر ہین؟ کیا یہ ممکن ہی کہ اُس نے بلا توپون کے جو حفاظت کرتین ایسی خورد فوج کو بے تحاشگی سے بڑھا دیا ہی؟ ظاہرا ایسا ہی معلوم ہوتا تھا کیونکہ اُس محدود جگہ مین جہانتک اولیفنٹ کی کارروائی ہورہی تھی نظر دوڑانے سے ایک توپ بھی دکھلائی نہ دیتی تھی بخلاف اسکے خواہران ثلاثہ کی توپین پیہم گولہ چھوڑ رہی تھین

اور ہوا دندناہٹ۔ گرج کھڑک۔ چیخ پکار اور ہر طرح کی جنگ کی آوازون سے گونج رہی تھی اولیفنٹ کی فوج کے داہنے بازو نے جسکا سردار لارنس لی تھا سبینہ کے دستہ کے بائین جانب ایسا سخت حملہ کیا کہ اُسکی فوج لپسپا ہوگئی اسی طرح کی کارروائی سبینہ کی صفون کے دوسرے سرے پر ہو رہی تھی جہان ہنری ٹبن نے بائین بازو سے سخت حملہ کیا تھا سبینہ ننگی تلوار ہاتھ مین لیے اپنی فوج کی قطارون کے برابر گھوڑا دوڑاتی ہوئی آئی اور اپنے شہسوارون کو کبھی دلاسا دیتی۔ کبھی دھمکاتی۔ اور کبھی طعنہ دیتی۔ کبھی ہمت بڑھاتی چنانچہ جب کلاڈیہ قلب کے دستہ کے ساتھ اُنکی مدد کے لیے بڑھی تو سپاہی پھر جمع ہوے دفعتًا ایک باٹری سے جو جنگجو فوجون کی داہنی جانب کسی قدر بلندی پر تھی خواہران ثلاثہ کی فوج پر گولہ برسنا شروع ہوے اُس باٹری کی موجودگی نے جو ابتک چھپی ہوئی تھی خوفناک اثر پیدا کیا اور خواہران ثلاثہ کی سمجھ مین آیا کہ اسی وجہ سے اولیفنٹ کی فوج کے پہلو مین توپخانہ نہ تھا۔ رات مین جب دونون فوجین بیشتر سو رہی تھین جنرل اولیفنٹ نے توپخانہ اُس جگہ پہونچا دیا تھا اور باٹری وہان قائم کر دی تھی جہان سے اُس نے آگ برسانا شروع کیا تھا۔

اب لڑائی کو شروع ہوے ایک گھنٹہ ہو چکا تھا۔ اور جیسا اولیفنٹ نے پہلے ہی سوچ رکھا تھا توپخانہ کی ایسے مقام سے فیر ہونے کی وجہ سے جسکا ایسا خوفناک اثر دشمن پر ہوا اُنکی فوج مین تہلکا پڑ گیا۔ ابتک قلب کی فوج بلا ایک قدم بڑھے ہوے اپنی جگہ پر قائم تھی اور ذرا بھی پیچھے نہ ہٹی تھی اور دشمن کی بندوقون کی بارش کو برداشت کر رہی تھی اور جواب دیتی جاتی تھی اور خود اولیفنٹ تلوار میان مین کیے اور گھوڑے کی بجینی کو اپنے طاقتور ہاتھ سے روکے ہوے اور تینون ایڈی کانگ کو بالکل ساکت لیے ہوئے لڑائی کی ترقی کو دوربین نظر سے دیکھ رہا تھا۔ ہنوز چند منٹ بھی اُسکی خفیہ باٹری کو ظاہر ہوے نہ گذرے تھے کہ جنرل نے اُس اثر کو دیکھا جو اُس نے پیدا کیا اور سمجھا کہ اُسکی تدبیر کارگر ہوئی پھر وہ دفعتًا چست چالاک ہو گیا اور اُس نے ایک ساعت مین دیکھ لیا کہ میدان جنگ کے ہر حصہ مین کیا کرنا چاہیے اور اُس نے جلد احکام مناسب صادر کیے ایک لمحہ قبل وہ اور اُسکے تینون ایڈی کانگ ساکت گھوڑون پر مورت کی طرح متمکن تھے اب اُس جگہ پر مجمع اس طرح متفرق ہوتا جاتا تھا کہ گویا بم کے گولہ نے منتشر کر دیا

ایک ایڈی کا نگ بجلی کی طرح لارنس لی کی طرف دوڑا جو داہنے بازو کی کمان کرتا تھا! دوسرا ہنری ہنٹین کی طرف جھپٹا جو بائین بازو کا سردار تھا تیسرا گھوڑے کو بے تحاشا دوڑاتا ٹیلہ پر کے توپخانہ کی طرف گیا! یہ سب ایک لمحہ مین ہو گیا اور جب تینون ایڈی کانگ چلے گئے اولیفنٹ نے اپنی تلوار میان سے نکالی اور گھوڑے کو خیز کیا مہمیز کرنے کی تو کوئی ضرورت نہوئی گھوڑا خیال کی سی سرعت سے بھاگا اور اولیفنٹ نے اپنے تئین قلب کی فوج کی سرداری پر متمکن کیا جواب تک نہایت عمدہ طرح سے اپنی جگہ پر قائم رہی تھی اولیفنٹ نے چلا کر کہا "بڑھو اور حملہ کرو! دیکھو جھنڈا انتقام اور خونریزی کا کہان لہرا رہا ہی جہان کہین ملے اُسکو توڑ ڈالو کیونکہ وہ قدرتی ہوا کو ناپاک کرتا ہی"! ان الفاظ کا جو جنرل نے اپنی پوری آواز سے بہت تیزی اور زور سے ادا کیے تھے اُسکے آدمیون نے پرجوش جواب دیا اور وہ چارسو دلیر شہسوارون کا گروہ بسرکردگی اولیفنٹ کے آگے بڑھا سبینہ کی پلٹن نے اس بڑھتے ہوے دستہ پر گولی پر گولی چلائی ہر بندوق اولیفنٹ کو نشانہ بنانا چاہتی تھی گولیان اُسکے کان کے پاس سے سنسناتی ہوئی نکل جاتی تھین وے اُسکے خود اور زرہ کو مس کرتین بلکہ اُسکے سیاہ بالون کو بھی چھو جاتین تاہم کسی مین فرمان قضا نہ تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ اسکی زندگی جادو کی ہی اور وہ بڑھتا چلا گیا چنانچہ خود اُسی نے بنفس نفیس سبینہ کی لین کا درمیانی حصہ توڑ دیا۔ وہ ننگی تلوار ہاتھ مین لیے آنکھون سے بجلیان ڈھاتی گھوڑے کو مہمیز کر کے اُس سے لڑنے کے لیے بڑھی۔

اولیفنٹ نے کہا "مین عورتون سے جنگ نہین کرتا! پھر اُس نے باآواز بلند اپنے آدمیون کو حکم دیا کہ خبردار عورتون کو نہ مارنا اگر ہو سکے تو گرفتار کر لینا مگر اُنکا خون نہ بہانا"!

پھر اولیفنٹ دشمن کی قطارون مین گھس پڑا اور کاٹتا چھانٹتا زندہ ہجوم کے اندر سے اپنے لیے راستہ بناتا چلا گیا اُس نے دونون جانب کشتون کے پشتے لگا دیے تاہم اُسمین ایسی بردباری تھی کہ وہ ہمہ تن چشم معلوم ہوتا تھا اور چستی سے اُس حملہ کو روکتا جو کسی طرف سے اسپر کیا جاتا اُس شخص پر افسوس ہی جس نے اولیفنٹ پر حملہ کیا اُسنے گویا خود اپنے وارنٹ موت پر دستخط کیا کیونکہ دوسری ساعت مین وہ

ڈھیر ہو جاتا تاہم سبینہ کی فوج تھوڑی دیر کے لیے نہایت جرأت سے لڑی دو کیپی باز اولیفنٹ کے گرد جمع ہو گئی اور اُس نے نرغہ کر لیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک گروہ عظیم حلقہ کیے ہوئے اُسپر اُمڈا آتا ہی مگر یہ سب بے سود ہوا وہ زندہ موجین اُمڈتی ہوئی بڑھتی تھین اور گویا چٹان پر ٹکرا کر ٹوٹ جاتی تھین اور وہان سے بیطاقت ہو کر پھر لوٹتی تھین کیونکہ کوئی شخص اولیفنٹ کی قوت بازو چستی اور قادر اندازی کے مقابل مین نہ ٹھہرتا تھا اُسکا اصل گروہ آگے بڑھا دشمن کی قطارین جسمین وہ گھسا منتشر ہو گئین اور پہلا دستہ جُدا ہو کر دو گروہ ہو گئے اور اولیفنٹ اور اُسکے چار سَو سوار دونون کے درمیان مین حائل ہو گئے اب ایک فوری حرکت سے اولیفنٹ کی فوج دو ٹکڑون مین منقسم ہو گئی ایک نے ایک جانب رخ کیا دوسری نے دوسری جانب اور دونون نے دشمن کو اپنے آگے بھگانا شروع کیا۔

اِس اثنا مین جو احکام اولیفنٹ نے اپنے ایڈی کانگ لوگون کی معرفت بھیجے تھے اُنکی تعمیل ٹھیک طور پر اور چستی کے ساتھ ہوئی لارنس لی نے مع اپنی چھوٹی پلٹن کے ایک جانب اور سر ہنری ٹھٹین نے دوسری جانب دھوکھا دینے کی غرض سے پیٹھ دکھائی اور اِس طرح پر سبینہ کے دستہ فوج کے چپ و راست کو اپنے پیچھے کھینچا پھر وے دفعتاً ملگئے اور اُس صف کے گرد بڑھے اور دونون جگہ سے حملہ شروع کیا اور اِس ترکیب سے جو بدنظمی ہوئی اُس سے متمتع ہوتے اُسی وقت توپخانہ نے دشمن کی فوج کے اصل حصہ پر جسکی سوار کلاڈیہ تھی خوب آگ برسائی اور اُسکی قطارون مین شور محشر برپا کر دیا سبینہ نے اپنے جرگہ کو تیزی کے ساتھ ٹوٹتا ہوا اور ہر جانب جہان اولیفنٹ اپنی انسانی فصل درو کر رہا تھا کشتون کے پشتے بنتے ہوئے دیکھکر خود لڑائی مین کود پڑی اور ایسی داد شجاعت دی کہ گو وہ جنس نسوان سے تھی یہ ظاہر ہوتا تھا کہ اُس مین مردون سے زیادہ بہادری ہی۔ اولیفنٹ کے احکام کی بجاآوری کرکے جو وہ اکثر لڑائی کے درمیان سے اپنا گلا پھاڑ پھاڑ کر دیتا سپاہی سبینہ کی جان کے خواہان نہوے اور اُنھون نے اُسکے زندہ گرفتار کرلے کی کوشش کی مگر وہ سر ہتھیلی پر لیے خاص اولیفنٹ کی طرف چلی جاتی تھی اُسکے ہتھیار اور ہاتھ مُنھ پر خون تھا جنگ کی خونریزی اور دھوان دھاری مین اُسکی آنکھون سے بجلیان سی گر رہی تھین وہ اپنے مضبوط مشکی گھوڑے کو بڑھائے

چلی گئی۔ خود اسی کی فوج کے کُشتہ سپاہیون کے ڈھیر کچلتے چلے جاتے تھے۔ وہ برابر بڑھتی چلی گئی یہانتک کہ اولیفنٹ کے مقابل ہوئی۔

اُسکے چہرہ سے غصہ اور نفرت کے آثار نمایان تھے اُس نے کہا "تمکو عورت ذات سے کام پڑا ہی" اور یہ کہکر اُس نے ایک ضرب نامور شہسوار۔ بڑے زور و قوت سے لگائی اولیفنٹ نے اس ضرب کو روکا اور ایسا تصور کیا کہ گویا شیر خوار بچہ سے معاملہ ہی ایک لمحہ مین وہ گرفتار ہو جاتی مگر اُسکے گھوڑے نے ٹھوکر لی اور گر پڑا اور سینہ اُسکے نیچے کچل گئی اُسی وقت ایک جم غفیر نے حرکت کی جیساکہ لڑائیون مین ہوا کرتا ہی اور اولیفنٹ کے پچاس سوار اُس موقع کی طرف دوڑے یہ سب ایک لمحہ مین ہو گیا قبل اسکے کہ خود جنرل اس حادثہ کو روکتا اور جب رسالہ چلا گیا سینہ بصورت مضغہ گوشت کے پڑی تھی اُسکا سر کچل کر اور چور چور خود کے اندر دب کر بالکل پس گیا تھا جنرل نے یہ خیال کرکے کہ یہ کچلی ہوئی مخلوق عورت ہی گہری سانس لی مگر پھر اُسکی توجہ موت کے کام کی طرف مائل ہوئی جو چارون طرف جاری تھا۔

اب جنرل اولیفنٹ کی فوج کو جو تا ایندم مظفر اور منصور تھی دوسرے دستہ فوج سے مقابلہ کرنا پڑا جسکے سردار جنرل راتھول اور کلاڈیہ تھی۔ لڑائی ہوتے دو گھنٹہ سے زیادہ گذر چکے تھے اور ڈیوک آف آتھل کے دشمنون کا بے انتہا نقصان ہوا تھا اور اولیفنٹ کا نقصان بمقابلہ اُسکے بہت ہی کم تھا۔ اس نوبت جنگ پر راتھول نے اپنے گھوڑے کو کودایا اور اولیفنٹ کے مقابل ہوا۔

اولیفنٹ "اخاہ! تمھاری قضا میرے ہاتھ سے آئی ہی؟"

راتھول "نہین دیکھو تمھین تھوڑی دیر مین خاک پھانکتے ہوا!"

اولیفنٹ "یہ اچھا ہی کہ میری ہی وجہ سے تم پھانسی سے بچے اس لیے کہ میرے ہی ہاتھ سے تمکو بالآخر سزا ملنا ہی"

بعد ازان دونون بھڑ گئے راتھول ایک قوی شخص تھا اور مثل شیر کے دلیر۔ مگر اس مین وہ متانت نہ تھی جو اُسکے حریف مقابل کو ہمیشہ بہت فائدہ ہیو نچاتی تھی۔ دونون کے ہتھیار متقاطع ہوے راتھول کے چہرہ سے خشونت اور غضب کے

علامات نمایان تھے مگر اولیفنٹ کے چہرہ سے ساکت اور مستقل بردباری اور دلاوری عیان تھی مگر عام لڑائی اُس موقع کے قریب جہان یہ جنگ منفردہ ہو رہی تھی ملتوی ہوگیئ گویا یہ بات پہلے ہی سے ٹھہرائی گئی تھی حتی کہ کلاڈیہ بھی خاموش کھڑی ہوگیئ اور منتظر اپنے دشمن کے گرنے کی تھی مگر اسکی امید پوری نہوئی نہ لڑائی چند منٹ سے زیادہ ملتوی رہی کیونکہ جنگ منفردہ بہت تھوڑی دیر ہوئی۔

اولیفنٹ ”لو یہ ضرب تمھارے بائین بازو کے لیے ہے جس نے محبس کے کنوین مین نامبارک رسی اکثر تھامی ہے!“ اور آن واحد مین راتھول کا بایان بازو بیکار ہوکر اُسکے پہلو مین لٹکنے لگا۔

راتھول نے خوب تاک کر ایک ضرب لگائی تاکہ حریف کے خود کو توڑ کر اُسکے سر کی دو پھانکین کر دے اور کہا ”اور لو یہ ضرب تمھارا خاتمہ کرنے کے لیے ہے!“

اولیفنٹ (ررقھے پن سے) ”تم غلطی پر ہو۔ لو یہ ضرب داہنے بازو کے لیے ہے جس نے قیدیون کو گھسیٹ کر ڈالا ہے (جلدی سے) اور یہ اُس چہرہ کے لیے ہے جس پر خود شیطان نے اپنے جہنمی نشان چھاپ دیے ہین“

اور جیسا اولیفنٹ نے کہا تھا ویسا ہی ہوا اول تو اُسکے ہتھیار نے ایک ہیبتناک شگافدار زخم راتھول کے بازو کے بالائی حصہ پر کر دیا جس سے اسکی تلوار ہاتھ سے گر گیئ اور پھر اُس نے تلوار کو ہوا مین چکر دے کر ایسی زور سے راتھول کے چہرہ پر مارا کہ اُسکا منھ ایک کان سے دوسرے کان تک کٹ گیا وہ نالائق اپنے گھوڑے سے مرکر گرا اور اولیفنٹ بلا اسکے کہ ایک ساعت آرام لے کلاڈیہ کی فوج پر چل پڑا فوج نے ہمت ہار دی تھی اُسکے سردار کے مارے جانے سے تہلکا سا پڑ گیا تھا اور اُسکا بھگا دینا کچھ دشوار امر نہ تھا کہ اتنے مین کلاڈیہ نے تلوار اپنے سر پر گھما کر اُن سب کو جمع ہونے کے لیے بلایا اُسکے بلانے کا فوراً اثر ہوا اولیفنٹ چارون طرف سے گھر گیا اور اُسپر بندوق پر بندوق اور پستول پر پستول چلنے لگا مگر تاہم اُسکی زندگی جادو کی سی معلوم ہوتی تھی اُسکے تمام جسم پر خون تھا مگر وہ سب ہزیمت خوردہ اعدا کا تھا کلاڈیہ دل کھولکر لڑی اُس نے ہر چند اپنے گھوڑے کو اولیفنٹ کی طرف بڑھایا مگر کچھ فائدہ نہوا اُسکی فوج اولیفنٹ کو گھیرے ہوے تھی وہ اُس موقع تک نہ پہنچ سکی

جہان ہر لمحہ نعش پر نعش اس طرح گرتی تھی جیسے کاشتکار کی ہنسیا سے بالیان کٹ کر گرتی ہین۔ ادلیفنٹ اُن نالائق بدمعاشون کے بیچ مین گھر گیا جنھون نے کاسل ٹون اور دیگر مقامات سے آکر خواہران ثلاثہ کی رفاقت اختیار کی تھی ان لوگون کو فتح سے سب کچھ حاصل ہونا تھا اور شکست سے سب کچھ کھونا تھا وے پیہم ہٹائے گئے مگر پھر لوٹے اور وے جانبازی کر کے اس طرح ادلیفنٹ پر سمندر کی لہرون کی طرح ٹوٹے جو ساحل سے ہٹجاتی ہین تاکہ زیادہ قوت اور زیادہ مقدار حاصل کرین قبل اسکے کہ بالآخر ریزہ ریزہ ہون۔ وے اُسکے گرد جمع ہو گئے اُنھون نے بھوتون کی طرح اُسکو گھورنا شروع کیا اُنھون نے ہر مقام سے اُسپر حملہ کرنے کی کوشش کی اور پیٹھ مین خنجر مارنا چاہا مگر اُسکی فوج قریب پہونچگئی اور آگے بڑھی انسانی لہرین اُسکے گھوڑے کے پاس سے ہٹ گئین جہانتک کہ ابھی حال مین پہونچگئی تھین اسکی فوج نے پھر کشتون کے پشتے بنانا شروع کیے دیکھو اُس ایک ہیرو کے بازو مین ہزار آدمی کی قوت ہی اور لاکھون کی قوت اُس زور مین مجتمع ہی جس سے اُسکا فقط ایک ہتھیار چلتا ہی نعشین ڈھیر ہو کر اُسکے دونون طرف فصیل کی طرح اونچی ہو گئی ہین اُسکا جسم بالکل خون آلودہ ہی اُسکا مُنہ آگ اور دھوان سے ایسا سیاہ ہو گیا ہی کہ پہچانا نہین جاتا اور اُسکی آنکھون سے بجلیان سی نکل رہی ہین اور اُسکے بازو مین زور بڑھتا ہوا معلوم ہوتا ہی آخر کلاڈ یہ کشتون کے فصیل سے نکل آئی جو ادلیفنٹ نے ڈھیر کر دیے تھے اور غیظ و غصہ سے بھری ہوئی بھرائی آواز سے اُسکے مقابل ہوئی ہنوز پیام رزم کے اخیر الفاظ اُسکے لب سے پورے طور پر ادا نہوے تھے کہ اُسکے ایک گولی لگی اور دماغ کے اندر گھس گئی اُسکے مُنہ سے آواز تک نہ نکلی اور وہ گھوڑے سے گر پڑی ایک ساعت مین ادلیفنٹ ایک چھوٹے ٹیلہ پر پہونچگیا جسپر سُرخ احمر جھنڈا لہراتا تھا اور جب اُس نے جھنڈہ کو گرایا نعرۂ فتح اُسکی دلاور فوج سے بلند ہوا جسکو اُسنے اس جگہ تک بڑھایا تھا جہان گرم اور تند ضربین پڑ رہی تھین۔

اب اس حصہ میدان جنگ مین فی الجملہ سکوت ہی اور ادلیفنٹ کا پھریرا اُس جگہ چڑھا دیا گیا ہی جہان سے سُرخ احمر جھنڈا گرایا گیا ہی اور خود جنرل میدان جنگ کا نظارہ کر رہا ہی اُسکا توپخانہ ٹیلہ کے دستہ پر برابر گولہ باری مین مصروف ہی کیونکہ ٹیلہ کا

دستہ لڑائی مین شریک ہونے کے لیے بڑھتا آتا ہی پہلے دو دستہ ٹوٹ گئے ہین اور بہت سے لوگ ادھر اُدھر بھاگ رہے ہین باقی ماندہ لارنس کی اور سر ہنری سٹین کی فوج کی یلغار سے بے ترتیب ہوکر فرار ہین ہین کیونکہ لارنس لی اور سٹین اس درمیان مین سین دلیبار پر حملہ کر رہے تھے اور خود اولیفنٹ قلب مین کارہاے نمایان انجام دے رہا تھا جنرل اولیفنٹ کی حسن تدبیر اور جنگ کی ابتدائی حرکتون کی قابل تحسین چالون کی وجہ سے خواہران ثلاثہ کا توپخانہ بالکل بیکار ہوگیا کیونکہ ایسا ممکن ہی نہوا کہ وہ دشمنون پر گولہ باری کرے اور اسکی طرف کے سپاہی محفوظ رہین ٹیلہ پر کی باڑہ کے خاموش کرنے کی کوششین بھی رائگان گئین کیونکہ اولیفنٹ نے اسکی حفاظت کے لیے ایک مضبوط دمدمہ رات مین بنوا دیا تھا اور ناظرین کو واضح ہوچکا ہی کہ اس کارروائی سے خوب کامیابی ہوئی۔

تاہم ابھی تک لڑائی فتح نہین ہوئی سیکڑون آدمی مردہ یا مرتے ہوے میدان پر تھے سیکڑون نے بھاگ کر پناہ لی اور سیکڑون تیسرے جرگہ پر حملہ کر رہے تھے جس مین پندرہ ہزار تازہ دم فوج تھی جس نے ابتک جنگ مین شرکت نہ کی تھی کیونکہ راتھول کی ہو یا اولیفنٹ کی جلد کارروائی شروع کرنے کی وجہ سے ٹیلہ کا دستہ کلاڈیہ کی فوج سے دوگھنٹہ کی راہ پر پیچھے تھا اولیفنٹ نے اُس ٹیلہ پر سے جہان سے سُرخ جھنڈا اُتار ڈالا گیا تھا اور اُسکا پھریرا نصب کر دیا گیا تھا میدان جنگ کا نظارہ کیا اُس نے اپنے چہرہ سے پسینہ پونچھا اور چند قطرے شراب کے پئے جو ایک افسر نے اُسکو دیے اور پھر اسکی دوربین نظر تمام سین پر دوڑ گئی اور اُس نے اپنے دل مین فوراً رائے قایم کر لی اُسکے ایڈی کانگ اُسکے پاس جمع ہوگئے اُس نے ایک کو لارنس لی کے پاس بھیجا اور دوسرے کو سر ہنری سٹین کے پاس اور تیسرا اصل فوج مین دوڑ گیا سب حامل احکام کے تھے جو کمانڈر انچیف نے صادر کیے تھے نتیجہ اولیفنٹ کے احکام کا یہ تھا کہ اُسکی فوج جلد جمع ہوگئی کیونکہ اُس نے دیکھا کہ اب جلد حملہ ہونا چاہیے تاکہ میری فوج دشمن کے توپخانہ کی زد سے بچے چنانچہ یہ اجتماع فوج نہایت عجلت کے ساتھ ہوا اولیفنٹ نے چند الفاظ مبارکباد کے اپنی فوج سے کہے اُنکو ہمت دلانے والے الفاظ کی ضرورت نہ تھی اور لڑائی پھر شروع ہوئی۔ ٹلیہ کو اُسکی دو بہنون کے مرنے کی خبر پہونچ چکی تھی اور اُس نے خود اپنی آنکھ سے

دیکھ لیا تھا کہ اُسکا سُرخ جھنڈا گرا دیا گیا تھا قلم مین اتنی قدرت نہین ہو کہ اس خوفناک تصمیم ارادہ کو جو اُسکے چہرہ سے ظاہر تھی لکھ سکے یا اُس ہیبت ناک بھڑک کو جو اُسکی آنکھون سے ظاہر تھی ضبط تحریر مین لا سکے جب وہ اپنے دستہ فوج کی صفون کے برابر گھوڑا دوڑاتی گئی اور اپنے سپاہیون کو اُس فرن کی قسمت سنبھالنے اور اپنی بہنون کا عوض لینے اور اس جھنڈے کو جو بجاے سرخ جھنڈے کے نصب ہوا تھا پھاڑ کر اُکھاڑ ڈالنے کی ترغیب دے رہی تھی اس تمام وقت مین ا دلیفنٹ کا توپخانہ اُنکے داہنے بازو پر برابر گولہ باری کر رہا تھا اور اُس مین خوفناک رخنہ بناتا جاتا تھا سپاہیون نے دیکھا کہ صرف ایک طریقہ جو اس خوفناک آگ کے موقوف کرنے کا ہی یہ ہو کہ فوراً دشمن سے بھڑ جاوے پس جب دونون فوجین لڑائی مین ملجاوینگی گولہ باری موقوف ہوجاویگی اور اگر وہ جاری رکھی جاویگی تو دوست دشمن دونون پر گولہ پڑینگے۔

لڑائی پھر شروع ہوئی اور دونون فوجین ایک دوسرے پر ایسے غیظ و غضب سے دوڑین جس سے معلوم ہوا کہ ہشیار صورتون سے موت واقع ہوگی گولہ باری موقوف ہوئی فوجین ایک دوسرے سے اس قدر قریب ہوگئی ہین کہ اب بندوقین بھی پہلی فیر کرنے کے بعد نہین چلا سکتے اب دست بدست اور یا بیا لڑائی ہو رہی ہو تاہم اس پہلی بندوق بازی مین بھی جنرل ا دلیفنٹ اپنے گھوڑے کو مہمیز کرکے آگے بڑھا ہی اور جانبازی سے گولیون کے مینھ مین اپنا راستہ بناتا چلا جاتا ہی اور پر جوش نعرون کے ساتھ اپنے بہادر گروہ کو آگے بڑھاتا ہی اُسکے رفیق خوشی سے جواب دیتے ہین اور پہلے ہی حملہ مین ٹلیہ کی فوج پیادہ پسپا ہوئی خود ادلیفنٹ نے اُنکی صفون کو درہم برہم کر دیا اسیطرح لین کے دوسرے حصون مین لارنس لی اور سر ہنری ہین نے داد شجاعت دے کر اُنکو منتشر کیا میجر لمبٹکن بھی جس نے خوب کارگزاری کی ادلیفنٹ کے پیچھے ہو لیا اور ٹلیہ کے دستہ فوج کے پیادہ جو اس طرح درہم برہم ہوگئے تھے اپنے سوارون پر گرے ادلیفنٹ نے موقع کو ہاتھ سے نہ دیا اُسکے نزدیک یہ سب کھیل سا تھا اور تھکاوٹ کا تو اُسپر کچھ نشان ہی نہ تھا وہ گھٹنون تک نہین بلکہ رانون تک ایسی تفریح کر سکتا تھا اُسکے ہتھیار نے دشمنون کے اندر پھر راستہ بنایا اور دونون جانب مقتولون اور زخمیون کے انبار کر دیے جس سے دشمنون مین اور ہلچل پڑ گئی وہ فرشتۂ موت کی طرح ہی جو دشمنونکی

صفون کو صاف کر دیتا ہی توپین چلین گولیان برسین دشمن کے آگے درمیان اور پیچھے کی فوج اُسپر یورش کرے مگر اُسکو کچھ پروا نہین وہ اپنے زور بازو سے مقابلہ کرتا ہی اور ہنر مندی سے سب کو بھگا دیتا ہی وہ لڑائی کی گرم بازاری مین شیر کی طرح اکڑ کر چلتا ہی اور اُسکی ضربون کو ردمی دلاوری سے انگیز کرتا ہی اور قیصر یا پمپی کے سے خوش فکر سرداری سے اُسکا انتظام کرتا ہی بہادر اولیفنٹ بڑھے جاؤ! آج گویے فتح تمھارے ہاتھ ہی تم نے اپنے وقت مین بہت بڑی فوجون کی سرداری کی ہی مگر اِس سے پیشتر ایسی بے جوڑ فوج کا مقابلہ نہ کیا ہوگا جس مین فریقین کی تعداد کے تناسب مین بہت فرق ہی اے مشہور معروف شہسوار یہ دن تمھارے واسطے بہت ناموری کا ہی۔

پھر وہ آگے بڑھا کیا موت اُسکے سامنے نہین پھر رہی تھی! گو آنکھ سے محسوس نہوتی تھی نہ ہاتھ سے مس کی جا سکتی تھی؟ اگر موت مصروف کار نہ تھی تو یہ کشتون کے پشتے کہان سے آئے؟ کیا کوئی فرشتہ اُسکا محافظ تھا؟ اگر فرشتہ محافظ نہ تھا تو وہ کیونکر گھستا پلسا چلا جاتا ہی اُسکا بال بیکا نہین ہوتا؟ مگر دیکھو! کیا خود اُس شہسوار مین کوئی بات ایسی نہین ہی جو اس سب کی وجہ بتا سکے اُسکی دوربینی کو دیکھو! وہ داہنی جانب وار کرتا ہی ایک حملہ آور اُسکے بائین جانب ہی اولیفنٹ نے اُسکو دیکھا اور وہ غائب ہی کہین کسی طرف نظر نہین آتا کشتون کا انبار ساعت بہ ساعت اونچا ہوتا جاتا ہی اور پھیل رہا ہی! شہزور اولیفنٹ تو ہنر پیشہ دغا ہی تجھپر کوئی غالب نہین آ سکتا! اُسمین کوئی علامت غیر معمولی اضطراب کی نہین ہی اضطراب ہی سے آدمی خستہ ہوتا ہی۔ اضطراب خاطر ہی سے اُسکے ہاتھ پانون بھول جاتے ہین مگر اُسکے حواس ابتک مجتمع ہین وہ بدستور خاموشی کے ساتھ دلیر ہی! اب اولیفنٹ کے اعلیٰ اوصاف ظاہر ہو رہے ہین اب وہ اپنے تئین ظاہر کر رہا ہی کہ وہ ایسا شہسوار ہی جو سب کچھ کر سکتا ہی اور لڑنے کے لیے ہیرو اور سر عسکری کے لیے پورا جنرل ہی! لڑائی مین اُسکی بہادری کو دیکھو چال بازیون مین اُسکے استقلال کو ملاحظہ کرو اور اُسکی دانشمندی کو جس سے اِس نے یہ سب چال بندی کا انتظام کیا ہی اور جس کے نتائج پیدا ہو رہے ہین معاینہ کرو! لڑائی کے پہلے گھنٹہ مین جب وہ جانتا تھا کہ کل امور کا انحصار بحیثیت سپہ سالار کے اُسکی ذات پر ہی وہ خاموش کھڑا رہا اور اُس نے اپنی تلوار کو جنبش تک نہ دی اُسکے دشمنون نے

سمجھا کہ وہ صرف رہنمائی کرنے کا قصد رکھتا ہی خود شریک جنگ نہ ہوگا مگر جب اُسنے دیکھ لیا کہ اُسکے احکام کی پوری تعمیل ہوگئی جب اُسکو اطمینان ہوگیا کہ اُسکے ماتحت اُسکی بتائی ہوئی تدبیر دن پر پورا پورا عمل کرینگے تب وہ سردار اعظم شہسوار میدان جنگ اور سر عسکر دلاور نبرد آزما ہوگیا! کون شخص ایسے بہادر کے سامنے ٹھہر سکتا ہی؟ اُسکو کیا پروا تھی کہ وہ آٹھ ہزار سپاہیون سے پانچہزار کا مقابلہ کرتا وہ خود نفس نفیس ایک فوج کے برابر تھا! افسوس ٹلیہ نے اُسکو ایسا ہی پایا اور اُس سے کچھ بن نہ پڑی وہ خود میدان کارزار مین پل پڑی مگر کچھ فائدہ نہوا اُس نے اپنی پسپا ہوتی ہوئی فوج کو نہایت دلیری سے جمع کرنے کی کوشش مگر بے سود اُسکی فوج پر اُسکا کچھ دباؤ نہ رہا نہ اُسکو اُسکی موجودگی کی پروا جب زخمی اور مرتے ہوئے اشخاص کی دلگداز آوازین اُنکے دماغ مین پہونچین اور مظفر اور منصور دلاوردن کے نعرہ فتح اُسکے کان مین گونجے ایک جنون کی سی حالت طاری ہوئی ہتھیار اُن ہاتھون سے گر گئے جو ایک لمحہ بیشتر طاقتور تھے مگر اب خوف سے مفتوح اور زخمون سے کمزور یا موت سے سرد ہوگئے ہین۔

اب شکست عام ہوگئی ٹلیہ کو اُسکے لوٹتے ہوئے سپاہی ہٹائے لیے جاتے ہین تاہم وہ اپنے تئین اُنکے درمیان سے نکالنے کی کوشش کررہی ہی۔ اُس نے دیکھا کہ اُسکی تقدیر پھوٹ گئی اور وہ اپنی امیدون کے خون ہونے اور فوج کی بربادی کے بعد باقی نہین رہ سکتی اُسکے دماغ مین جنون پیدا ہوگیا ہی اور حالت جانبازی مین وہ اپنے ہی سپاہیون کو اپنے گھوڑے سے کچل رہی ہی ایک شخص نے جسکی جانگھ کی ہڈی ٹلیہ کے گھوڑے کے کچلنے سے ٹوٹ گئی تھی اُسکے گھوڑے کے پیٹ مین خنجر مارا گھوڑا درد کی وجہ سے بیتاب ہوگیا اور مفرور گروہ کے اندر بے تحاشا بھاگا اور اُس سے آگے نکل گیا اور میدان پر اس طرح دوڑا کہ گویا اُسکو آسیب کا خلل ہوگیا ہی وہ ایک ٹیلہ پر چڑھ گیا ٹلیہ ہنوز اُسکی پیٹھ پر جمی بیٹھی تھی اور اُسکے فرار کو سیکڑون آدمیون نے میدان جنگ سے دیکھا۔

دفعتًا گھوڑا اور سوار غائب ہوگئے گویا کہ زمین اُنکے نگلنے کے لیے شق ہوگئی۔ وہ اُس ٹیلہ کے نیچے گری اور چند ساعت کے بعد جب ولیفنٹ کا ایک

ایڈمسی کا نگ اُس جگہ پر گیا تو اُس نے گھوڑے کو ایک جگہ مردہ پایا اور ٹلیہ کی زخمی نعش کو دوسری جگہ تڑپتے دیکھا! اسطرح پر خواہران ثلاثہ کی عمدہ فوج نیست نابود ہوئی اور اس طرح اُنکو از خود مسز الگنبی اور اس یادگاروں کے تین بجے شام کو جنرل ولیفنٹ نے چاروں طرف دیکھا اور اپنے تئیں مالک میدان جنگ کا پایا۔

باب ۹۰

محل آرڈن

ماہ مارچ کے اوّل ہفتہ کے اخیر میں دن کے اختتام پر جب شام کی بڑھتی ہوئی تاریکی سے شفق غائب ہوتا جاتا تھا ارل آف آرڈن گھوڑے پر سوار ہوا اور مع دو خدمتگار چھوکروں کے کہ وہ بھی خوبصورت گھوڑوں پر سوار تھے سینٹ جمیس اسکوائر میں آہستہ آہستہ داخل ہوا اُنکی پوشاک اور گھوڑوں کی حالت سے ظاہر تھا کہ یہ چھوٹی پارٹی گرد نواح میں تفریح کر کے نہیں لوٹی ہی بلکہ وے سفر کیے ہوے چلے آتے ہیں وے اُس بڑے محل کے دروازہ تک سوار چلے آئے جو آرڈن ہوس کہلاتا ہی اور جسکے دروازہ پر چند منٹ ہوے ایک لمپ روشن کیا گیا تھا۔ ٹوٹ کے دروازہ کا ایک کواڑ کھلا ہوا تھا اور تین چار خدمتگار ڈیوڑھی میں بیٹھے تھے وے جلدی سے دوڑے جب ارل کے ہمراہی چھوکروں میں سے ایک نے آواز دی کہ اُنکا آقا واپس آیا ارل اپنے گھوڑے سے اُترا اور ایک کمرہ میں جو درجۂ زیرین میں تھا گیا جہاں لمپ فوراً روشن کر دیے گئے وہ خستگی سفر سے تھکا ماندہ ایک صفہ پر لیٹ گیا اور خدمتگار سے ایک جام شراب کا مانگا اُس نے فوراً حاضر کیا اور جب بڈھے امیر نے اُس لبریز جام کو پیا اُسکے حواس درست ہوے۔

داروغہ محل حاضر ہوکر آداب بجا لایا اور پوچھنے لگا ”میں امید کرتا ہوں کہ حضور نے ممالک غیر کی سیر و سفر سے لطف اُٹھایا ہوگا؟“

ارل ”یو شٹیس ہاں مجھکو کوئی شکایت نہیں ہی میں کتنے روز تک غیر حاضر رہا؟“

داروغہ ”تخمیناً۔ دو مہینہ ہوے ہونگے“

ارل نے یاد کرنے کے طور پر اپنے آپ کہا ”ہاں بیشک دو مہینے ہوے ہونگے!“

کیونکہ اُسکو اُس وقفہ کا خیال آیا جو اُن یادگار واقعات کے وقت سے گذرا تھا جس سے ہمفری کلنٹن نے غلط شخص کو قتل کیا تھا" داروغہ دو مہینے کے عرصہ مین آدمی بہت کچھ دیکھ سکتا ہی"

داروغہ (اپنے آقا کا جام مئے ناب سے بھرکر) "کیا حضور دار السلطنت فرانس کو بھی گئے تھے؟"

ارل "نہین مین ہیدرلینڈ کو گیا تھا اور وہان سے جرمنی کو چلا گیا مین نے یہ سوچا تھا کہ لوٹتے وقت پیرس کو جاؤنگا مگر یہ یقین کرکے کہ مین عرصہ تک غیر حاضر رہا ہون اور ممالک غیر کی سیر و تفریح مین بہت وقت صرف کر چکا ہون مین سیدھا مکان کو واپس آیا"

ناظرین یاد رکھین کہ ارل آف آرڈن بربادیرس کی سازش کی ناکامی کے بعد فوراً ممالک غیر کو چلا گیا تھا تاکہ اُسکی سیہ کار سازشون اور بندشون کے افشائے راز ہونے سے جو نتائج پیدا ہون اُنکو بچا جاوے اور گو اُسکے پاس انگلستان سے بہت کم خبرین پہونچتی تھین تاہم اُسکو بحالت قیام بر اعظم یورپ کے صاف حال معلوم ہوگیا تھا کہ اگر وہ اپنے ملک کو آوے تو کچھ خطرہ نہین ہی۔

ارل (دوسرا جام پیکر) "کہو تم کیا خبرین رکھتے ہو؟"

داروغہ "کوئی خاص بات نہین ہی حضور کے کارندون نے علاقون کی سرسبزی کا حال لکھا ہی اور وقت معینہ پر ارسال بھیجی ہی"

ارل "اور دربار کی بابت کیا خبرین ہین؟ کیا ڈچز آف پورٹس موتھ اب تک بڑھی چڑھی ہی؟ اور ڈچز آف کلیولینڈ اُس حلقہ سے جسکو کبھی وہ رونق دیا کرتی تھی اور گو ہر شب چراغ کی طرح وہان چمکا کرتی تھی بالکل علیحدہ ہی؟"

داروغہ "بیشک یہی صورت ہی۔ یہ بھی مشہور ہی کہ ڈچز آف پورٹس موتھ کا حتی الامکان بادشاہ کے دل پر اور زیادہ قبضہ ہی"

ارل "اور کیا ڈچز آف کلیولینڈ اب تک برکشائر ہوس مین رہتی ہی؟"

داروغہ "ہان حضور وہ خاموشی سے بسر کرتی ہین کسی سے بہت کم ملتی ہین ——"

ارل "بیشک نہ ملتی ہونگی جب دربار کی کوئی لیڈی ذلیل ہوتی ہی تو رنگیلے

لوگ احتیاط کرتے ہین کہ جہان تک ممکن ہو اُس سے کم ملین اور دغاباز رمبالڈ کا کیا حال ہو؟ کیا اُس نے سولی کو رونق دی؟ یا اُسکا سر ٹاور ہل کی خاک مین گرا؟"

داروغہ "نہین حضور اُسکے مقدمہ کی ابھی سماعت بھی شروع نہین ہوئی ہو!"

ارل۔ یہ سچ ہو کہ مجھکو اُسکے شروع ہونے کی خبر نہین ہوچکی مگر مین اپنے دل مین سمجھا تھا کہ وہ ختم بھی ہوگیا ہوگا اُسکی کب پیشی ہوگی؟"

داروغہ "افواہ ہو کہ دوسرے ہفتہ مین سماعت ہوگی مسٹر موبرے وکیل ملزم نے التوا کے لیے زمین آسمان ایک کردیا اور اس مین اُسکو اب تک کامیابی ہوئی ہو مگر آج صبح کو یہ خبر سننے مین آئی ہو کہ وزرا نے حکم تاکیدی صادر کیا ہو کہ فوراً سماعت مقدمہ کی کیجاوے۔"

ارل (مصنوعی بے پروائی سے) "اور جمہور خلائق کی اس بارہ مین کیا راے ہو؟"

داروغہ "واقعات مسٹر رمبالڈ کے ایسے خلاف ہین کہ ایک درجن آدمی بھی ایسے بانا مشکل ہین جو جوری کے کٹھرہ مین پیشتر ہی سے اپنی راے اپنے ذہن مین قائم کرنے کے بغیر داخل ہونگے بجز اسکے کہ اہل جوری اُسکے پولیٹیکل ہواخواہ ہون"

ارل "بیشک۔ اسمین کوئی شک نہین ہوسکتا میرا خود اسوقت یہی خیال تھا!"

داروغہ "ہان مجھکو یاد آیا وہ واقعہ حضور کے رخصت ہونے سے ایک دو دن پیشتر ہوا تھا مجھکو پہلے یہ خیال تھا کہ آپ کا سفر اُس واقعۂ جانکاہ سے پیشتر شروع ہوا تھا کہ جس سے رمبالڈ ٹاور مین داخل کیا گیا"

ارل "ہان مین اُسوقت لندن مین تھا (تیسرا جام پیکر) اور میری لیڈی نے میری غیر حاضری مین کیونکر وقت کاٹا؟"

داروغہ "لیڈی صاحبہ زیادہ تر معمول کے موافق اپنے ہی کمرہ مین رہین اُنھون نے بہت کم لوگون سے ملاقات کی مگر ہان ایک ملاقاتی انکا اسوقت بھی موجود ہو"

ارل "وہ ملاقاتی مرد یا عورت کون ہوگا؟"

داروغہ "مین نہین جانتا۔ ملاقاتی نے اپنا نام نہین بتایا ———"

ارل "آپ نام نہین بتایا؟ یہ تو عجیب طریقہ ملاقات کا کسی شخص کے لیے کونٹس کے ساتھ ہوا اور وہ کونٹس بھی کون میری زوجہ۔ آخر اُس نے کیا کہا تھا؟"

داروغہ "مین اُسکے پہونچنے کے وقت حسب اتفاق ہال کمرہ مین تھا وہ چند ہی منٹ قبل آیا تھا کہ حضور نے ہماری آنکھون کو اپنی تشریف آوری سے روشن کیا اُسنے پوچھا کہ کونٹس آف آرڈن سے مجھ سے ملاقات ہو سکتی ہے اور جب اُس سے اُسکا نام پوچھا گیا تو بجائے صاف جواب دینے کے اُس نے پوچھا کہ کیا ارل صاحب مکان مین ہین"

ارل کو اور زیادہ تعجب ہوا اور اُس نے کہا "یہ تو سخت گستاخی کی بات ہے۔ اچھا آگے چلو پھر کیا ہوا؟"

داروغہ "مین آگے بڑھا اور مین نے اُس سے کہا کہ ارل صاحب دو مہینہ سے غیر حاضر ہین یہ کہنے سے اُسکے چہرہ پر اطمینان ظاہر ہوا مین نے پھر اُسکا نام پوچھا اور کہا کہ اجنبیون کا اس طرح کونٹس سے ملاقی ہونے کا دستور نہین ہے اُس نے کہا کہ مجھکو اپنا نام بتانا فضول ہے کیونکہ کونٹس مجھ سے واقف نہین ہے مین خود اپنا نام اُسوقت ظاہر کرونگا جب اپنا مطلب بیان کرونگا"

ارل "بھلا یہ تو بتاؤ کہ وہ کس قسم کا شخص ہے؟"

داروغہ "وہ بلند بالا سانولہ اور خوشرو شخص ہے اُسکی عمر تیس سال سے کچھ کم ہوگی اُسکی صورت سے معلوم ہوتا تھا کہ اُس نے لمبا سفر تیزی سے طے کیا ہے ہان مین یہ کہنے کو تو بھول ہی گیا کہ وہ گھوڑے پر سوار آیا تھا۔"

ارل "یہ تو بہت تعجب کی بات ہے" چند ساعت غور کرنے کے بعد بطور استفسار "تو مین خیال کرتا ہون کہ گفتگو کا اس طرح خاتمہ ہوا کہ اجنبی کونٹس کے پاس چلا گیا؟"

داروغہ "مین نے اُسکا پیام کونٹس کے پاس پہونچا دیا اور اس نے حکم دیا کہ وہ لال کمرہ مین بٹھلا جاوے جہان ذرا دیر کے بعد کونٹس اُسکے پاس چلی گئی"

ارل اپنی جگہ سے اُٹھا اور کمرہ کے دروازہ کی طرف چلا مگر قبل وہان جانے کے اُسنے مڑکر پوچھا "کیا کونٹس کو معلوم ہوا ہے کہ مین آگیا ہون؟"

داروغہ "نہین۔ کیونکہ مین خیال کرتا ہون کہ ——"

ارل "میں اپنی واپسی کی اطلاع خود کرونگا۔ ضرور میں خود ہی ایسا کرونگا۔"
یہ کہتا ہوا ارل آف آرڈن کمرہ سے نکلا۔

زینہ پر چڑھکر وہ ایک چھوٹے ملاقات کے کمرہ میں گیا جو اُس نفیس شہ نشین سے ملا ہوا تھا جسکا نام لال کمرہ تھا کیونکہ اُسمین قرمزی پردہ لٹکتے تھے اور اُن دونون کمرون کے درمیان مین ایک دروازہ تھا یہ دروازہ بند تھا ارل اُسکے پاس کھڑا ہوگیا اور بڑے کمرہ مین جو کچھ گفتگو ہو رہی تھی اُسکو سُننے لگا۔

کونٹس کی یہ آواز آئی "مسٹر لمبٹن۔ جنرل نے یہ ہدایت کی ہے کہ مین اس پیکٹ کو کھولنے سے قبل پورے ایک ہفتہ تک مہر لگا ہوا بند رکھون؟"

لمبٹن "جی حضور جنرل صاحب نے یہی کہا ہے اب مین اپنا کام انجام دے چکا اور رخصت ہوتا ہون"

کونٹس "نہین نہین اتنے سفر کے بعد کھانا ضرور کھائے جاؤ معاف کرنا کہ مین نے اس سے پہلے کھانے کو نہین پوچھا مگر بہت سی باتین جو تمنے بیان کین اور قلعہ کے خوفناک حالات ظاہر کیے اُنسے میرے دل کو ایسا صدمہ ہو نچا کہ ——"

لمبٹن "مین آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون مگر مین متعجل ہون کہ اپنے قیامگاہ کو پہونچ جاؤن مین نے جنرل صاحب سے وعدہ کیا تھا کہ لندن مین پہونچنے پر سب سے پہلے آرڈن ہوس کو جاؤنگا اور مین نے وہ وعدہ پورا کر دیا مین آپ سے بتا چکا ہون کہ اُس پکیٹ کے اندر موت اور زندگی کا معاملہ ملفوف ہے اسی وجہ سے مجھکو اضطراب تھا کہ اُسکو فوراً آپ کے ہاتھ مین رکھدون تاکہ آپ اُسکو مقفل کر دین یہان تک کہ اُسکے کھولنے کا وقت پہونچے یا خود جنرل اس درمیان مین آجاوے جو نہایت اغلب ہے"

بعد ازان مسٹر لمبٹن رخصت ہوا اور ارل آف آرڈن اندرونی کمرہ کی تاریکی مین بیٹھکر ان سب باتون کی بابت غور کرنے لگا جو اُس نے سنی تھین اُس نے خیال کیا کہ ضرور راولینفنڈ نے وہ پکیٹ بھیجا ہوگا مگر یہ امر اُسکے قیاس مین ذرا بھی نہ آتا تھا کہ راولینفنڈ نے کس مقام سے یہ پکیٹ بھیجا اور وہ اب کہان ہے اور اب وہ کیون جلد لندن کو آنا چاہتا ہے یہ بات صاف ظاہر تھی کہ کچھ خفیہ کارروائیان جاری ہین دیا

"معاملہ موت زندگی" کے الفاظ کس سے متعلق ہین مگر کرنیل رمبالڈ کی طرف اشارہ نہین ہے جسکی اولیفنٹ کے ساتھ دوستی آرڈن کو معلوم تھی۔ آرڈن کا تمام جسم تھرّا گیا وہ اولیفنٹ سے اور روے زمین کے اور کسی آدمی کی بہ نسبت زیادہ ڈرتا تھا اُس سے زیادہ کوئی اس بات کو نہ سمجھتا تھا کہ جنرل مین کیا سخت استقلال ہے جس سے وہ ہر کام کو کرتا ہے اور اگر یہ کام کرنیل رمبالڈ کا سپجانا ہے تو وہ بجز اسکے اور کس طرح پر ہو سکتا ہے کہ اُسکی بیگناہی ثابت کیجاوے؟ تو کیا اولیفنٹ کو کچھ پتہ اُس سیہ کارسازش کی بھید کیون کا معلوم ہو گیا ہے جسمین اسوجہ سے ناکامی ہوئی کہ ہنوی کے خنجر بران سے غلط شخص مارا گیا جس قدر ارل نے ان امور پر زیادہ غور کیا اتنا ہی اُسکو زیادہ خوف لاحق ہوا کیونکہ وہ خوش ہوا تھا کہ وہ بعافیت انگلستان کو واپس آسکتا ہے حالانکہ جیسے ہی اُسنے دو ماہ کی غیر حاضری کے بعد اپنے مکان کی دہلیز کے اندر قدم رکھا خطرات اور دقتون نے اُسکے دل پر دفعتاً پیدا ہونا شروع کیا۔

ناظرین کو فراموش نہوا ہوگا کہ اولیفنٹ نے کس طرح ارل آف آرڈن کو جولیہ مرٹن کے ساتھ اسلنگٹن کے گرجا مین نکاح کرنے پر مجبور کیا تھا یہ بھی یاد ہوگا کہ بعد ہو جانے نکاح کے اولیفنٹ نے اُس سے کہا تھا کہ جولیہ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے گو اُلفت اور مہربانی نہ کرسکے کیونکہ اُسکو خود جولیہ کا ہر طرح پر پاس و لحاظ تھا بخیال اُسکے متوفی شوہر کے جسکو وہ مثل بھائی کے سمجھتا تھا۔ بعد نکاح کے جبتک اولیفنٹ لندن مین رہا آرڈن اپنی زوجہ کے ساتھ ایک قسم کا منفی التفات برتاؤ برتتا رہا یعنی یہ کہ اولیفنٹ کے خوف کی وجہ سے انتقامی ظلم اور سختی سے باز رہا مگر جب اولیفنٹ گورنر جنرل نوآبادیہاے امریکا کا مقرر ہو کر چلا گیا آرڈن نے اپنے تئین محفوظ سمجھکر اپنی زوجہ سے جو زبردستی اسکی زوجہ بنائی گئی تھی کسیقدر بخار نکالا یعنی یہ کہ زیر لب طعنہ زنی کرتا اور نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا کبھی کبھی کلمات سخت کہہ اُٹھتا اور گھر کے کارخانہ مین جولیہ کو زیادہ دخل نہ دیکر ذلیل کرتا لیڈی آرڈن (جولیہ) اس برتاؤ کو بہ تسلیم و رضا انگیز کرتی البتہ کبھی کبھی باغیانہ سخت نگاہی کرتی کبھی کبیدگی سے اُسکا منھ سُرخ ہو جاتا اور کبھی حقارت کی نگاہ اپنے شوہر پر ڈالتی مگر اُس نے اپنی کیفیات کو الفاظ مین ادا نہین کیا اصل یہ ہے کہ وہ اس سے اسقدر نفرت کرتی تھی کہ کبھی دوبدو لڑنے کو گوارا نہ کرتی تھی اس

زمانہ سے جسکا ذکر ہم لکھ رہے ہین دو ماہ قبل جب ارل نے اُس سے کہا کہ مین بسفر پر جاتا ہون اور کچھ عرصہ تک غیر حاضر رہونگا جولیہ نے ساتھ چلنے پر آمادگی ظاہر نہین کی اس لیے کہ اُسکی فطنت نے اُسکو ایسی درخواست کرنے کی اجازت نہین دی جو از خود رضا و رغبت سے تجویز نہین کی گئی تھی نہ اسکو فی الواقع اپنے شوہر کی ہمسفری کی خواہش تھی بلکہ وہ سمجھی تھی کہ اُسکے چلے جانے سے ایک گونہ آسایش رہیگی چنانچہ دونون سرد مہری اور رکاوٹ کے ساتھ جدا ہوے گھر کے نوکر چاکر گو شادی کے خاص حالات سے ناواقف تھے تاہم اسقدر ضرور دیکھتے تھے کہ جوڑ کسی قدر اچھا نہین ہے اور اُنکے آقا اور مخدومہ مین باہم محبت نہین ہے۔ یوسٹیس داروغہ جو فطرتاً ایک چالاک اور مکار شخص تھا جسکی ظاہری شیرین کلامی اور بے تکلفی انداز اُسکے اصل چال چلن کو چھپائے ہوئے تھی شوہر اور زوجہ دونون کا بھلا بنا رہتا تھا مگر لیڈی کی غیبت مین وہ ارل سے اُسکی بدگوئی کرنے مین تامل نہ کرتا یہی وجہ تھی کہ اُسنے لمبٹن کے آرڈن ہوس مین آنے کے وقعہ کو مبہم معنی خیز رنگ آمیزی سے بیان کیا۔

اس تمام بیان سے ناظرین کو واضح ہو گیا ہوگا کہ ارل آف آرڈن جولیہ کے دل مین کسی طرح اعتبار نہ پیدا کر سکتا تھا اس طرح پر کہ خود اُسکی زبان سے اُسکی اور مسٹر لمبٹن کی ملاقات کا حال معلوم کرتا اور اُسکا تو کچھ ذکر ہی نہ تھا کہ اُسکے ذریعہ سے اُس پیکٹ کا مضمون معلوم معلوم کر سکتا جو اُسکے ہاتھ مین رکھی گئی تھی اور جسکی بابت ایسی بھید بھری ہدایتین کی گئی تھین۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ جولیہ اُسکو مقفل رکھے گی اور اگر وہ اُس سے زبردستی پیکٹ لینا چاہیگا تو وہ سخت مقابلہ کریگی تاہم اُسکو یہ معلوم کرنا ضرور تھا کہ ان تمام کارروائیون کا کیا مطلب ہے اور یہ امر نہ صرف اُسکے نالائق مزاج کے مناسب حال تھا بلکہ مقتضا اُس برتاؤ کا یہی تھا جو اُسکا اُسکی زوجہ کے ساتھ تھا کہ وہ چوری کے ذریعہ سے پیکٹ اپنے قبضہ مین لانے کی کوشش کرے پس اُس نے یہی طریقہ اختیار کرنے کا قصد کیا۔

واضح رہے کہ قبل اسکے کہ وہ اپنے ذہن مین غور و تعمق کرکے اُس تدبیر پر قائم ہو جو اچھی طرح چل سکے پہلا خیال جو اُسکے دل مین پیدا ہوا یہ تھا کہ براعظم کو پھر چلے جانا چاہیے اور وہان منتظر نتیجہ ان تدابیر کا رہنا چاہیے جو جنرل ڈنیفنٹ

کے اختیار مین ہون مگر پھر غور کرنے پر بہت سے وجوہ ایسے سمجھ مین آئے جنسے اُسکی رائے یہ قرار پائی کہ اُسکو بالفعل انگلستان ہی مین رہنا چاہیے اُس نے یہ خیال کیا کہ ممکن ہی کہ میرا خوف فضول ہو اور ہیکیٹ کے مضامین اور اُسکے ڈِفنڈ کی لندن مین آمد اور کسی بات سے متعلق ہو جو کرنیل رمبالڈ کی خطرناک حالت سے کچھ واسطہ نہ رکھتی ہو بخلاف اسکے اگر وہ معاملات کرنیل رمبالڈ سے متعلق ہون تو آرڈن کے لیے یہ ضروری ہی کہ اُن کارروائیات کو باطل کرے جو صل حالات کے طشت از بام ہونے کی طرف منجر ہون جنسے محل کا واقعہ جانکاہ وقوع پذیر ہوا۔ پس یہ ظاہر تھا کہ سر بمہر پیکٹ نہایت ضروری تھی اُسکے مضمون کی نسبت بیان کیا گیا تھا کہ اسمین معاملہ موت و زندگی کا پیچیدہ ہی انھین وجوہ سے ارل آف آرڈن نے یہ رائے قرار دی کہ منتظر موقع رہنا چاہیے کہ وہ پیکٹ ہاتھ آجاوے۔

مسٹر لمبٹن کے چلے جانے کے بعد کونٹس اپنے کمرہ کو چلی گئی جہان اُسکا شوہر خوب جانتا تھا کہ اُسکو مقفل کر دیگی پس اپنے طریقہ عمل کی بابت رائے قائم کر کے وہ اُس کمرہ مین گیا جس سے جولیہ ابھی چلی گئی تھی اور جہان اب تک روشنی جل رہی تھی اور کونٹس کی خادمہ کو بلا کر اُسنے کہا کہ لیڈی سے جا کر میرے آنے کی اطلاع کر دو۔ چند ساعت مین جولیہ اُس کمرہ مین آئی اُسکی حالت اب بہ نسبت اُسوقت کے جب پہلے پہل ہمنے اُسکو ناظرین کے سامنے پیش کیا تھا بہت بہتر تھی تاہم اُسکے قدرتی سیاہ بالون مین چند ہلکی سفید دھاریان تھین حالانکہ اُسکی عمر پوری کتالیس برس کی بھی نہوئی تھی وہ عمدہ سادی پوشاک پہنے تھی جس سے یہ ظاہر تھا کہ نکاح سے جو عزت اُسنے حاصل کی ہی وہ اُسکی کچھ زیادہ قدر نہین کرتی اور اُسکے شوق مین سادگی اور عادات مین عزلت نشینی ہی۔

ارل نے اُسکے ساتھ ایسے مہربانی کے لہجہ اور انداز سے کلام کیا کہ جسکی اُسکو بہت کم امید تھی مگر اُسکو تو اس بارہ مین مکاری کرنا تھا تاکہ اُسکو اپنے مطلب حاصل کرنے کا موقع ملے غرضکہ اُس نے بہت زیادہ چالاکی کی جولیہ اُسکے مزاج کو خوب جانتی تھی اُسنے اُسپر اعتبار نہ کیا نہ غافل ہوئی بخلاف اسکے جولیہ نے سمجھا کہ اُسکا برتاؤ مکاری کا ہی تاکہ اُسکی کوئی غرض پوری ہو جسکو وہ بیشک نہ جانتی تھی نہ اُسکے

ذہن مین یہ بات آئی اور نہ شبہہ کی کوئی وجہ تھی کہ ارل کو لمٹن کے آنے کا حال معلوم ہوا ہی پس اُسکو معلوم نہوا کہ اُسکے شوہر کی کیا غرض ہی نہ اُسکے وہم وگمان مین کوئی بات آئی گو اُسنے اپنے دل مین ارادہ کر لیا کہ وہ اُسکی آمد و رفت کی نگران رہیگی

اُن باتون کی تحریر کرنے کی کوئی ضرورت نہین معلوم ہوتی جو ارل اور کونٹس کے درمیان مین ہوئین پس ہم دوسرے واقعہ کی طرف متوجہ ہوتے ہین جسکا ذکر کرنا باقی ہی

باب ۹۱

ارل اور کونٹس

لارڈ آرڈن کے واپس آنے کے ایک ہفتہ بعد قریب سات بجے شام کے کونٹس نے اپنے تئین اپنے تخلیہ کے کمرہ کو اس ارادہ سے بند کر لیا کہ اُس پیکٹ کو کھولے جو جو مسٹر لمٹن نے جنرل ولیفنٹ کی طرف سے لا کر اُسکو حوالہ کیا تھا۔ اُس نے اپنی خواصون کو اس موقع پر علیحدہ کر دیا تھا مگر اُسکو اپنے شوہر کو رخصت کرنا فی الجملہ وقت طلب معلوم ہوا کیونکہ وہ ملاقات کے کمرہ مین بیٹھا ہوا شراب پی رہا تھا اور ظاہر اُسکو اپنی زوجہ کی گفتگو مین ایسا لطف معلوم ہوتا تھا کہ اُسنے اُس سے کہا تھا کہ میرے پاس بیٹھی رہو

اس ہفتہ مین جو گذرا تھا ارل نے جولیہ پر توجہ اور عنایت مبذول کی تھی وہ فقط اسی کی ہمصحبتی مین محظوظ رہتا جولیہ کی بہ نسبت کم تجربہ کار اور کم دور بین عورت اسقدر زن پرستی سے ضرور دھوکے مین آجاتی۔ اکثر اُسنے کنایتاً اُن پچھلے حالات کی بابت تاسف ظاہر کیا جنکی بابت جولیہ کو شکایت تھی اور اُس نے اپنے موجودہ برتاؤ کو سچی راستبازی کی پوری جلا دی تاکہ تلافی مافات ہو جائے مگر جولیہ ایسی عورت نہ تھی کہ دھوکے مین آجاتی اُس نے سمجھ لیا کہ ارل کی کوئی اہم غرض مابعد ہی اور بہتیرے خفیف واقعات نے اُسکو رفتہ رفتہ یہ شک کرنے کی طرف مائل کیا کہ درحقیقت پیکٹ مقصود اُسکی اُن ملکر کارروائیون کا ہی مثلاً ایک مرتبہ اُس نے محض بر سبیل تذکرہ کہا کہ تمھارے پاس ایک شخص مسٹر لمٹن نام آیا تھا اور جب اُسنے اس باب مین جواب یا انجیرا سے کہ کچھ اور کہے اُسنے کہا کہ شوہر اور زوجہ کے درمیان باہمی اعتبار ہونا ضرور ہی دوسرے دن تیسرے دن جولیہ کے پاس اُسکے کمرہ مین کئی گھنٹہ تک بیٹھا رہا اور اُسکی نشست برخاست اور انداز

دیکھتا رہا اور اس امر کی کوشش کرتا رہا کہ وہ یہ نہ سمجھے کہ ارل اسکو دیکھ رہا ہے اور جب وہ ایک دراز کے پاس کچھ لینے کو گئی اسکی آنکھیں عجیب طرح سے چمک اُٹھیں پھر ایک موقع پر اُسنے اولیفنٹ کا نام لیا اور اُس سے پوچھا کہ تمکو اُسکا کچھ حال معلوم ہوا ہے جب سے وہ چند مہینے ہوے اپنی دار الحکومت امریکا کو گیا ہے اُس نے جواب دیا کہ ہان جنرل کی بابت کچھ حال معلوم ہوا ہے مگر اس سے زیادہ اُس نے کچھ اور نہ کہا اور ارل نے ہر چند مکاری سے کوشش کی کہ اُسکو کچھ حال بتانے کی طرف مائل کرے مگر وہ اس پہلو پر نہ آئی خلاصہ یہ کہ اُسنے یہ سمجھ لیا کہ کسی نہ کسی ذریعہ سے اُسکے شوہر کو معلوم ہو گیا ہے کہ اُسکے قبضہ مین ایک پیکٹ ہے اور وہ اُسکے مضمون کو دریافت کرنا چاہتا ہے اُسکی سمجھ مین نہ آتا تھا کہ اُسکو یہ خیال کیونکر معلوم ہوا مگر اُس نے اس بارہ مین بیفائدہ قیاسات سے اپنے تئین خلجان مین نہ ڈالا اور زیادہ ہوشیار ہو گئی کہ سربمہر پیکٹ خفیہ طور پر اُسکے قبضہ سے نکلنے نہ پاوے اسی وجہ سے اُس ہفتہ کے پچھلے دو تین روز مین جو اُسکے موصول ہونے کے بعد گذرا تھا وہ اُسکو اپنی جیب مین رکھے رہی۔

غرضکہ حسب متذکرہ صدر ہفتہ گذر چکا تھا اور جولیہ ایک کمرہ مین جا کر اُسکی مہر توڑنے اور اُسکے مضمون پر آگاہ ہونے والی تھی میز پر لمپ جل رہا تھا اُسنے پیکٹ اپنے کپڑے کی چُنٹ سے نکالا وہ اُسکو کھولنے والی ہی تھی کہ کسی نے دفعتاً دروازہ کھٹکھٹایا اور اُس نے پوچھا کون ہے۔

ارل "جولیہ مین ہون مجھکو آنے دو مین تم سے کچھ بات کہنا چاہتا ہون"

جولیہ کے ذہن مین فوراً گذرا کہ اُسی ذریعہ سے جس سے ارل کو مسٹر لمبن کے آنے کی غرض معلوم ہوئی ہے اُسکو پیکٹ کے کھولے جانے کا ٹھیک وقت بھی معلوم ہوا ہے اگر یہی بات ہے (اور جولیہ کو یقین ہو گیا کہ ضرور یہی بات ہے) تو ارل کی ضرور یہ غرض ہے کہ اُسکے ساتھ پیکٹ کا مضمون پڑھے اور اسی وجہ سے وہ کمرہ مین آنا چاہتا ہے یہ کمرہ اُس حصہ مکان سے ذرا فاصلہ پر تھا جہان نوکر چاکر رہا کرتے تھے اُس نے سوچا کہ اگر ارل نے مجھسے کچھ زبردستی کی تو چلانے پر کوئی مدد کو بھی نہ دوڑیگا جولیہ کو آرڈن پر ذرا بھی بھروسا نہ تھا اور ایسے اہم معاملہ مین وہ کسی طرح اپنے تئین اُسکے اختیار مین دینا نہ چاہتی تھی۔

جولیہ (دروازہ کے قریب ہوکر جو اُسنے مقفل کردیا تھا) "تم مجھسے کچھ کہنا چاہتے ہو کیا بات ہی؟ مین اسوقت تنہا رہنا چاہتی ہون ———"

ارل "میری پیاری جولیہ مین یہان برآمدہ مین کھڑے ہوکر اُس بات کو نہین کہہ سکتا وہ بات فی الواقع ضروری ہی دیکھو توقف نہ کرو ———"

جولیہ "اچھا تو مین خود ملاقات کے کمرہ مین ابھی آتی ہون"

ارل "بہت اچھا مین وہان چلتا ہون" بعدازان ارل کے واپس جاتے ہوے بانکون کی چاپ اُسکی زوجہ کے کان مین آئی۔

جولیہ (دل مین) "اب مجھکو معلوم ہوجائیگا کہ میرا شبہہ اس تبدیل شدہ برتاؤ کے سبب کی بابت صحیح ہی یا نہین۔ وہ عنقریب صاف صاف کہنے والا ہی۔ اگر اسکا یہ مطلب ہی کہ پیکٹ کے مضمون کو معلوم کرے تو پھر دیکھو کیسی جنگ ہوتی ہی کیونکہ مین اس سے قطعی انکار کرونگی مگر بہتر ہی کہ یہ جھگڑا طی ہی ہوے اگر کچھ جھگڑا ہونے والا ہی پھر مین اس سربمہر لفافہ مین جو کچھ ملفوف ہی تیار ہون"

غرضکہ جولیہ پیکٹ کو اپنی جیب مین رکھکر کمرہ ملاقات کو گئی ارل میز کے پاس بیٹھ گیا تھا جسپر گزک اور شراب رکھی تھی اور جب وہ داخل ہوئی اُس نے اپنے پاس کی کرسی پر اُسے بہ تبسم بیٹھنے کا اشارہ کیا مگر جولیہ نے ایسا رخ رکھا کہ گویا اُس نے اس اشارہ کو نہین دیکھا اور وہ سامنے کی ایک کرسی پر بیٹھ گئی اور جو کچھ ارل کو کہنا تھا اُسکے سُننے کے لیے تیار ہوئی۔

اُس نے چند ساعت کے سکوت کے بعد جو بظاہر بے موقع اور پریشان کرنیوالا تھا کہا "آؤ میری پیاری جولیہ کہو تم اُس بغض و عداوت کو کب ختم کروگی جو تمکو میری جانب ہی؟"

جولیہ (سردمہری سے) "مجھکو تو کوئی عداوت نہین ہی"

ارل "اگر تمکو کوئی عداوت نہین ہی تو بہرحال میری جانب سے رکاوٹ ہی دیکھو مین پورے ایک ہفتہ سے گذشتہ باتون پر خاک ڈالنے کی کوشش کررہا ہون تاکہ تمکو یقین ہوجاوے کہ مین تمکو فی الواقع عزیز رکھتا ہون تاہم تمھارے برتاؤ مین کچھ فرق نہین ہوا"

جولیہ "ایک ہفتہ کا عنایت آمیز برتاؤ مہینون کی بدسلوکی اور سختی کے خیالات
دور کرنے کے لیے کافی نہین ہی"
ارل "پھر تم مجھ سے کیا کرانا چاہتی ہو؟ مجھ سے کیا کہلوانا منظور ہی؟"
جولیہ "مین چاہتی ہون کہ تم مسلسل مہربانی کے برتاؤ سے ثابت کرو کہ تم میرے
پر نظر عنایت رکھتے ہو پھر یقین مانو کہ تم مجھکو با الفت اور اپنا دم بھرنیوالی
پاؤگے مگر تمھاری طرف سے تلافی اصلی اور واقعی ہونا چاہیے اور اُسکو صاف
سچے اصول پر مبنی ہونا چاہیے"
آرڈن "جولیہ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ جب مین برا عظم پر تھا مین نے گذشتہ
ن پر غور کیا اور جو کچھ بدسلوکیان مین نے تمھارے ساتھ کین وہ میرے ذہن
پھر گئین مین تمکو یقین دلاتا ہون کہ مجھ مین بہت بڑا تغیر واقع ہوا ہی"
لیہ "مین ایسی بداخلاق نہین ہون کہ تمھاری بات پر شبہ کرون مین
شکریہ ادا کرتی ہون اور امید کرتی ہون کہ مہینون اور برسون کے بعد
مجھکو تمھاری سچائی کا ثبوت نظر آوے"
رل "کیا تم اسوقت میرے قول کو باور نہین کرتی ہو؟ کیا تمکو مجھپر اعتبار نہین؟
مجھکو اپنا رازدار نہ کروگی گو عقد نکاح نے ہم دونون کو ایک کر دیا ہی ظاہرا
ہوتا ہی کہ تم ارادہ کیے ہوے ہو کہ ہمارے تمھارے خیالات اور کیفیات
نہون"
یہ خاموش رہی اُسکی سمجھ مین نہ آتا تھا کہ ان الفاظ کا کیا جواب دے جو
ع پر الزام وارد کرتے ہین۔
ل "مین دیکھتا ہون کہ مجھکو بر سر مطلب آنا چاہیے (اپنی زوجہ کا مُنھ
سے دیکھکر) تم مجھ سے راز کی باتین چھپاتی ہو!"
یہ "ممکن ہی کہ ایسا ہو مگر جو کچھ بھید میرے سینہ مین ہین وہ نہ میرے
سبب بدنامی ہین نہ آپ کے لیے باعث رسوائی"
ن "پیاری جولیہ مین کسی برائی کو ہرگز تمھاری طرف منسوب نہین
ئے اسلیے کہ میرا ذرا بھی ارادہ لڑائی جھگڑے کے خیالات کو برانگیختہ کرنے کا نہ تھا

میری غرض اُس عداوت پر خاک ڈالنے کی ہی جو اب تک میرے اور تمھارے درمیان رہی۔ جولیہ سُنو جس روز شام کو مین پہونچا مین ملاقات کے کمرہ کو بڑھا ہوا جا رہا تھا تاکہ اپنے آنے کی اطلاع دون اور تمکو اطمینان دلاؤن کہ آئندہ سے تم میرے برتاؤ کو بدلا ہوا پاؤگی کہ مین نے بول چال کی آواز سُنی ایک سربمہر پکیٹ کی بابت کچھ کہا گیا جو تمکو ایک وقت معینہ کے بعد کھولنا تھا اور یہ بات مجھکو ایسی حیرت انگیز معلوم ہوئی کہ مین ٹھہر گیا میرا مطلب یہ نہ تھا کہ مین جاسوسی کرون یا پوشیدہ ہو کر باتین سنون مگر چند الفاظ جو تمھارے اور مسٹر لمٹن کے درمیان مین آئے میرے کان مین پڑ گئے مین نے سُنا کہ کچھ اشارہ جنرل اولیفنٹ کی طرف کیا گیا اور اُسکے لندن مین جلد آنے کی امید ہی اور کوئی معاملہ موت زندگی کا درپیش ہی"

جولیہ خاموش رہی اُس نے دیکھا کہ اُسکے شوہر نے کان لگا کر سب باتین خفیہ طور پر سُنین اور اب اُس نے اُسکو اور زیادہ نفرت کی نگاہ سے دیکھا بہ نسبت اُسکے کہ پہلے دیکھا تھا مگر اُس نے اپنی صورت ایسی رکھی کہ اُسکی اندرونی کیفیات چہرہ سے ظاہر نہوئین کیونکہ ارل کی آنکھین ٹٹولنے کے لیے اُس کے اوپر جمی ہوئی تھین۔

ارل "جولیہ کیا تم نہین سوچتی ہو کہ تمھاری قسمت اب بالکل میری تقدیر سے مُنسلک ہی؟ مثلاً اگر میرا علاقہ ضبط ہو جاوے تو تم بھی مفلس قلاش ہو جاؤگی"

جولیہ "ہان یہ سچ ہی مگر اب کوئی اندیشہ اس قسم کی مصیبت آنے کا نہین ہی گو بادشاہ کے یہان آپ کو رسوخ نہین"

ارڈن "بادشاہ کے یہان رسوخ نہونا گویا اُسکے یہان زرد رو ہونا ہی کیا تمکو معلوم نہین ہی کہ مین طرفدار ڈیوک آف کلیولینڈ کا بخلاف ڈیوک آف پورٹس موتھ اور اُسکے ہوا خواہون کے ہون؟ زیادہ وضاحت کے لیے بہت کوشش کر چکا جولیہ مجھکو اپنے تئین تمھارے رحم پر ڈالنا ہی! تم نہین جانتی ہو کہ مجھکو کیسے خطرات کا سامنا ہی اور مجھکو خطرات پیش آنے کی وجہ سے تم بھی معرض خطر مین ہو اگر تمکو سب حال معلوم ہوتا تو تم۔ مگر نہین!" وہ دفعتاً رُک گیا اور اُسکو اندیشہ پیدا ہوا کہ جو کچھ وہ اپنی زوجہ سے کہے گا وہ جلد یا دیر مین جنرل اولیفنٹ کے کان تک

پہونچ جائے گا۔

جولیہ (حیرت سے) "میں تمہارا مطلب نہیں سمجھی تم کو کیا خطرہ
درپیش ہے"

آرڈن "جولیہ اُس پیکٹ کے مضامین بلاشبہہ اس بات کو ظاہر کردینگے
کہ کس بات کا خوف ہے اور کس بات کی امید کرنا چاہیے غالباً تمکو وہ بھید معلوم ہوگئے
ہین جو اس نوشتہ کی مہر کے نیچے ہین؟"

جولیہ "نہین مین نہین بتا سکتی کہ تمکو کس بات کا خوف کرنا چاہیے اور کس
بات کی امید رکھنا چاہیے پچھلے چند منٹ سے تو تم نے اس طرح باتین کین کہ گویا
نامعلوم زبان مین بول رہے ہو"

آرڈن "مین تمکو دشمن تصور کرون یا دوست؟"

جولیہ "تم خود کہہ چکے ہو اور تم نے سچ کہا ہے کہ میری تقدیر تمہاری تقدیر سے
سلک ہوگئی ہے جب تمہارے ساتھ آلٹر کو گئی مین نے چند کام قبول کیے جنکے
نجام دہی سے مین کبھی گریز نہ کرونگی تم ہی اپنے دل سے پوچھو کہ مین نے اپنی تقدیر
تسلیم اور رضا سے قبول کیا یا نہین یا ہر کیف اس قدر صبر کیا یا نہین جو
شت انسانی انگیز کرسکتی ہے جب تمہارا برتاؤ دراصل ایک سلسلہ ظلم کا تھا؟ کیا
نے تمکو بدزبانی سے اشتعال دیا۔ کیا مین نے تمکو جواب دے کر برافروختہ یا
ن تشنیع کرکے برانگیختہ کیا؟"

آرڈن "مین نے اس سب پر غور کیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ مین نے ہر طرح کی
ن کرنے کا ارادہ کر لیا ہے جولیہ یہ سچ ہے کہ مین دقتون اور خطرون سے گھرا ہوا ہون
لباً میری تقدیر تمہارے ہاتھ مین ہے وہ پیکٹ جو تم آج شام کو کھولنے والی
ن مگر تم کہتی ہو کہ وہ ابتک کھولا نہین گیا ہے"

جولیہ (بات کاٹ کر) "ایک بات سنو جب تم نے وہ گفتگو سنی جو میرے اور
بٹن کے درمیان مین ہوئی تمہارے کان مین ایک فقرہ اس مضمون کا
معاملہ زندگی اور موت کا ہے مسٹر لمبٹن نے بیشتر مجھ سے چند باتین کہی تھین
و اطلاع ہو جاوے کہ اُن الفاظ کا اشارہ کسی طرف ہے پس مین تمکو یقین

دلاتی ہون کہ تم بہت غلطی پر ہو اس لیے کہ اُن خطرات کو جنکا بحیثیت رفیق دُخترآف کلیولینڈ کے تمکو اندیشہ ہو ذرا بھی تعلق اُن حالات سے نہین ہی جو کرنیل ہمبالڈ کو لاحق ہین
آرڈن کا تذبذب درباب اسکے کہ سر بمہر پیکٹ فی الواقع کرنیل رمبالڈ کے معاملہ سے متعلق ہی بالکل دور ہو گیا اور اُس نے کہا "اوہ! یہ بات ہی جولیہ مہربانی کرکے مجھکو وہ کاغذ دکھا دو جو تمھارے قبضہ مین ہی!"

جولیہ کی سمجھ مین نہ آیا کہ کیا خیال کرے وہ ہکا بکا اپنے شوہر کا مُنھ دیکھ رہی تھی اس لیے کہ وہ اتبک اپنے معاملہ کو سر بمہر پیکٹ سے متعلق کیسے جانتا تھا حالانکہ اُس سے کہدیا گیا تھا کہ پیکٹ کرنیل رمبالڈ کی بابت ہی۔

آرڈن نے خوشامد سے کہا "ممکن ہی کہ میری جان تمھارے ہاتھ مین ہو" اور وہ اُسکے قدمون پر گرنے کے لیے بڑھ رہا تھا کہ جولیہ اُسکا ارادہ سمجھکر کرسی پر چونک پڑی اور مقابلہ کی سی دھمکی سے دیکھنے لگی آرڈن ٹھہر گیا اور متحیر ہو کر پوچھنے لگا "برائے خدا بتاؤ کہ تمھارا کیا مطلب ہی؟ تم کیا سمجھین کہ میرا کیا ارادہ ہی؟"

جولیہ "بہتر ہی کہ مین کھل کر صاف صاف کہدون تم خود ہی اقرار کر چکے ہو کہ تمنے کان لگانے والون کا سا کمینہ کام کیا اور معلوم کر لیا کہ ایک پیکٹ میرے حوالہ کیا گیا پورے ایک ہفتہ تک تم مسلسل مکاری کا برتاؤ کرتے رہے۔ تم منتظر موقع رہے کہ پیکٹ کو لے لو اور تمکو اُسمین ناکامی ہوئی۔ کیونکہ مین ہر وقت ہوشیار رہی۔ مین نہین جانتی کہ تمھاری کوئی ذاتی غرض اُسکے مضمون معلوم کرنے سے ہی یا تمکو صرف کمینہ اور نالائق اشتیاق اسکی بابت پیدا ہوا ہی۔ بہرحال مجھکو یقین ہی کہ تمکو جنرل ڈلیفنٹ کی جانب کچھ حسد نہوگا وہ میرے پہلے شوہر کے ساتھ بھائی کی سی اُلفت رکھتا تھا اور اُسنے میرے ساتھ بھی سگے بھائی کا سا برتاؤ کیا مگر تمھارا جو کچھ مطلب ہو تمکو پیکٹ میرے پاس سے چُرانے مین ناکامی ہوئی۔ تم مجھکو بھی بُرکر سکھُو بھلائی سے رام نہ کر سکے اور اُسپر آمادہ کرنے مین ناکام رہے کہ مین تمکو سر بمہر کاغذ دکھاؤن (جولیہ کے دل مین کچھ خیال آیا) اور شاید تم یہ گمان کرتے ہو کہ جنرل ڈلیفنٹ کچھ سازشین کر رہا ہی اور چونکہ تمکو اُس سے عداوت ہی تم چاہتے ہو کہ اُسکے برباد کرنے کا ذریعہ ہاتھ آوے مگر گو مجھکو اتبک پیکٹ کے مندرجات پر اطلاع نہین ہی مجھکو یقین کامل ہی کہ اُسمین

ضرور کرنیل ربالڈ ملزم کی بابت کسی مہربانی کے کام کرنے کو لکھا ہی اور اُس سے کوئی سازشی تعلق اُسکا اور جنرل اولیفنٹ کا ثابت نہو گا۔ شاید تم یہ خیال کرتے ہو کہ تم وہ پیکٹ مجھ سے چھین لوگے مگر نہین یاد رکھو کہ تمکو ایسی عورت سے سابقہ ہی جو اُسکے بہ نسبت زیادہ جرائت رکھتی ہی جتنی دلیری تم اُنہین سمجھتے ہو!"

آرڈن "جولیہ مین اپنی ہی قسم کھاتا ہون کہ میرا ارادہ زبردستی کرنیکا نہ تھا!"

جولیہ (سرد مہری سے) "شاید ایسا ہی ہو اب مجھکو اجازت دو کہ مین اپنے کمرہ کو جاؤن"

آرڈن "نہین واللہ معاملہ اس طرح نہ ختم ہوگا!" اور ایک لمحہ مین اُسکا غصہ بھڑک اُٹھا "تم مجھ سے اپنے بھید چھپاتی ہو تم دوسرون سے خط کتابت کرتی ہو جو بہ حیثیت زوجہ کے تمکو نہ کرنا چاہیے! اور اب چونکہ سمجھانے بجھانے سے کام نہین نکلتا مین تمکو حکم دیتا ہون کہ تم وہ پیکٹ میرے حوالہ کردو!"

جولیہ (زور سے) "نہین ایسا کبھی نہوگا!"

آرڈن اُن ترددات سے جو اُسکو اپنی بابت تھے اور جو اُسکے گنہگار کانشنس کی وجہ سے اُسکے دماغ مین پھر رہے تھے سیماب کی طرح تڑپ رہا تھا اُس نے کہا۔ "ایسا ضرور ہوگا!۔ واضح رہے کہ مین اسوقت بحیثیت شوہر کے حکومت کر رہا ہون پیکٹ دےدو ورنہ مین نوکرون کو بلاتا ہون وہ تم سے زبردستی چھین لینگے!"

جولیہ کی آنکھون سے شعلہ سے نکلنے لگے اور اُس نے کہا "تم ایسی زبردستی نہین کرسکتے!"

آرڈن "مین اپنے گھر مین سب کچھ کرسکتا ہون" اور ایک چاندی کی گھنٹی اُٹھا کر اُس نے زور سے بجانا شروع کیا!"

جولیہ دروازہ کی طرف بھاگی مگر آرڈن نے دوڑ کر دروازہ گھیر لیا اور اُسکو زور سے پیچھے کی طرف ڈھکیلا اتنے مین دو پیادہ آگئے اور آرڈن نے اُنکے اندر آنے کے لیے دروازہ کھولدیا اور پھر دروازہ بند کرکے کہا "لیڈی کو پکڑلو اُسکے ہاتھ تھامو اُسکی دھمکیون سے کچھ نہ ڈرو اُسکی منت وسماجت ہرگز نہ سنو مین تمھارا مالک اور آقا ایسا ہی حکم دیتا ہون!"

جب نوکر جولیہ کی طرف بڑھے اُس نے کہا "او نمک حرامو ہوشیار مجھکو ہاتھ نہ لگانا!" آرڈن نے غصہ اور بیقراری سے پانوں زمین پر دے مارا اور چلا کر کہا "کیوں نہیں پکڑتے اسکو پکڑو اور مین اسکے کپڑے ٹٹولتا ہون یہ ایک بدنام سازش کرنے والے اور مشہور باغی سے خط و کتابت رکھتی ہے۔"

جولیہ دونوں نوکروں کی گرفت میں مچلنے لگی اور اُس نے کہا "یہ بالکل جھوٹ ہے" آرڈن فتحمندی سے منھ بنا کر اور لیڈی کی طرف بڑھ کر "اچھا دیکھا جاویگا!" کونٹس جانبازی کے ساتھ ہاتھا پائی کرنے لگی اور اُسکا زیور ٹوٹ کر زمین پر پھیل گیا وہ چیختی تھی "او نالائقو مجھکو چھوڑ دو مین حکم دیتی ہون مجھکو چھوڑ دو!"

آرڈن "او زور سے پکڑے رہو اسی مین میری رضامندی ہے خبردار اسکو نہ چھوڑنا ورنہ تمھارے لیے اچھا نہو گا!"

بیچاری کونٹس چلاتی تھی "او یہ کیا نامردی ہے کیا خوب ہوتا کہ اولیفنٹ یہان موجود ہوتا!"

اُسکے الفاظ نے جادو کا کام کیا دروازہ کھل گیا اور جنرل ولیفنٹ دہلیز پر نمودار ہوا۔

باب ۹۲

سر بمہر پیکٹ

جنرل اولیفنٹ کے اس طرح دفعتاً اور بے محابا داخل ہونے سے ارل آف آرڈن ڈر گیا اور دونوں نوکروں نے اس طرح خائف ہو کر کہ گویا کونٹس کے منتر پڑھنے سے جن پیدا ہو گیا ہے اُسکو چھوڑ دیا اور ایک طرف ہٹ گئے۔

اولیفنٹ نے چند قدم کمرہ میں بڑھکر نہایت سخت آواز سے پوچھا "اس سین کا کیا مطلب ہے ایک لیڈی سے کمینہ پن کے ساتھ جنگ ہو رہی ہے! خود شوہر کے سامنے دو نالائق خدمتگار اس سے ہاتھا پائی کر رہے ہین! تبلایے جناب اسکے کیا معنی ہین؟"

پہلے تو ارل کے جی مین آیا کہ گستاخانہ جواب دے مگر پھر اُسکے دل پر خوف

طاری ہو گیا وہ نامور اولیفنٹ کے سامنے ہمیشہ تھراتا تھا اور اب اُسکے سیہ کار کانشنس نے اُسکے دل مین طرح طرح کے وسوسہ بھر دیے کہ وہ بیشتر کی بہ نسبت اور زیادہ اُسکے اختیار مین ہے پس وہ پھر تھر تھرانے لگا اُس نے ایک لجاجت کی نگاہ اپنی زوجہ کی طرف اُٹھائی گویا صورت حال سے یہ التجا کی کہ وہ اظہار حال مین رعایت کرے بعدازان اُس نے دزدیدہ اور خائف نگاہ سے ناراض شہسوار کے خشمگین چہرہ کی طرف دیکھا۔

جنرل نے دونون نوکرون کی طرف مخاطب ہو کر کہا "یہ سمجھنا آسان ہے کہ تم نالائق آلہ ایک سخت نالائق آقا کے ہو (دروازہ کی طرف اشارہ کر کے) جاؤ دور ہو!"

سرنگون اور خوف زدہ نوکر دوسرے حکم کے منتظر نہ رہے بلکہ فوراً کمرہ سے چلے گئے اور اولیفنٹ نے حقارت آمیز انداز سے پائون سے دروازہ بند کر دیا۔

جنرل "لیڈی صاحبہ اب اپنی بے حرمتی کا حال بتاؤ جو تمھارے شوہر کے سامنے ہو رہی تھی جب مین کمرہ مین داخل ہوا اگر نہین! مین زوجہ کو بمقابلہ شوہر مستغیثہ نہ بناؤنگا شوہر خود اپنی بدسلوکیون کا اقرار اُسکے سامنے کرے تاکہ یہ پہلی تدبیر تلافی کی جانب ہو اگر کچھ گنجائش تلافی کی ہے"

لارڈ آرڈن "جنرل اولیفنٹ تم خود اس بات کو قبول کرو گے کہ زن و شوہر کی خفیف تکرارون مین شخص ثالث کا دست اندازی کرنا مناسب نہین ہے (بزدلانہ آواز اور لجاجت کی نظرون سے) مین التجا کرتا ہون کہ آپ شریفانہ برتاو کرین"

اولیفنٹ (حقارت کے انداز سے بات کاٹ کر) "مجھ سے شوہر اور زوجہ کے درمیان شخص ثالث کی دست اندازی کی غیر واجبیت کا ذکر نہ کرو جب شوہر خود اپنے ہی دو نالائق نوکرون سے زوجہ کی بے حرمتی کرا رہا ہو! بیشک مین اُس صورت مین قول یا فعل سے شوہر اور زوجہ کے درمیان دست اندازی کرنے کی جرأت نہ کرتا اگر تکرار معمولی قسم کی ہوتی مگر صورت موجودہ مین یہ کیفیت نہین ہے اور اگر میری موجودگی اُن لوگون کے دل مین خوف پیدا کرنے کے لیے کافی ہوتی جنھون نے لیڈی صاحبہ کی بے حرمتی کی تو مین اُنکو زمین پر گرا دیتا اور ٹھوکرون سے کمرہ کے باہر تمھارے سمیت

نکالدیتا دیگر اعتبار سے بھی یہ صورت معمولی نہین ہو جب وسط موسم بہار مین تم اس لیڈی کو آسٹر کی طرف لے گئے (یعنی تم نے اُسکے ساتھ نکاح کیا) مین نے تم سے کہدیا تھا کہ مین اُسکی خوشنودی اور عافیت کا مثل بھائی کے نگران رہونگا کیونکہ مین اُسکے فوت شدہ شوہر جان مرٹن اپنے ہمباز کو مثل بھائی کے سمجھتا تھا۔ مگر خیر جانے دو لارڈ صاحب جب تم نے اُس تنبیہہ پر عمل نہین کیا جو مین نے کی تھی تم نے اپنی زوجہ کے ساتھ بدسلوکی کی اور مین اُسکو اپنی آنکھ سے دیکھنے کے لیے عین وقت پر پہونچا !"

لارڈ آرڈن شش وپنج اور اضطراب سے دیوانہ سا ہو رہا تھا اُس نے کہا۔ "جنرل اولیفنٹ اگر تمکو کوئی بات میرے خلاف معلوم ہو تو براے خدا فوراً کہدو اور باتون کا ذکر نہ کرو خدارا مطلب کی بات کہو !"

جولیہ (اپنے شوہر کی طرف مخاطب ہو کر) "جنرل ولیفنٹ اسی بات کا اعادہ کریگا جو مین تم سے کہ چکی ہون یعنی یہ کہ تمھارے معاملات کا کوئی تعلق اُس امر سے نہین ہو جسکی بابت پیکٹ ہو !"

جنرل اولیفنٹ جولیہ کی بات سے فوراً سمجھ گیا کہ یہ دنگا فساد کس وجہ سے تھا اور اُس نے کہا "تو واسر پہر پیکٹ ہی بنیاد فساد ہو؟ لیڈی آرڈن مجھ کو افسوس ہو کہ مین نے جو کام تمھارے سپرد کیا اُس سے تمکو تکلیف اور پریشانی ہوئی مجھکو اُسکا بھی افسوس ہو کہ تم نے اُسکا ذکر اپنے شوہر سے کیا"

جولیہ "نہین جنرل اولیفنٹ مین نے اپنی طرف سے کوئی ذکر نہین کیا مین قیامت تک ایسا نہ کرتی مگر"

جنرل (تپاک سے) "اچھا اچھا رہنے دو معاف کرنا کہ مین نے ایسا شبہہ کیا جو حسب اقتضاے حالات تھا اب میری سمجھ مین آگیا کہ لارڈ صاحب نے کسی خفیہ ذریعہ سے اس بھید کو معلوم کر لیا غالباً مین نے یہ سمجھداری کا کام نہین کیا کہ ایک پرایوٹ کام دوسرے شخص کی زوجہ کے سپرد کیا مگر دو وجہ سے مین نے ایسا فعل کیا جنمین اُسکی نہ اجنبیت ظاہر ہوئی اول تو یہ خدمت ایسے ذی رتبہ شخص سے انجام پذیر ہو سکتی تھی جسکی رسائی بوجہ اعزاز ذاتی بادشاہ تک ہو سکتی اس وجہ سے کہ بادشاہ سے کم رتبہ والے شخص سے چند باتین نہ کہی جا سکتی تھین دوسرے

یہ کہ مناسب تھا کہ یہ خدمت کسی معتبر لیڈی کو سپرد کی جاتی اس لحاظ سے کہ شاید ضرورت اس بات کی پڑتی کہ وہ ایسا کام اپنے ذمہ لے جسمین اپنی ہمجنس کی جانب ہوشیاری اور دوربینی کرنے کی ضرورت ہو علاوہ برین یہ بھی مناسب تھا کہ یہ خدمت اُس شخص کو سپرد کی جاوے جو اُسکو دوست کے طور پر انجام دے اور لیڈی آرڈن کی دوستی پر مجھکو دعویٰ تھا۔

جولیہ "جنرل اولیفنٹ مین تمھارے کام کو بسر وچشم کرتی! کہو تو اب مین اُس کو انجام دون؟ یا تم اُس کاغذ کو واپس لے لوگے جسکی ابھی تک مُہر نہین توڑی گئی ہے" یہ کہتے ہوے کونٹس آف آرڈن نے وہ پیکٹ پیش کیا۔

جنرل اولیفنٹ "اب مین خود لندن مین موجود ہون تمکو اس معاملہ مین تکلیف کرنے کی ضرورت نہین اب مین وہ کام خود کر سکتا ہون جو دوسری صورت مین تمھاری مدد سے ہوتا (ارل کی طرف مخاطب ہوکر) مین لیڈی صاحبہ کے بیان کی تصدیق کرتا ہون کہ اس پکیٹ کو تمھارے معاملات سے کچھ تعلق نہین ہے مین نہین جانتا کہ اس سے زیادہ بتانے کی کیا ضرورت ہے مگر بہ حیثیت شوہر کے غالباً تمکو استحقاق ہے کہ تم اور زیادہ توضیح کی خواہش کرو اور مین ایسا شخص نہین ہون جو دوسرون کو بدچلنی کا الزام لگاؤن جب مین خود خفیہ چال بازی کر رہا ہون جسکے بُرے معنی لگائے جا سکتے ہین"

یہ کہکر جنرل اولیفنٹ نے مُہر سکیٹ کی توڑی اور اسمین سے تین چھٹیان ایک دوسرے سے لپٹی ہوئی نکالین جو بندھی نہ تھین۔

اولیفنٹ "دیکھئے یہ چھٹی ہے جو آپ کی زوجہ کونٹس آف آرڈن کے نام ہے اور یہ دوسری بادشاہ چارلس کے نام ہے اور تیسری کی مکتوب الیہ مس ہنریاٹا ہے درباب مضامین ان دو خطوط کے جو بادشاہ اور ہنریاٹا کے نام ہین اسکی کچھ ضرورت نہین معلوم ہوتی کہ آپ کو یا لیڈی صاحبہ کو اُن سے اطلاع دیجاوے رہا یہ خط جو آپ کی لیڈی صاحبہ کے نام ہے آپ اُسکو بخوشی پڑھ سکتے ہین۔

یہ کہتے ہوے جنرل اولیفنٹ نے وہ خط ارل کے ہاتھ مین رکھ دیا اور دونون باقی ماندہ خطوط کو چاک کر کے آگ مین ڈال دیا اور دیکھتا رہا کہ ہر ٹکڑا اُسکا بخوبی جلگیا ہے جب وہ اس طرح مشغول تھا ارل آف آرڈن نے اُس خط کے مضمون کو پڑھا جو

اسکی زوجہ کے نام تھا۔

"مقام قلعہ رشن واقع جزیرہ مین
۲۸- فروری ۱۶۸۳ء

"میڈم
"وہ ہدایات جو مجھکو درباب پورا کرنے اُن مقاصد کے دنیا مین جنکا ذکر مسٹر لمبٹن نے یہ پیکٹ تمکو حوالہ کرتے وقت کیا ہوگا مختصراً یہ ہین مین چاہتا ہون کہ تم اُن دونون خطوط کے مضامین سے آگاہ ہوجاؤ جو اس تحریر کے ہمراہ بھیجے جاتے ہین تم دیکھوگی کہ ہر ایک مین ایک نہایت اہم اور ضروری راز درج ہے جو مین تمھاری راستبازی اور سمجھداری پر بھروسا کرکے تم پر منکشف کرتا ہون۔
"اول یہ کہ مین چاہتا ہون کہ تم محل وائٹ ہال کو جاؤ اور بادشاہ سے ملاقات کرو اور اُسکے نام کا خط اُسکو دو اور بادشاہ سے فوراً اُسکا جواب لے لو اسمین کچھ شک نہین ہوسکتا کہ بادشاہ اُس درخواست کو منظور کریگا جو اُس سے کی گئی ہے بلکہ تم اس دھمکی کو کام مین لانا جو تمکو اُس راز کے معلوم ہونے سے عمل مین لانے کا موقع ہوگا
"دوسرے یہ کہ اگر بادشاہ انکار کرے تو تم فوراً رائی ہوس واقع ہرٹ فورڈشائر کو جانا اور کرنیل رمبالڈ کی بہن ہنریاٹا سے ملاقات کرنا اور وہ خط جو اُسکے نام ہے اُسکے ہاتھ مین دینا جب یہ کام ہوجاوے تو سمجھنا کہ تم نے ایک عمدہ شریف کام مین مدد دی ہے جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک ہمجنس انسان کی جان بچ جاوے گی تم اس کام کے کرنے مین ذرا بھی تامل نہ کرنا جیسا مین نے لکھا ہے مجھکو پورا یقین ہے اور مین خدا کو گواہ کرتا ہون کہ کرنیل رمبالڈ ہرگز اُس خوفناک فعل کا مرتکب نہین ہوا ہے جسکا اُسکو الزام لگایا گیا ہے مین یہ خوب جانتا ہون کہ شہادت واقعاتی نے خوفناک حالات اُسکے خلاف جمع کردیے ہین اور خدا ہی انکو سلجھا سکتا ہی یہ بھید ہولناک ہی مین پھر کہتا ہون کہ جیسا دنیا کو یقین کرنا مشکل ہے کہ کرنیل رمبالڈ بیگناہ ہے اسی طرح مین باور نہین کرسکتا کہ کرنیل رمبالڈ جسکو مین خوب جانتا ہون مجرم ہوگا ممکن ہے کہ اصلی قاتل بدنصیب ولوبائی کا کبھی پتہ نہ لگے مگر اس سے یہ لازم نہین آتا ہی کہ ایک بیگناہ شخص سولی پر کھینچ دیا جائے۔

"میں پورے طور پر یقین کرتا ہوں کہ تم اس کام کو بعجلت اور بخیر خواہی انجام
راقم تمھارا محب صادق اور فرمانبردار اولیفنٹ
دوگی۔
یہ بیان کرنا ناممکن ہے کہ لارڈ آرڈن کو کیسی ڈھارس ہوئی جب اُسنے
اخیر حصہ اس چھٹی کا پڑھا۔ اُسکے تمام وسوسہ آن واحد میں دور ہوگئے اسکو معلوم
ہوگیا کہ جنرل اولیفنٹ کو ذرا بھی پتہ اُن سیہ کار پیچیدہ سازشوں کا نہیں لگا ہے
جس سے محل میں حادثہ غمناک واقع ہوا وہ اپنی مسرت کو جو اُسکے دل سے ایسا
سخت بوجھ اُٹھ جانے پر ہوئی نہ چھپا سکا اور اُسکے دل میں جنرل کی شکرگزاری کا
خیال آیا کہ اُس نے اسکو خط دکھادیا۔
اولیفنٹ (آتشدان کے پاس سے ہٹ کر) "اب آپ کو یقین ہوگیا کہ میں نے
آپ کی لیڈی صاحبہ کو ایسی خدمت سپرد کی تھی جو وہ اچھی طرح سے انجام دے سکتی
تھیں اور آپ کو اُسکا بھی اطمینان ہوگیا کہ پیکٹ کے مضمون کو آپ کی ذات
یا آپ کے معاملات سے ذرا بھی تعلق نہ تھا۔ لیڈی آرڈن لو اب تم اس چھٹی کو پڑھ
اور میں تمھارے شوہر سے کچھ باتیں علٰحدہ کرتا ہوں۔"
جنرل لارڈ آرڈن کو ایک کھڑکی کی محراب میں لیگیا اور یوں ہمکلام ہوا (حسب
معمول متانت سے) "میں کچھ شیخی نہیں مارتا ہوں نہ میری عادت کبھی یا کسی معاملہ
کی بابت لاف زنی کی ہے تم مجھ سے خوب واقف ہو اور میری پر واقعات زندگی کے
چند حصہ دیکھ چکے ہو تم خود اندازہ کرسکتے ہو کہ مجھکو کوئی بیوقوف نہیں بنا سکتا
کوئی شخص جو میری مرضی کے خلاف کرنا چاہے اسمیں کامیابی حاصل کرسکتا اور
مجھ سے بچ سکتا ہے گردش تقدیر نے اپنے انقلابات میں مجھکو اکثر مصیبت میں مبتلا
کیا مگر ہمیشہ اُسکے بعد ہی اُس سے زیادہ فلاح مجھکو حاصل ہوئی اگر آج دفعتاً
میرا اقتدار جاتا رہے کل میں کسی نہ کسی ذریعہ سے پھر طاقتور ہو جاؤنگا کیا میں ایسا
شخص ہوں جسکو تم علانیہ دشمن رکھنا پسند کروگے؟"
ناظرین کو معلوم ہوا ہے کہ آرڈن اولیفنٹ سے کسقدر ڈرتا تھا اور اب بھی
اولیفنٹ کا دباؤ جو آرڈن پر تھا دور ہوا تھا حالانکہ خوفناک وسوسہ کا سبب
اُسکے دماغ کو پراگندہ کیے ہوئے تھا اپنی زوجہ کے نام کا خط پڑھنے سے دور ہوگیا تھا اُ

کہا۔ "یقیناً ایسا نہین ہو سکتا دوستی اور التیام کو قائم رکھنا جھگڑا پیدا کرنے کی بہ نسبت ہمیشہ بہتر ہوتا ہے"۔

جنرل اولیفنٹ "تو پھر یاد رکھیے گا کہ آپ یہی اصول اپنی زوجہ کے ساتھ آیندہ برتین مین چند ہی روز لندن مین رہونگا بعد ازان اپنی سمندر پار گورنمنٹ کو چلا جاؤنگا قبل روانہ ہونے کے مین تمھاری لیڈی صاحبہ کی اپنے چند پیارے دوستون سے ملاقات کراؤنگا جو اسکی عافیت کی میری عدم موجودگی مین نگرانی کرینگے جیسی مین اپنی حالت قیام لندن مین کرتا تمھارے اچھے یا برے برتاؤ کی خبر مجھکو سمندر پار پہونچیگی اگر تمنے برا برتاؤ کیا تو یقین باور کرنا کہ گو بحر ذخار میرے اور تمھارے درمیان مین حائل ہو تین تمسے بدلا لونگا مین دھمکیان دینا پسند نہین کرتا پس مین اور کچھ نہ کہونگا مجھے اسی قدر کافی ہے اب مین رخصت ہوتا ہون"۔

اولیفنٹ نے روکھے انداز سے مگر تاہم تربیت یافتہ تپاک کے ساتھ لارڈ آرڈن کی طرف سلام کے طور پر سر کو جنبش دی اور جولیہ سے وہ خط لے لیا جو وہ پڑھتی تھی اس تحریر کو بھی اُسنے چاک کرڈالا جیسے اور دو خطون کو پھاڑ ڈالا تھا اور ٹکڑون کو آگ پر رکھدیا۔

اُسکے دل مین کچھ خیال آیا اور اُس نے ارل آف آرڈن کی طرف مخاطب ہو کر کہا "ہان مین یہ کہنا تو بھول ہی گیا کہ آپ اُن ارادون کی بابت جو اس جلتے ہوئے خط کے اندر تحریر تھے اپنی زبان کو بند رکھیے گا اسوقت ان چارون دیوارون کے اندر جو کچھ گفتگو ہوئی ہے وہ اسی جگہ تک رہے (لیڈی آرڈن سے) لیڈی صاحبہ مین آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے ان کامون کے انجام دینے پر آمادگی ظاہر کی اس طرح کہ گویا آپ کو اُنکا انجام دینا ضروری تھا جب مین نے سر بمہر پکیٹ بھیجا تھا مین ایک مہم پر جانے والا تھا جسمین بہت جانین معرض تلف مین تھین اسی واسطے مین نے آپ کی دوستی پر بھروسا کر کے کرنیل ریبالڈ کی بابت جو کچھ تدابیر میرے ذہن مین تھین اُنکے انجام دہی کی خدمت آپکے سپرد کی تھی اس خیال سے کہ شاید مین اس لڑائی مین جو ہونے والی تھی مارا جاؤن مینے آپ سے یہ درخواست کی تھی کہ آپ ایک ہفتہ تک بعد موصول ہونے اس پکیٹ کے اُسکو نہ کھولین اسلیے کہ مین نے خیال

گیا تھا کہ شاید میں خود اپنا کام کرنے کے لیے لندن پہونچ جاؤن اگر لڑائی سے زندہ بچون - اچھی لیڈی آرڈن خدا حافظ،،

اولیفنٹ نے کونٹس سے ہاتھ ملایا اُسی وقت ایک خدمتگار نے کمرہ مین داخل ہوکر اطلاع دی کہ تین جنٹلمین جو ابھی کسی دور دراز ملک سے آئے ہین ارل سے ملاقات کرنا چاہتے ہین -

اولیفنٹ نے پھر تپاک سے سلام کرکے کہا "مین آپ کا ہارج اوقات نہین ہونا نہین چاہتا" یہ کہکر وہ کمرہ سے چلا گیا -

وہ زینہ سے اُترا اور ہال کمرہ مین پہونچکر اُسنے ایک جھلک اُن تینون جنٹلمین کی دیکھی جنکو ملازم نیچے کے ایک کمرہ کو لیے جاتا تھا اولیفنٹ نے پیچھے والے شخص کو فوراً پہچان لیا کہ وہ ہمفری کلنٹن ہی جسنے اُسکے ساتھ بڑی مکاری کی تھی جب سرائے انجل واقعہ محلہ اسٹرینڈ مین چندروز کیلیے اسکی ملازمت کی تھی کلنٹن جلدی سے کمرہ کے اندر چلا گیا اور وہان پہونچکر بے تحاشا دروازہ بند کرلیا اولیفنٹ نے ظاہراً کچھ استعجاب نہین کیا وہ ایسا شخص تھا کہ سی واقعہ پر نہ چوکتا گو وہ کیسا ہی دفعتاً ظہور مین آتا مگر دل مین اُسکو کسی قدر تعجب ہوا کہ یہ تینون گمنام شخص خفیہ طور پر ارل کے مکان مین داخل ہوے اور جب وہ گھوڑے پر سوار ہوا جسکو آرڈن کا ایک نوکر دروازہ پر پکڑے کھڑا تھا اُسنے اپنے دل مین کہا "یہان تو کچھ دال مین کالا معلوم ہوتا ہی اُسنے گھوڑے پر چڑھکر خادم کو چند اشرفیان دین اور کہا "لو یہ چند اشرفیان لو اور ایک بات بتاؤ،،

ملازم بہت متعجب ہوا اور اشرفیان پاکر نہایت خوش ہوا اُسنے کہا "جو کچھ آپ فرماوین مین اسکو بخوشی بتاؤنگا،،

اولیفنٹ "- تمنے اُن تینون شخصون کو دیکھا جو مکان مین داخل ہوے ہین او جنکی اطلاع تمھارے مالک سے اس بیان سے ہوئی کہ تین جنٹلمین دور دراز ملک سے بھی آئے ہین -

خادم "- ہان حضور مین نے اطلاع کرائی تھی مین نے ہی پیادہ سے یہ پیام کہا تھا اور وہ ارل صاحب کے پاس گیا تھا،،

اولیفنٹ۔ "یہ تینوں شخص کون تھے؟ ایک تو انمین سے ہمفری کلنٹن تھا مین اسکو خوب پہچانتا ہون وہ ایک وقت مین خدمتگار چھوکرا مسٹر گرہیم کا تھا معلوم نہین کہ اب تک اسکی ملازمت مین ہے یا نہین"

ملازم۔ "بجا ارشاد ہوا۔ اور دوسرا شخص اُن تینوں مین سے خود سر ایکٹر گرہیم تھا"

اولیفنٹ "ہان مین سوچا تھا کہ ضرور وہی ہوگا کیونکہ اسکو جزیرہ بیکن مین لارنس سے معلوم ہوا تھا کہ گرہیم ایڈمنٹن کی لڑائی کے وقت سے برابر باہر رہا (بجز تھوڑے عرصہ کے جو اُسنے نیوگیٹ مین بسر کیا تھا) پس ان تینوں شخصوں کے خفیہ طور پر ارل کے مکان مین داخل ہونے سے درحالیکہ انمین سے ایک ہمفری کلنٹن تھا اولیفنٹ اپنے تفرس سے سمجھ گیا کہ دوسرا ضرور گرہیم ہوگا اُسنے نوکر سے پوچھا "یہ تو بتاؤ کہ تیسرا کون تھا؟"

خادم۔ "مین نہین جانتا مین نے اسکو پیشتر کبھی نہین دیکھا وہ ایک بڈھا شخص ہے اور ایک دو باتون سے جو اُسنے سر ایکٹر گرہیم سے کہین مین خیال کرتا ہون کہ وہ غیر ملک کا رہنے والا ہے"

اولیفنٹ "اب تو تمھارا ہاتھ گرما گیا ہے کہو تم اور اشرفیان لینا پسند کروگے؟"

خادم "اگر آپ اُنکے حاصل کرنے کا طریقہ بتاوین تو اس سے کیا بہتر ہے"

اولیفنٹ "مگر تمکو خیر خواہ اور رازدار رہنا ہوگا؟"

خادم "آپ زر انعام دینا ملتوی رکھ سکتے ہین جب تک آپ کو یقین نہو جاوے کہ مین اُسکے پانے کے لائق ہون"

اولیفنٹ "تم سچ کہتے ہو اچھا سنو جب یہ تینوں شخص محل سے پھر نکلین تم کچھ فاصلہ سے اُنکے پیچھے جانا اور یہ دریافت کرنا کہ وے کہان جاتے ہین اور کہان رہتے ہین اور کل دوپہر کو میرے مکان واقع لنکنس ان فیلڈس مین اطلاع کرنا"

خادم نے وعدہ کیا کہ ایسا ہی کریگا اور جنرل اولیفنٹ ارل آف آرڈن کے مکان سے چلا گیا۔

باب ۹۳

بارسٹر کا دفتر

جنرل اولیفنٹ ایسا شخص تھا جس سے خفیف سا واقعہ بھی فروگذاشت نہوتا تھا بے پروائی کے انداز کی تہ مین جسمین تپاک وار تکلف اور نظر کی عادتی جو کسی شامل تھی اسمین ایک تیز مادہ ہوشمندی کا تھا اور وہ ہر واقعہ کی عام اس سے کہ وہ خفیف ہوتا یا اہم گرفت کرتا اُسنے دیکھا کہ ارل آف آرڈن کو خطرات سے بہت سراسیمگی تھی جبکا وسوسہ ظاہرا سر بمہر پکیٹ کی موجودگی سے پیدا ہوا تھا یہ بھی ظاہر تھا کہ ارل نے اُنھین تشویشات کی وجہ سے اپنے معاملات کو اُن امور سے متعلق سمجھا جو بالخصوص کرنل ربالڈ سے تعلق رکھتے تھے اُسنے نہ ضبط ہونے والے اضطراب اور دل خراش شش و پنج سے اولیفنٹ سے کہا کہ اگر تم کچھ میرے خلاف جانتے ہو تو فوراً بیان کر دو اور خفیف باتون کا ذکر نہ کرو ان سب باتون نے جنرل کے دل پر اثر کیا پس وہ آرڈن کے مُنھ کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا جب وہ اُس چھٹی کو پڑھ رہا تھا جو پکیٹ سے نکلی تھی۔

اسطرح پر جب وہ ظاہرا وہ خطوط کے جلتے ہوے پرزون کو دیکھ رہا تھا وہ در واقع ارل کے چہرہ کے ہر تغیر کو بغور معائنہ کرتا تھا وہ اپنی ذکاوت سے سمجھ گیا کہ چھٹی کے پڑھنے سے آرڈن کے چہرہ پر رفتہ رفتہ بشاشت آگئی یہان تک کہ اختتام پر اُسکے چہرہ پر پوری مسرت نمایان تھی جس سے ثابت ہوا کہ اُسکے دل سے بہت بڑا بوجھ اُتر گیا۔

نتیجہ ان تمام چھوٹے واقعات کا یہ تھا کہ آرڈن کو کسی پوشیدہ جرم کا خیال تھا جسکے طشت ازبام ہونے کا اسکو خوف تھا اور یہ جرم بظاہر کسی نہ کسی طرح پر اُن حالات سے متعلق تھا جنمین کرنل ربالڈ گرفتار تھا مگر ناظرین نے ملاحظہ کیا کہ اولیفنٹ نے اس بات کی احتیاط کی کہ ارل اس بات کو نہ سمجھنے پاوے کہ اولیفنٹ کے دل مین کسی قسم کا شبہہ پیدا ہوا ہے بہرحال وہ شبہہ اُسکے دل مین جاگزین تھا گو وہ ایسا مبہم اور نامعلوم تھا کہ اُس سے کوئی خاص بات پیدا نہوتی تھی مگر شبہہ بہرحال تھا اور جب اولیفنٹ نے دیکھا کہ تین شخص اس تاویل سے کہ وے ملک غیر سے آئے ہین خفیہ

طور پر مکان مین داخل کیے گئے اسکو یقین ہوگیا کہ کچھ نہ کچھ معاملہ درپیش ہی جسمین آرڈن پھنسا ہوا ہے اس امر پر لحاظ کرکے کہ ارل نے بظاہر اولاً اپنے خوف کے اسباب کو کرنیل رمبالڈ کے حال سے متعلق کیا یہ ضروری تھا کہ اولیفنٹ اُن معاملات کی بابت مزید آگاہی حاصل کرے جنسے اسکے دل مین شبہہ پیدا ہوا اسی وجہ سے حسب متذکرہ خاتمہ باب سابق اُسنے لارڈ آرڈن کے ملازم کو تاک لگانے کی ہدایت کی

دوسرے روز علی الصباح جنرل اولیفنٹ مع لارنس لی کے مسٹر موبرے بارسٹر کرنیل رمبالڈ سے ملاقات کرنے کے لیے ٹمپل کو گیا مسٹر موبرے کو جنرل کی آمد کی خبر ہوگئی تھی پس وہ اُس نامور سردار کو مع ہمارے جوان ہیرو کے ہاتھون ہاتھ لینے کے لیے تیار تھا۔

بارسٹر۔ جنرل اولیفنٹ اور مسٹر لی مین آپ دونون صاحبون کو بخیریت لندن آنے کی مبارکباد دیتا ہون“

اولیفنٹ (مسکرا کر) ”اب آپ کو چاہیے کہ میرے نوجوان دوست کو سر لارنس لی کے نام سے خطاب کرین کیونکہ مین نے اسکو بوجہ اُس دلاوری کے جو اُسنے جزیرہ مین مین ایک حال کی بڑی لڑائی مین ظاہر کی نائٹ کا اعزاز عطا کیا ہے“

موبرے ”ہان اس عمدہ فتح کی خبر دارالسلطنت مین بھی پہونچ گئی ہے سر لارنس لی مین آپ کو اُن کارہائے نمایان کی مبارکباد دیتا ہون جنکی جنرل صاحب نے قدردانی کی اور مین آپ کو اُن خطرناک مہمون سے بچ آنے کی بھی مبارکباد دیتا ہون جنکا ذکر آپ کی نایاب زوجہ لیڈی لی نے مجھ سے کیا ہے۔ مینے لیڈی صاحبہ کو جسم وجان کی ایسی حالت مین پایا ہے جیسا حسب اقتضائے حالات امید کی جاسکتی تھی“

سر لارنس لی ”میری پیاری روتھ کو اُن تحریرات سے ڈھارس رہی جو مین نے اس مضمون سے بھیجی تھین کہ ہمکو اپنے عمدہ دوست جنرل اولیفنٹ کی بدولت ہر بات کی امید رکھنا چاہیے اور کل شام کو مکان پہونچنے پر مجھکو یہ معلوم کرنے سے خوشی ہوئی کہ میرا خُسر متانت کے ساتھ اپنے تئین سنبھالے ہوئے ہے اور جو کچھ

نتیجہ ہونے والا ہو اُسکے لیے تیار ہو۔"

ادلیفنٹ (ایک کرسی پر بیٹھکر) "اچھا اب مطلب کی بات کرو کل صبح کو ساعت مقدمہ شروع ہونے والی ہو۔ کیوں یہی بات ہو نا؟"

موبرے "درست ہو۔"

جنرل "براہ مہربانی بیانات تحریری تمام واقعات کے جو بروقت تفتیش مرگ آپ نے نوٹ کیے مجھکو عنایت کیجیے۔"

بارسٹر نے کاغذات ادلیفنٹ کے حوالہ کیے اور اُس نے اُنکو پڑھنا شروع کیا

جنرل (چند منٹ کے بعد) "کیا تمکو کچھ حال مسٹر دلوبانی کا معلوم ہوا جو بادشاہ کے کمرہ مین مارا گیا تھا؟"

مسٹر موبرے "مجھکو صرف اسی قدر معلوم ہوا ہو کہ وہ ایک شخص تھا جو کئی سال تک کیلی مین رہا تھا وہ بوجہ گردش تقدیر و مقروض ہونے کے اپنے وطن سے بھاگ گیا تھا مین نے ایک معتبر قاصد اُسکے گذشتہ حالات دریافت کرنے کے لیے کیلی بھیجا تھا یہ بھی معلوم ہوا کہ محل کا حادثہ ہونے سے کچھ عرصہ قبل مسٹر دلوبانی مع ایک نالائق بڈھے فرانسیسی اوباش کے جو پہلے گرجا مین ملازم تھا اور بوجہ اپنی بدچلنی کے وہان سے خارج کیا گیا تھا کیلی سے روانہ ہوا تھا۔"

ادلیفنٹ "اُس اوباش کا کیا نام تھا؟"

موبرے "وہ فادر پیری کے نام سے مشہور تھا اور بہت سال ہوئے وہ برٹنی مین گرجا کے کسی عہدہ پر مامور تھا۔"

ادلیفنٹ "اوہ۔ برٹنی مین" اور چند ساعت تک وہ بغور کچھ سوچتا رہا "اور کیا تمکو معلوم ہوا؟"

مسٹر موبرے "یہ بھی معلوم ہوا کہ مسٹر دلوبانی اور فادر پیری ایک ساتھ پیرس کو گئے تھے اور میرے معتمد کو پیرس مین دریافت حال کرنے پر معلوم ہوا کہ ایک ہوٹل مین اُن دونون سے یا بہرکیف پادری سے اور ایک شخص مسمے سرہکٹر گرہیم سے ملاقات ہوئی۔"

ادلیفنٹ "اچھا آگے چلو۔"

مسٹر موبرے ود لفٹننٹ پولیس کے آدمیون نے سرہکٹر گرہیم اور رفادر بیری کو دفعتاً گرفتار کر لیا اور یقیناً مجلس ٹیبل کو لیگئے ولوبائی پیرس سے بھاگ گیا اور تاریخون کو ٹھیک ملانے سے ظاہر ہوتا ہی کہ وہ بدنصیب سیدھا انگلستان کو آیا ہوگا۔ جہان اُسکی جان اس طرح بھید بھرے طریقہ سے گئی جس سے ایسی سخت پیچیدگیان واقع ہوئین "

اولیفٹننٹ ود تو آپ ان واقعات سے کیا نتیجہ اخذ کرتے ہین ؟"

موبرے ود یہ ظاہر ہی کہ ولوبائی کسی خفیہ کام مین مصروف تھا کیونکہ میرے کارپرداز نے پیرس کے ہوٹل مین جو دریافت حال کیا اس سے معلوم ہوا کہ پولیس والون نے ولوبائی کے دھوکھے مین سرہکٹر گرہیم کو گرفتار کیا ہی یہ امر گرہیم اور پادری کے گرفتار ہونے کے چند گھنٹہ کے بعد معلوم ہوا اور اہلکاران پولیس نے ہوٹل مین واپس آکر پھر ولوبائی کی تلاش کی مگر وہ اس اثنار مین بھاگ گیا یہ حالات میرے کارپرداز کو ہوٹل اجنبیان کے مہتمم اور ملازمان سے معلوم ہوئے "

جنرل اولیفٹنٹ پھر چند ساعت تک کچھ سوچتا رہا بعد ازان اُن کاغذات کو پڑھنے لگا جو بارسٹر نے اُسکو دیے تھے۔

جنرل اولیفنٹ ود مین دیکھتا ہون کہ بروقت تفتیش مرگ تم نے چند سوالات بابت اُس خنجر کے کیے جس سے قتل عمل مین آیا تمنے یہ کہا ہی کہ وہ خنجر ایسا ہی جیسا خادم چھوکرے باندھا کرتے ہین نہ کسی پرائیوٹ جنٹلمین کا سا "

مسٹر موبرے ود ہان مین نے یہی الفاظ کہے تھے اور اگر آپ اُس خنجر کو دیکھین تو میری دانست مین آپ کی بھی یہی رائے ہوگی ذرا اور آگے پڑھیے آپ کو خنجر کا حلیہ ملے گا کیونکہ مین نے اِس مقدمہ مین شروع ہی سے ہرامر کو باحتیاط نوٹ کیا ہی گو وہ کیسا ہی خفیف معلوم ہو "

جنرل اولیفنٹ ود آپ نے نہایت دانشمندی کی کیونکہ جب سنگین اور اہم معاملات سے بحث ہی اور مختلف سلسلون کا پتہ لگانا ہی تو کوئی امر خفیف نہین ہی "

بعد ازان اولیفنٹ خنجر کا حلیہ پڑھنے لگا اور جب وہ اُسکو پڑھتا تھا اُسکا چہرہ زیادہ سنجیدہ ہوتا جاتا تھا۔

جنرل اولیفنٹ (اپنی جگہ سے اُٹھکر) "کیا مین اُس خنجر کو دیکھ سکتا ہون؟"
مسٹر موبرے "وہ اٹرنی جنرل کے دفتر مین ہی جو یہان سے قریب ہی دیکھیے مین اپنے محرر کو بھیجتا ہون کہ وہ خنجر کو چند منٹ کے لیے دیکھنے کو لے آوے غالباً اس درخواست کو اٹرنی جنرل کے ماتحت بوجہ میری رسم وراہ وکالت کے منظور کرینگے"

غرضکہ بارسٹر کا محرر بھیجا گیا اور اس اثنار مین جنرل اولیفنٹ نے کاغذات بھی اخیر تک پڑھ لیے سرلارنس لی کسی قدر تردد سے اُسکو دیکھتا رہا گو اُسکو پورا یقین تھا کہ جنرل کو ایسا اختیار حاصل ہی کہ وہ ضرور سب کچھ کریگا جسکا اُس نے اقرار کیا ہی تاہم ہمارے ہیرو کو معلوم نہ تھا کہ جنرل کا ارادہ کس قسم کے طریقہ عمل اختیار کرنے کا ہی نہ اُسکے چہرہ سے کچھ سمجھ مین آسکتا تھا کہ اُسکے دل مین کیا باتین پیدا ہو رہی ہین۔

دس منٹ مین مسٹر موبرے کا محرر واپس آیا اور خنجر ایک کاغذ مین لپٹا ہوا لایا اُس نے اُسکو میز پر رکھدیا اور کمرہ سے چلا گیا جنرل اولیفنٹ نے خنجر اُٹھا لیا اور کاغذ کھولکر اُسکو چند ساعت تک اُلٹ پلٹ کر دیکھتا رہا پھر اُسکے چہرہ پر سنجیدگی ظاہر ہوئی اور سرلارنس لی اور بارسٹر دونون اُسکی طرف تردد سے دیکھتے رہے۔

جنرل (خنجر کاغذ مین لپیٹ کر) "معلوم ہو گیا! پیارے لارنس اب مین تمھارے خسر کے مقدمہ کے نتیجہ کی بابت اطمینان سے گفتگو کرسکتا ہون اب تک مین نے یہ وعدہ کیا تھا کہ اُسکی جان بچ جائیگی اب مین کہہ سکتا ہون کہ اُسکی بے جرمی بھی ظاہر ہو جائیگی"

ہمارا ہیرو خوشی سے چیخ اُٹھا اور ایک گھٹنا ٹیک کر اُس نے اولیفنٹ کا ہاتھ تھام لیا اور اُسکو مشکوری کے جوش سے دبایا۔

جنرل اولیفنٹ "میرے نوجوان دوست تم اُٹھو اور جلد ٹاور کو جاؤ جہان تمھاری زوجہ اب پہونچگئی ہو گی اُس سے یہی بات کہدینا جو مین نے تم سے کہی ہی اور اُسکے باپ سے بھی کہنا کہ تمھاری بیگناہی ظاہر ہو جائیگی میری طرف سے یہ کہدینا کہ غالباً مین آج اُسکو دیکھنے نہ آسکونگا کیونکہ مجھکو اور بہت سے کام ہین مگر تم اُسکو یہ اطمینان دلا دینا کہ کل شام کو غروب آفتاب کے وقت تک تم آزادی کی ہوا مین دم لوگے اور اس طرح سر اُٹھاؤگے جیسے وہ شخص اُٹھاتا ہی جسپر کسی قسم کا الزام نہ باقی رہا ہو مگر

سُنو ایک اور پیام بھی کرنیل رمبالڈ کو پہونچا دینا وہ یہ کہ کل وہ عدالت مین آوے اور کارروائی عدالت کو شروع ہونے دے بلکہ کسی قدر چلنے دے مگر اُسکو وثوق سے اعتبار کرنا چاہیے کہ قبل اسکے کہ آخر کار مین غروب ہوتے ہوئے آفتاب کی مغرب مین چھپین میرا وعدہ پورا ہوگا لارنس جاؤ اور یہ سب کہدو"

ہمارے ہیرو نے پھر جنرل ولیفنٹ کا ہاتھ گرم جوش مشکوری سے دبایا اور کمرہ سے چلا گیا اور دروازہ بند کرتے ہوے خوشی کے آنسو اپنی آنکھون سے پاک کرتا گیا۔

اولیفنٹ (بارسٹر کے ساتھ تنہا ہوکر) ”مسٹر ہوبرے اب تو ایسے حالات معلوم ہوے ہین کہ مجھکو اپنا طریقہ عمل بدلنے کی ضرورت ہی بہ نسبت اُسکے جو مین نے ابتداءً اختیار کرنا چاہا تھا۔ پہلے مین نے یہ ارادہ کیا تھا کہ چند پرائوٹ ذریعہ اور دباؤ کام مین لاؤن تاکہ تاج کی جانب سے مقدمہ مین دست برداری ہو جاے اور اس طرح پر کرنیل رمبالڈ کی جان بچ جاوے اور وہ آزاد ہو جاوے ایسا کرنے مین خلائق کی کرنیل رمبالڈ کے مجرم یا بیگناہ ہونے کی بابت اپنی پہلی ہی رائے قائم رہتی اور مین خیال کرتا ہون کہ لوگون کا خیال اسکی نیکنامی کے خلاف ہوتا کیونکہ شہادت واقعاتی بالکل اُسکے مخالف ہی مگر اسیر اتفاق سے مجھکو ایک دوسرا اور بہتر طریقہ اختیار کرنے کی گنجایش ہی اور یہ ایسا طریقہ ہی جس سے نہ صرف اسکو پھر آزادی حاصل ہو جائیگی اور اُسکی جان خطرہ سے بچ جائیگی بلکہ اُسکی بیگناہی بھی عیان ہو جائیگی اور اُسکا کلنک کا ٹیکا چھوٹ جائیگا معاف کیجیے گا کہ مین اُن کارروائیون کو جو مجھکو اختیار کرنا منظور ہین فوراً نہین بیان کرتا اب غیر ضروری گفتگو کا وقت باقی نہین ہی آپ اپنی کارروائی کو بہ حیثیت وکیل ملزم کے جاری رکھین اسی طرح پر کہ آپ کو اور باتون کی آگاہی نہین ہی جو ہو رہی ہین اچھا خدا حافظ"

یہ کہتے ہوے جنرل اولیفنٹ نے وکیل سے ہاتھ ملایا اور اُسکے دفتر سے روانہ ہوکر اپنے مکان کو واپس آیا۔

اب دوپہر کا وقت تھا اولیفنٹ کے دروازہ پر بہت سی گاڑیان کھڑی تھین امرا و شرفا۔ افسران فوج بحری و بری مقننان و مجسٹریٹان و دیگر اشخاص ذی رتبہ

گورنر جنرل نو آبادی ہاے امریکا کے سلام کے لیے حاضر تھے۔ وے سب محل کے ایک وسیع سلون کمرہ مین جمع تھے مگر جنرل اولیفنٹ بجاے اُس آراستہ کمرہ مین جانے کے ایک چھوٹے کمرہ مین چلا گیا اور ایک چھوکرے خدمتگار کو بلایا۔

اولیفنٹ "کیا سر ہنری ہٹین محل سے واپس آیا؟"

چھوکرا "جی حضور واپس آ گئے ہین"

اولیفنٹ "اُنکو یہان فوراً بھیجدو اور سر جوزف لمٹن سے بھی کہو کہ میرے پاس جلد آ دین"

چھوکرے نے سر تسلیم خم کیا اور چلا گیا اُسکے ذرا دیر بعد دونون نائٹ آئے۔ واضح رہے کہ سر ہنری ہٹین جو خدمتگار چھوکرا باقی نہ رہا تھا اب جنرل کا ایک ایڈ ہی کانگ تھا اور میجر لمٹن کو نائٹ کا خطاب اولیفنٹ کی طرف سے اسیوقت ملا تھا جب اولیفنٹ نے لارنس لی کو جزیرہ ہیٹی کے میدان جنگ مین نائٹ کا خطاب دیا تھا۔

جنرل اولیفنٹ "سر جوزف لمٹن مہربانی کر کے سلون کمرہ مین جاؤ اور میری طرف سے اُن لوگون سے جو میری ملاقات کے واسطے وہان جمع ہین بات چیت کرو، میری غیر حاضری کا عذر کرنا اور کہنا کہ اُنکو بہت سے ضروری کام درپیش ہین"

لمٹن یہ کام انجام دینے کے لیے گیا اور جنرل نے سر ہنری ہٹین کی طرف پھر کر پوچھا "کہو تم بادشاہ کیسے ملے؟"

ہٹین "جی ہان مین نے بادشاہ سے ملاقات کی مین نے آپ کا خط بادشاہ کو دیا اور اُس نے اُسکو نہایت شوق سے پڑھا"

اولیفنٹ "مین نے اُسمین وجوہ اپنے امریکانہ جانے کے جو ضروری سمجھے لکھے تھے کیا تم سے بادشاہ نے کسی امر کی بابت کچھ سوال کیا؟"

ہٹین "جی ہان کئی اُمور کی بابت مجھ سے حال پوچھا اور مین نے مناسب جواب دیے بادشاہ نے اُس طریقہ عمل کی بابت جو آپ نے جزیرہ ہیٹی مین اختیار کیا اپنی پسندیدگی ظاہر کی اور ان نتائج کی بابت اطمینان ظاہر کیا جلیسے ڈیوک آف ہاتھل اپنی حکومت پر مستقل ہو گیا جسکی بابت باغیانہ مخالفت ہوئی تھی بادشاہ نے مجھ سے یہ بھی کہا کہ

جنرل اولیفنٹ سے کہدینا کہ جب اُنکا جی چاہے امریکا جانے سے قبل دربار مین حاضر ہون اور اُنکی پوری طور پر آؤ بھگت ہوگی"

اب ایک خدمتگار چھوکرا داخل ہوا اور اُس نے کہا "ارل آف آرڈن کا ایک خدمتگار کچھ کہنا چاہتا ہی۔ اولیفنٹ نے بٹین کو چلے جانے کا اشارہ کیا اور حکم دیا خدمتگار کو آنے دو"

جنرل اولیفنٹ "کہو کیا خبر ہی؟"

خدمتگار "کل رات کو میرے آقا اور اُن تین شخصون مین جو محل مین آئے ہین بہت دیر تک باتین ہوتی رہین"

اولیفنٹ "تمکو کچھ معلوم ہوا کہ اور لوگ فرانسیسی کو کسی نام سے پکارتے ہین؟"

خدمتگار "حضور مین شراب اور کھانا لانے کے واسطے بلایا گیا تھا مین نے سُنا کہ فرانسیسی فادر پیری کے نام سے پُکارا جاتا تھا"

جنرل اولیفنٹ "اچھا آگے چلو"

خدمتگار "مین نے چند الفاظ بھی سُن لیے جو میرا آقا انگریزی مین بولا تھا اور اُنکا مطلب یہ تھا کہ کسی جگہ سے خوب نکلے۔ دیکھیے جگہ کا نام بھولا جاتا ہی۔ ہان یاد آگیا بسٹیل کہا تھا"

اولیفنٹ "ہان بسٹیل تو پیرس مین ہی اچھا پھر کیا ہوا"

خدمتگار "ڈیڑھ گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی اور اُسکے اختتام پر سر ہکٹر گرہم اور فادر پیری مقام سیوائی کی ایک سرائے مین چلے گئے چونکہ مجھکو معلوم ہو گیا کہ وے اس جگہ گئے ہین مین نے اُنکا پیچھا کرنا ضروری نہ سمجھا"

اولیفنٹ (کسی قدر جلدی سے جو اُسکی عادت کے خلاف تھی) "مگر کیا تم نے ہمفری کلنٹن کا بھی پیچھا نہین کیا"

خدمتگار "کیون نہین مین نے اُسکا پیچھا کیا وہ برک شائر ہوس کو گیا جہان ڈیوک اور ڈچز آف کلیولنیڈ رہتی ہین"

اولیفنٹ "اور کچھ حال تمکو کہنا ہی؟"

خدمتگار "مین برک شائر ہوس کے آس پاس ڈیڑھ گھنٹہ تک رہا پھر ہمفری کلنٹن

نکلا مین اُسکی تاک مین رہا وہ اسی سرائے واقع سوائی مین گیا جہان اُسکا آقا اور فرنچ پادری ٹھہرے تھے"!
جنرل اولیفنٹ - بہت اچھا! تم نے وہ انعام خوب حاصل کیا جسکا مین نے وعدہ کیا تھا" یہ کہکر اُس نے ایک وزنی تھیلی خدمتگار کی طرف بڑھائی اور اُس نے تھیلی لیکر سلام کیا اور چلدیا"!

باب ۹۴

سرائے واقع سوائی

اُسی وقت دوپہر کو جب جنرل اولیفنٹ کو حالات مندرجہ خاتمہ باب سابق معلوم ہوئے تین شخص سرائے واقع سوائی کے ایک پرائیوٹ کمرہ مین بیٹھے تھے - یہ تینون شخص سر ہکٹر گرہیم - فادر پیری اور ہمفری گلنٹن تھے - سر ہکٹر گرہیم کسی قدر بدنما سادے کپڑے پہنے تھا - یہ وہی جوڑا تھا جو گرفتاری کے وقت ڈھائی مہینہ قبل اُس تاریخ کے جہان تک ہمارا قصہ اب پہونچا ہی اُسکے بدن پر تھا اُسکی صورت بھیانک اور متردد تھی اور اُسکی بیٹھی ہوئی آنکھون کے عمق مین بدفال روشنی امید کیے گئے انتقام کی چمک رہی تھی - فادر پیری بھی وہی کپڑے پہنے تھا جو ہوٹل اجنبیان واقع پیرس مین گرفتاری کے وقت اُسکے بدن پر تھے - اور یہ پوشاک جو نیم مذہبی فیشن کی تھی ہر وقت استعمال کرنے کے لیے اچھی نہ تھی - نوجوان چھوکرا جہانتک کہ پوشاک سے بحث ہی مختلف حالت مین تھا کیونکہ وہ ایک عمدہ شریفانہ موزون سفری جوڑہ پہنے تھا فادر پیری کو قید سے ویسی ہی تکلیف ہوئی تھی جیسی گرہیم کو - اُسکا چہرہ زرد بھیانک اور پریشان تھا اور اُسکا جسم لاغر تھا - رہا ہمفری گلنٹن اُسکا بھی چہرہ زرد تھا کیونکہ اُس نے بہت کچھ تردد خطرہ اور غم انگیز گیا تھا جب سے کہ اُس یادگار رات کو اُسکے خنجر نے محل وائٹ ہال مین جرم عظیم کیا تھا -
گو دوپہر کا وقت تھا میز پر جہان یہ تینون شخص بیٹھے تھے شیشہ اور جام شراب موجود تھے مگر چھوکرے نے کچھ نہ پیا اور سر ہکٹر گرہیم کا پیالہ ناچشیدہ رکھا تھا تاہم پادری نے دوسرا شیشہ قریب ختم کے پہونچا دیا تھا -